تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

جلد چہارم

کتاب الاعتکاف۔ کتاب العتق (حدیث 2780 تا 3800)

تالیف

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیشاپوری

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات:

محدث عصر فقیہ شیخ مولانا عبد العزیز علوی حفظہ اللہ

نظر ثانی
حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

نام کتاب

تحفۃ المسلم

جلد چہارم

شرح صحیح مسلم (اردو)

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاذ القشیری النیسابوری

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی

نظر ثانی: حافظ عبدالسلام بن محمد

تخریج الاحادیث: محمد عدنان درویش

تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری

مقدمہ وسوانح: صلاح الدین علی عبدالموجود

ترقیم الاحادیث: فواد عبدالباقی

تاریخ اشاعت: فروری 2017ء

مطبعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم
شرح صحیح مسلم (اردو)
ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیشاپوری
جلد چہارم
کتاب الاعتکاف۔ کتاب العتق (حدیث 2780 تا 3800)
ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات
محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ
نظر ثانی
حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ
تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش حفظہ اللہ
تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ
مقدمہ وسوانح
صلاح الدین علی عبدالموجود
ترقیم الاحادیث
فواد عبدالباقی حفظہ اللہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

(جلد چہارم)

فہرست

فہرست

حدیث نمبر 2780 سے 2790 تک

۱۵...... کِتَابُ الاِعْتِكَافِ

۱۵. اعتکاف کا بیان

۱...... بَاب اعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

باب۱: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا

[2780] ۱-(۱۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

[2780]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

[2781] ۲-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ

[2781]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے مسجد میں وہ جگہ بھی دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[2780] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۸۴۹۰)

[2781] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاعتکاف، باب: الاعتکاف فی العشر الاواخر، والاعتکاف فی المساجد کلها برقم (۲۰۲۵) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم، باب: این یکون الاعتکاف؟ برقم (۲۴٦۵) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصیام، باب: فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد برقم (۱۷۷۳) انظر (التحفة) برقم (۸۵۳٦)

[2782] ٣-(١١٧٢) وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

[2782] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[2783] ٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

[2783] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

فوائد :...... ❶ اعتکاف کا لغوی معنی رکنا، ٹھہرنا اور پابندی کرنا ہے، لیکن شرعی طور پر انسان کا مخصوص انداز میں عبادت کے لیے مسجد میں ٹھہرنا، اعتکاف کہلاتا ہے اور یہ بالاتفاق سنت ہے اور رمضان کے آخری عشرے میں ہو گا اور فقہی طور پر کچھ وقت کے لیے عبادت کی نیت سے مسجد میں بیٹھنا بھی اعتکاف ہے، ظاہر ہے آپ سے دس دن سے کم اعتکاف ثابت نہیں ہے۔ ❷ امام مالک، امام ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے اور ظاہر ہے اگر اعتکاف رمضان میں ہے تو روزہ رکھنا ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے، کیونکہ اعتکاف کے لیے رمضان شرط نہیں ہے، آپ نے شوال میں اعتکاف کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی۔ ❸ امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام داود رحمہم اللہ اور جمہور کے نزدیک اعتکاف کے لیے مرد اور عورت کے لیے مسجد شرط ہے اور احناف کے نزدیک عورت گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے گی، حالانکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھتی تھیں، گھر میں اعتکاف کرنا ان سے ثابت نہیں ہے، تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ عورت صرف اس صورت میں مسجد میں اعتکاف کرے گی، جبکہ اس کے لیے پردہ کا صحیح انتظام ہوں اور عورتوں اور مردوں کے اختلاط کا اندیشہ نہ ہو اور اس کی عصمت و پاکدامنی کے لیے کسی قسم کا خطرہ نہ ہو اور یہ کسی بدنیتی پر مبنی نہ ہو۔

[2782] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٥٠٥)

[2783] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٨٩) و (١٦٩٩٩) و (١٧٢٢٢)

[2784] ٥ـ(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

[2784] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کر لی، آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن (بیویاں) اعتکاف بیٹھی تھیں۔

٢...... بَابُ: مَتٰى يَدْخُلُ مَنْ أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي مُعْتَكَفِهِ

باب ٢: جو اعتکاف کرنا چاہتا ہو، وہ اپنے حجرے میں کب داخل ہو؟

[2785] ٦ـ(١١٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ لَمَّا أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَأَمَرَ بِخِبَائِهَا فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ.

[2785] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھتے، پھر اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہوتے، ایک دفعہ آپ ﷺ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا اور لگا دیا گیا کیونکہ آپ نے رمضان کے آخری عشرے کے اعتکاف کا ارادہ فرمایا تھا، اس پر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنا خیمہ

[2784] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتكاف، باب: الاعتكاف في العشر الاواخر والاعتكاف في المساجد كلها برقم (٢٠٢٦)۔ واخرجه ابو داود في (سننه) في الصوم، باب: الاعتكاف برقم (٢٤٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٣٨)

[2785] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتكاف، باب: اعتكاف النساء برقم (٢٠٣٣) بمعناه۔ واخرجه كذلك في باب: الاجنبية في المسجد برقم (٢٠٣٤) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: الاعتكاف في شوال برقم (٢٠٤١) واخرجه كذلك في باب: من اراد ان ←

نصب کرنے کا حکم دیا، وہ بھی لگا دیا گیا اور بیویوں نے بھی اپنے خیمے لگانے کا حکم دیا، ان کے لیے بھی خیمے نصب کر دیے گئے تو جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھ کر دیکھا تو بہت سے خیمے نظر آئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا ان کا ارادہ نیکی ہے؟'' تو آپ نے اپنا خیمہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور اسے کھول دیا گیا، آپ نے رمضان کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے پہلے دس دنوں کا اعتکاف کیا۔

[2786] (. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحٰقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلاعْتِكَافِ.

[2786] ۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں جو مذکورہ بالا ابو معاویہ کی حدیث کے ہم معنی ہے اور ابن عیینہ، عمرو بن حارث اور ابن اسحاق کی روایت میں اعتکاف کے لیے خیمے لگوانے والی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے نام عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن ذکر کیے گئے ہیں۔

فوائد: ...... ❶ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک کام دیکھا دیکھی کیا جائے تو اس میں محض اطاعت و نیکی کی بجائے ریس اور غیرت کا احتمال ہے، عورت مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے اور مرد کسی سبب سے اسے اعتکاف سے روک سکتا ہے اور اعتکاف کی قضائی، رمضان کے سوا دوسرے مہینہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ ❷ امام اوزاعی، ثوری اور لیث رحمہم اللہ کے نزدیک اعتکاف گاہ میں صبح کی نماز کے بعد داخل ہوگا، گویا اعتکاف کا آغاز صبح سے کرے گا، لیکن

← يعتكف ثم بدا له ان يخرج برقم (٢٠٤٥) واخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصوم، باب: الاعتكاف برقم (٢٤٦٤) واخرجه الترمذى فى الصوم، باب: ما جاء فى الاعتكاف برقم (٧٩١) بمعناه۔ واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى المساجد، باب: ضرب الخباء فى المساجد برقم (٢/ ٤٤، ٢/ ٤٥) واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الصيام، باب: ما جاء فيمن يبتدى الاعتكاف، وقضاء الاعتكاف برقم (١٧٧١) بمعناه۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩٣٠)

[2786] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٧٧٧)

ائمہ اربعہ کے نزدیک مسجد میں بیس رمضان کو سورج کے غروب سے پہلے پہلے داخل ہوگا اور اعتکاف گاہ میں اکیس کی صبح کو داخل ہوگا، کیونکہ آخری عشرہ کی پہلی رات اکیسویں ہے، جس میں لیلۃ القدر کا احتمال ہے اور اس کے بغیر عشرہ ناقص ہوگا، قاضی ابو یعلیٰ کے نزدیک آپ ﷺ بیس رمضان کی صبح کو اعتکاف گاہ میں داخل ہوتے تھے، علامہ سندھی نے اس کو ترجیح دی ہے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ((اذا اَرَادَ ان یَعْتَکِفَ)) جب آپ اعتکاف کی نیت کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں داخل ہو جاتے۔

۳...... بَاب: اَلاجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب ۳: رمضان کے آخری دس دنوں میں جدوجہد کرنا

[2787] ۷-(۱۱۷٤) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِيعَفُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ اَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

[2787]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ شب بیداری فرماتے، گھر والوں کو جگاتے اور خوب کوشش کرتے اور کمر ہمت کس لیتے۔

فائدہ:...... رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے، رات کا اکثر حصہ جاگ کر گزارتے اور ان راتوں میں پہلے کی نسبت زیادہ وقت عبادت میں گزارتے اور ازواج مطہرات کو بھی شب بیداری کے لیے اٹھاتے، اس طرح عبادت کے لیے خوب اہتمام کرتے، شَدَّ مِئْزَرَہٗ، کا لفظ عربی اسلوب اور محاورہ کے لحاظ سے دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے (ا) عورتوں سے الگ تھلگ رہنا، جیسا کہ عربی کا ایک شاعر کہتا ہے۔

قَوْمٌ اذا حاربوا شَدُّوا مآ زرهم ۔ عن النساء ولو باتت باطهار

[2787] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضل لیلة القدر، باب: العمل فی العشر الاواخر من رمضان برقم (۲۰۲٤) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصلاة، باب: فی قیام شهر رمضان برقم (۱۳۷٦) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النهار، باب: الاختلاف علی عائشة فی احیاء اللیل برقم (۳/ ۲۱۸) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصیام، باب: فی فضل العشر الاواخر من شهر رمضان برقم (۱۷٦۸) انظر (التحفة) برقم (۱۷٦۳۷)

وہ ایسے جنگجو اور بہادر لوگ ہیں کہ لڑائی کے دنوں میں عورتوں سے تہبند باندھ لیتے ہیں یعنی الگ تھلگ رہتے ہیں اگر چہ وہ حیض ونفاس سے پاک ہوں۔ (۲) عبادت کے لیے کمر ہمت کس لینا اور عبادت کا خوب اہتمام کرنا۔

[2788] ۸۔(۱۱۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَتْ

عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

[2788] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس (۱۰) دنوں میں اس قدر جدوجہد اور سعی وکوشش کرتے کہ باقی دنوں میں اس قدر محنت اور کوشش نہ کرتے۔

۴...... بَاب: صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

باب ٤: ذوالحجہ کے دس دنوں کے روزے

[2789] ۹۔(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَ حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ.

[2789] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

[2790] ۱۰۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ.

[2788] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الصوم، باب: منه برقم (۷۹٦) واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الصوم، باب: فى فضل العشر الاواخر من شهر رمضان برقم (۱۷٦۷) انظر (التحفة) برقم (۱۵۹۲٤)

[2789] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصوم، باب: فى فطر العشر برقم (۲٤۳۹) واخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الصوم، باب: ما جاء فى صيام العشر برقم (۷۵٦) انظر (التحفة) برقم (۱۵۹٤۹)

[2790] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۲۷۸۱)

[2790]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ ذوالحجہ کے روزے نہیں رکھے۔

فائدہ :......عشرہ ذوالحجہ سے ، ذوالحجہ کے ابتدائی نو دن مراد ہیں، کیونکہ دس تاریخ کو تو عید الاضحیٰ ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سبب سے اس کے روزے ترک کیے ہوں گے وگرنہ اس عشرہ میں نیک عمل کرنے کی بہت فضیلت ہے، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام یا عشرہ ایسا نہیں ہے جن میں نیک عمل، اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہوں۔(بخاری) اور عمل صالح کا لفظ عام ہے، اس میں ہر اچھا اور نیک عمل داخل ہے، وہ روزہ ہو یا نماز اور ذکر واذکار، تلاوت قرآن ہو یا صدقہ وخیرات اور پیچھے نو ذوالحجہ کے بارے میں روایت گزر چکی ہے کہ وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور سنن ابی داؤد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نو ذوالحجہ کو روزہ رکھنے کا تذکرہ موجود ہے۔

سنن نسائی میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ((اربع لم يكن يدعهن النبي صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلاثه ايام من كل شهر و ركعتين قبل الفجر)) چار امور ایسے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ترک نہیں کرتے تھے۔(۱) عاشورہ (اس یوم) کا روزہ (۲) عشرہ ذوالحجہ کا روز۔ (۳) ہر ماہ تین روزے۔(۴) نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں۔

حدیث نمبر 2791 سے 3397 تک

١٦...... كِتَابُ الْحَجِّ

١٦. حج کا بیان

١...... بَاب: مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ وَمَا لَا يُبَاحُ

باب ١: حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے کیا پہننا جائز ہے اور کیا جائز نہیں ہے اور اس کے لیے خوشبو کا استعمال حرام ہے

[2791] ١-(١١٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ)).

[2791]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کرتا قمیص پہنو اور نہ (سر پر) پگڑیاں باندھو، نہ شلوار یا پاجامہ پہنو اور نہ بارانی پہنو اور نہ موزے پہنو، اگر کسی کو جوتا میسر نہ ہو تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جسے زعفران یا ورس لگا ہو۔

[2791] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: ما لا يلبس المحرم من الثياب برقم (١٥٤٢) واخرجه كذلك في اللباس، باب: البرانس برقم (٥٨٠٣) واخرجه ابو داود في (سننه) في الحج، باب: ما يلبس المحرم برقم (١٨٢٤) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: النهي عن لبس البرانس في الاحرام برقم (٥/ ١٣٣) واخرجه كذلك في باب: النهي عن لبس القميص للمحرم برقم (٥/ ١٣٢) واخرجه ابن ماجه في المناسك، ←

مفردات الحدیث ❶ مُحْرِم: بیت اللہ کی حاضری کے لیے حج یا عمرہ کی خاطر، میقات سے فقیرانہ لباس پہن کر جانے والا ❷ قُمُص: قمیص کی جمع ہے، عَمَائم: عِمامة کی جمع ہے پگڑی۔ ❸ سَرَاوِیلات: سَراویل کی جمع ہے اور یہ سِــروال کی جمع ہے، شلوار، پاجامہ اور ان سے مراد جسمانی ساخت اور وضع کے مطابق سلے ہوئے کپڑے ہیں، وہ قمیص، کرتا، صدری، کوٹ ہو یا شلوار، پاجامہ اور پینٹ یا پتلون۔ ❹ برانس: بُرْنُس کی جمع ہے، وہ کوٹ جس کے سر پر رکھنے کی ٹوپی بھی سلی ہو، برانڈی یا اوور کوٹ، عمائم اور برانس سے اشارہ ہے کہ سر پر کوئی چیز نہیں رکھی جا سکتی، وہ پگڑی، رومال ہو یا ٹوپی اور ہیٹ وغیرہ۔ ❺ خِفاف: خُفّ کی جمع ہے، موزہ، یعنی پاؤں کو ڈھانپا نہیں جا سکتا، موزے یا جرابیں پہننا درست نہیں ہے، ہاں اگر جوتا اور چپل وغیرہ میسر نہ ہو تو پھر اس کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہنا جا سکتا ہے، ❻ زعفران: معروف چیز ہے اور وَرْس ایک خوشبودار؟ زرد بوٹی ہے، مقصود یہ ہے کہ حالت احرام میں خوشبو استعمال نہیں کی جا سکتی اور نہ خوشبودار کپڑا یا تیل استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فائدہ:...... سائل نے ان کپڑوں کے بارے میں سوال کیا تھا جو محرم پہن سکتا ہے، لیکن آپ ﷺ نے جواب یہ دیا کہ فلاں فلاں کپڑے نہ پہنے تو اس طرح آپ نے جواب میں اس طرف اشارہ کیا کہ پوچھنے کی بات یہ نہیں کہ محرم کون سے کپڑے پہنے، بلکہ یہ دریافت کرنا چاہیے تھا کہ کس قسم کے کپڑے نہیں پہننے چاہییں، کیونکہ ممنوع کپڑے چند ایک ہیں اور جو پہنے جا سکتے ہیں، وہ بے شمار ہیں، سلے ہوئے کپڑے مردوں کے لیے جائز نہیں ہیں، لیکن عورتوں کے لیے ان کی ممانعت نہیں ہے، ہاں خوشبو کی ممانعت ہے، وہ موزے پہن سکتی ہے لیکن دستانے استعمال نہیں کر سکتی اور نہ منہ پر نقاب ڈال سکتی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اجنبی مردوں کے سامنے کھلے چہرے پھرتی رہے، جیسا آج کل یہ فیشن بن چکا ہے، اجنبی مردوں کا سامنا ہو تو وہ اپنی چادر سے یا کسی اور چیز سے اوٹ کر لے جیسا کہ سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ہمارے سامنے سے مرد گزرتے تو ہم اپنی چادر سر کے اوپر سے لٹکا لیتی تھیں اور اس طرح پردہ کرتی تھیں اور جب مرد آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنے چہرے کھول دیتی تھیں۔"

[2792] ٢-(...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

← باب: ما يلبس المحرم من الثياب برقم (٢٩٣٢) واخرجه كذلك في باب: بالسراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد ازاراًاو نعلين برقم (٢٩٣٢) انظر (التحفة) برقم (٨٣٢٥) ٢٢٤

[2792] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس، باب: العمائم برقم (٥٨٠٦) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: ما يلبس المحرم برقم (١٨٢٣) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: النهي عن الثياب المصبوغة بالورس والزعفران في الاحرام برقم (٥/ ١٢٩) انظر (التحفة) برقم (٦٨١٧)

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ ؓ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ ((لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

[2792] ۔حضرت سالم ؒ اپنے باپ (ابن عمر ؓ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا، محرم کس قسم کا لباس پہن سکتا ہے،؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''محرم، قمیص نہ پہنے، عمامہ نہ باندھے نہ برانی (برساتی) پہنے نہ شلوار پاجامہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جسے ورس یا زعفران لگا ہو اور نہ موزے پہنے، اگر وہ جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔''

[2793] ٣۔(. . . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ ((مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

[2793] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کو زعفران اور اس سے رنگ ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

[2794] ٤۔(١١٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ ((السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ)).

[2793] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس، باب: النعال السبتية وغيرها برقم (٥٨٥٢) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: النهي عن الثياب المصبوغة بالورس والزعفران في الاحرام برقم (٥/ ١٢٩) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: السراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد ازارا او نعلين برقم (٢٩٣٢) انظر (التحفة) برقم (٧٢٢٦)

[2794] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد، باب: لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين برقم (١٨٤١) بمعناه واخرجه كذلك في باب: اذا لم يجد الازار فليلبس السراويل برقم (١٨٤٣) واخرجه كذلك في اللباس، باب: السراويل برقم (٥٨٠٤) بمعناه۔ واخرجه كذلك في باب: النعال السبتية وغيرها برقم (٥٨٥٣) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء في لبس السراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد الازار والنعلين برقم (٨٣٤) ←

[2794] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے ''شلوار یا پاجامہ، اس کے لیے ہے جسے تہبند نہ ملے اور موزے اس کے لیے ہیں، جسے جوتے میسر نہ ہوں۔'' یعنی جب وہ محرم ہو۔

[2795] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

[2795] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے عمرو بن دینار ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات کے خطبہ میں یہ باتیں سنی تھیں۔

[2796] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ.

[2796] امام صاحب اپنے پانچ اور اساتذہ سے عمرو بن دینار ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، شعبہ کے سوا کسی نے بھی عرفات کے خطبہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

[2797] ٥-(١١٧٩) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ**)).

← بمعناه۔ واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: الرخصة فى لبس السراويل لمن لا يجد الازار برقم (٨/ ٢٠٥، ٨/ ٢٠٦) واخرجه كذلك فى باب: الرخصة فى لبس الخفين فى الاحرام لمن لا يجد نعلين برقم (٥/ ١٣٥) بمعناه۔ واخرجه كذلك فى الزينة، باب: لبس السراويل برقم (٨/ ٢٠٥، ٨/ ٢٠٦) بمعناه۔ واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى المناسك، باب: السراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد ازارا او نعلين برقم (٢٩٣١) انظر (التحفة) برقم (٥٣٧٥)

[2795] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٧٨٦)

[2796] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٧٨٦)

[2797] تفرد مسلم فى تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٨)

[2797] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس چادر نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے۔''

فائدہ: ......حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی حدیث میں موزے کاٹنے کا ذکر نہیں ہے، اس لیے امام احمد کے نزدیک موزے کاٹنا درست نہیں ہے بلکہ مال کا ضیاع ہے لیکن باقی ائمہ اور محدثین کے نزدیک کاٹنے کی وضاحت ابن عمر کی روایت میں موجود ہے، اس لیے ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما بلا قید (مطلق) حدیث، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی قید والی حدیث پر عمل (محمول) ہوگی اور شرعی حکم مال کا ضیاع نہیں ہے، لیکن نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سنن نسائی میں موجود اور اس میں کاٹنے کا حکم ہے اور اسی طرح اوسط للطبرانی میں حضرت جابر کی روایت میں بھی کاٹنے کا حکم ہے لہٰذا تمام روایات میں کاٹنے کا تذکرہ موجود ہے اس لیے ابن عمر کی روایت کو منسوخ قرار دینا درست نہیں ہے۔ جو شخص بغیر کاٹے موزے پہنے گا، امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کو فدیہ دینا ہوگا اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اس کا فدیہ نہیں ہے، اسی طرح اگر تہبند نہ ملے تو شلواران سلا کر کے چادر کی طرح بنانا ہوگا، ورنہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک دم لازم آئے گا۔ امام شافعی اور احمد کے نزدیک فدیہ نہیں ہے۔

[2798] ٦ ـ (١١٨٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ)).

[2798] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب برقم (١٥٣٦) تعليقا۔ واخرجه كذلك فی باب: يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج برقم (١٧٨٩) واخرجه كذلك فی المغازی، باب: غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان برقم (٤٣٢٩) واخرجه كذلك فی فضائل القرآن، باب: نزل القرآن بلسان قريش والعرب برقم (٤٩٨٥) واخرجه كذلك فی جزاء الصيد، باب: اذا احرم جاهلا وعليه قميص برقم (١٨٤٧) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الحج، باب: الرجل يحرم فی ثيابه برقم (١٨١٩) و (١٨٢٠) و (١٨٢١) و (١٨٢٢) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الحج، باب: ما جاء فی الذی يحرم ←

[2798] ۔حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، جبکہ آپ ﷺ جعرانہ میں تھے، وہ ایک جبہ (لمبا کوٹ) پہنے ہوئے تھا، جس پر ایک مخلوط خوشبو لگی ہوئی تھی یا اس پر زردی کا اثر تھا تو اس نے آپ سے پوچھا، آپ مجھے میرے عمرے میں کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں، آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا اور آپ کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا اور یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میری خواہش تھی کہ میں نبی اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھوں کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو، یعلیٰ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تو نبی اکرم ﷺ کو دیکھے جبکہ آپ پر وحی اتر رہی ہو؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا کنارہ اٹھایا تو میں نے آپ کو دیکھا، آپ خراٹے لے رہے تھے، صفوان کہتے ہیں، میرا خیال ہے انہوں نے کہا، جیسے جوان اونٹ خراٹے لیتا ہے، جب آپ کی یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمرہ کے بارے میں دریافت کرنے والا کہاں ہے؟ اپنے سے زردی کی چھاپ دور کر دے یا خُلوق مخلوط خوشبو کا اثر زائل کر دے اور اپنا جبہ اتار دے اور اپنے عمرہ میں اس طرح کرے جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو۔''

فوائد:...... ❶ اس حدیث سے امام شافعی، امام اسحاق اور امام داؤد رحمہم اللہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی انسان جہالت و ناواقفیت سے یا بھول کر خوشبودار کپڑا پہن لے تو اس پر کفارہ نہیں ہے، علم ہوتے ہی اسے فوراً ایسا کپڑا اتار دینا چاہیے، امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اس پر فدیہ ہے اور امام احمد سے دونوں اقوال منقول ہیں، امام ابن قدامہ نے عدم کفارہ کے قول کو ترجیح دی ہے، خُلُوق: اس خوشبو کو کہتے ہیں جس میں زعفران وغیرہ کی آمیزش ہو۔ ❷ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پر وحی قرآن کے علاوہ بھی اترتی تھی جو سنت میں محفوظ ہے، فرق یہ ہے کہ اگر آپ پر الفاظ اور معانی دونوں کا نزول ہوتا تو اس وحی کو قرآن کی صورت میں محفوظ کیا جاتا تھا اور یہ وحی متلو کہلاتی ہے کیونکہ اس کو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اگر صرف معانی اور مفاہیم و مطالب کا نزول ہوتا یا الفاظ کا نزول ہوتا لیکن ان کی تلاوت کا حکم نہ ہوتا اور نہ کہ قرآنی شکل ملتی تو وہ وحی غیر متلو کہلاتی اور حدیث نبوی یا حدیث قدسی کی شکل میں محفوظ کی جاتی۔ جعرانہ میں آپ غزوہ طائف سے واپسی کے وقت ٹھہرے ہوئے تھے یہ آٹھ ہجری ذوالقعدہ کا واقعہ ہے۔

[2799] ٧۔(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

← وعليه قميص او جبة برقم (٨٣٦) باختصار۔ واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج ، باب: الجبة فى الاحرام برقم (٥/ ١٣٠) واخرجه كذلك فى مناسك الحج ، باب: فى الخلق للمحرم برقم (٥/ ١٤٢، ٥/ ١٤٣) انظر (التحفة) برقم (١١٨٣٦)

[2799] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٧٩٠)

وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ ((أَنْزِعُ عَنِّي هٰذِهِ الثِّيَابَ وَأَغْسِلُ عَنِّي هٰذَا الْخَلُوقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ)).

[2799] ۔حضرت صفوان بن یعلیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جبکہ آپ ﷺ جعرانہ میں تھے، ایک آدمی آیا اور میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا، وہ سلے ہوئے کپڑے یعنی جبہ پہنے ہوئے تھا اور وہ خُلوق سے لت پت تھا تو اس نے کہا، میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں نے اسے پہنا ہوا ہے اور میں خوشبو سے بسا ہوا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم حج میں کیا کرتے؟'' اس نے کہا، میں ان کپڑوں کو اتار دیتا اور اپنے آپ سے اس خوشبو (خلوق) کو دھوڈالتا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''جو کچھ تم حج کی حالت میں کرتے ہو وہی اپنے عمرہ کے لیے کرو۔''

مفردات الحدیث ❶ **مُقَطَّعات**: کاٹ کر، الگ الگ کرکے، جسم کے مطابق سلے ہوئے۔
❷ **مُتَضَمِّخٌ**: لت پت، کثرت سے استعمال کیے ہوئے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان حج کے آداب واحکام سے واقف تھا، اس لیے اس کو اتنا بتانا ہی کافی تھا کہ اس طرح کرو، جس طرح حج میں کرتے ہو۔

[2800] ٨-(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ

صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَيْتَنِي أَرٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ

[2800] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٧٩٠)

مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ ((أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ)).

[2800]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے عطا کو بتایا، کہ یعلی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ کاش میں نبی اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھوں جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو تو جب نبی اکرم ﷺ جعرانہ میں تھے اور نبی اکرم ﷺ کو ایک کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا اور آپ کے کچھ ساتھی، آپ کے ساتھ تھے، جن میں عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، اچانک آپ کے پاس ایک آدمی آیا، جو جبہ پہنے ہوئے تھا اور خوشبو سے لت پت تھا تو اس نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا اس انسان کے بارے میں کیا ارشاد ہے، جس نے عمرہ کا احرام ایک جبہ میں، خوشبو سے معطر ہو کر باندھا؟ کچھ وقت آپ نے اسے دیکھا، پھر خاموش ہو گئے اور آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے کہا آؤ تو یعلی رضی اللہ عنہ آ گئے اور اپنا سر (کپڑے کے) اندر داخل کر دیا، ناگہاں نبی اکرم ﷺ کا چہرہ سرخ تھا، کچھ وقت تک آپ خراٹے لیتے رہے پھر یہ کیفیت دور ہو گئی تو آپ نے فرمایا، ''کہاں ہے وہ جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے بارے میں دریافت کیا تھا؟'' اس آدمی کو تلاش کر کے لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ خوشبو جو تیرے جسم پر ہے، اس کو تین دفعہ دھو ڈالو اور جبہ کو اتار دو، پھر اپنے عمرہ میں وہی کام کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔''

[2801] ۹-(...) وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ ((انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ)).

[2801]۔صفوان بن یعلیٰ بن امیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا،

[2801] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۲۷۹۰)

جبکہ آپ جعرانہ میں تھے، اس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا، اس کے ڈاڑھی اور سر کے بال زرد رنگ سے رنگے ہوئے تھے اور وہ جبہ پہنے ہوئے تھا، اس نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور آپ ﷺ میری حالت دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''اپنا جبہ اتار دو اور اپنے سے زردی کو دھو ڈالو اور جو کچھ تم اپنے حج میں کرتے تو وہی اپنے عمرہ میں کرو۔''

[2802] ١٠-(...) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُوعَلِيٍّ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ أَخْبَرَنِي

صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ اِنِّي أُحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ خَمَّرَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ ((أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ)) فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ ((انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ)).

[2802]۔صفوان بن یعلیٰ بن امیہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی جبہ پہنے ہوئے آیا، جس پر خلوق کا اثر تھا، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو میں کیسے کروں؟ آپ ﷺ اس سے خاموش ہو گئے اور اسے کوئی جواب نہ دیا اور جب آپ پر وحی اترتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو اوٹ کرتے، آپ پر سایہ کرتے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، میں چاہتا ہوں، جب آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہو تو میں آپ کے ساتھ کپڑے میں اپنا سر داخل کروں تو جب آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے سے آپ کو ڈھانپ دیا، میں آپ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ کپڑے میں اپنا سر داخل کر دیا اور میں نے آپ کو دیکھا، جب آپ سے یہ کیفیت زائل ہو گئی تو آپ نے فرمایا: ''ابھی عمرہ کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟'' آپ کے پاس وہ آدمی آیا، اس پر آپ نے فرمایا: ''اپنا جبہ اپنے سے اتار دو اور تجھ پر جو خلوق کا اثر (نشان) ہے، اس کو دھو ڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی کام کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔''

[2802] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٧٩٠)

٢...... بَاب: مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب ٢: حج اور عمرہ کے میقات

[2803] ١١-(١١٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ **((فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذٰلِكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا))**.

[2803]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر کیا اور اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قَرْن منازل، اہل یمن کے لیے یلملم، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چاروں میقات ان علاقوں کے رہنے والوں کے لیے ہیں اور ان سب لوگوں کے لیے جو دوسرے علاقوں سے ان مقامات سے گزریں، جن کا ارادہ حج یا عمرہ کا ہو، پس جو لوگ ان مقامات کے اندر ہوں تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے اور یہ قاعدہ اس طرح چلے گا، حتی کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔''

فائدہ:......توقیت کا معنی مقرر کرنا یا تعیین وتحدید کرنا ہے اور شریعت نے حج کے لیے دو قسم کے میقات مقرر کیے ہیں۔

(۱) میقات زمانی: وہ مہینے جن سے پہلے حج کے لیے احرام باندھنا بالاتفاق جائز نہیں ہے، شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ان کو اشہر الحج کہا جاتا ہے۔(۲) میقات مکانی: وہ مقامات جہاں سے حج اور عمرہ کے لیے احرام باندھے بغیر آگے نہیں بڑھا جا سکتا، لیکن ان سے پہلے جمہور کے نزدیک احرام باندھنا جائز ہے، امام اسحاق اور داود کے نزدیک جائز نہیں، بعض احناف وشوافع کے نزدیک یہ بہتر ہے اور امام مالک کے نزدیک ان سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہے اور یہ میقات بالاتفاق پانچ ہیں۔ (۱) ذوالحلیفہ، جو مکہ سے سب سے زیادہ دور میقات ہے اور مدینہ سے صرف دس (۱۰) کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور اب مدینہ کی آبادی یہاں تک پہنچ چکی ہے۔(۲) جحفہ، جو بحرۂ احمر سے دس (۱۰) کلومیٹر دور ہے اور بے آباد جگہ ہے اور وادی جموم کے راہ سے مکہ مکرمہ سے ۱۸۶ کلومیٹر دور جگہ ہے، اب لوگ رابغ

[2803] اخرجه البخاری فی (صحیحه فی الحج، باب: مهل اهل الشام برقم (١٥٢٦) واخرجه كذلك فی باب: مهل من كان دون المواقيت برقم (١٥٢٩) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الحج، باب: فی المواقيت برقم (١٧٣٨) بمعناه۔ واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: من كان اهله دون الميقات برقم (٥/ ١٢٦) انظر (التحفة) برقم (٥٧٣٨)

جو ایک بہت بڑا شہر ہے سے احرام باندھتے ہیں۔ اہل لبنان، اہل شام، اردن، فلسطین، مصر، سوڈان، افریقہ کے لوگ یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔ (۳) قرن منازل: جو مکہ مکرمہ سے سب سے قریبی میقات ہے اور تقریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے یا ۴۵ کلومیٹر ہے۔ (۴) یلملم، جو مکہ مکرمہ کے جنوب میں تہامہ کی ایک پہاڑی ہے اور مکہ سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ (۵) ذات عرق: مکہ معظمہ سے شمال مشرق میں عراق سے جانے والے راستہ پر ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

یہ پانچوں میقات ان علاقوں کے باشندوں کے لیے ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے تمام علاقوں کے ان لوگوں کے لیے ہیں جو حج اور عمرہ کے لیے ان سے گزریں اور جو لوگ ان سے دور سے گزریں، وہ ان کے محاذات (مقابلہ) میں جہاں سے گزرے ہیں، احرام باندھیں اور جن لوگوں کا گھر، میقات کے اندر واقعہ ہے، ان کا میقات ان کا گھر ہی ہے حتی کہ اہل مکہ، اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے۔

جمہور کے نزدیک حج کے لیے جانے والا اگر احرام باندھے بغیر ان مقامات سے گزر جائے اور احرام باندھنے کے لیے واپس نہ آئے تو اس پر دم لازم ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک تلبیہ کہتے ہوئے واپس آئے گا، امام مالک کے نزدیک قریب ہو تو واپس آئے گا اور امام احمد کے نزدیک واپس آنے کی صورت میں بھی دم دینا ہوگا، امام ابن حزم کے نزدیک احرام کے بغیر گزرنے والے کا حج نہیں ہوگا۔ جو لوگ میقات اور مکہ کے درمیان رہتے ہیں، ان کے لیے اپنے گھر سے احرام باندھنا ضروری ہے، تاخیر کی صورت میں دم دینا پڑے گا، لیکن احناف کے نزدیک حرم سے پہلے پہلے احرام باندھنا کفایت کر جائے گا، اس طرح اہل مکہ کے لیے مکہ سے احرام باندھنا لازم ہے، لیکن احناف کے نزدیک آخر حل تک تاخیر جائز ہے اور یہ بات صریح حدیث کے خلاف ہے۔ اگر ایک میقات والا، دوسرے میقات کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کو اس میقات سے احرام باندھنا چاہیے، اپنے میقات تک مؤخر نہیں کرنا چاہیے، مثلاً شامی آدمی مدینہ آ گیا ہے تو اسے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنا ہوگا، جحفہ تک مؤخر نہیں کر سکتا۔ اگر تاخیر کرے گا تو جمہور کے نزدیک گناہ گار ہوگا اور دم پڑے گا، اگرچہ بعض ائمہ کے نزدیک تاخیر خلاف افضل ہے، لیکن جائز ہے اور اہل مکہ کو عمرہ کے لیے احرام کے لیے ائمہ اربعہ کے نزدیک حرم سے حل میں نکلنا ہوگا اور بقول علامہ سندھی امام بخاری کے نزدیک حل میں نکلنے کی ضرورت نہیں ہے، حج اور عمرہ دونوں کے لیے میقات مکہ ہی ہے۔

[2804] ۱۲۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

[2804] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: مهل اهل مكة للحج والعمرة برقم (١٥٢٤) واخرجه كذلك في باب: مهل اهل اليمن برقم (١٥٣٠) واخرجه كذلك في جزاء ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ ((هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ)).

[2804] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو، اہل شام کے لیے جحفہ کو، اہل نجد کے لیے قرن منازل کو اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مقامات ان علاقوں کے باشندوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو حج اور عمرہ کے ارادے سے دوسری جگہوں سے ان مقامات پر آئیں اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہیں تو وہ جہاں سے چلیں احرام باندھ لیں حتی کہ مکہ کے باشندے مکہ سے احرام باندھیں گے۔''

فائدہ:......امام شافعی رحمہ اللہ نے ((ممن اراد الحج والعمرة)) ، جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے، سے یہ استدلال کیا ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ کے بغیر ان مقامات سے گزرتا ہے، مثلاً کسی ضرورت یا تجارت یا کسی سے ملاقات کے لیے مکہ جانا چاہتا ہے تو اس کے لیے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے، امام ابن حزم اور ابن تیمیہ نے بھی اس موقف کو اختیار کیا ہے، امام احمد کا ایک قول یہی ہے اور بقول صاحب تیسیر العلام جو لوگ حل سے مکہ میں بار بار آتے جاتے ہیں، مثلاً لکڑہارے، سبزی اور پھل فروش، ملازم اور مزدور ان کے لیے امام ابوحنیفہ کے سوا تمام ائمہ کے نزدیک احرام باندھے بغیر آنا جانا جائز ہے۔ صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ مواقیت کے اندر رہتے ہیں اور انہیں ہر روز مکہ میں آنا جانا ہوتا ہے، ان کے لیے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے لیکن جو لوگ مواقیت سے باہر سے آتے ہیں اور انہیں کبھی کبھار اس کی ضرورت پڑتی ہے تو انہیں بغیر احرام باندھے ان مقامات سے نہیں گزرنا چاہیے۔ جس طرح اہل مکہ اگر اپنی ضروریات کے لیے مکہ سے باہر جائیں اور پھر احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہوں تو یہ بالاتفاق جائز ہے، اسی طرح ضرورت مند اگر مکہ میں داخل ہوں تو ان پر بھی بالاتفاق احرام کی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ علامہ سرخسی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے، احناف کا بھی یہی موقف ہے۔ اس لیے اختلاف صرف مواقیت سے باہر سے آنے والوں کے لیے ہے، امام ابوحنیفہ، مالک اور احمد کے نزدیک میقات سے باہر کے لوگ کسی صورت میں احرام باندھے بغیر ان مقامات سے گزر نہیں سکتے اور امام شافعی کے نزدیک یہ پابندی صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو حج یا عمرہ کرنا چاہتے ہیں، دوسروں کے لیے یہ پابندی نہیں ہے۔

← الصيد، باب: دخول الحرم ومكة بغير احرام برقم (١٨٤٥) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: ميقات اهل اليمن برقم (٥/ ١٢٣) واخرجه كذلك فى مناسك الحج، باب: من كان اهله دون الميقات برقم (٥/ ١٢٦) انظر (التحفة) برقم (٥٧١١)

[2805] ١٣-(١١٨٢) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

[2805] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، شام والے جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن منازل سے۔'' حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مجھے دوسروں سے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن احرام یلملم سے باندھیں۔

[2806] ١٤-(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

[2806] ۔ حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرن منازل سے احرام باندھیں۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، مجھے بتایا گیا اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔''

[2807] ١٥-(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہما عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ

[2805] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: ميقات اهل المدينة برقم (١٥٢٥) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: فی المواقيت برقم (١٧٣٧) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: ميقات اهل المدينة برقم (٥/ ١٢٢) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المناسك، باب: مواقيت اهل الآفاق برقم (٢٩١٤) انظر (التحفة) برقم (٨٣٢٦)

[2806] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: مهل اهل نجد برقم (١٥٢٨) انظر (التحفة) برقم (٦٩٩١)

[2807] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٣٧)

أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ﷠ وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ)).

[2807] ۔حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مدینہ کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے، اہل شام کے لیے احرام گاہ مُہیعہ یعنی جحفہ ہے اور اہل نجد کے لیے احرام گاہ قرن ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ میں نے آپ ﷺ سے نہیں سنا، اہل یمن کے لیے میقات یلملم ہے۔''

[2808] ١٦-(١١٨٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَ حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ ابْنَ عُمَرَ ﷠ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ﷠ وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ ((وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

[2808] ۔حضرت ابن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام، جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے۔ عبداللہ بن عمر ﷠ کہتے ہیں، مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن احرام یلملم سے باندھیں۔''

[2809] ١٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ﷠ يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهٰى فَقَالَ أُرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

[2809] ۔ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷠ سے سنا، ان سے احرام گاہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا، میں نے سنا ہے، پھر ابوزبیر رک کر کہنے لگا، میرا خیال ہے جابر ﷜ نے نبی ﷺ سے سنا۔

[2810] ١٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ

[2808] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٤٣)

[2809] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: مهل اهل نجد برقم (١٥٢٧) واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: ميقات اهل نجد برقم (٥/ ١٢٥) انظر (التحفة) برقم (٦٨٢٤)

[2810] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٤٣)

عَبْدٌ أَخبرَنَا مُحَمَّدٌ أَخبرَنَا ابنُ جُرَيجٍ أَخبرَنِي أَبُو الزُّبَيرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

[2810]۔ابوزبیر کہتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے احرام گاہ کے بارے میں پوچھا گیا، میرا گمان ہے جابر نے اس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مدینہ کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسرا راستہ جحفہ ہے اور اہل عراق کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق ہے اور اہل نجد کے لیے احرام گاہ قرن منازل ہے اور اہل یمن کے لیے احرام گاہ یلملم ہے۔''

فائدہ:...... الطریق الآخر سے مراد بعض حضرات کے نزدیک یہ ہے کہ اہل مدینہ اگر دوسرے راستہ سے مکہ معظمہ جائیں تو وہ جحفہ سے احرام باندھ سکتے ہیں اور بعض شارحین کا خیال ہے اس سے مراد دوسرے راستہ والے ہیں یعنی اہل شام جن کا میقات جحفہ ہے جب کہ دوسری روایات میں گزر چکا ہے۔

تنبیہ:...... ذات عرق کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ میقات اہل عراق کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مقرر فرمایا ہے یا اس کی تعیین اہل عراق کے دریافت کرنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے کی تھی، ائمہ دونوں طرف گئے ہیں۔

۳...... بَاب: التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا

باب ۳: تلبیہ، اس کی کیفیت اور اس کا وقت

[2811] ۱۹۔(۱۱۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ)) قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَزِيدُ فِيهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[2811]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح تلبیہ کہتے تھے: ''میں تیرے

[2811] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: التلبية برقم (١٥٤٩) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: كيف التلبية برقم (١٨١٢) واخرجه النسائي في (المجتبى) في المناسك الحج، باب: كيف التلبية برقم (٥/ ١٦٠) انظر (التحفة) برقم (٨٣٤٤)

حضور حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں، ساری حمد وتعریف کا حق دار تو ہی ہے اور ساری نعمتیں تیری ہی ہیں اور ساری کائنات پر فرماں روائی بھی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک وسہیم نہیں۔'' اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس تلبیہ میں ان کلمات کا اضافہ کرتے تھے، میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری اطاعت کے لیے تیار ہوں، ہر قسم کی خیر تیرے ہاتھوں میں ہے، میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں تیری ہی طرف راغب ہوں اور عمل تیری ہی توفیق سے تیری ہی خوشنودی کے لیے ہے۔

مفردات الحدیث ❊ لبیك اور سعدیك: تکرار اور کثرت کے لیے استعمال ہوتے ہیں، مقصد یہ ہے کہ تیری اطاعت وعبادت کے لیے ہر وقت تیار اور حاضر ہوں۔

فوائد :...... ❶ شارحین حدیث کے قول کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ اپنے بندوں کو حج کے لیے بلاوا دلوایا تھا تو حج کے لیے جانے والا بندہ جب احرام باندھ کر یہ تلبیہ پڑھتا ہے تو گویا وہ ابراہیم علیہ السلام کی پکار اور اللہ تعالیٰ کے بلاوے کے جواب میں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! تو نے اپنے گھر کی حاضری کے لیے اپنے خلیل سے ندا دلوائی تھی تو میں حاضر ہوں، حاضر ہوں اور اس حاضری کے لیے بار بار تیار ہوں۔ ❷ جمہور کے نزدیک تلبیہ کے انہیں الفاظ پر کفایت کرنا بہتر ہے جو آپ سے ثابت ہیں، اگرچہ ان پر دعائیہ اور تعظیم کے کلمات کا اضافہ جائز ہے کیونکہ آپ کے سامنے کچھ کلمات کا اضافہ کیا گیا تو آپ نے ان پر اعتراض نہیں کیا، لیکن خود ان کلمات پر اضافہ نہیں فرمایا۔ ❸ امام شافعی اور احمد کے نزدیک تلبیہ کہنا سنت وفضیلت ہے، اس کے چھوڑ دینے سے کچھ لازم نہیں آتا۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک تلبیہ واجب ہے، اس کے ترک سے دم لازم آئے گا، بعض حضرات کے نزدیک تلبیہ واجب ہے لیکن اگر احرام کی نیت سے تکبیر وتہلیل اور تسبیح کہہ لے تو کفایت ہو جائے گی، امام ثوری، اہل ظاہر اور امام ابوحنیفہ کے ایک قول کی رو سے تلبیہ احرام کا رکن ہے، جس طرح تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے، اس کے بغیر احرام نہیں ہوگا۔

[2812] ٢٠-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَنَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

[2812] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج، باب: الاهلال عند مسجد ذی الحلیفة برقم (١٥٤١) واخرجه مسلم فی (صحیحه) فی الحج، باب: امر اهل المدینة بالاحرام من عند مسجد ذی الحلیفة برقم (٢٣) و (٢٤) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: فی وقت الاحرام برقم (١٧٧١) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الحج، باب: ما جاء فی من ای موضع احرام النبی ﷺ برقم (٨١٨) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: العمل فی الاهلال برقم (٥/ ١٦٣) انظر (التحفة) برقم (٧٠٢٠)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ فَقَالَ ((**لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ**)) قَالُوا وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ هٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَزِيدُ مَعَ هٰذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[2812]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری جب مسجد ذوالحلیفہ کے پاس آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ ﷺ اس طرح تلبیہ کہتے ''میں تیرے حضور حاضر ہوں، اے اللہ، میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی ساجھی نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں، تمام تعریفات اور ہر قسم کی نعمتیں تیری ہی ہیں اور اقتدار اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''
اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے، رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہی ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد نافع کہتے ہیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کلمات پر یہ اضافہ کرتے تھے، میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں تیری اطاعت کی سعادت کے حصول کے لیے ہر وقت تیار ہوں اور ہر قسم کی خیر تیرے ہاتھوں میں ہے اور میں تیرا ہی سوالی ہوں اور عمل تیری ہی توفیق اور تیری ہی رضا کے لیے ہے۔

[2813] (..) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[2813] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے تلبیہ رسول اللہ ﷺ کی زبان ہی سے سیکھا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

مفردات الحدیث ✻ **اَهَلَّ:** چاند دیکھ کر بلند آواز سے چلانے کو اہلال کہتے ہیں، اسی طرح بچہ کے رونے کو بھی اہلال کہتے ہیں اور غیر اللہ کے لیے کوئی چیز نامزد کرنے کے لیے کہتے ہیں، ''اهل لغير الله'' اللہ کے سوا کے لیے اس کو نامزد کیا اور اهل بالحج کا معنی ہوتا ہے، حج کے لیے تلبیہ کہنا، چونکہ احرام باندھنے کے وقت تلبیہ کہا جاتا ہے، اس لیے احرام باندھنے کو بھی اہلال سے تعبیر کر دیتے ہیں۔

فائدہ:...... تلبیہ کہنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد متصلاً تلبیہ کہا، لیکن اس کا علم صرف ان چند لوگوں کو ہو سکا جو وہاں

[2813] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۸)

آپ ﷺ کے قریب موجود تھے، اس کے بعد جب آپ مسجد ذوالحلیفہ کے پاس اونٹنی پر سوار ہوئے اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے پھر دوبارہ تلبیہ کہا، جن لوگوں نے آپ کا پہلا تلبیہ نہیں سنا تھا تو انہوں نے سمجھا، آپ نے تلبیہ پہلی دفعہ ناقہ پر سوار ہو کر کہا، پھر جب ناقہ چل پڑی اور مقام بیداء پر پہنچی تو پھر آپ نے تیسری دفعہ تلبیہ پڑھا، جن لوگوں نے پہلا اور دوسرا تلبیہ آپ سے نہیں سنا تھا تو انہوں نے یہ سمجھا کہ آپ نے تلبیہ کا آغاز مقام بیداء پر پہنچ کیا' اصل حقیقت یہ ہے کہ احرام کے بعد ہر نئے موڑ اور نئے مرحلے پر تلبیہ کہا جائے گا اور اس کے ساتھ صبح و شام اور دوسرے مواقع پر مسنون ادعیہ اور تکبیرات وتحمیدات بھی پڑھی جائیں گی۔ مرد تلبیہ بلند آواز سے کہیں گے اور عورتیں آہستہ آواز سے۔ تلبیہ ہر حالت میں کہا جائے گا، تلبیہ کہنے والا پاک ہو یا ناپاک۔

[2814] ٢١۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَإِنَّ سَالِمَ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ **((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ))** لَا يَزِيدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

[2814]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تلبیہ کہتے ہوئے اس حال میں سنا کہ آپ کے سر کے بال (گوند وغیرہ) سے جمے ہوئے تھے، آپ فرما رہے تھے، میں تیرے حضور حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی ساجھی نہیں، میں حاضر ہوں، تمام

[2814] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: من اهل ملبدا برقم (١٥٤٠) واخرجه كذلك في اللباس، باب: التلبيد برقم (٥٩١٥) مطولا۔ واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: التلبيد برقم (١٧٤٧) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: التلبيد عند الاحرام برقم (٥/ ١٣٦) واخرجه كذلك في باب: كيف التلبية برقم (٥/ ١٥٩) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: من لبد راسه برقم (٣٠٤٧) انظر (التحفة) برقم (٦٩٧٦)

تعریفات وستائش، سب نعمتیں اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، حضور اکرم ﷺ ان کلمات پر اضافہ نہیں فرماتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھتے، پھر جب آپ ﷺ کی اونٹنی، مسجد ذوالحلیفہ کے پاس آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے ان کلمات کے ساتھ تلبیہ کہا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے تلبیہ کے کلمات سے تلبیہ کہتے تھے اور (بعد میں) کہتے میں تیرے سامنے حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت کی سعادت کے لیے حاضر ہوں، ساری خیر تیرے ہاتھوں میں ہے، میں حاضر ہوں، رغبت تیری طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ کی اقتداء میں، آپ ﷺ کے تلبیہ پر کچھ کلمات کا اضافہ کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد، وہیں اپنی ناقہ پر سوار ہو کر جب ناقہ آپ ﷺ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی، تلبیہ کہا، گویا اس وقت سے آپ محرم ہوئے، اصل حقیقت ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

[2815] ۲۲-(۱۱۸۵) وحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُوزُمَيْلٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ.

[2815]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین مکہ کہتے تھے، ہم تیرے حضور حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں تو رسول اللہ ﷺ فرماتے، ''تم برباد ہو، یہیں رک جاؤ، بس کرو، لیکن وہ آگے کہتے، مگر وہ شریک جو تیرا ہے تو ہی اس کا اور اس کی مملوکہ چیزوں کا مالک ہے، یا وہ کسی چیز کا مالک نہیں ہے۔ یہ کلمات وہ اس وقت کہتے جب طواف کر رہے ہوتے۔

فائدہ:...... مَا مَلَكَ میں ما نافیہ بن سکتا ہے، اس صورت میں معنی ہوگا تو ہی اس کا مالک ہے، وہ کسی چیز کا مالک نہیں ہے اور ما موصولہ بھی بن سکتا ہے تو معنی ہوگا تو ہی اس کا اور جس کا وہ مالک ہے، مالک ہے۔ اس تلبیہ سے ثابت ہوتا ہے، وہ کسی کو بھی اللہ کے برابر اور شریک قرار نہیں دیتے تھے، صرف یہی سمجھتے تھے کہ کچھ چیزوں کا اختیار اللہ تعالیٰ نے انہیں بخش دیا ہے یا وہ ان کی سفارش کو رد نہیں کرتا اور آج کے نام نہاد مسلمان تو اس سے بھی

[2815] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٧٣)

آگے گزر چکے ہیں اور کہتے ہیں، احد، احمد کے پردہ میں دنیا میں اتر آیا ہے اور اس کے پاس وحدت کے سوا کیا ہے، جو کچھ لینا ہے، ہم محمد ﷺ سے لے لیں گے، اسی طرح اولیاء اور بزرگوں کو بہت سی چیزوں کا اختیار بخشتے ہیں۔

۴...... بَاب: أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب ٤: اہل مدینہ کو حکم ہے کہ وہ احرام ذوالحلیفہ کی مسجد سے باندھیں

[2816] ٢٣-(١١٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ ﷺ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ.

[2816]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ یہ بیداء تمہارا وہ مقام ہے کہ جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ نہیں کہا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے، یعنی آپ ﷺ نے بیداء سے نہیں، ذوالحلیفہ کی مسجد سے ہی احرام باندھا تھا۔

[2817] ٢٤-(...) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ.

[2817]۔سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا جاتا احرام بیداء سے ہے تو وہ کہتے بیداء جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے احرام نہیں باندھا مگر درخت کے پاس سے جب آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر کھڑی ہوئی۔

فائدہ:...... بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ آپ ﷺ نے تلبیہ یا احرام مقام بیداء سے شروع کیا تھا چونکہ خلاف واقعہ تھا آپ ﷺ تلبیہ اور احرام کا آغاز، مسجد ذوالحلیفہ سے کر چکے تھے، اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو کذب سے تعبیر کیا، لیکن ان لوگوں نے چونکہ آپ ﷺ کا تلبیہ بیداء میں سے سنا تھا، اس سے پہلے نہیں سنا تھا، اس لیے وہ بیداء کا نام لیتے تھے جیسا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تفصیل نقل کر چکے ہیں۔

[2816] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٠٤)

[2817] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٠٤)

٥...... بَاب: بَيَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّحْرِمَ حِيْنَ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب ٥: تلبیہ اس وقت کہا جائے گا جس وقت سواری کھڑی ہوگی (پاکستانی نسخہ میں باب اس طرح ہے، بہتر یہ ہے کہ تلبیہ اس وقت کہے جب اس کی سواری اس کو لے کر مکہ کی طرف چل پڑے، دو رکعت نماز کے بعد تلبیہ نہ کہے)

[2818] ٢٥ـ(١١٨٧) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَاابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتّٰى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

[2818] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الوضوء، باب: غسل الرجلين فی النعلين ولا يمسح على النعلين برقم (١٦٦) مطولاـ واخرجه كذلك فی اللباس، باب: النعال السبتية وغيرها برقم (٥٨٥١) مطولاـ واخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك الحج، باب: فی وقت الاحرام برقم (١٧٧٢) مطولاـ واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الطهارة، باب: الوضوء فی النعل برقم (١/ ٨١) واخرجه كذلك فی مناسك الحج، باب: العمل فی الاهلال برقم (٥/ ١٦٣) واخرجه كذلك فی باب: ترك استلام الركنين الآخرين برقم (٥/ ٢٣٢) واخرجه كذلك فی الزينة، باب: تصفير اللحية برقم (٨/ ١٨٦) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی اللباس، باب: الخضاب بالصفرة برقم (٣٦٢٦) انظر (التحفة) برقم (٧٣١٦)

[2818]۔ عبید بن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، اے ابو عبد الرحمٰن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے دیکھا ہے جو میں نے آپ کے ساتھیوں میں سے کسی اور کو کرتے نہیں دیکھا، انہوں نے پوچھا، اے ابن جریج! وہ کون سے کام ہیں؟ ابن جریج نے کہا، میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (بیت اللہ) کے (چار) ارکان میں سے صرف دو یمانی رکنوں کو مس کرتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے، آپ زرد رنگ سے (بال) رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں لوگ تو چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ آٹھ ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، رہا ارکان کا مسئلہ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو یمانی کونوں کے سوا (کونے) کو مس کرتے نہیں دیکھا، رہے سبتی جوتے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا جو بالوں کے بغیر تھے اور ان میں وضو کرتے تھے، اس لیے میں ان کو پہننا پسند کرتا ہوں، رہا زرد رنگ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ استعمال کرتے دیکھا، اس لیے میں اس کے استعمال کو پسند کرتا ہوں اور رہا احرام کا مسئلہ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک احرام باندھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آپ کو لے کر کھڑی ہوتی۔

مفردات الحدیث ❶ **لا یمانیین:** بیت اللہ کے چار کونے ہیں، وہ رکن (کونہ) جس میں حجر اسود ہے اور اس سے طواف کا آغاز ہوتا ہے اس کو بوسہ دینا ہوتا ہے، اگر براہ راست بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی لگا کر اس کو بوسہ دیا جاتا ہے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو محض اشارہ کافی ہے اور اشارہ کی صورت میں ہاتھ کو بوسہ نہیں دیا جائے گا، اس سے اگلے دو کونے شامی اور عراقی ہیں، ان کو تغلیباً شامیان کہا جاتا ہے، چوتھا رکن (کونہ) جو حجر اسود سے پہلے ہے، یمانی ہے، کیونکہ وہ یمن کی جہت میں ہے، اس کو صرف ہاتھ لگایا جاتا ہے، رکن یا ہاتھ کو چوما نہیں جاتا، رکن حجر اسود اور رکن یمانی کو ایک کے نام کو غلبہ دے کر یمانیان کہہ دیا جاتا ہے، جیسے ماں و باپ کو ابوان، شمس و قمر کو قمران اور ابو بکر و عمر کو عمران کہہ دیا جاتا ہے، یہ دونوں کونے چونکہ ابراہیمی بنیادوں پر ہیں، اس لیے صرف ان دونوں کو مس کیا جاتا ہے اور اس پر ائمہ اربعہ اور محدثین کا اتفاق ہے۔ ❷ **النعال السبتية:** نعال، نعل کی جمع ہے، چپل، جوتا اور سبت مونڈنے کو کہتے ہیں یا رنگدار چمڑے کو کہتے ہیں، اس کی تفسیر خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کر دی ہے کہ بن بال جوتے اور آپ ان کو پہن کر ہی وضو کر لیتے تھے۔ ❸ **تصبغ بالصفرة:** آپ زرد رنگ استعمال کرتے ہیں، یہ رنگ بالوں اور کپڑوں دونوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

فوائد:...... ❶ حدیث میں مذکورہ چاروں کام مجموعی اعتبار سے صرف حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا کرتے تھے، یا ابن جریج نے صرف ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ چاروں کام کرتے دیکھا کیونکہ بعض صحابہ چاروں کونوں کو مس کرتے تھے،

خاص کر اس وقت جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کعبہ کی تعمیر ابراہیمی بنیادوں پر کر دی تھی، اس طرح بعض تابعین بھی چاروں کونوں کو مس کرتے تھے، لیکن اب یہ اختلاف ختم ہو چکا ہے۔ ❷ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ احرام اور تلبیہ ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی شروع کر دینا چاہیے لیکن چونکہ حضور اکرم ﷺ نے احرام اور تلبیہ کا آغاز اس وقت کیا تھا، جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ سے حج کے لیے چلے تھے اور مکہ میں افعال حج کا آغاز یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) جس میں لوگ اپنے جانوروں کو اس دور میں پانی پلایا کرتے تھے کو ہوتا ہے، اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں تلبیہ آٹھ ذوالحجہ کو شروع کرتے۔ امام مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک افضل یہ ہے کہ تلبیہ کا آغاز، مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سوار ہو کر شروع کیا جائے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مسجد کے اندر دو رکعت پڑھنے کے بعد تلبیہ شروع کر دیا جائے۔ اس لیے امام نووی نے باب، اپنے مسلک کے مطابق ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی روشنی میں باندھا ہے کہ تلبیہ کا آغاز سوار ہو کر کیا جائے گا۔ اس کا تعلق اپنے ملک اور علاقہ سے چلتے وقت سے ہے، مکہ میں امام شافعی کے نزدیک تلبیہ اور احرام آٹھ ذوالحجہ سے شروع کرنا افضل ہے اور احناف کے نزدیک یکم ذوالحجہ سے حضور اکرم ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ظہر پڑھی اور پھر مصلی پر ہی احرام باندھ کر صدائے لبیک بلند کی۔

[2819] ٢٦-(. . .) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہما بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ.

[2819]۔ عبید بن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ساتھ بارہ مرتبہ حج اور عمرہ کیا، میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ میں چار خصائل دیکھے ہیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے لیکن اہلال والا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[2820] ٢٧-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

[2819] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨١٠)

[2820] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٧٠)

[2820]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رکاب میں پاؤں رکھا اور آپ ﷺ کی سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے ذوالحلیفہ سے تلبیہ شروع کر دیا۔

[2821] ٢٨۔(. . .) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً.

[2821]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے تھے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ کہنا شروع کیا۔

[2822] ٢٩۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً.

[2822]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے، پھر جب وہ آپ ﷺ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ ﷺ نے تلبیہ کہنا شروع کیا۔

٦...... بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب ٦: ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھنا

[2823] ٣٠۔(١١٨٨) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا. وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

[2821] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: من اهل حين استوت به راحلته قائمة برقم (١٥٥٢) واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: العمل فی الاهلال برقم (٥/ ١٦٣) انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٠)

[2822] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: قوله تعالى: ﴿ياتوك رجالا وعلى كل ضامر ياتين من كل فج عميق ليشهدوا منافع لهم﴾ برقم (١٥١٤) واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: العمل فی الاهلال برقم (٥/ ١٦٣) انظر (التحفة) برقم (٦٩٨٠)

[2823] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: التعريس بذى الحليفة برقم (٥/ ١٢٧) انظر (التحفة) برقم (٧٣٠٨)

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهٗ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهٗ وَصَلّٰى فِي مَسْجِدِهَا.

[2823] ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر حج کے آغاز میں رات ذوالحلیفہ میں گزاری اور اس کی مسجد میں نماز پڑھی۔

فائدہ :...... آپ ﷺ حج کے لیے مدینہ منورہ سے پچیس (۲۵) ذوالقعدہ کو ہفتہ کے دن ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد نکلے اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں آ کر ادا کی، رات ذوالحلیفہ میں بسر کی اور اتوار کے دن کی نماز ظہر پڑھنے کے بعد وہاں سے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے، مہینہ انتیس دن کا تھا، اس لیے آپ ﷺ چار ذوالحجہ کو اتوار کے دن مکہ معظمہ پہنچ گئے اور نو (۹) ذوالحجہ عرفہ کا دن، جمعہ المبارک تھا۔

۷...... بَاب: الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب ۷: محرم کا احرام کے وقت خوشبو لگانا

[2824] ۳۱۔(۱۱۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهٖ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2824] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تو میں نے آپ کے احرام کے لیے آپ ﷺ کو خوشبو لگائی اور طواف افاضہ سے پہلے جب آپ ﷺ حلال ہوئے، میں نے آپ کو خوشبو لگائی۔

[2825] ۳۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي لِحُرْمِهٖ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2825] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے آپ ﷺ کے احرام کے وقت، احرام کے لیے خوشبو لگائی اور آپ کے طواف افاضہ سے پہلے حلال ہوتے وقت، حلال ہونے کے لیے بھی خوشبو لگائی۔

[2824] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: اباحة الطيب عند الاحرام برقم (۵/ ۱۳۷) انظر (التحفة) برقم (۱٦٤٤٦)

[2825] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷٤۳۹)

[2826] ٣٣-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2826] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے، آپ ﷺ کے احرام کے لیے اور طواف افاضہ سے پہلے، آپ کے حلال ہونے کے لیے خوشبو لگائی۔

[2827] ٣٤-(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

[2827] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے خوشبو لگائی۔

[2828] ٣٥-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ.

[2828] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھتے وقت ہندوستان سے آنے والی خوشبو (ذریرہ) لگائی۔

[2826] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: الطيب عند الاحرام وما يلبس اذا اراد ان يحرم ويترجل بدهن برقم (١٥٣٩) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: الطيب عند الاحرام برقم (١٧٤٥) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: اباحة الطيب عند الاحرام برقم (٥/ ١٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٧٥١٨)

[2827] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: ما يحل للرجل اذا رمى جمرة العقبة برقم (٣٠٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٥٣٨)

[2828] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس، باب: الذريرة برقم (٥٩٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٧٧)

[2829] ٣٦-(. . .) وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب جميعا عن ابن عيينة قال زهير حدثنا سفيان
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ ﷞ بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ.

[2829]۔عثمان بن عروہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا، آپ نے رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھتے وقت کون سی خوشبو لگائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، سب سے بہتر خوشبو۔

[2830] ٣٧-(. . .) وحدثناه أبو كريب حدثنا أبو أسامة عن هشام عن عثمان بن عروة قال سمعت عروة يحدث
عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ.

[2830]۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے احرام سے پہلے جو سب سے عمدہ خوشبو لگا سکتی تھی لگاتی، پھر آپ احرام باندھتے۔

[2831]-(. . .) وحدثنا محمد بن رافع حدثنا ابن أبي فديك أخبرنا الضحاك عن أبي الرجال عن أمه
عَنْ عَائِشَةَ ﷞ أَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ.

[2831]۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے احرام کے لیے جب احرام باندھتے اور آپ کے طواف افاضہ سے پہلے احرام کھولنے کے لیے جو مجھے سب سے عمدہ خوشبو میسر ہوتی، وہ لگاتی تھی۔

[2832] ٣٩-(١١٩٠) وحدثنا يحيى بن يحيى وسعيد بن منصور وأبو الربيع وخلف بن هشام وقتيبة بن سعيد قال يحيى أخبرنا و قال الآخرون حدثنا حماد بن زيد عن منصور عن إبراهيم عن الأسود

[2829] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی اللباس، باب: ما يستحب من الطيب برقم (٥٩٢٨) واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: اباحة الطيب عند الاحرام برقم (٥/ ١٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٦٥)

[2830] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٢٨٢١)

[2831] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩١٨)

[2832] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: الطيب عند الاحرام وما يلبس اذا ←

عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَكِنَّهُ قَالَ وَذَاكَ طِيبُ إِحْرَامِهِ.

[2832]۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں گویا کہ میں ابھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، حالانکہ آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے، خلف کی روایت میں آپ کے محرم ہونے کا ذکر نہیں ہے، یہ لفظ ہے کہ وہ آپ کے احرام کی خوشبو تھی۔

[2833] ٤٠ـ(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُهِلُّ.

[2833]۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں گویا کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں تلبیہ کہتے ہوئے خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

[2834] ٤١ـ(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُلَبِّي

[2834]۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

[2835] (. . .) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

← اراد ان يحرم ويترجل بدهن برقم (١٥٣٨) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: اباحة الطيب عند الاحرام برقم (٥/ ١٣٩) واخرجه كذلك في باب: موضع الطيب برقم (٥/ ١٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٨٨)

[2833] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: موضع الطيب برقم (٥/ ١٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٥٤)

[2834] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: الطيب عند الاحرام برقم (٢٩٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٤٥)

[2835] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٥٤) و(١٧٦٤٥)

عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[2835] حضرت عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں گویا کہ میں واقعی یہ منظر دیکھ رہی ہوں، آگے مذکورہ بالا وکیع کی حدیث کی طرح ہے۔

[2836] ٤٢-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ ﷞ أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2836] حضرت عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں میں واقعی رسول اللہ ﷺ کی مانگ کے ہر حصہ میں خوشبو کی چمک دیکھتی جبکہ آپ حالت حرام میں ہوتے۔

[2837] ٤٣-(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2837] حضرت عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں میں واقعی رسول اللہ ﷺ مانگ کے پر حصہ میں خوشبو کی چمک دیکھتی جبکہ آپ محرم ہوتے۔

[2838] ٤٤-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبِيصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

[2836] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الغسل، باب: من تطيب ثم اغتسل وبقى اثر الطيب برقم (٢٧١) واخرجه كذلك في اللباس باب: الفرق برقم (٥٩١٨) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: موضع الطيب برقم (٥/ ١٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٢٨)

[2837] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس، برقم (٥٩٢٣) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، برقم (٥/ ١٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٠١٠)

[2838] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٢٩)

[2838]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو جو بہترین خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میسر ہوتی، استعمال کرتے، پھر اس کے بعد میں آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں تیل کی چمک دیکھتی۔

[2839] ٤٥۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2839]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں کستوری کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

[2840] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[2840] مصنف اپنے ایک اور استاد سے حسن بن عبید رحمہ اللہ کی سند ہی سے مذکورہ بالا روایت جیسی روایت بیان کرتے ہیں۔

[2841] ٤٦۔(١١٩١) وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

[2841]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن، بیت اللہ کے طواف سے پہلے ایسی خوشبو لگاتی تھی، جس میں کستوری کی آمیزش ہوتی۔

[2839] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: الطيب عند الاحرام برقم (١٧٤٦) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: اباحة الطيب عند الاحرام برقم (٥/ ١٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٢٥)

[2840] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٣١)

[2841] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء في الطيب عند الاحلال قبل الزيارة برقم (٩١٧) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: اباحة الطيب عند الاحرام برقم (٥/ ١٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٥٢٦)

[2842] ٤٧-(١١٩٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

[2842] ۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو خوشبو لگا کر احرام باندھتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، یہ کام کرنے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں تارکول مل لوں، پھر میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں آگاہ کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، میں تارکول مل لوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں یہ کام کروں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، خود میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے احرام باندھتے وقت خوشبو لگائی تھی، پھر آپ اپنی بیویوں کے پاس گئے، پھر آپ نے صبح احرام باندھا۔

مفردات الحدیث ❶ **أَنْضَخُ طِيبًا:** مجھ سے خوشبو کی مہک پھوٹے، خا اور حا أَنْضَخُ اور أَنْضَحُ دونوں ہم معنی ہیں۔ ❷ **لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ:** میں تارکول یا گندھک سے لت پت ہوں۔

[2842] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الغسل، باب: اذا جمع ثم عاد برقم (٢٦٧) واخرجه كذلك في باب: من تطيب ثم اغتسل وبقى اثر الطيب برقم (٢٧٠) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الغسل، باب: اذا تطيب واغتسل وبقى اثر الطيب برقم (١/ ٢٠٣) واخرجه كذلك في الغسل والتيمم، باب: الطواف على النساء في غسل واحد برقم (١/ ٢٠٩) واخرجه كذلك في مناسك الحج، باب: موضع الطيب برقم (٥/ ١٤١) انظر (التحفة) برقم (١٧٥٩٨)

[2843] ٤٨-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا.

[2843] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی، پھر آپ اپنی بیویوں کے پاس جاتے اور صبح احرام باندھتے جبکہ آپ ﷺ سے خوشبو پھوٹ رہی ہوتی۔

[2844] ٤٩-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.

[2844] ۔ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں تارکول مل لوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے آگاہ کیا، اس پر انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس گئے، پھر صبح احرام باندھ لیا۔

فوائد :...... ❶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے اور دس ذوالحجہ کو رمی جمار، قربانی اور تحلیق وتقصیر کے بعد طواف افاضہ جس کو طواف رکن اور طواف زیارت بھی کہتے ہیں، اس سے پہلے انسان خوشبو لگا سکتا ہے اور بقول امام نووی احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا مستحب ہے، اگرچہ اس خوشبو کا اثر اور نشان احرام باندھنے کے بعد بھی موجود رہے اور انسان سے خوشبو پھوٹتی رہے۔

صحابہ اور تابعین کی اکثریت، جمہور فقہا، محدثین اور ائمہ اربعہ میں سے امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد کا یہی موقف ہے، امام ابو یوسف، امام داود کا بھی یہی نظریہ ہے۔لیکن بعض صحابہ اور تابعین، امام مالک، امام زہری اور امام محمد کے نزدیک احرام سے پہلے خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔احرام کی حالت میں بالاتفاق جائز نہیں ہے، اگر محرم احرام کی حالت میں طیب (خوشبو) استعمال کرے گا تو امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک اس پر کفارہ ہے۔

[2843] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٣٤)

[2844] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٣٤)

امام مالک کے نزدیک خوشبو اگر فوراً زائل کر دے تو کفارہ نہیں ہے، اگر خوشبو برقرار رہے تو کفارہ ہوگا۔ ❷ وہ خوشبو جس کا جرم (مادہ) احرام کے بعد بھی قائم رہے، امام مالک اور امام محمد کے نزدیک بدن اور کپڑوں دونوں میں ناجائز ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دونوں میں جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک بدن میں جائز ہے، کپڑوں میں جائز نہیں ہے۔ ❸ محرم کے لیے پھول سونگھنا، امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے، اگر پھول سونگھے گا تو اس پر فدیہ لازم ہوگا، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک پھول سونگھنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر سونگھ لے گا تو فدیہ نہیں ہے، امام احمد حضرت عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں اس کو جائز قرار دیتے ہیں اور محدثین کا موقف یہی ہے اور بقول علامہ عینی، وہ نباتات یا پھول جن کی مہک کو پسند کیا جاتا ہے، ان کی تین قسمیں ہیں، (ا) وہ نباتات اور پھول جن کو خوشبو حاصل کرنے کے لیے کاشت نہیں کیا جاتا اور نہ ہی ان سے خوشبو تیار کی جاتی ہے، ان کو سونگھنا جائز ہے، (ب) وہ نباتات جن کو خوشبو کی خاطر بویا جاتا ہے، لیکن ان سے خوشبو تیار نہیں کی جاتی، جیسے نرگس، گینڈا وغیرہ، امام شافعی اور ابو ثور کے نزدیک ان کو سونگھنا جائز نہیں ہے، سونگھنے پر فدیہ ہوگا، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک ان کا سونگھنا مکروہ ہے، لیکن اس پر فدیہ نہیں ہے۔ (ج) وہ پھول جو خوشبو کے حصول کے لیے لگائے جاتے ہیں اور ان سے خوشبو تیار کی جاتی ہے، گلاب، چنبیلی وغیرہ، ان پر فدیہ ہوگا۔ ❹ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی باری لازم نہ تھی، لیکن آپ ﷺ نے اپنے اختیار سے باری کی پابندی اختیار کی ہوئی تھی، اس لیے سفر پر جاتے وقت، سفر سے واپسی کے وقت یا نئے سرے سے باری شروع کرتے وقت، آپ سب کے پاس تشریف لے جاتے تھے، اس لیے آپ حج کا احرام باندھنے سے پہلے، سب کے پاس تشریف لے گئے، اس کے باوجود بھی کہ آپ نے اس سے خوشبو استعمال کی اور بعد میں غسل فرمایا، خوشبو کا اثر آپ کی مانگ میں موجود رہا۔

٨...... بَاب :تَحْرِيمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب ٨: محرم کے لیے شکار کی حرمت (پاکستانی نسخہ، حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھنے والے کے لیے خشکی کا کھایا جانے والا جانور شکار کرنا حرام ہے)

[2845] ٥٠ ـ(١١٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

[2845] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی جزاء الصيد، باب: اذا اهدى للمحرم حمارا وحشيا حيا لم يقبل برقم (١٨٢٥) واخرجه كذلك فی الهبة، باب: قبول الهدية برقم (٢٥٧٣) واخرجه كذلك فی باب: من لم يقبل الهدية لعلة برقم (٢٥٩٦) واخرجه الترمذی فی (جامعه) ←

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

[2845] ۔حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو جنگلی گدھا پیش کیا، جبکہ آپ ﷺ مقام ابواء یا ودان میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس کر دیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے کی کیفیت (ملال) کو دیکھا تو فرمایا: ''ہم نے صرف اس بنا پر اسے تجھے واپس کیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔''

[2846] ۵۱۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ۔

[2846] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو جنگلی گدھا پیش کیا، آگے مذکورہ بالا واقعہ ہے۔

[2847] ۵۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ.

[2847] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں ہے، میں نے آپ کو جنگلی گدھے کا گوشت پیش کیا۔

فائدہ: ......حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے لیے جنگلی گدھا شکار کیا اور آپ ﷺ کے حضور

فى الحج، باب: ما جاء فى كراهية لحم الصيد للمحرم برقم (٨٤٩) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد برقم (٥/ ١٨٤) واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى المناسك، باب: ما ينهى عن المحرم من الصيد برقم (٣٠٩٠) انظر (التحفة) برقم (٤٩٤٠)

[2846] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٨٣٧)

[2847] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٨٣٧)

ابواء یا ودان میں پیش کیا، یہ دونوں مقام قریب قریب ہیں، چونکہ گدھا آپ کے لیے شکار کیا گیا تھا، اس لیے آپ نے اسے قبول نہ فرمایا، پھر اس نے ذبح کر کے اس کا کچھ گوشت پیش کیا تو پھر بھی آپ نے رد کر دیا، کیونکہ جو شکار محرم کے لیے کیا جائے، وہ زندہ ہو یا اس کا گوشت ہو محرم کے لیے اس کو کھانا درست نہیں ہے، جمہور ائمہ کا یہی موقف ہے اور محدثین کا نظریہ بھی یہی ہے، جبکہ امام مالک کے نزدیک محرم کے لیے کیا گیا شکار، حلال کے لیے بھی جائز نہیں ہے اور اگر حلال شکار اپنے لیے کرے، محرم کا اس میں کسی قسم کا دخل اشارتاً یا کنایتاً بھی نہ ہو اور وہ خود محرم کو پیش کرے تو جمہور ائمہ اور محدثین کے نزدیک، محرم کے لیے اس کا کھانا جائز ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں جائز ہے، بعض صحابہ، امام لیث اور امام اسحاق کے نزدیک کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔

[2848] ٥٣-(١١٩٤) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ۔

[2848]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو جنگلی گدھا بطور تحفہ پیش کیا، جبکہ آپ ﷺ محرم تھے تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا: ''اگر ہم محرم نہ ہوتے تو اسے قبول کر لیتے۔''

[2849] ٥٤-(. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي رِوَايَةِ مَنْصُورٍ

عَنِ الْحَكَمِ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ۔

[2849]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ سے پیش کرتے ہیں، حکم سے منصور بیان کرتے

[2848] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد برقم (٥/ ١٨٥) انظر (التحفة) برقم (٥٤٩٩) و (٥٤٧٧)

[2849] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٤٠)

ہیں کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو جنگلی گدھے کی ٹانگ تحفتاً پیش کی اور شعبہ کہتے ہیں، جنگلی گدھے کا عَجُز (پچھلا دھڑ) پیش کیا، جس سے خون بہہ رہا تھا اور شعبہ دوسرے استاد حبیب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جنگلی گدھے کا آدھا یا ایک پہلو پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے رد کر دیا۔

فائدہ:...... ان روایات میں اختلاف نہیں ہے، پہلے جنگلی گدھا زندہ پیش کیا، پھر اس کا ایک پہلو، یعنی پچھلی ٹانگ جس کو پچھلے دھڑ سے تعبیر کیا گیا ہے، آپ ﷺ نے دونوں صورتوں میں رد کر دیا، اس لیے حدیث میں کوئی اضطراب اور اختلاف نہیں ہے، احناف کا اس کو مضطرب کہہ کر رد کرنا بھی محض سینہ زوری ہے، اسی طرح اس کو دوسری روایات کے مخالف اور معارض قرار دینا بھی درست نہیں ہے، کیونکہ تطبیق کی صورت موجود ہے کہ جہاں شکار کا گوشت کھانے کی اجازت دی گئی ہے، وہ حلال نے اپنے لیے کیا تھا اور جہاں رد کیا گیا ہے، وہ محرم کے لیے کیا گیا تھا۔

[2850] ٥٥-(١١٩٥) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قَالَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرُمٌ.

[2850] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے یاد داشت کے لیے پوچھا، آپ نے مجھے شکار کے اس گوشت کے بارے میں کیا بتایا تھا، جو رسول اللہ ﷺ کو محرم ہونے کی حالت میں ہدیۃً پیش کیا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، آپ کو گوشت کا ایک ٹکڑا یا ایک عضو ہدیۃً پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے رد کر دیا اور فرمایا: ''ہم اسے کھا نہیں سکتے کیونکہ ہم محرم ہیں۔''

[2851] ٥٦-(١١٩٦) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

[2850] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد برقم (٥/ ١٨٤) انظر (التحفة) برقم (٣٦٦٣) و (٥٧٠٠)

[2851] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد، باب: لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد برقم (١٨٢٣) واخرجه كذلك في الجهاد، باب: ما قيل في الرماح برقم (٢٩١٤) واخرجه كذلك في الذبائح والصيد باب: ما جاء في التصيد برقم (٥٤٩١) واخرجه كذلك في باب: التصيد على الجبال برقم (٥٤٩٢) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: لحم ←

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَاوِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ ((هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ)).

[2851] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، حتی کہ جب ہم قاحہ مقام پر پہنچے ہم میں سے بعض محرم تھے، بعض غیر محرم تھے، اچانک میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا، وہ ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے ہیں، میں نے دیکھا تو وہ جنگلی گدھا تھا، میں نے اپنے گھوڑے پر کاٹھی ڈالی اور اپنا نیزہ لے کر میں سوار ہو گیا تو مجھ سے میرا کوڑا گر گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب محرم تھے، مجھے میرا کوڑا پکڑا دو، انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! شکار کے سلسلہ میں ہم تمہاری کسی قسم کی مدد نہیں کریں گے تو اتر کر میں نے اپنا کوڑا اٹھایا اور پھر سوار ہو گیا اور میں نے پیچھے سے جنگلی گدھے کو جا لیا اور وہ ایک ٹیلے کے پیچھے تھا، میں نے اسے نیزے کا نشانہ بنایا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں (اسے شکار کر لیا) اور اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا، بعض کہنے لگے اسے کھا لو اور بعض نے کہا نہ کھاؤ اور حضور اکرم ﷺ ہمارے آگے تھے، میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور آپ ﷺ کو جا ملا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حلال ہے، اسے کھا لو۔''

[2852] ٥٧-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى

← الصيد للمحرم برقم (١٨٥٢) واخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الحج، باب: ما جاء فى اكل الصيد للمحرم برقم (٨٤٧) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد برقم (٥/ ١٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٢١٣١)

[2852] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٨٤٣)

عَلٰى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبٰى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ))

[2852]۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، حتی کہ جب مکہ کا کچھ راستہ طے کر لیا تو وہ اپنے کچھ محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے، جبکہ وہ خود محرم نہیں تھے تو انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور اپنے ساتھیوں سے درخواست کی کہ اسے اس کا چابک پکڑا دیں، انہوں نے اس سے انکار کر دیا، انہوں نے ان سے اپنا نیزہ مانگا، اس سے بھی انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے اسے خود ہی لیا پھر گدھے پر حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا، نبی اکرم ﷺ کے کچھ ساتھیوں نے اس سے کھا لیا اور کچھ نے (کھانے سے) انکار کر دیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کو جا ملے اور آپ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے۔''

[2853] ۵۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ)).

[2853]۔ مصنف یہی روایت جنگلی گدھے کے بارے میں، زید بن اسلم سے ابو نضر کی مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے۔''

[2854] ۵۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي

[2853] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد، باب: ما جاء في التصيد برقم (٥٤٩١) واخرجه كذلك في الجهاد، باب: ما قيل في الرماح برقم (٢٩١٤) واخرجه كذلك في الاطعمة، باب: تعرق العصد برقم (٥٤٠٧) واخرجه كذلك في الهبة، باب: من استوهب من اصحابه شيئا برقم (٢٥٧٠) تعليقا۔ واخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم برقم (٨٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٢١٢٠)

[2854] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد، باب: اذا صاد الحلال فاهدى ←

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَؤُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ انْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَدْتُ وَمَعِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

[2854]۔ حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ والے سال میرے باپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے، ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انہوں نے احرام نہ باندھا، رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ دشمن غیقہ نامی جگہ میں گھات میں ہے، رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس دوران میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا، وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے، ناگہاں میں نے دیکھا تو میری نظر ایک جنگلی گدھے پر پڑی، میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے نیزہ مار کر، اسے حرکت کرنے سے روک دیا، میں نے ان سے مدد مانگی، انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا، ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں خطرہ محسوس ہوا، ہمیں آپ ﷺ سے الگ کر دیا جائے گا تو میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا، کبھی گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلتا تو آدھی رات میں بنو غفار کے ایک آدمی کو ملا، میں نے پوچھا، رسول اللہ ﷺ سے تیری ملاقات کہاں ہوئی تھی؟ اس نے جواب دیا، میں نے آپ کو تِعہِن نامی چشمہ پر چھوڑا ہے اور آپ سُقیا مقام پر جا کر

← للمحرم الصيد كله برقم (١٨٢١) واخرجه كذلك في باب: اذا راى المحرمون صيدا فضحكوا ففطن الحلال برقم (١٨٢٢) واخرجه كذلك في المغازي، باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٤٩) واخرجه مسلم في (صحيحه) في الحج، باب: تحريم الصيد للمحرم برقم (٢٨٤٩) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: اذا ضحك المحرم ففطن الحلال للصيد فقتله اياكله ام لا؟ برقم (٥/ ١٨٥، ٥/ ١٨٦) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: الرخصة في ذلك اذا لم يصد له برقم (٣٠٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٢١٠٩)

قیلولہ فرمائیں گے، جس میں آپ کو جا ملا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھی آپ کو سلام اور رحمت بھیجتے ہیں اور انہیں خطرہ ہے کہ کہیں دشمن انہیں آپ سے الگ نہ کر ڈالے، آپ ان کا انتظار فرمائیں، آپ نے ان کا انتظار فرمایا، میں نے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ! میں نے شکار کیا ہے اور میرے پاس اس کا کچھ بچا ہوا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے کہا: ''اسے کھا لو'' حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کی مکہ مکرمہ کی طرف روانگی کے بعد، اہل مدینہ کو پتہ چلا کہ دشمن آپ ﷺ کی گھات میں ہے، اس لیے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو آپ کے پیچھے بھیجا گیا کہ وہ جا کر آپ کو اطلاع دیں کہ دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے، وہ آپ سے مقام روحاء سے پہلے جا ملے، آپ نے انہیں ایک جماعت کے ساتھ دشمن کی خبر گیری کے لیے ساحل سمندر کی طرف بھیج دیا، چونکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ عمرہ کی نیت سے نہیں نکلے تھے، اس لیے وہ غیر محرم تھے اور باقی ساتھی محرم تھے۔ وہ دوبارہ آپ ﷺ کے ساتھ مقام قاحہ میں جا ملے، وہاں سے آپ نے انہیں صدقہ کی وصولی کے لیے بھیجا، پھر وہ واپس آ کر آپ کے کچھ ساتھیوں سے جو پیچھے رہ گئے، آ ملے اور یہ شکار کا معاملہ پیش آ گیا، شکار کے سلسلہ میں ساتھیوں نے ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہیں کیا تھا، اس لیے انہوں نے اپنے لیے شکار کیا، بعد میں ساتھیوں کو کھانے کی دعوت دی، بعض نے قبول کر لی اور بعض نے رد کر دی، کیونکہ وہ سمجھتے تھے محرم کے لیے شکار کرنا جائز نہیں ہے تو شاید کھانا بھی جائز نہ ہو، بعد میں یہ معاملہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ان کے اطمینان وتشفی کے لیے فرمایا، اگر کچھ بقایا ہے تو ہمیں بھی پیش کرو، جیسا کہ آگے آ رہا ہے اور پھر آپ ﷺ نے بھی تناول فرمایا۔

[2855] ٦٠ـ(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِبَلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ

[2855] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد، باب: لا يشير المحرم الى الصيد لكي يصطاده الحلال برقم (١٨٢٤) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: اذا اشار المحرم الى الصيد فقتله الحلال برقم (٥/ ١٨٦ ـ ١٨٧) انظر (التحفة) برقم (١٢١٠٢)

قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا)).

[2855] ۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قصد و ارادہ سے نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ ساتھیوں کو جن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، ایک طرف بھیج دیا، آپ نے فرمایا: ''ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ چلو حتی کہ مجھ سے آ ملو۔'' انہوں نے ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا، جب وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرے تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے سوا سب نے احرام باندھ لیا، انہوں نے احرام نہ باندھا، چلتے چلتے انہوں نے جنگلی گدھے دیکھے، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ ڈالیں، ساتھیوں نے پڑاؤ کیا اور اس کا گوشت کھا لیا اور کہنے لگے، ہم نے محرم ہونے کے باوجود گوشت کھا لیا، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو انہوں نے گدھی کا باقی ماندہ گوشت اٹھا لیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو کہنے لگے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم محرم تھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ محرم نہ تھے اور ہم نے جنگلی گدھے دیکھے، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک گدھی کا شکار کر لیا، ہم نے پڑاؤ کیا اور اس میں سے گوشت کھا لیا، پھر ہم نے کہا، ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں، حالانکہ ہم محرم ہیں تو ہم نے اس کا بقایا گوشت ساتھ لے لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، کیا تم میں سے کسی نے اس کو مشورہ دیا تھا یا کسی قسم کا اس کی طرف اشارہ کا تھا؟'' انہوں نے جواب دیا، نہیں، آپ نے فرمایا: ''اس کا باقی ماندہ گوشت بھی کھا لو۔''

[2856] ٦١-(. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا)) وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ ((أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ)) قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَالَ ((أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ)).

[2856] ۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، شیبان کی روایت میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تم میں سے کسی نے اس کو ان پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' شعبہ کی

[2856] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٤٧)

روایت میں ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے اشارہ کیا، یا مدد کی، یا شکار کیا؟ (شکار کا مشورہ دیا)'' شعبہ کہتے ہیں، مجھے پتہ نہیں، آپ نے اَعَنتُم (تم نے مدد کی) کہا یا اَصَدْتُم، تم نے شکار کیا کہا۔

فوائد :...... ❶ روایت نمبر ۶۰ میں، حَاجًا کا لفظ آیا ہے، حالانکہ آپ ﷺ عمرہ کے لیے نکلے تھے، جیسا کہ دوسری روایت میں صراحت موجود ہے، اس لیے حَاجًّا اپنے لغوی معنی میں ہوگا، یعنی بیت اللہ کے قصد اور ارادہ سے نکلے، حج کا یہاں اصطلاحی مفہوم مراد نہیں ہے، یا بقول امام ابن قیم رحمہ اللہ یہ لفظ راوی کا وہم ہے۔ ❷ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ مدینہ سے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تھے، لیکن اس کے باوجود، کچھ ساتھیوں نے میقات سے احرام نہیں باندھا تھا، امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کے مطابق، اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک اگر کوئی انسان مکہ مکرمہ حج اور عمرہ کے ارادہ سے نہیں جاتا تو اس کے لیے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے، لیکن باقی تینوں ائمہ کے نظریہ کے مطابق، اس میں اشکال پیش آتا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک کوئی آدمی میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ نہیں جا سکتا۔ اس لیے یہاں تاویل کی ضرورت ہے، دوسری روایات کی روشنی میں معنی گویا، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے سوا سب نے پہلے سے احرام باندھا ہوا تھا، یہ نہیں ہے کہ انہوں نے اب جب ساحل سمندر سے نبی اکرم ﷺ کو ملے تو احرام باندھ لیا، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے احرام نہ باندھنے کی وجہ اوپر بیان ہو چکی ہے۔

[2857] ٦٢-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيٰى أَخْبَرَنِي

عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ ((كُلُوهُ)) وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

[2857]۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوا، میرے سوا سب نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں نے جنگلی گدھے کا شکار کیا اور میں نے اپنے محرم ساتھیوں کو کھلایا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو بتلایا کہ ہمارے پاس اس سے بچا ہوا گوشت ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے کھا لو'' اور مخاطب سب محرم تھے۔

[2857] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٤٦)

[2858] ٦٣-(. . .) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ قَالَ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَكَلَهَا.

[2858]۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور وہ سب ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے سوا محرم تھے اور وہ غیر محرم تھے اور آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں یہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، ''کیا تمہارے پاس اس کو کوئی حصہ ہے؟'' انہوں نے جواب دیا، اس کی ٹانگ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر کھالیا۔

[2859] ٦٤-(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحٰقُ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ ((هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((فَكُلُوا))

[2859]۔ عبداللہ بن ابی قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ایک محرم جماعت کے ساتھ تھے اور وہ غیر محرم تھے، پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی، اس میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، ''کیا تم میں سے کسی انسان نے انہیں اشارہ کیا تھا، یا کسی قسم کا مشورہ دیا تھا؟'' انہوں نے جواب دیا، نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو کھالو۔''

[2860] ٦٥-(١١٩٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ

[2858] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة، باب: من استوهب من اصحابه شيئا برقم (٢٥٧٠) واخرجه كذلك في الجهاد، باب: اسم الحمار برقم (٢٨٥٤) واخرجه كذلك في الاطعمة، باب: تعرق العضد برقم (٥٤٠٦) و (٥٤٠٧) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيد، باب: اباحة اكل لحوم حمر الوحش برقم (٧/ ٢٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٠٩٩)

[2859] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٢١٠١)

[2860] اخرجه النسائي في (المجتبى) في المناسك الحج، باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد برقم (٥/ ١٨٢) انظر (التحفة) برقم (٥٠٠٢)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[2860]۔ معاذ بن عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے، انہیں پرندہ تحفتاً پیش کیا گیا، جبکہ وہ سوئے ہوئے تھے، ہم میں سے بعض نے کھا لیا اور بعض نے پرہیز کیا تو جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، انہوں نے کھانے والوں سے موافقت کی اور کہا، ہم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تھا۔

فائدہ :...... یہ شکار چونکہ حلال نے اپنے لیے کیا تھا اور بعد میں اس میں سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ہدیتاً پیش کر دیا، اس لیے انہوں نے کھانے والوں کے موقف کی تائید کی۔

٩...... بَاب: مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

باب ٩: محرم اور غیر محرم کے لیے، حل اور حرم میں جن جانوروں کو قتل کرنا مندوب ہے۔

[2861] ٦٦-(١١٩٨) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)) قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا.

[2861]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار جانور سب کے سب فاسق ہیں، ان کو حل اور حرم میں قتل کر دیا جائے، چیل، کوا، چوہا اور باؤلا کتا۔'' عبید اللہ بن مقسم کہتے ہیں، میں نے قاسم سے پوچھا، سانپ کے بارے میں بتلایئے؟ اس کو، اس کی ذلت واہانت کی بنا پر مارا جائے۔

[2862] ٦٧-(...) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

[2861] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٥٤٣)

[2862] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج ، باب: باب قتل الحية برقم ←

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا)).

[2862]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ فاسق جانور، انہیں حل اور حرم میں قتل کر دیا جائے، سانپ، چتکبرا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا یا درندہ اور چیل۔''

مفردات الحدیث ❶ فواسق: فاسق کی جمع ہے، فسق کا معنی ہے، نکلنا، خارج ہونا اور ان جانوروں کو فاسق کہنے کی وجہ یہ ہے، یہ باقی حیوانات کے حکم تحریم قتل میں ان سے خارج ہیں یا حلال ہونے کے حکم سے خارج ہیں یا یہ ایذاء پہنچانے اور فساد و بگاڑ پھیلانے میں اور عدم انتفاع میں دوسروں سے خارج ہیں۔ ❷ الکلب العقور: عقور کا معنی ہے چیرنے پھاڑنے والا، زخمی کرنے والا، اس لیے جمہور علماء کے نزدیک اس سے مراد تمام درندے ہیں، چیتا، بھیڑیا اور شیر وغیرہ سب اس میں داخل ہیں اور حنفیوں کے نزدیک اس سے مراد کاٹنے والا کتا ہے۔ ❸ الغُرابُ الابقع، ابقع: جس کا پیٹ اور پشت سفید ہو۔

فوائد: ...... ❶ خمس کی قید حصر کے لیے نہیں ہے، اس لیے بعض روایات میں چار ہیں، بعض میں پانچ اور بعض میں چھ ہیں۔ یعنی عقرب بچھو کا تذکرہ اور بعض میں السبع العادی، حملہ کرنے والا درندہ آیا ہے۔ ❷ امام مالک کے نزدیک ان جانوروں کے قتل کے حلال ہونے کی علت ان کی ایذا رسانی اور فساد ہے، اس لیے وہ جانور جو موذی ہے، اس کا قتل جائز ہے، امام شافعی کے نزدیک علت عدم اکل ہے، اس کا کھانے کے قابل نہ ہونا، اس لیے شوافع کے نزدیک حیوانات کی تین قسمیں ہیں، (۱) جن کا قتل مستحب ہیں، یہ وہ جانور ہیں جو موذی ہیں (۲) جن کا قتل جائز ہے، یہ وہ ہیں جن میں نفع اور ضرر دونوں ہیں یا نفع و نقصان کچھ بھی نہیں ہے، لیکن ان کا کھانا جائز نہیں ہے (۳) جن کا کھانا جائز ہے، ان کا قتل جائز نہیں ہے، اگر محرم ان کا شکار کرے گا تو اس کو فدیہ دینا پڑے گا۔ حنابلہ کے نزدیک ہر وہ جانور جو انسان پر حملہ آور ہو یا اس کو ایذا دے، محرم اس کو قتل کر سکتا ہے، علامہ ابن قدامہ کے نزدیک کوے کے ساتھ ابقع کی قید اتفاقی ہے، اس لیے ہر کوا قتل کیا جائے گا۔

احناف کے نزدیک صرف ان پانچ جانوروں کا قتل جائز ہے، باقی کے قتل پر فدیہ پڑے گا اور حنفیوں کے نزدیک زاغ، یعنی غراب زرع جو دانا کھاتا ہے، کھانا جائز ہے۔

[2863] ٦٨-(...) وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

← (٥/ ١٨٨ ـ ١٨٩) واخرجه كذلك فى باب: قتل الحية فى الحرم برقم (٥/ ٢٠٨) واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى المناسك، باب: ما يقتل المحرم برقم (٣٠٨٧) انظر (التحفة) برقم (١٦١٢٢)

[2863] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: قتل الغراب فى الحرم برقم ←

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

[2863]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ فاسق جاندار ان کو حرم میں قتل کر دیا جائے، بچھو، چوہا، چیل، کوا اور درندہ یا کاٹنے والا (باولا) کتا۔''

[2864] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2864]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں۔

[2865] ٦٩۔(. . .) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

[2865]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ فاسق جاندار ان کو حرم میں قتل کر دیا جائے، چوہا، بچھو، کوا، چیل اور درندہ۔''

[2866] ٧٠۔(. . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

[2866]۔امام صاحب زہری کی سند سے ایک اور استاد سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ فاسق جانداروں کو حل وحرم میں قتل کرنے کا حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

(٥/ ٢١١) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٦٢)

[2864] تفردبه مسلم فی تخریجه۔ انظر التحفة برقم (١٧٠٠٠)

[2865] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی بدء الخلق، باب: اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسه فان فی احد جناحیه داء وفی الآخر شفاء، وخمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم برقم (٣٣١٤) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الحج، باب: ما یقتل المحرم من الدواب برقم (٨٣٧) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی المناسك الحج، باب: قتل الحداة فی الحرم برقم (٥/ ٢١٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٢٩)

[2866] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٢٨٥٧)

[2867] ٧١-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ)).

[2867] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جاندار، سب کے سب فاسق ہیں، ان کو حرم میں قتل کر دیا جائے، کوا، چیل، باؤلا کتا، بچھو اور چوہا۔''

[2868] ٧٢-(١١٩٩) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ.

[2868] ۔حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جاندار ہیں، ان کے قتل کرنے والے پر وہ ان کو حرم یا احرام کی حالت میں قتل کر دے کوئی گناہ نہیں ہے، چوہا، بچھو، کوا، چیل اور درندہ یا باؤلا کتا۔'' ابن ابی عمر کی روایت میں ہے، محترم جگہوں میں اور احرام کی حالت میں۔''

حُرُم، حَرام کی جمع ہے اور یہاں مراد محترم مقامات ہیں۔

[2869] ٧٣-(١٢٠٠) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ

[2867] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی جزاء الصيد، باب: ما يقتل المحرم من الدواب برقم (١٨٢٩) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: قتل الفارة فی الحرم برقم (٥/ ٢١٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٩)

[2868] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: ما يقتل المحرم من الدواب برقم (١٨٤٦) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: قتل الغراب برقم (٥/ ١٩٠-١٩١) انظر (التحفة) برقم (٦٨٢٥)

[2869] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی جزاء الصيد، باب: ما يقتل المحرم من الدواب برقم (١٨٢٨) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: قتل الفارة فی الحرم برقم (٥/ ٢١٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٠٤)

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَآبِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

[2869]۔ حضرت حفصہ ﷞، نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جاندار، سب کے سب فاسق ہیں، ان کے قتل کرنے والے پر کوئی تنگی گناہ نہیں ہے، بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا، یعنی درندہ۔''

[2870] ۷۴۔(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَآبِّ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي إِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ.

[2870]۔ زید بن جبیر ؒ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے حضرت ابن عمر ﷠ سے پوچھا، محرم کون سے جاندار قتل کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک بیوی نے بتایا، آپ ﷺ نے حکم دیا یا آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ چوہا، بچھو، چیل، درندہ اور کوا قتل کر دیا جائے۔

[2871] ۷۵۔(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَآبِّ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي إِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ وَالْحَيَّةَ قَالَ وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا۔

[2871]۔ زید بن جبیر ؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر ﷠ سے سوال کیا، انسان احرام کی حالت میں کون سے جانور قتل کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، مجھے نبی اکرم ﷺ کی ایک بیوی نے بتایا کہ آپ ﷺ درندے، چوہے، چیل، کوے اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیتے تھے اور فرمایا نماز میں بھی۔

[2872] ۷٦۔(۱۱۹۹) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

[2870] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی جزاء الصید، باب: ما یقتل المحرم من الدواب برقم (۱۸۲۷) انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۷۳)

[2871] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۲۸٦۲)

[2872] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی جزاء الصید، باب: ما یقتل المحرم من الدواب ←

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَآبِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

[2872]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ہیں، محرم پر ان کے قتل کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے، کوا، چیل، بچھو، چوہا اور درندہ۔''

[2873] ۷۷۔(. . .) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَآبِّ فَقَالَ لِي عَنْ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَآبِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

[2873]۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں، میں نے نافع سے پوچھا، آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کن جانوروں کو محرم کے لیے قتل کرنے کا حلال ہونا سنا ہے؟ مجھے نافع نے جواب دیا، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''پانچ جاندار ہیں، ان کے قتل کرنے والے پر، ان کے قتل کرنے میں کوئی تنگی (گناہ) نہیں ہے، کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

[2874] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ

← برقم (١٨٢٦) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: ما يقتل المحرم من الدواب قتل الكلب العقور برقم (٥/ ١٨٨) انظر (التحفة) برقم (٨٣٦٥)

[2873] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٨٧)

[2874] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: قتل الفارة برقم (٥/ ١٨٩) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٨) وتفرد مسلم في تخريج حديث شيبان بن فروخ وحديث ابي بكر بن ابي شيبة۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠٧١) و (٧٦١٢) واخرجه ابن ماجه في (سننه) حديث ابن نمير، باب: ما يقتل المحرم برقم (٣٠٨٨) انظر (التحفة) برقم (٧٩٤٦) وحديث ابي كامل اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: قتل الحداة برقم (٥/ ١٩٠) انظر (التحفة) برقم (٧٥٤٣) واخرج كذلك حديث ابن المثنى في باب: قتل الغراب برقم (٥/ ١٩٠) انظر (التحفة) برقم (٨٥٢٣)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلَى ذٰلِكَ ابْنُ إِسْحٰقَ.

[2874]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے بہت سے اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، جو سب کے سب، عن نافع، عن ابن عمر، عن النبی ﷺ کہتے ہیں،صرف ابن جریج، عن نافع، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ سمعت النبی ﷺ کہتے ہیں اور ابن اسحاق، بھی ابن جریج کی متابعت کرتے ہیں گویا سمعت النبی ﷺ کی تصریح صرف ابن جریج اور ابن اسحاق کرتے ہیں، باقی سب عن النبی ﷺ کہتے ہیں۔

[2875] ۷۸۔(. . .) وحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[2875]۔ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ''پانچ جاندار ہیں، ان میں سے کسی کے حرم میں قتل کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔'' پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[2876] ۷۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى)).**

[2876]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور، جو ان کو محرم ہونے کی صورت میں قتل کر دے گا تو اس پر ان کے بارے میں کوئی گناہ نہیں ہے، بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔''

فائدہ:......عام روایات میں غراب کا لفظ بلا قید ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے کوے کا قتل جائز ہے۔

[2875] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۷۳۱۱)

[2876] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۷۱۳۸)

١٠...... بَاب: جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ وَبَيَانِ قَدْرِهَا

باب ۱۰: اگر محرم کو تکلیف ہو تو اس کے لیے سر منڈوانا جائز ہے اور سر مونڈنے کی بنا پر اس پر فدیہ لازم ہے اور اس کی مقدار کا بیان

[2877] ٨٠-(١٢٠١) وحَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ قَالَ أَتٰى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ قِدْرٍ لِي و قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ بُرْمَةٍ لِي وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي فَقَالَ ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ)).

[2877] ۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے دوران حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، جبکہ میں ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف پہنچا رہی ہیں؟'' میں نے کہا، ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سر منڈوا لیجیے اور تین دن روزہ رکھ لیجیے، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں، یا ایک قربانی کر دیجیے۔'' ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، آپ ﷺ نے ان تین چیزوں میں سے پہلے کس کا نام لیا، یعنی آغاز کس سے کیا۔

مفردات الحدیث ☆ قِدْرَ اور بُرمة: دونوں کا معنی ہنڈیا کیتلی ہے۔

[2877] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المحصر، باب: قول الله تعالی: ﴿فمن کان منکم مریضا او به اذی من راسه ففدیة من صیام او صدقة او نسك﴾ برقم (١٨١٤) باختصار۔ واخرجه کذلك فی باب: قول الله تعالی ﴿او صدقة﴾ برقم (١٨١٥) واخرجه کذلك فی باب: النسك شاة برقم (١٨١٧) و (١٨١٨) واخرجه کذلك فی المغازی، باب: غزوة الحدیبیة، برقم (٤١٥٩) و (٤١٩٠) و (٤١٩١) واخرجه کذلك فی المرض، باب: ما رخص للمریض ان یقول: انی وجع، او واراساه، او اشتد بی الوجع برقم (٥٦٦٥) باختصار۔ واخرجه کذلك فی الطب، باب: الحلق من الاذی برقم (٥٧٠٣) واخرجه کذلك فی کفارات الایمان، باب: قول الله تعالی: ﴿فکفارته اطعام عشرة مساکین﴾ برقم (٦٧٠٨) باختصار۔ واخرجه ابو داود ←

[2878] (. . .) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2878] امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[2879] ٨١-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ﷺ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَظُنُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ (البقرة:١٩٦) مَا تَيَسَّرَ

[2879]۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ: میرے بارے میں اتری ہے تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو اور وہ سر منڈا لے تو وہ فدیہ کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ کرے، یا قربانی کرے۔ (آیت نمبر ١٩٦، سورہ بقرہ) میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ''قریب ہو جا۔'' میں قریب ہو گیا، آپ نے فرمایا: ''قریب ہو جا'' میں قریب ہو گیا تو آپ نے پوچھا، ''کیا جوئیں تجھے تکلیف پہنچا رہی ہیں؟'' ابن عون کہتے ہیں، میرے خیال میں کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، ہاں۔ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو آپ نے مجھے بطور فدیہ حکم دیا کہ روزہ دے، صدقہ اور قربانی میں سے جو آسان ہو اس پر عمل کرو۔''

مفردات الحدیث ※ هوام: هامة کی جمع ہے، ہر زہریلی چیز کو کہتے ہیں اور اس کا اطلاق کیڑے مکوڑوں پر بھی ہو جاتا ہے۔

← فی (سننه) فی المناسك، باب: فی الفدية برقم (١٨٥٦) و (١٨٥٧) و (١٨٥٨) و (١٨٥٩) و (١٨٦٠) و (١٨٦١) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الحج، باب: ما جاء فی المحرم يحلق راسه فی احرامه ما عليه برقم (٩٥٣) واخرجه كذلك فی تفسير القرآن، باب: ومن سورة البقرة برقم (٢٩٧٣) و (٢٩٧٤) واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: فی المحرم يوذيه القمل فی راسه برقم (٥/ ١٩٥) انظر (التحفة) برقم (١١١١٤)

[2878] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٢٨٦٩)

[2879] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٢٨٦٩)

[2880] ۸۲-(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنِي

كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَاحْلِقْ رَأْسَكَ)) قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ)).

[2880]۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ کر اس کے پاس رکے دراں حالیکہ اس کے سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں، تو آپ نے پوچھا، کیا تیری جوئیں تیرے لیے تکلیف کا باعث بن رہی ہیں؟'' میں نے کہا، ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا لو۔'' کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، یہ آیت مبارکہ: تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو جس کی بنا پر وہ سر منڈوا لے تو اس پر فدیہ ہے، روزے رکھے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے۔'' (بقرہ، آیت ۱۹۶)۔ میرے بارے میں اتری ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تین روزے رکھ لو، یا ایک فرق (تین صاع) چھ مسکینوں پر صدقہ کر دو، یا جو قربانی میسر ہو کر ڈالو۔''

[2881] ۸۳-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِالْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً)) قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ((أَوْ اذْبَحْ شَاةً)).

[2881] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور وہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ میں تھا۔ اور وہ محرم تھا، وہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں تو آپ نے پوچھا: کیا تجھے یہ زہریلے جانور تکلیف دیتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: اپنا سر منڈوا اور چھ مسکینوں کے درمیان ایک فرق (تین صاع) کھانا تقسیم کر یا تین روزے رکھ لے یا ایک قربانی کر دے۔ ابن نجیح کہتے ہیں یا ایک بکری ذبح کر دے۔

[2880] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۸۶۹)

[2881] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۸۶۹)

[2882] ٨٤-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((احْلِقْ رَأْسَكَ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ)).

[2882]۔حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے زمانہ میں اس کے پاس سے گزرے اور اس سے پوچھا: ''کیا تیرے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟'' اس نے کہا، ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''اپنا سر منڈالو، پھر ایک بکری کی قربانی ذبح کر دو، یا تین روزے رکھ لو، یا تین صاع کھجوریں چھ مساکین کو دے دو۔

[2883] ٨٥-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ كَعْبٌ ﷺ نَزَلَتْ فِيَّ كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ ((مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى أَتَجِدُ شَاةً)) فَقُلْتُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً.

[2883]۔حضرت عبد اللہ بن معقل بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو اس پر فدیہ ہے، روزے یا صدقہ یا قربانی؟ تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، (یہ آیت)

[2882] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٦٩)

[2883] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المحصر، باب: الاطعام في الفدية نصف صاع برقم (١٨١٦) واخرجه كذلك في التفسير، باب: ﴿فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه﴾ برقم (٤٥١٧) واخرجه الترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن، باب: ومن سورة البقرة برقم (٢٩٧٣) تعليقا۔ واخرجه ابن ماجه (في سننه) في المناسك، باب: فدية المحصر برقم (٣٠٧٩) انظر (التحفة) برقم (١١١١٢)

میرے بارے میں اتری ہے، میرے سر میں تکلیف تھی تو مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا، جبکہ جوئیں میرے چہرے پر جھڑ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھے تکلیف اس حد تک پہنچ رہی ہے، جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تیرے پاس بکری ہے؟'' میں نے کہا، نہیں تو یہ آیت اتری، اس پر فدیہ ہے روزے یا صدقہ یا قربانی، آپ ﷺ نے بتایا روزے تین ہیں، یا چھ مسکینوں کا کھانا، ہر مسکین کے لیے آدھا صاع کھانا کہا خاص طور پر میرے بارے میں اتری ہے اور اس کا حکم تم سب کے لیے ہے۔

[2884] ٨٦-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنِي

كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً۔

[2884]۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ احرام باندھ کر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے اور ان کے سر اور ڈاڑھی میں کثرت سے جوئیں پڑ گئیں، نبی اکرم ﷺ کو اس کی خبر پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور ایک سر مونڈنے والے کو بلوایا، اس نے اس کا سر مونڈ دیا، پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تجھ میں قربانی کی استطاعت ہے؟'' کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھ میں اتنی استطاعت نہیں ہے تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا، تین روزے رکھ لو، یا چھ مساکین کو کھانا دے دو، ہر دو مسکینوں کو ایک صاع تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت خاص طور پر اس کے بارے میں اتاری کہ تم میں سے جو بیمار ہے یا اس کے سر میں تکلیف ہو۔'' لیکن اس کا حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

فوائد: ...... ❶ سفر حدیبیہ کے دوران حضور اکرم ﷺ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، دیکھا کہ وہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے ہیں اور ان کے سر سے جوئیں، ان کے چہرہ پر گر رہی ہیں تو آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے پوری طرح جائزہ لیے بغیر ان سے پوچھا کہ کیا یہ جوئیں تیرے لیے تکلیف کا باعث بن رہی ہیں، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے انہیں بتا دیا کہ سر منڈوا لو اور جو فدیہ سہولت و آسانی کے ساتھ میسر ہو دے دو، یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے، بعد میں کسی ساتھی نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی تکلیف کی شدت کا تذکرہ کیا تو آپ نے انہیں بلوا بھیجا، تکلیف کی شدت کی بنا پر انہیں اٹھا کر لے جایا گیا تو

[2884] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٧٥)

آپ نے بہت قریب سے ان کا جائزہ لیا اور تکلیف کی شدت دیکھ کر فرمایا، میں نے اس وقت جب تمہیں پہلے دیکھا تھا، اس قدر تکلیف محسوس نہیں کی تھی، پھر آپ نے فوری سر مونڈنے والے کو بلوا کر سر منڈوایا اور انہیں کفارہ کی تلقین کی؛" آپ نے پہلے یہ حکم وحی خفی کے ذریعہ دیا تھا۔ بعد میں اس کی تائید میں قرآنی صورت میں وحی جلی کا نزول ہوا، لیکن اس میں کفارہ کا بیان اجمالی انداز میں ہے، اس کی تفصیل و وضاحت وحی خفی (حدیث) میں موجود ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے، قرآن کو آپ کی حدیث کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے، قرآن میں صرف روزوں اور صدقہ کا تذکرہ ہے، لیکن کتنے روزے رکھے جائیں اور کتنی مقدار میں صدقہ ادا کیا جائے، اس کی تفصیل اور وضاحت موجود نہیں ہے، اس طرح نسیکہ کی وضاحت نہیں، ان چیزوں کی تفصیل اور تفسیر حدیث میں موجود ہے۔

❷ اگر محرم کو سر کی کسی تکلیف کی بنا پر، سر منڈوانے کی ضرورت پیش آ جائے تو بالاتفاق سر منڈوا سکتا ہے اور اس کا اسے فدیہ ادا کرنا ہوگا کہ وہ تین روزے رکھ لے، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے، یعنی ہر مسکین کو آدھا صاع خوراک مہیا کرے یا بکری کی قربانی کرے، ائمہ ثلاثہ، امام مالک، شافعی، احمد اور محدثین کے نزدیک ہر قسم کا غلہ و اناج نصف صاع ادا کرنا ہوگا، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع ہوگا اور باقی اجناس پورا صاع دینا ہوں گی، حالانکہ حدیث میں کھجور کے تین صاع کی صراحت موجود ہے، یعنی ہر ایک مسکین کو آدھا صاع کھجور دی جائے اور ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ قربانی، صدقے اور روزہ میں ترتیب ضروری نہیں ہے کہ اگر قربانی نہ کر سکتا ہو تو پھر روزے رکھے، روزے نہ رکھتا ہو تو پھر صدقہ کرے۔ بلکہ اختیار ہے تین کاموں میں سے جو چاہے کر لے۔

١١ ...... بَاب: جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب ١١: محرم کے لیے سینگی لگانا جائز ہے

[2885] ٨٧-(١٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2885]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

[2885] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد، باب: الحجامة للمحرم برقم (١٨٣٥) واخرجه كذلك في الطب، باب: الحج في السفر والاحرام برقم (٥٦٩٥) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: المحرم يحتجم برقم (١٨٣٥) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء في الحجامة للمحرم برقم (٨٣٩) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: الحجامة للمحرم برقم (٥/ ١٩٣) انظر (التحفة) برقم (٥٧٣٧)

[2886] ٨٨-(١٢٠٣) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ.

[2886]۔ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے راستہ میں احرام کی حالت میں سر کے درمیان پچھنے لگوائے۔

فائدہ:...... ضرورت کی بنا پر بالاتفاق محرم سینگی لگوا سکتا ہے، اگر سینگی لگوانے کی صورت میں بال کٹوانے پڑیں تو اس پر بالاتفاق فدیہ ہے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک دم ہے اور صاحبین کے نزدیک صدقہ ہے، اگر بال نہ ٹوٹیں تو فدیہ نہیں ہے، اگر بلا ضرورت پچھنے لگوائے اور بال نہ ٹوٹیں تو جمہور کے نزدیک جائز ہے، لیکن امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے۔

١٢...... بَاب: جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ

باب ۱۲: محرم کے لیے آنکھوں میں دوا ڈالنا جائز ہے

[2887] ٨٩-(١٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رضي الله عنه حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ.

[2886] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد، باب: الحجامة للمحرم برقم (١٨٣٦) واخرجه كذلك في الطب، باب: الحجامة على الراس برقم (٥٦٩٨) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: حجامة المحرم وسط راسه برقم (٥/ ١٩٤) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الطب، باب: موضع الحجامة برقم (٣٤٨١) انظر (التحفة) برقم (٩١٥٦)

[2887] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: يكتحل المحرم برقم (١٨٣٨) و (١٨٣٩) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء في المحرم يشتكي عينه فيضمدها بالصبر برقم (٩٥٢) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: الكحل للمحرم برقم (٥/ ١٤٣) انظر (التحفة) برقم (٩٧٧٧)

[2887]۔نبیہ بن وہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابان بن عثمان کے ساتھ نکلے، جب مَلَل نامی جگہ پر پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں اور جب مقام روحاء پر پہنچے تو تکلیف شدت اختیار کر گئی تو انہوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے ابان بن عثمان کے پاس آدمی بھیجا، انہوں نے پیغام بھیجا کہ ان پر ایلوے کا لیپ کر لو، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں، جس کی احرام کی حالت میں آنکھیں دکھتی تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ایلوے کا لیپ کرایا۔

[2888] ۹۰۔(. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنِي

نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ.

[2888]۔نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں تو اس نے آنکھوں میں سرمہ ڈالنا چاہا، تو ابان بن عثمان نے اسے روک دیا اور اسے ان پر ایلوے کا لیپ کرنے کا حکم دیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے ایسا کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

فائدہ:...... ائمہ کا اتفاق ہے کہ علاج معالجہ کے لیے محرم کے لیے ایسی چیز سے لیپ کرنا جائز ہے، جس میں خوشبو نہ ہو اور اس صورت میں فدیہ نہیں ہے، اگر ایسی چیز کے لیپ کرنے کی ضرورت ہو، جس میں خوشبو ہو تو پھر لیپ کرنا جائز ہوگا اور فدیہ لازم آئے گا، اس طرح زیب و زینت کے لیے آنکھوں میں سرمہ ڈالنا، امام احمد اور اسحاق کے نزدیک ناجائز ہے، اگر معمولی خوشبو ہو تو صدقہ ہے، اگر خوشبو زیادہ ہو تو اس پر دم ہے، اگر بیماری کی وجہ سے خوشبو دار سرمہ استعمال کرے تو اسے روزوں، صدقہ اور قربانی میں سے کوئی ایک کفارہ دینا ضروری ہے، یہی صورت خوشبودار دوا پینے اور خوشبودار مرہم استعمال کرنے کی ہے۔

۱۳...... بَاب: جَوَازِ غُسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ

باب ۱۳: محرم کے لیے بدن اور سر دھونا جائز ہے

[2889] ۹۱۔(۱۲۰۵) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ

[2888] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۸۷۹)

[2889] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد، باب: الاغتسال للمحرم برقم (۱۸۴۰)

سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلٰى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

[2889] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مقام ابواء میں اختلاف پیدا ہو گیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور رضی اللہ عنہ نے کہا، محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن قیس کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا، (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے انہیں کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان نہاتے ہوئے پایا، جبکہ انہیں ایک کپڑے سے پردہ کیا گیا تھا، میں نے انہیں سلام عرض کیا تو انہوں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ میں نے کہا، میں عبداللہ بن حنین ہوں، مجھے آپ کے پاس عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھیجا ہے کہ میں آپ سے پوچھوں، رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر کیسے دھوتے تھے؟ تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے نیچے کیا، حتی کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا، (مجھ پر ان کا سر ظاہر ہو گیا) پھر انہوں نے پانی ڈالنے والے انسان کو کہا، پانی ڈال، اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو حرکت دی، دونوں ہاتھوں کو آگے اور پیچھے لے گئے پھر کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

← واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: المحرم يغتسل برقم (١٨٤٠) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: غسل المحرم برقم (٥/ ١٢٨ـ ١٢٩) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: المحرم يغسل راسه برقم (٢٩٣٤) انظر (التحفة) برقم (٣٤٦٣)

[2890] ۹۲-(. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلٰى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلٰى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا.

[2890] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ زید بن اسلم نے مذکورہ بالا سند سے بیان کیا، ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو مکمل طور پر پورے سر پر پھیرا اور دونوں کو آگے اور پیچھے لے گئے تو مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، میں آپ کے ساتھ کبھی بحث نہیں کروں گا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، علماء میں کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف ہوسکتا ہے تو ایسی صورت میں، کسی تیسرے صاحب علم سے شرعی نص کے بارے میں پوچھا جائے گا اور شرعی نص کے سامنے آنے پر اپنے قیاس واجتہاد اور اپنے قول ونظریہ کو چھوڑ دیا جائے گا اور فیصلہ کن چیز شرعی نص (کتاب وسنت) ہی ہے اور باپردہ ہوکر دوسرے انسان کی مدد سے غسل کرنا جائز ہے اور غسل کرنے والے کو سلام بھی کہا جائے گا، نیز محرم کے لیے، تبرید (ٹھنڈک کا حصول) نظافت اور طہارت کے لیے غسل کرنا ائمہ کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے، لیکن بالوں کو ٹوٹنے سے بچایا جائے گا اور خوشبودار صابن استعمال نہیں کیا جائے گا، امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس خوشبودار صابن کے استعمال پر دم واجب ہوگا، اگر کسی عذر اور مجبوری کی بنا پر استعمال کرے گا تو پھر تین کفاروں میں سے کوئی ایک لازم ہوگا۔

۱۴...... بَاب: مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

باب ١٤: محرم کے مرنے کی صورت میں کیا کیا جائے گا

[2891] ۹۳-(۱۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

[2890] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٨١)

[2891] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز، باب: كيف يكفن المحرم برقم (١٢٦٨) بمعناه۔ واخرجه كذلك في جزاء الصيد، باب: المحرم يموت بعرفة برقم (١٨٤٩) واخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: المحرم يموت كيف يصنع به برقم (٣٢٣٨) و (٣٢٣٩) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء في المحرم يموت في احرامه برقم (٩٥١) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: كيف يكفن المحرم اذا مات برقم (٤/ ٣٩) ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهِ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

[2891] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنے اونٹ سے گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی تو وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے اس کے دونوں کپڑوں کا کفن دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ قیامت کے دن اللہ اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔''

مفردات الحدیث ❊ **وُقِصَ**: سواری سے گر کر گردن کا ٹوٹ جانا۔

[2892] ۹۴۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ و قَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي)).

[2892] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسی اثناء میں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا کہ وہ اچانک اپنی سواری سے گر گیا، ایوب کی روایت میں، اسے سواری نے گرا کر گردن توڑ ڈالی یا گرا کر مار ڈالا، عمرو نے فَوَقَصَتْهُ کہا، گرا کر گردن توڑ دی، اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو، ایوب کہتے ہیں، کیونکہ قیامت کے دن اللہ اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا، عمرو کہتے ہیں، کیونکہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا، وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

← واخرجه كذلك فى مناسك الحج، باب: تخمير المحرم وجهه وراسه برقم (٥/ ١٤٥) واخرجه كذلك فى باب: النهى عن تخمير راس المحرم اذا مات برقم (٥/ ١٩٧) واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى المناسك، باب: المحرم يموت برقم (٣٠٨٤) انظر (التحفة) برقم (٥٥٨٢)

[2892] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز، باب: الكفن فى ثوبين برقم (١٢٦٥) واخرجه كذلك فى باب: الحنوط للميت برقم (١٢٦٦) واخرجه كذلك فى باب: كيف يكفن المحرم برقم (١٢٦٨) واخرجه كذلك فى جزاء الصيد، باب: المحرم يموت بعرفة برقم (١٨٥٠) واخرجه ابو داود فى (سننه) فى الجنائز، باب: المحرم يموت كيف يصنع به برقم (٣٢٣٩) و (٣٢٤٠) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: النهى عن ان يحنط المحرم اذا مات برقم (٥/ ١٩٦) انظر (التحفة) برقم (٥٤٣٧) و (٥٥٨٢)

مفردات الحدیث ❶ **وَقَصَتْه** اور او **قَصَتْهُ**، دونوں کا معنی ہے گرا کر گردن توڑ دی اور **أَقْصَعَتْهُ** کا معنی ہے، اسے فوراً قتل کر دیا۔ ❷ **حُنُوط**: اس خوشبو کو کہتے ہیں، جو خاص طور پر میت کے لیے تیار کی جاتی ہے۔

فائدہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جب محرم احرام کی حالت میں فوت ہو جائے تو اس کی حالت احرام برقرار رہے گی، اس لیے اس کو احرام کے کپڑوں کا کفن دیا جائے گا، اس کا سر بھی نہیں ڈھانپا جائے گا اور نہ ہی خوشبو لگائی جائے گی، امام احمد، امام شافعی، اسحاق اور محدثین کا یہی موقف ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اس کا احرام ختم ہو جائے گا، اس لیے، اسے عام اموات کی طرح کفن دیا جائے گا، اس کو سلے ہوئے کپڑے پہنانا، سر ڈھانپنا، خوشبو لگانا جائز ہے، لیکن یہ صحیح حدیث کے خلاف ہے اور محض اپنے وضع قاعدہ کے تحت، اس حدیث کو اس آدمی کے ساتھ خاص قرار دیا گیا ہے۔ باقی رہا بیری کے پتوں سے غسل دینا تو یہ خوشبو کے لیے نہیں ہے، اگر بالفرض خوشبو ہو بھی تو حدیث میں موت کی صورت میں اس کا حکم موجود ہے۔

[2893] ٩٥-(. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ.

[2893]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں وقوف (عرفہ میں ٹھہرنا) کیے ہوئے تھا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[2894] ٩٦-(. . .) وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي))**.

[2894]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک محرم آدمی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آیا اور وہ اپنے اونٹ سے گر گیا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے اس کے دونوں کپڑے پہناؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو، کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے آئے گا۔''

[2893] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٥٥)

[2894] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٢٨٨٣)

[2895] ٩٧-(. . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((**فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا**)) وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ.

[2895] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں ہے، صرف اتنا فرق ہے، اس میں یہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے قیامت کے دن تلبیہ کہنے والا اٹھایا جائے گا۔'' اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ سعید بن جبیر نے گرنے کی جگہ کا نام نہیں لیا۔

[2896] ٩٨-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا**)).

[2896] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو اس کی سواری نے گرا کر گردن توڑ دی، جبکہ وہ محرم تھا اور وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں کا کفن دو، اس کے سر اور چہرہ کو نہ ڈھانپو، کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ کہنے والا اٹھایا جائے گا۔''

فائدہ:...... **اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ محرم کے فوت ہونے کی صورت میں اس کا چہرہ بھی نہیں ڈھانپا جائے گا، اس لیے محرم کے لیے چہرہ ڈھانپنے کے بارے میں ائمہ میں اختلاف ہے، امام شافعی، احمد کے نزدیک چہرہ ڈھانپنا جائز ہے، کیونکہ حضرت عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف، زید بن ثابت اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم وغیرہم سے اس کا جواز ثابت ہے اور اس حدیث میں چہرہ ڈھانپنے کی ممانعت سر کے کھلا رکھنے کی خاطر ہے، لیکن امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اس روایت کی بنا پر محرم کے لیے زندگی میں چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔**

[2897] ٩٩-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

[2895] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٨٣)

[2896] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٨٨٣)

[2897] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز، باب: كيف يكفن المحرم برقم (١٢٦٧) ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا)).

[2897] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، اس کی اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ ڈالی، جس سے وہ مرگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے اس کے دونوں کپڑوں کا کفن دو، اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا، کیونکہ یہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے بال جمے ہوئے ہوں گے۔''

[2898] ۱۰۰۔(...) وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا)).

[2898] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو اس کی اونٹنی نے گرا دیا اور اس کی گردن توڑ ڈالی، جبکہ وہ محرم تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے، اسے خوشبو نہ لگائی جائے اور نہ اس کا سر ڈھانپا جائے، کیونکہ وہ قیامت کے دن جمے ہوئے بالوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔

[2899] ۱۰۱۔(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ

← واخرجه كذلك في جزاء الصيد، باب: سنة المحرم اذا مات برقم (۱۸۵۱) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: تخمير المحرم وجهه وراسه برقم (۵/ ۱۴۴۔ ۱۴۵) واخرجه كذلك في باب: غسل المحرم بالسدر اذا مات برقم (۵/ ۱۹۵) واخرجه كذلك في باب: كم يكفن المحرم اذا مات برقم (۵/ ۱۹۶) واخرجه كذلك في باب: النهي عن ان يخمر وجه المحرم وراسه اذا مات برقم (۵/ ۱۹۷) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: المحرم يموت برقم (۳۰۸۴) انظر (التحفة) برقم (۵۴۵۳)

[2898] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۸۸۹)

[2899] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۸۸۹)

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ
ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا

[2899] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس احرام کی حالت میں آیا، وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا، اس نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلایا جائے اور اسے دو کپڑوں کا کفن دیا جائے، اس کو خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر کفن سے باہر ہو، شعبہ کہتے ہیں بعد میں استاد نے مجھے اس طرح روایت سنائی کہ اس کا سر اور چہرہ باہر ہو، کیونکہ وہ قیامت کے دن جمے ہوئے بالوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[2900] ۱۰۲۔(. . .) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ حَسِبْتُهُ قَالَ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ۔

[2900] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک آدمی تھا، اس کی اونٹنی نے اسے گرا کر اس کی گردن توڑ ڈالی، جس سے وہ مر گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسے غسل دو، خوشبو اس کے قریب نہ لانا اور نہ اس کا چہرہ ڈھانپنا، کیونکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔

[2901] ۱۰۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي)).

[2901] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک آدمی تھا، اس کی اونٹنی نے

[2900] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٠٩)
[2901] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٢٥)

اسے گرا کر اس کی گردن توڑ ڈالی، جس سے وہ مر گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے نہلاؤ اور خوشبو اس کے قریب نہ لانا اور نہ اس کا چہرہ ڈھانپنا کیونکہ (قیامت کے دن) اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔

۱۵...... بَاب: جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ

باب ۱۵: محرم کے لیے جائز ہے کہ وہ یہ شرط لگا لے کہ وہ بیماری وغیرہ کے عذر سے احرام کھول دے گا

[2902] ۱۰۴-(۱۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا ((أَرَدْتِ الْحَجَّ)) قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اَللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)) وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ.

[2902]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا، "کیا تو نے حج کا ارادہ کیا ہے؟" اس نے جواب دیا، اللہ کی قسم! میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں، (میں بیمار ہوں) تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: "حج کا ارادہ کر لے اور شرط لگا لے اور یوں کہہ لے، اے اللہ! میں اس جگہ حلال ہو جاؤں گی، جہاں تو مجھے روک لے گا۔" وہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حج اور عمرہ کے لیے احرام باندھنے والا یہ شرط لگا سکتا ہے کہ اگر میں راستہ میں بیمار پڑ گیا تو میں جہاں بیمار پڑ گیا وہیں احرام کھول دوں گا، امام شافعی، امام احمد اور محدثین کا یہی نظریہ ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک یہ شرط لگانا درست نہیں ہے، کیونکہ یہ اجازت صرف حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کے لیے مختص تھی، لیکن اس کی تخصیص کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے، علامہ سعیدی کا اس حدیث کے بخاری میں ہونے کا انکار درست نہیں ہے۔ یہ حدیث كتاب النكاح باب الا كفاء فى الدين میں موجود ہے۔

[2903] ۱۰۵-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اَللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ.

[2902] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح، باب: الاكفاء في الدين برقم (٥٠٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١١)

[2903] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: كيف يقول اذا اشترط برقم (٥/ ١٦٨-١٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٤٤) و (١٧٢٤٥) ٢٧٣

[2903] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو اس نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حج کرنا چاہتی ہوں، جبکہ میں بیمار ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج کر اور یہ شرط لگا لے، میں وہیں حلال ہو جاؤں گی (احرام کھول دوں گی) جہاں تو مجھے روک لے گا۔''

[2904] (. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مِثْلَهُ.

[2904] امام صاحب یہی حدیث اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[2905] ١٠٦-(١٢٠٨) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ وَأَبُوعَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ ((أَهِلِّي بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي)) قَالَ فَأَدْرَكَتْ.

[2905] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، میں بیمار رہنے والی عورت ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج کا احرام باندھ لے اور شرط لگا لے، میں وہیں احرام کھول دوں گی جہاں (اے اللہ) تو مجھے روک لے گا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، اس کو حج کرنے کا موقع مل گیا تھا۔

[2906] ١٠٧-(. .) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ

[2904] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٨٩٥)

[2905] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى المناسك، باب: كيف يقول اذا اشترط برقم (٥/ ١٦٨) واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى المناسك، باب: الشرط فى الحج برقم (٢٩٣٨) انظر (التحفة) برقم (٥٧٥٤)

[2906] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: الاشتراط فى الحج برقم (٥/ ١٦٧) انظر (التحفة) برقم (٥٥٩٥)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[2906]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ضباعہ رضی اللہ عنہا نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے شرط لگانے کا حکم دیا تو اس نے حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق ایسے ہی کیا۔

[2907] ۱۰۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ أَمَرَ ضُبَاعَةَ.

[2907]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ضباعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''حج کر اور شرط لگا لے، (اے اللہ) میں وہیں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک لے گا۔'' اسحاق کی روایت میں قال لضباعة کی بجائے امر ضباعة ہے کہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا۔

۱۶...... بَاب: إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ

باب ۱۶: نفاس والی عورتوں کا احرام باندھنا اور ان کے لیے احرام کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، حائضہ کا بھی یہی حکم ہے

[2908] ۱۰۹۔(۱۲۰۹) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ.

[2908]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو شجرہ کے پاس محمد بن ابی بکر کی

[2907] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۵۸۹۴)

[2908] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: الحائض تهل بالحج برقم (۱۷۴۳) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المناسك، باب: النفساء والحائض تهل بالحج برقم (۲۹۱۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۵۰۲)

پیدائش کی بنا پر نفاس شروع ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، اسے کہو کہ وہ غسل کر لے اور احرام باندھ لے۔

[2909] ۱۱۰-(۱۲۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ.

[2909]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں جب مقام ذوالحلیفہ میں انہیں نفاس شروع ہوگیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اسے حکم دیا کہ وہ غسل کر لے اور احرام باندھ لے۔

تنبیہ:...... شجرہ، ذوالحلیفہ کے پاس ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نفاس والی عورت حج کا احرام باندھ سکتی ہے اور حائض کا بھی یہی حکم ہے۔ جمہور، امام ابوحنیفہ، امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور احمد کے نزدیک احرام کے لیے غسل کرنا مستحب ہے اور اہل ظاہر کے نزدیک فرض ہے، حیض و نفاس والی عورت حج اور عمرہ کے تمام افعال ادا کرے گی، صرف طواف نہیں کر سکے گی اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا، احرام کے لیے دو رکعتیں ضروری نہیں ہیں۔ حیض و نفاس والی نماز نہیں پڑھ سکتی۔

۱۷...... بَاب: بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ

باب ۱۷: احرام کی صورتیں (اور انسان کے لیے حج افراد، تمتع اور قران جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد اس کے ساتھ حج کی نیت کر لے اور قارن، افعال حج سے کب حلال ہوگا)

[2910] ۱۱۱-(۱۲۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

[2909] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الطهارة، باب: الاغتسال من النفاس برقم (۱/ ۱۲۲) واخرجه كذلك فی الحيض والاستحاضة، باب: ما تفعل عند الاحرام برقم (۱/ ۱۹۵) واخرجه كذلك فی مناسك الحج، باب: اهلال النفساء برقم (۵/ ۱٦٤) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المناسك، باب: النفساء والحائض تهل بالحج برقم (۲۹۱۳) انظر (التحفة) برقم (۲٦۰۰)

[2910] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: كيف تهل الحائض والنفساء برقم (۱۵۵٦)

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا**)) قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((**انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ**)) قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ ((**هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ**)) فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

[**2910**]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم نے عمرے کا احرام باندھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس ہدی ہے تو وہ عمرہ کے ساتھ حج کے لیے بھی تلبیہ کہے، پھر وہ جب تک دونوں سے حلال نہ ہو جائے، اس وقت تک احرام نہ کھولے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں مکہ، حیض کی حالت میں پہنچی، اس لیے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی اور نہ ہی صفا و مروہ کی سعی کر سکی تو میں نے اس کا شکوہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سر کے بال کھول دے اور کنگھی کر لے اور حج کا تلبیہ کہہ اور عمرہ کے افعال چھوڑ دے۔'' تو میں نے ایسے ہی کیا، جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقام تنعیم بھیجا، میں نے عمرہ کر لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔'' تو جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، انہوں نے بیت اللہ، صفا اور مروہ کے چکر لگائے، پھر احرام کھول دیا، پھر جب وہ منیٰ سے واپس آئے تو انہوں نے اپنے حج کے لے دوبارہ طواف کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

فوائد:...... ❶ حج کب فرض ہوا، اس کے بارے میں اختلاف ہے، مشہور قول دو ہیں، ٦ھ اور ٩ھ ہجری، صحیح

← واخرجه كذلك في باب: طواف القارن برقم (١٦٣٨) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: في افراد الحج برقم (١٧٨١) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الطهارة، باب: ذكر الامر بذلك للحائض عند الاغتسال للاحرام برقم (١/ ١٣٢) باختصار۔ واخرجه كذلك في المناسك، باب: في المهلة بالعمرة تحيض وتخاف فوت الحج برقم (٥/ ١٦٦۔ ١٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٩١)

قول یہی معلوم ہوتا ہے کہ ۸ھ میں فتح مکہ کے بعد، جب مکہ معظمہ پر مسلمانوں کا اقتدار قائم ہو گیا تو ۹ھ میں حج فرض ہوا، لیکن اس سال آپ نے خود حج نہیں کیا، بلکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا اور اس حج میں چند اہم اعلانات کروائے گئے تاکہ جب آئندہ سال آپ خود حج فرمائیں تو اس میں جاہلیت کے گندے اور مشرکانہ طور طریقوں کی آمیزش نہ ہو اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کرنے کے صحیح طور طریقے سیکھ لیں، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی خصوصی اہتمام سے تشہیر کروائی گئی تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس مبارک سفر میں آپ کے ساتھ رہ کر مناسک حج اور دین کے دوسرے مسائل اور احکام سیکھ سکیں، اس لیے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی خاطر جوق در جوق اس حج میں شرکت کے لیے آئے اور راستہ میں بھی رفقائے سفر میں اضافہ ہوتا رہا۔ ❷ حج کی اقسام: حج کی تین قسمیں ہیں، (۱) حج افراد، جس کے لیے میقات سے باہر سے جانے والا، اپنے مقررہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھتا ہے اور حج سے فراغت تک محرم ہی رہتا ہے۔ (۲) حج تمتع، حج کے لیے جانے والا اپنے میقات سے صرف عمرہ کے لیے احرام باندھتا ہے اور یہ احرام حج کے مہینوں میں باندھا جائے گا، پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے، پھر تحلیق یا تقصیر کے بعد احرام کھول دیتا ہے اور آٹھ ذوالحجہ کو نئے سرے سے حج کے لیے احرام باندھتا ہے اور حج کے تمام افعال نئے سرے سے ادا کرتا ہے، یعنی دس (۱۰) ذوالحجہ کو منیٰ سے آ کر، طواف افاضہ کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے اور حج سے فارغ ہو جاتا ہے، طواف افاضہ سے پہلے، رمی، قربانی اور تحلیق یا تقصیر کر لیتا ہے۔ (۳) حج قران: جس کے لیے حاجی، میقات سے عمرہ اور حج دونوں کے لیے احرام باندھتا ہے اور عمرہ کرنے کے بعد احرام نہیں کھولتا، بلکہ حج سے فراغت کے بعد حلال ہوتا ہے، یعنی طواف افاضہ سے پہلے احرام کھولتا ہے، جبکہ وہ قربانی کرنے کے بعد تحلیق یا تقصیر کر لیتا ہے۔ ❸ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن ۲۵ ذوالحجہ ۱۰ھ کو نماز ظہر کے بعد، مدینہ منورہ سے نکلے ہیں اور رات ذوالحلیفہ میں گزاری ہے، اگلے دن اتوار کو نماز ظہر کے بعد مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا ہے۔ چونکہ عربوں کا دستور یہ چلا آ رہا تھا کہ وہ جب حج کے لیے نکلتے تو صرف حج کا احرام باندھتے تھے، حج کے ساتھ عمرہ نہیں کرتے تھے، اس لیے مدینہ منورہ سے نکلتے وقت سب کا ارادہ صرف حج ہی کا تھا، لیکن جب وادی عقیق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کے ساتھ عمرہ کرنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے لوگوں کو عمرہ کا تلبیہ کہنے کا مشورہ دیا، اس لیے بعض لوگوں نے یہاں سے صرف عمرہ کا تلبیہ کہنا شروع کیا، لیکن آپ کے پاس چونکہ ہدی (قربانی کا جانور) تھی، اس لیے آپ نے حج کے ساتھ عمرہ کو بھی ملا لیا اور آپ قارن بن گئے، ازواج مطہرات نے بھی عمرہ کا تلبیہ کہنا شروع کر دیا اور حج کو فسخ کر ڈالا، لیکن کچھ لوگ صرف حج کے احرام پر قائم رہے، حتی کہ آپ نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے طواف سے فراغت کے بعد ان تمام لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا، جن کے پاس قربانی نہیں تھی، اس طرح یہ سب لوگ متمتع ہو گئے، اگرچہ جب مدینہ سے چلے تھے

تو سب کا ارادہ حج افراد کا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے لیے یہ عذر پیش فرمایا، چونکہ میرے پاس ہدی ہے، اس لیے میں احرام کھول کر متمتع نہیں بن سکتا، اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیتا۔ ❹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی دوسری ازواج مطہرات کی طرح پہلے عمرہ کرنے کی نیت کر لی تھی، لیکن چونکہ وہ طواف بیت اللہ سے پہلے حائضہ ہو گئیں تھیں، اس لیے وہ پہلے عمرہ نہ کر سکیں، اس لیے آپ ﷺ نے ان کو بھی حج قران کرنے کا حکم دیا، کیونکہ اس میں عمرہ کے افعال، حج کے افعال میں داخل ہو جاتے ہیں، اس لیے جن لوگوں نے حج قران کیا تھا، انہوں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی صرف ایک دفعہ کی، جبکہ حج تمتع کرنے والوں نے طواف افاضہ کرنے کے بعد دوبارہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ ❺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چونکہ حج تمتع کا ارادہ کر لیا تھا، جس میں عمرہ اور حج الگ الگ ہوتے ہیں، لیکن وہ حیض کے عذر کی بنا پر الگ عمرہ نہ کر سکیں، جبکہ باقی ازواج مطہرات نے الگ عمرہ کر لیا تھا، اس لیے ان کی خواہش تھی کہ میں بھی الگ عمرہ کروں، حالانکہ حج قران کے ساتھ ان کا عمرہ ہو چکا تھا۔ ان کی خواہش کے پیش نظر آپ ﷺ نے حج سے فراغت کے بعد انہیں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ، مقام تنعیم سے جو حل میں واقع ہے، دوبارہ عمرہ کروایا۔ ❻ حج کی تینوں قسموں کے جواز میں ائمہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن امام مالک، امام شافعی کے نزدیک حج افراد افضل ہے، امام ابو یوسف کے نزدیک، حج تمتع اور حج قران دونوں حج افراد سے افضل ہیں، امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج قران افضل ہے اور امام احمد کے نزدیک حج تمتع افضل ہے۔ حافظ ابن قیم کے نزدیک متمتع سے وہ قارن افضل ہے، جو قربانی ساتھ لاتا ہے، اگر قربانی ساتھ نہیں لاتا تو متمتع افضل ہے۔ ❼ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد اور محدثین کے نزدیک، قارن کے لیے ایک طواف اور ایک سعی فرض ہے اور متمتع کے لیے دو طواف اور دو سعی، امام ابو حنیفہ کے نزدیک قارن کے لیے بھی دو طواف اور دو سعی لازم ہیں، لیکن یہ موقف صحیح حدیث کے خلاف ضعیف احادیث کی بنیاد پر ہے، جیسا کہ حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں تفصیل سے بیان کیا ہے، زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۶ تا ۱۴۰۔ امام احمد اور بعض دوسرے حضرات کا ایک قول یہ ہے کہ متمتع بھی ایک سعی پر کفایت کر سکتا ہے، اگرچہ افضل دو سعی ہیں۔

[2911] ۱۱۲-(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّيْ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ((مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ

[2911] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحيض، برقم (٣١٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٤٣)

أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا.

[2911] ۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم میں سے بعض نے عمرہ کا تلبیہ کہا اور کسی نے حج کا، حتی کہ ہم مکہ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور اس کے پاس قربانی نہیں ہے، وہ حلال ہو جائے، (تحلیق و تقصیر کر لے) اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور قربانی ساتھ لایا ہے تو وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے، جب تک ہدی نحر نہ کر لے اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے، وہ اپنا حج پورا کر لے۔'' حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آنے لگا اور میں عرفہ کے دن تک حائضہ ہی رہی اور میں نے عمرہ کا ہی تلبیہ کہا تھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں سر کے بال کھول لوں اور کنگھی کر لوں اور حج کا تلبیہ کہوں اور افعال عمرہ چھوڑ دوں تو میں نے ایسے ہی کیا، حتی کہ جب میں اپنے حج سے فارغ ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے عمرہ کی جگہ، تنعیم سے عمرہ کر لوں، جس سے میں حج کا دن آنے تک حلال نہیں ہو سکی تھی۔

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے، حج کو مکمل کرنے کا حکم اس وقت دیا تھا جب کہ آپ ﷺ نے ابھی ان تمام لوگوں کے لیے حج فسخ کر کے عمرہ کا حکم نہیں دیا تھا، جن کے پاس ہدی نہیں تھی، لیکن جب آپ ﷺ مکہ پہنچ گئے اور آپ نے ان تمام لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دے دیا تھا، جن کے پاس قربانی نہیں تھی اور حضرت عائشہ ؓ کو مکہ پہنچنے سے پہلے سرف مقام پر حیض آنا شروع ہو گیا تھا، اس لیے وہ طواف بیت اللہ نہیں کر سکتی تھیں اور طواف بیت اللہ کے بغیر صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں ہو سکتی، اس لیے وہ عمرہ نہ کر سکیں اور عمرہ کے ساتھ ہی حج کا ارادہ کر کے اسے قران بنا لیا، جیسا کہ آگے اس کی صراحت آ جائے گی۔

[2912] ۱۱۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لَا

[2912] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٥٧)

يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)) قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي قَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا.

[2912] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں نے اپنے ساتھ ہدی نہیں لی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ساتھ ہدی ہے، وہ اپنے عمرہ کے ساتھ حج کا احرام باندھ لے، پھر وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔'' تو مجھے حیض شروع ہو گیا تو جب عرفہ کی رات آئی، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو عمرہ کا احرام باندھا تھا تو میں اپنے حج کے بارے میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے سر کھول دے، کنگھی کر لے اور عمرہ کے افعال سے رک جا اور تلبیہ کہہ۔'' تو جب میں اپنے حج سے فارغ ہو گئی، آپ نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا، اس نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر کے میرے اس عمرہ کی جگہ، جس کے ادا کرنے سے میں رک گئی تھی، مجھے تنعیم سے عمرہ کروایا۔

[2913] ۱۱۴۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ((مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَجٍّ وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ.

[2913] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو حج اور عمرہ کا احرام باندھنا چاہے، ایسا کر لے اور جو صرف حج کا احرام باندھنا چاہے، وہ حج کا احرام باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے، وہ اس کا احرام باندھ لے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور کچھ لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا احرام باندھا اور کچھ لوگوں نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا اور کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں بھی ان لوگوں میں تھی، جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا۔

[2913] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦٤٥٢)

فائدہ :......لوگوں کی یہ تقسیم آغاز سفر کے اعتبار سے ہے، آپ ﷺ نے پہلے صرف حج کا احرام باندھا تھا، آگے جا کر اس میں عمرہ کو داخل کر لیا، اس لیے آپ ﷺ قارن ہو گئے، کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت میں گزر چکا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: ''جس کے ساتھ ہدی ہے، وہ حج کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھ لے۔'' اور آخر کار تمام وہ لوگ جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی، وہ متمتع بن گئے تھے، خواہ پہلے انہوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، یا صرف حج کا۔

[2914] ١١٥-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ))** قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ **((دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ))** قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ .

[2914]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحجہ کے چاند کے طلوع کے قریبی دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے (راستہ میں) فرمایا: ''تم میں سے جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے، وہ اس کا احرام باندھ لے، اگر میں قربانی ساتھ نہ لاتا تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا۔'' تو لوگوں میں سے کچھ نے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور کچھ نے حج کا احرام باندھ لیا اور میں ان لوگوں میں سے تھی، جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا، ہم چلتے چلتے مکہ پہنچ گئے، مجھے عرفہ کا دن اس طرح آیا کہ میں حائضہ تھی اور میں نے عمرہ کا احرام نہیں کھولا تھا، میں نے اس کا شکوہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمرہ کے افعال چھوڑ دو اور اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو حج کا تلبیہ کہو۔'' میں نے ایسے ہی کیا، جب محصب کی رات آ گئی اور اللہ تعالیٰ

[2914] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العمرة، باب: العمرة ليلة الحصبة وغيرها برقم (١٧٨٣) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: العمرة من التنعيم برقم (٣٠٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٤٨)

نے ہمارا حج پورا کر دیا تھا، آپ ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بھیجا، اس نے مجھے پیچھے سوار کر لیا اور مجھے لے کر تنعیم کی طرف نکل کھڑے ہوئے میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج اور الگ عمرہ پورا کروا دیا۔ (ہشام کہتے ہیں) اس الگ عمرہ کے لیے ہدی، صدقہ یا روزہ کی ضرورت نہ پڑی۔ (آپ ﷺ ۲۵ ذوالحجہ کو مدینے سے نکلے تھے۔)

تنبیہ:...... علامہ السعیدی نے غیر شعوری طور پر امسکی عن العمرۃ کا ترجمہ عمرہ کے افعال چھوڑ دو کیا ہے۔ شرح صحیح مسلم، ج ۳، ص ۳۸۰۔ حالانکہ حنفی موقف کے مطابق، عمرہ ختم کر دیا گیا تھا، یہ ترجمہ شافعی اور محدثین کے موقف کے مطابق ہے کہ عمرہ کے افعال الگ طور پر ادا کرنے چھوڑ دیئے تھے، عمرہ نہیں چھوڑا تھا، اس کو حج میں داخل کر لیا تھا، جیسا کہ آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت آ رہی ہے کہ يَسَعُكِ طَوافُكِ لِحَجِّكِ و عُمْرَتِكِ، تیرا یہ طواف تیرے حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے اور افعال عمرہ کے ترک کے سبب کسی قسم کا کفارہ لازم نہیں آیا تھا، یہ مقصد نہیں ہے کہ قران کا دم بھی نہیں تھا۔

[2915] ۱۱۶۔(. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدَةَ

[2915]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم ذوالحجہ کے چاند کے قریب دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارا خیال صرف حج کرنے کا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو عمرہ کا احرام باندھنا پسند کرے تو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔'' آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[2916] ۱۱۷۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا و قَالَ فِيهِ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذٰلِكَ إِنَّهُ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ.

[2916]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم ذوالحجہ کے چاند کے نظر آنے کے قریبی دنوں میں رسول اللہ ﷺ

[2915] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۱٤)

[2916] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۷۲)

کے ساتھ نکلے، ہم میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہم میں سے کسی نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور ہم میں سے بعض کا صرف حج کا احرام باندھا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا، آگے مذکورہ بالا دونوں روایتوں کی طرح بیان کیا اور اس حدیث میں یہ بھی ہے، عروہ نے اس کے بارے میں کہا، اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حج اور عمرہ دونوں مکمل کر دے اور ہشام کہتے ہیں، عمرہ کو حج میں داخل کرنے کی بنا پر قربانی یا روزے یا صدقہ لازم نہیں آیا۔

[2917] ۱۱۸-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

[2917]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام تھا، بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا، جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ (عمرے کے افعال ادا کرنے کے بعد) حلال ہو گئے، رہے وہ لوگ جنہوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، یا حج اور عمرہ کا احرام باندھا تھا، انہوں نے احرام نہ کھولا، یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا۔

فائدہ:...... اس حدیث کو منکر قرار دیا گیا ہے، حالانکہ اس حدیث کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جب آپ نے ابھی ان لوگوں کو جن کے پاس قربانی نہیں تھی، حج کو فسخ کرنے کا حکم نہیں دیا تھا تو ان کے لیے یہ حکم تھا کہ وہ دس ذوالحجہ سے پہلے احرام نہ کھولیں، بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد تو آپ نے صرف ان کو محرم رہنے کی اجازت دی تھی، جو گھر سے قربانی ساتھ لائے تھے، اس لیے اب صرف حج کرنے والا کوئی نہیں رہ گیا تھا، قربانی ساتھ لانے والے قارن تھے اور جن کے پاس قربانی نہیں تھی، وہ متمتع بن گئے تھے، ہاں اگر اس توجیہ کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر یہ حدیث دوسری صحیح حدیثوں کے خلاف ہو گی۔

[2917] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدى برقم (١٥٦٢) واخرجه كذلك في المغازي، باب: حجة الوداع برقم (٤٤٠٨) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: في افراد الحج برقم ←

[2918] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ ((أَنَفِسْتِ)) يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي)) قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

[2918]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے اور اس وقت ہمارا خیال صرف حج کرنے کا تھا، حتی کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے یا اس کے قریب پہنچے، مجھے ماہواری آ گئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، جبکہ میں رو رہی تھی، آپ نے پوچھا، کیا تجھے نفاس یعنی حیض آ گیا ہے، میں نے جواب دیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو ایسی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لازم ٹھہرایا ہے، (ان کی طبیعت ومزاج کا جز ہے) جو کام حاجی کرتے ہیں، وہ کرو، ہاں اتنی بات ہے کہ پاکیزگی کے غسل سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور آپ نے ازواج کی طرف سے گائے کی۔

فائدہ: ...... جب مدینہ منورہ سے نکلے تھے تو عربوں کے دستور کے مطابق سب کی نیت حج کرنے کی تھی، تبدیلی آگے جا کر کرنی پڑی، جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کے ساتھ عمرہ کرنے کا حکم وحی خفی کے ذریعہ نازل ہوا۔

← (١٧٧٩) و (١٧٨٠) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: افراد الحج برقم (٥/ ١٤٥) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: الافراد بالحج برقم (٢٩٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٨٩)

[2918] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحيض، باب: الامر بالنفساء اذا نفس برقم (٢٩٤) واخرجه كذلك في الاضاحي، باب: الاضحية للمسافر والنساء برقم (٥٥٤٨) واخرجه كذلك في باب: من ذبح ضحية غيره برقم (٥٥٥٩) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الطهارة، باب: ما تفعل المحرمة اذا حاضت برقم (١/ ١٥٤) واخرجه كذلك في الحيض والاستحاضة، باب: بدء الخلق وهل يسمى الحيض نفاسا برقم (١/ ١٨٠) واخرجه كذلك في مناسك الحج، باب: ترك التسمية عند الاهلال برقم (٥/ ١٥٦) واخرجه كذلك في باب: ما يفعل من اهل بالحج واهدى برقم (٥/ ٢٤٥، ٥/ ٢٤٦) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: الحائض تقضي المناسك الا الاطواف برقم (٢٩٦٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٨٢)

[2919] ۱۲۰-(...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ ((مَا يُبْكِيكِ)) فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ ((مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي)) قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((اجْعَلُوهَا عُمْرَةً)) فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَفَضْتُ قَالَتْ فَأُتِينَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوا أَهْدٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي عَلٰى جَمَلِهِ قَالَتْ فَإِنِّي لَأَذْكُرُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ حَتّٰى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا.

[2919]۔حضرت عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، ہمیں صرف حج پیش نظر تھا، حتی کہ ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض شروع ہو گیا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں رو رہی تھی تو آپ ﷺ نے پوچھا، کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! میری خواہش ہے کہ میں اس سال حج کے لیے نہ نکلتی، آپ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟ شاید تمھیں حیض شروع ہو گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو ایسا معاملہ ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لازم ٹھہرایا ہے، جو کام حاجی کرتے ہیں، تم بھی کرو، صرف اتنی بات ہے کہ جب تک پاک نہ ہو جاؤ، بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔'' تو جب میں مکہ پہنچی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا: ''اپنے حج کو عمرہ بنا ڈالو۔'' تو تمام لوگ ان کے سوا جن کے پاس ہدی تھی، حلال ہو گئے اور ہدی نبی اکرم ﷺ، ابوبکر، عمر اور اصحاب ثروت کے پاس تھی، پھر جب وہ منی کی طرف

[2919] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحيض، باب: تقضي الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت برقم (٣٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٥٠١)

چلے تو انہوں نے احرام باندھ لیا تو جب قربانی کا دن آ گیا، میں پاک ہو گئی، (حیض آنا بند ہو گیا) مجھے رسول اللہ ﷺ نے طواف افاضہ کا حکم دیا، پھر ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ہدی میں گائے ذبح کی ہے، جب محصب کی رات ہوئی، میں نے عرض کیا، لوگ الگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف الگ حج کر کے لوٹوں گی؟ تو آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا، اس نے مجھے اپنے اونٹ پر پیچھے سوار کر لیا، مجھے اچھی طرح یاد ہے، میں نوعمر لڑکی تھی، مجھے اونگھ آ جاتی تو میرا چہرہ پالان کی پچھلی لکڑی سے ٹکراتا، حتی کہ ہم تنعیم پہنچ گئے، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جو لوگوں کے اس عمرہ کی جگہ تھا، جو انہوں نے کیا تھا۔

فوائد :...... ❶ طواف افاضہ جس کو طواف زیارت اور طواف رکن بھی کہا جاتا ہے، اس سے مراد وہ طواف، جو دس ذوالحجہ کو رمی جمار، قربانی اور تحلیق یا تقصیر کرنے کے بعد منی سے مکہ مکرمہ آ کر کیا جاتا ہے۔ ❷ جن لوگوں کے پاس ہدی نہیں تھی، آپ نے ان سب کو حکم دیا کہ وہ اپنے حج کو فسخ کر کے، اس کو عمرہ بنا لیں، اب اس میں اختلاف ہے کہ کیا، حج کے لیے احرام باندھنے والا، مکہ پہنچ کر، اپنے حج کو عمرہ میں بدل سکتا ہے، یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حج کا احرام باندھ کر اسے فسخ کر کے عمرہ بنا لینا، صحابہ کرام کے ساتھ خاص تھا اور اب اس کی اجازت نہیں ہے، لیکن امام احمد، امام داود اور حافظ ابن تیمیہ و ابن قیم اور محدثین کے نزدیک، جو انسان ہدی ساتھ لے کر نہیں گیا، اسے حج کو عمرہ سے تبدیل کرنا ہوگا۔ ❸ اگر انسان مکہ مکرمہ پہنچ کر، وہاں سے عمرہ کرنا چاہتا ہے تو وہ جمہور علماء کے نزدیک حرم سے باہر جا کر حل سے احرام باندھے گا، اگر حرم کے اندر سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کرے گا تو امام شافعی کے مشہور قول کے مطابق اس کا عمرہ صحیح ہوگا لیکن ترک میقات کی وجہ سے دم (قربانی) لازم آئے گا، دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا یہ عمرہ صحیح نہیں ہے، وہ حرم سے باہر جا کر نئے سرے سے احرام باندھے اور عمرہ کرے، جمہور کے نزدیک عمرہ صحیح ہے، لیکن چونکہ خارج حرم نہیں گیا، اس طرح حل اور حرم جمع نہیں ہوئے، اس لیے دم (خون) لازم ہے۔ امام مالک کے نزدیک تنعیم سے عمرہ کرنا لازم ہے، اس کے بغیر عمرہ نہیں ہوگا، باقی ائمہ کے نزدیک حل کے کسی مقام سے بھی عمرہ کر سکتا ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں، عمرہ اس صورت میں ہے جب انسان، باہر سے مکہ میں داخل ہو، مکہ سے باہر نکل کر عمرہ کرنا، سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے (اس حج والے عمرہ کے) کسی صحابی سے ثابت نہیں ہے، آپ ﷺ کے ساتھ حج میں بے شمار لوگ تھے، لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی نے بھی حج سے فراغت کے بعد عمرہ نہیں کیا اور آپ نے سال میں ایک ہی عمرہ کیا، ایک سال میں دو عمرے نہیں کیے، اس لیے امام مالک کے نزدیک سال میں ایک ہی عمرہ کرنا چاہیے،

لیکن جمہور کے نزدیک زیادہ عمرے بھی ہو سکتے ہیں، لیکن آج کل جو رواج پڑ گیا ہے کہ روزانہ حرم سے باہر تنعیم میں آتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں اور اس کے لیے چند بال کاٹ لیتے ہیں، اس کا تو کوئی ثبوت نہیں ہے۔

[2920] ۱۲۱۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ.

[2920]۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ہم نے حج کا تلبیہ کہا، حتی کہ جب ہم سرف جگہ پر پہنچے تو مجھے حیض آنے لگا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں رو رہی تھی، اس کے بعد اوپر والی ماجشون کے روایت کے مطابق ہے، ہاں اتنی بات حماد کی اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ ہدی نبی اکرم ﷺ، ابو بکر، عمر اور صاحب ثروت حضرات کے پاس تھی، پھر جب متمتع منیٰ کو چلے تو انہوں نے احرام باندھا اور نہ ہی اس میں حضرت عائشہ ؓ کا یہ قول ہے، میں کم عمر لڑکی تھی، میں اونگھنے لگتی تو میرا چہرہ پالان کی پچھلی لکڑی کو لگتا۔

[2921] ۱۲۲۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

[2921]۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد کیا۔

فائدہ:...... حضرت عائشہ ؓ کی دوسری روایات کی روشنی میں اس حدیث کا مفہوم یہ ہو گا کہ آپ نے حجۃ الوداع میں، حج تمتع کرنے والوں کی طرح الگ عمرہ نہیں کیا، یا اس سے مراد ابتدائی حالت کو بیان کرنا ہے، جب آپ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔

[2920] اخرجه داود فی (سننه) فی المناسك، باب: فی افراد الحج برقم (۱۷۸۲) انظر (التحفة) برقم (۱۷٤۷۷)

[2921] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: فی افراد الحج برقم (۱۷۷۷) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الحج، باب: ما جاء فی افراد الحج برقم (۸۲۰) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: افراد الحج برقم (٥/ ١٤٥) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المناسك، باب: الافراد بالحج برقم (۲۹٦٤) انظر (التحفة) برقم (۱۷٥۱۷) فمن فرض فیهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج﴾ برقم (۱٥٦۰) واخرجه ←

[2922] ۱۲۳۔(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا)) فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ ((مَا يُبْكِيكِ)) قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ((وَمَا لَكِ)) قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ ((فَلَا يَضُرُّكِ فَكُونِي فِي حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ)) قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ ((اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَا هُنَا)) قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهٖ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ ((هَلْ فَرَغْتِ)) قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهٖ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

[2922]۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کے اوقات میں اور حج کی راتوں میں، حج کا احرام باندھ کر نکلے، حتی کہ ہم نے مقام سرف پر پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کے پاس گئے اور فرمایا: ”تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے، وہ اس حج کے احرام کو عمرہ کا احرام بنانا چاہے، تو وہ ایسا کر لے اور جس کے پاس ہدی ہے، وہ ایسا نہیں کر سکتا۔“ تو بعض نے جن کے پاس ہدی نہ تھی، اس کو عمرہ بنا لیا اور بعض نے رہنے دیا، رہے رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ کے پاس اور آپ کے صاحب استطاعت کچھ ساتھیوں کے پاس ہدی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی تو

← كذلك في العمرة، باب: المعتمر اذا طاف طواف العمرة ثم خرج هل يجزئه من طواف الوداع برقم (١٧٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٣٤)

[2922] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: قول الله تعالى: ﴿الحج اشهر معلومات ←

آپ نے پوچھا، ''کیوں روتی ہوا؟'' میں نے عرض کیا، آپ نے اپنے ساتھیوں سے جو گفتگو فرمائی ہے، میں نے سن لی ہے، میں نے عمرہ کے بارے میں بھی سن لیا ہے (اور میں عمرہ نہیں کر سکتی) آپ ﷺ نے پوچھا، ''تمہیں کیا ہو؟'' میں نے عرض کیا، میں نماز نہیں پڑھ سکتی، آپ نے فرمایا: ''تو یہ تیرے لیے نقصان کا باعث نہیں، حج کا احرام برقرار رکھو، امید ہے، اللہ تمہیں عمرہ کی توفیق بھی دے گا تو بھی تو آدم علیہ السلام کی بیٹیوں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی لکھا ہے جو ان کے لیے لکھا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اپنے حج کے احرام میں رہی، حتی کہ ہم نے منی میں پڑاؤ کیا تو میں نے غسل کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ وادیٔ محصب میں اترے تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلوایا اور فرمایا: ''اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ، تاکہ، وہ عمرہ کا احرام باندھے، پھر بیت اللہ کا طواف کرے اور میں تم دونوں کا یہیں انتظار کروں گا'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم حرم سے نکلے اور میں نے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کیا، صفا اور مروہ کے چکر لگائے اور ہم آدھی رات واپس آئے اور آپ ﷺ اپنی جگہ پر ہی تھے تو آپ نے پوچھا: ''کیا فارغ ہو گئی ہو؟'' میں نے کہا، جی ہاں۔ پھر آپ نے ساتھیوں میں کوچ کا اعلان کر دیا، وہاں سے چل کر بیت اللہ سے گزرے اور صبح کی نماز سے پہلے اس کا طواف کیا، پھر مدینہ کی طرف رخت سفر باندھ لیا۔

[2923] ۱۲۴۔(. . .) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ.

[2923]۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم میں سے بعض نے حج مفرد کا احرام باندھا، بعض نے قران کیا اور بعض نے تمتع کیا۔

[2924] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً.

[2924] قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

[2925] ۱۲۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ

[2923] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۵٤۱)
[2924] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۵٤۱)
[2925] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: ذبح الرجل البقر عن نسائه من غیر امرهن ←

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ.

[2925]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم ذوالقعدہ کے پانچ دن رہتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہمارا خیال یہی تھا کہ حج کرنا ہے، حتی کہ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، جس کے پاس ہدی نہیں ہے، وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نحر کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے، یحییٰ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! اس نے (یعنی عمرہ نے) تمہیں حدیث صحیح طور پر بتائی ہے۔

[2926] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[2926] امام صاحب نے یہی حدیث اپنے دو اور اساتذہ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

[2927] ۱۲۶۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ح وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ

← برقم (۱۷۰۹) بمعناه۔ واخرجه كذلك في باب: ما يوكل من البدن وما يتصدق برقم (۱۷۲۰) واخرجه كذلك في الجهاد، باب: الخروج آخر الشهر برقم (۲۹۵۲) مطولا۔ واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: الوقت الذي خرج فيه النبي ﷺ من المدينة للحج برقم (۵/ ۱۲۲) واخرجه كذلك في باب: اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدى برقم (۵/ ۱۷۸) انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۳۳)

[2926] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۹۱۷)

[2927] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العمرة، باب: اجر العمرة على قدر النصب برقم (۱۷۸۷) انظر (التحفة) برقم (۱۵۹۱٦) و (۱۵۹۱۷) و (۱۷٤٦۷)

وَاحِدٍ قَالَ ((انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ غَدًا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ أَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ)).

[2927]۔ حضرت ام المومنین (عائشہ) رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! لوگ دو (مستقل) عبادتیں کر کے واپس جائیں گے اور میں ایک عبادت (مستقل طور پر) کر کے لوٹوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انتظار کرو، جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف نکل جانا اور وہاں سے احرام باندھ لینا اور پھر ہمیں فلاں فلاں جگہ کے قریب آ ملنا، (راوی کہتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کل) لیکن اس کا ثواب تمہاری مشقت یا فرمایا تھا تمہارے خرچ کے مطابق ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حج اور عمرہ کے اجر وثواب میں، تکلیف ومشقت اور نفقہ وخرچہ میں کمی وبیشی کے نتیجہ میں اجر وثواب میں کمی وبیشی ہوتی ہے، جو لوگ دور دراز سے جا کر، محنت ومشقت برداشت کر کے عمرہ کرتے ہیں، یا حج کرتے ہیں، ان کو اجر وثواب زیادہ ملتا ہے۔

[2928] ۱۲۷۔(...) وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ

أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[2928]۔ ابن عون ام قاسم اور ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، لیکن دونوں کی حدیث میں امتیاز نہیں کر سکتے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! لوگ دو عبادتیں کر کے واپس جائیں گے، اس کے بعد مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[2929]۔۱۲۸۔(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا نَرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ

[2928] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩١٩)

[2929] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: التمتع والافراد بالحج، وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدى برقم (١٥٦١) مطولا۔ واخرجه كذلك في باب: اذا حاضت المراة بعدما افاضت برقم (١٧٦٢) مطولا واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: في افراد الحج برقم (١٧٨٣) باختصار۔ واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدى برقم (٥/ ١٧٧۔ ١٧٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٧٤)

فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْيَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ ((أَوْ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ)) قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ ((فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ ((عَقْرَى حَلْقَى أَوْ مَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ)) قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا و قَالَ إِسْحٰقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ.

[2929]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور ہمارا تصور یہی تھا کہ ہم حج کریں گے، جب ہم مکہ پہنچے، ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہی لوگوں کو جو ہدی ساتھ نہیں لائے تھے احرام کھول دینے کا حکم دے دیا، وہ بیان کرتی ہیں کہ جو لوگ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے، انہوں نے احرام کھول دیا، (حلال ہو گئے) اور آپ کی بیویاں ہدی نہیں لائی تھیں، اس لیے وہ بھی حلال ہو گئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے حیض شروع ہو گیا، اس لیے میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی تو جب محصب کی طرف آئی، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! لوگ عمرہ اور حج کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: ''کیا جن راتوں ہم مکہ پہنچے تھے تو نے طواف نہیں کیا تھا؟'' میں نے عرض کیا، جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے ساتھ مقام تنعیم کے پاس جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لو، پھر فلاں فلاں جگہ آ کر ہم سے مل جانا۔'' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، میرا خیال ہے، میں آپ حضرات کو (جانے سے) روک لوں گی، آپ نے فرمایا: ''زخمی، سرمنڈی، کیا تم نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا تھا؟'' صفیہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''کوئی مضائقہ نہیں، چلو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ مجھے اس حال میں ملے کہ آپ مکہ سے فراز (بلندی) کو چڑھ رہے تھے اور میں، مکہ کی طرف اتر رہی تھی، یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اس کی طرف اتر رہے تھے، اسحاق نے منهبطة اور مُنْهَبِط کی جگہ مُتَهَبِّطة اور مُتَهَبِّط کہا، معنی ایک ہی ہے۔

مفردات الحدیث ❊ **عقری:** حلقی کے لغوی معانی مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن عرب لوگ یہ الفاظ اس قسم کے مواقع پر لغوی معانی کے اعتبار سے استعمال نہیں کرتے، محض تکیہ کلام کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

فوائد :...... ❶ اگر کسی عورت کو مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے یا طواف کا آغاز کرنے سے پہلے، حیض شروع ہو جائے تو

وہ ابتدائی طواف (طواف قدوم) نہیں کرے گی اور صفا اور مروہ کی سعی چونکہ بیت اللہ کے طواف کے بعد کرنی ہوتی ہے، اس لیے وہ سعی بھی نہیں کر سکے گی، ان کے علاوہ حج کے تمام مناسک (اعمال) بجالائے گی، اسی طرح، اگر عورت کو طواف افاضہ (جو دس ۱۰ ذوالحجہ کو کیا جاتا ہے) کے بعد حیض شروع ہو جائے تو اسے آخری طواف (طواف وداع کے لیے رکنا ضروری نہیں ہے، وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہو سکے گی۔ ❷ صحیح صورت حال یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عمرہ سے فارغ ہو کر مکہ سے محصب کی طرف چڑھ رہی تھیں اور آپ محصب سے مکہ کی طرف اترنے کے لیے تیار ہو چکے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہنچنے پر روانہ ہو گئے، جیسا کہ حدیث نمبر ۱۲۳ میں گزر چکا ہے۔

[2930] ۱۲۹-(...) وحَدَّثَنَاه سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

[2930] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، تلبیہ کہتے ہوئے چل پڑے، حج یا عمرہ کی تعیین نہیں کر رہے تھے، آگے منصور کی مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

[2931] ۱۳۰-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ ((أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ)) قَالَ الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ ((وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا)).

[2931] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضور اکرم ﷺ چار یا پانچ ذوالحجہ کو میرے پاس غصہ کی حالت میں تشریف لائے تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کو کسی نے ناراض کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالے، آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں پتہ نہیں چلا، میں نے لوگوں کو ایک کام کا (احرام کھولنے کا) حکم دیا ہے تو وہ

[2930] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: افراد الحج برقم (۵/۱۴۶) انظر (التحفة) برقم (۱۵۹۵۷)

[2931] تفرد مسلم في تخريجه- انظر (التحفة) برقم (۱۶۰۷۸)

اس کی تعمیل میں پس و پیش کر رہے ہیں، (حکم کہتے ہیں، میرے خیال میں آپ نے تردد کے معنی پر دلالت کرنے والا لفظ بولا تھا)، اگر مجھے جس چیز کا بعد میں علم ہوا ہے، مجھے اس کا پہلے علم ہو جاتا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا، حتی کہ اس کو یہاں خرید لیتا، پھر میں بھی ان کی طرح حلال ہو جاتا۔"

فائدہ:...... لو انی استقبلت الخ کا مقصد یہ ہے کہ اگر مجھے مدینہ منورہ سے چلتے وقت اس بات کا علم ہو جاتا کہ حج کا احرام فسخ کر کے، عمرہ کرنا پڑے گا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا، (کیونکہ ہدی ساتھ لانے کی وجہ سے آپ کے لیے قران ضروری تھا) اور تمہاری طرح عمرہ کر کے احرام کھول دیتا اور پھر آٹھ ذوالحجہ کو نئے سرے سے حج کا احرام باندھتا اور حج تمتع کی بنا پر قربانی یہیں مکہ سے خرید لیتا، کیونکہ صحابہ کرام کو اس بنا پر، احرام کھولنے میں تردد پیدا ہو رہا تھا کہ آپ خود احرام باندھے ہوئے تھے اور صحابہ کرام بھی آپ کی متابعت کرنا چاہتے تھے اور بعض حضرات نے اس کا یہ معنی لیا ہے کہ اگر آغاز ہی میں مجھے تمہارے اس تردد اور اضطراب کا پتہ چل جاتا تو میں بھی قربانی ساتھ نہ لاتا اور تمہاری طرح عمرہ کر کے احرام کھول دیتا، لیکن چونکہ مجھے تمہارے تردد اور اضطراب کا پہلے علم نہیں ہو سکا، اس لیے میں قربانی ساتھ لایا ہوں، اس لیے میں عمرہ کر کے حلال نہیں ہو سکتا، تمہارے پاس ہدی نہیں ہے، اس لیے تم حلال ہو جاؤ۔

تنبیہ:...... حجۃ الوداع کا تعلق آپ ﷺ کی زندگی کے آخری چند مہینوں سے ہے اور اس میں آپ فرما رہے ہیں، مجھے پہلے اس چیز کا علم نہیں تھا تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے، باقی رہا، اس کا یہ معنی کرنا، "لوگو میں تمہارے رنج و قلق پر پہلے متوجہ ہو جاتا تو میں ہدی روانہ نہ کرتا۔" تو یہ معنوی تحریف ہے، اسی طرح تو معتزلہ وجہمیہ کی طرح، ہر جگہ تاویل کر کے اپنا مطلب نکالا جا سکتا ہے۔

[2932] ١٣١ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِی قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ.

[2932]۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ چار یا پانچ ذوالحجہ کو مکہ پہنچے تھے، آگے منذر کی مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے اور اس میں یُرَدُّوْنَ پس و پیش کر رہے ہیں کہ لفظ کے بارے میں حکم کے شک کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ (۴) چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔

[2932] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٠٧٨)

[2933] ۱۳۲ ـ(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ النَّفْرِ ((يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) فَأَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

[2933] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے (عائشہ) عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ مکہ آئیں تو بیت اللہ کے طواف سے پہلے ہی حیض شروع ہو گیا، انہوں نے تمام احکام ادا کیے، کیونکہ انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کوچ کے دن فرمایا: ''تیرا یہ طواف تیرے حج اور عمرہ کے لیے کافی ہے۔'' انہوں نے اس پر اکتفاء کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے اس کے ساتھ عبدالرحمٰن کو تنعیم بھیجا تو انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج قران کیا تھا، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ''تیرا طواف، تیرے حج اور عمرہ کے لیے کافی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قران کے لیے ایک ہی طواف اور سعی کافی ہے، حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف اور سعی کی ضرورت نہیں ہے اور جمہور کا یہی موقف ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

[2934] ۱۳۳ ـ(. . .) وحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يُجْزِءُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)).

[2934] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں حیض مقام سرف میں شروع ہوا اور وہ اس سے عرفہ کے دن پاک ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''تیرا صفا اور مروہ کا طواف تمہیں تمہارے حج اور عمرہ کے لیے کفایت کرے گا۔''

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقام سرف پر حیض شروع ہوا، عرفات میں انتہاء کو پہنچا اور دس ذوالحجہ کو انہوں نے غسل کر کے طواف افاضہ کیا اور اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کی، اس طواف اور سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی قرار دیا۔

[2933] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٦١)

[2934] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٥٧٩)

[2935] ١٣٤-(...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ

عَائِشَةُ رضي الله عنها يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ.

[2935] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا لوگ دو ثواب لے کر لوٹیں گے اور میں ایک اجر لے کر واپس جاؤں گی؟ تو آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ اس کو لے کر تنعیم جاؤ، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، تو اس نے مجھے اپنے اونٹ پر پیچھے سوار کر لیا تو میں اپنی گردن کو ننگی کرنے کے لیے اپنے دوپٹے کو اٹھانے لگی تو وہ سواری کے بہانے میرے پاؤں پر مارتے (کہ پردہ کیوں نہیں کرتی ہو) میں نے اس سے کہا، تجھے کوئی نظر آ رہا ہے (جس سے پردہ کروں) میں نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر ہم آگے بڑھے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس محصب میں پہنچ گئے۔

[2936] ١٣٥-(١٢١٢) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ أَخْبَرَنِي

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

[2936] ۔حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیچھے سوار کر کے، اسے تنعیم سے عمرہ کروائے۔

[2935] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: الحجر برقم (٥/ ٢١٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٥٢)

[2936] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العمرة، باب: عمرة التنعيم برقم (١٧٨٤) واخرجه كذلك في الجهاد، باب: ارداف المراة خلف اخيها برقم (٢٩٨٥) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء في العمرة من التنعيم برقم (٩٣٤) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: العمرة من التنعيم برقم (٢٩٩٩) انظر (التحفة) برقم (٩٦٨٧)

[2937] ١٣٦ ـ (١٢١٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ ؓ بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ ((الْحِلُّ كُلُّهُ)) فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ ؓ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ ((مَا شَأْنُكِ)) قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ ((إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ)) فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ ((قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ ((فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ)) وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

[2937]۔ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھ کر چلے اور حضرت عائشہ ؓ عمرہ کا احرام باندھ کر چلیں، حتی کہ جب ہم سرف مقام پر پہنچ گئے، انہیں حیض آنا شروع ہو گیا، حتی کہ جب ہم مکہ پہنچے، ہم نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہیں ہے، وہ احرام کھول دے تو ہم نے پوچھا، حلال ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکمل حلت۔'' تو ہم بیویوں کے پاس گئے اور خوشبو لگائی اور اپنے کپڑے پہن لیے، ہمارے اور عرفہ کے درمیان چار دن باقی تھے، پھر ہم نے ترویہ کے دن (آٹھ ذوالحجہ کو) احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ عائشہ ؓ کے پاس گئے تو انہیں روتے ہوئے پایا، آپ ﷺ نے پوچھا، ''تمہیں کیا ہوا؟'' انہوں نے جواب دیا، میری حالت یہ ہے، میں حائضہ ہوں، لوگ احرام کھول چکے ہیں اور میں نے احرام نہیں کھولا اور نہ میں نے بیت اللہ کا طواف

[2937] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى المناسك، باب: فى افراد الحج برقم (٢٧٨٥) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: فى المهلة بالعمرة تحيض وتخاف فوت الحج برقم (٥/ ١٦٥) انظر (التحفة) برقم (٢٩٠٨)

کیا ہے اور لوگ اب حج کے لیے جا رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی فطرت میں رکھ دی ہے، تم غسل کر کے، حج کا احرام باندھ لو۔'' تو میں نے ایسے ہی کیا اور تمام مقامات پر وقوف کیا، (ٹھہری) حتی کہ جب پاک ہوگئی تو کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہوگئی ہو۔'' تو اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اپنے دل میں کھٹک محسوس کر رہی ہوں کہ میں حج سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکی، (حالانکہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن! اسے لے جاؤ اور اسے تنعیم سے عمرہ کرواؤ۔'' اور یہ محصب کی رات کا واقعہ ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ مکہ مکرمہ پہنچ کر، عمرہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں، وہ مکمل طور پر حلال ہو جاتے ہیں اور ان پر احرام کی کوئی پابندی برقرار نہیں رہتی، حتی کہ ان کے لیے جنسی تعلقات قائم کرنا بھی جائز ہو جاتا ہے اور وہ حج کے لیے نئے سرے سے احرام آٹھ ذوالحجہ کو باندھیں گے اور اس کے لیے بہتر طریقہ یہی ہے کہ وہ آٹھ تاریخ کو غسل کر کے احرام باندھیں، اگر عورت حائضہ ہو تو وہ بھی غسل کر لے، نیز اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ پر حج کا احرام باندھا تھا، عمرہ کو ترک نہیں کیا تھا، اس لیے آپ کا حج، حج قران تھا، حج مفرد نہ تھا، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہوگئی ہو۔'' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تنعیم سے جو عمرہ کیا، وہ محض دل کے کھٹک اور خلجان کو دور کرنے کے لیے تھا، عمرہ ترک نہیں کیا تھا کہ آپ ﷺ نے اس کی قضائی دی ہو اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حج قران کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے۔

[2938] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا. وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[2938] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، جبکہ وہ رو رہی تھیں، آگے لیث کی مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے، لیکن اس سے پہلے کا جو حصہ لیث نے بیان کیا ہے، وہ اس حدیث میں نہیں ہے۔

[2938] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: افراد الحج برقم (١٧٨٦) انظر (التحفة) برقم (٢٨١٢)

[2939] ١٣٧-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[2939]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا تھا، آگے لیث کی مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھیوں کے لیے آسانی چاہتے تھے، (نرم اخلاق کے مالک تھے) جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی چیز کی خواہش یا فرمائش کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات مان لیتے، فرمائش پوری فرما دیتے) اس لیے، اس کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا اور اس نے (عائشہ رضی اللہ عنہا) تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا۔

مطر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج کرتیں تو اس طرح کرتیں، جیسے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، (یعنی حج کے بعد تنعیم سے عمرہ کرتی تھیں۔)

[2940] ١٣٨-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ))** قَالَ قُلْنَا أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ.

[2939] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٤٥)

[2940] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٣)

[2940] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر چلے، ہمارے ساتھ عورتیں، اور بچے تھے تو جب ہم مکہ پہنچے، ہم نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''جس کے پاس ہدی نہیں ہے، وہ حلال ہو جائے۔'' ہم نے پوچھا، کس قسم کا حل مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پورے طور پر حلال ہو جاؤ۔'' تو ہم بیویوں کے پاس آئے، ہم نے کپڑے (سلے ہوئے) پہن لیے اور ہم نے خوشبو استعمال کی تو جب ترویہ کا دن (آٹھ ذوالحجہ) آیا، ہم نے حج کا احرام باندھ لیا اور ہمارے لیے صفا اور مروہ کا پہلا طواف ہی کافی ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سات افراد اونٹ اور گائے کی قربانی میں شریک ہو جائیں۔

فوائد:...... ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بچے بھی تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے، بچوں کا حج کرنا صحیح ہے، ائمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد، محدثین اور جمہور صحابہ وتابعین کے نزدیک بچے کو حج کروانا درست اور باعث اجر وثواب ہے، لیکن اگر بلوغت کے بعد اسے حج کرنے کی طاقت میسر ہو تو اسے نئے سرے سے حج کرنا ہوگا، بلوغت سے پہلے کا حج اس کے لیے کافی نہیں ہوگا، امام ابوحنیفہ کے نزدیک بچے کا حج محض مشق اور تمرین کے لیے ہے، اس میں کسی قسم کا اجر وثواب نہیں ہے۔ ② حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہمارے لیے صفا اور مروہ کا پہلا طواف کافی ہو گیا، یہ قارن کے اعتبار سے ہے، متمتع کو طواف افاضہ کے بعد دوبارہ صفا اور مروہ کی سعی کرنی ہوگی، جمہور کا یہی موقف ہے۔ امام مالک اور امام ابن تیمیہ کے نزدیک متمتع کے لیے بھی ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے۔ ③ اونٹ اور گائے کی ہدی (قربانی) میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں، یعنی ان کے سات حصے کیے جا سکتے ہیں، اگر اکیلا کرنا چاہے تو بہتر ہے۔

[2941] ۱۳۹-(۱۲۱٤) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ.

[2941] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حلال ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جب منیٰ کا رخ کریں تو حج کا احرام باندھ لیں، تو ہم نے ابطح سے احرام باندھا۔

فائدہ:......صحابہ کرام ابطح میں ٹھہرے ہوئے تھے، جو محصب کے قریب کنکریلی زمین تھی، اس لیے آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف جاتے وقت وہیں سے احرام باندھا، انسان مکہ میں جہاں قیام کیے ہو، وہیں سے حج کے لیے احرام باندھ لے گا۔

[2941] تفرد مسلم في تخريجه- انظر (التحفة) برقم (٢٨٤٤)

[2942] ۱۴۰-(۱۲۱۵) وحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

[2942]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی طواف کیا تھا، محمد بن بکر کی روایت میں اضافہ ہے، جو پہلے کر چکے تھے۔

فائدہ...... حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج قران کیا تھا، انہوں نے طواف قدوم کے ساتھ ہی سعی کر لی تھی، پھر طواف افاضہ کے بعد دوبارہ سعی نہیں کی، اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہ ہو سکے تو پھر طواف افاضہ کے بعد سعی کرنا ہوگی، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا طواف قدوم نہیں کر سکیں تھیں تو انہوں نے سعی طواف افاضہ کے بعد کی تھی، لیکن جو حضرات متمتع تھے، انہوں نے دوبارہ طواف افاضہ کے بعد سعی کی تھی، حضور اکرم ﷺ اور دوسرے اصحاب ثروت قارن تھے، اس لیے انہوں نے ایک ہی سعی کی تھی، آپ نے طواف تین کیے تھے، طواف قدوم، طواف افاضہ اور طواف وداع، لیکن سعی ایک ہی کی تھی۔

[2943] ۱۴۱-(۱۲۱۶) وحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا فَقَالَ ((**قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ**

[2942] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: طواف القارن برقم (۱۸۹۵) واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: كم طواف القارن والمتمتع بين الصفا والمروة برقم (۵/ ۲۴۴) انظر (التحفة) برقم (۲۸۰۲)

[2943] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الشركة، باب: الاشتراك فی الهدى والبدن برقم (۲۵۰۵) واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: الوقت الذی وافی فيه النبی ﷺ مكة برقم (۵/ ۲۰۲) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۲۴۴۸)

وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا)) فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا)) قَالَ وَأَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَقَالَ لِأَبَدٍ.

[2943] ۔حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کچھ ساتھیوں کے ساتھ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بتایا کہ ہم نے یعنی محمد ﷺ کے ساتھیوں نے، صرف خالص حج کا احرام باندھا اور نبی اکرم ﷺ چار ذوالحجہ کی صبح مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا، عطاء کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں سے تعلقات قائم کرو۔'' عطاء کہتے ہیں، آپ نے تعلقات قائم کرنا ان کے لیے ضروری قرار نہ دیا لیکن ان کے لیے انہیں جائز قرار دے دیا۔ ہم نے آپس میں کہا، جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن رہ گئے تو آپ ﷺ نے ہمیں عورتوں کے پاس جانے کے لیے فرما دیا ہے تو ہم عرفہ جائیں گے اور ہمارے عضو مخصوص سے منی ٹپک رہی ہوگی، یعنی تھوڑا عرصہ پہلے ہم تعلقات قائم کر چکے ہوں گے) عطاء کہتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ کو حرکت دے رہے تھے، گویا کہ میں آپ (جابر) کے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ ہم میں خطاب کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم خوب جانتے ہو، میں تم میں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ سچا اور سب سے زیادہ اطاعت گزار ہوں اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا۔ اگر مجھے پہلے اس چیز کا پتہ چل جاتا، جس کا بعد میں پتہ چلا ہے تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا، اس لیے تم احرام کھول دو۔'' تو ہم نے بات سنی اور اطاعت کرتے ہوئے احرام کھول دیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے فرائض سرانجام دے کر آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا، ''تو نے احرام کس نیت سے باندھا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا، جس نیت سے نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''قربانی کیجئے اور محرم ٹھہریے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، وہ آپ کے لیے بھی ہدی لائے تھے، حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ کے لیے۔''

فائدہ: ......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فعل سے معلوم ہوا کہ انسان مبہم نیت سے احرام باندھ سکتا ہے اور بعد میں تعیین کر سکتا ہے، مثلاً جیسا احرام میرے ساتھیوں نے باندھا ہے، میرا احرام بھی اس کے مطابق ہے اور بعد میں ساتھیوں

سے پوچھ کر تعیین کر لے گا، اسی طرح آپ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو جو جواب دیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کی نیت کر لینا ہمیشہ کے لیے جائز ہے اور جمہور کے نزدیک جن میں امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی داخل ہیں، اس کا مطلب یہ ہے، حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کی اجازت ہمیشہ کے لیے ہے، صرف اس سال کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، کیونکہ جمہور کے نزدیک اب حج کو فسخ کر کے عمرہ کرنا درست نہیں ہے، جس نیت سے احرام باندھا تھا، اس پر عمل کیا جائے گا، لیکن امام احمد، امام داود کے نزدیک اگر محرم ہدی ساتھ نہیں لایا تو پھر اس کے لیے حج تمتع کرنا لازم ہے۔ اس لیے اس کو حج کا احرام، عمرہ کا احرام بنانا پڑے گا، حافظ ابن قیم نے اس پر زاد المعاد ج ۲ ص ۱۷۶ تا ۲۱۲ میں تفصیلی بحث کی ہے، بعض حضرات نے اس کا معنی یہ لیا ہے کہ حج قران کی اجازت اس سال کے لیے ہے یا افعال عمرہ کو افعال حج میں داخل کرنا قیامت تک کے لیے ہے۔

[2944] ١٤٢ ـ(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَا نَدْرِي أَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَآءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ((أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ)) قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَآءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

[2944]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھا تو جب ہم مکہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھولنے اور حج کو عمرہ قرار دینے کا حکم دیا تو یہ چیز ہمارے لیے انتہائی ناگواری کا باعث بنی اور اس سے ہمارے سینے میں تنگی (گھٹن) پیدا ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچ گئی، اسکا ہمیں علم نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم آسمانی وحی سے ہوا، یا لوگوں کی طرف سے پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! احرام کھول دو، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول دیتا۔'' جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس پر ہم حلال ہو گئے، حتی کہ عورتوں سے تعلقات قائم کیے اور حلال والا ہر کام کیا، حتی کہ جب ترویہ کا دن آیا اور ہم مکہ سے روانہ ہو گئے تو ہم نے حج کا احرام باندھا۔

[2944] اخرجه البخاري في (صحيحة) في الحج، باب: الاهلال من البطحاء وغيرهما للمكي وللحاج اذا خرج الى منى برقم (٣/ ٥٠٦) انظر (التحفة) برقم (٢٤٣٧)

[2945] ١٤٣-(. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي

جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا)).

[2945]۔موسیٰ بن نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عمرہ سے فائدہ اٹھانے کی نیت سے احرام باندھ کر ترویہ کے دن سے چار دن پہلے مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا، اب تیرا حج مکی ہوگا (یعنی میقات سے حج کا احرام باندھنے والا ثواب نہیں ملے گا) تو میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا اور ان سے مسئلہ پوچھا، عطاء نے بتایا، مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بتایا، میں نے اس سال جب رسول اللہ ﷺ ہدی ساتھ لے کر گئے تھے، آپ کے ساتھ حج کیا، لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا احرام کھول دو، یعنی حج کی بجائے عمرہ قرار دے لو، بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کرو، سر کترو الو اور حلال ہو جاؤ۔ جب ترویہ کا دن آ جائے تو حج کا احرام باندھ لینا اور جس حج کا احرام باندھا ہے، اس کو حج تمتع بنا لو۔'' لوگوں نے عرض کیا، ہم اس کو تمتع کیسے بنا لیں جبکہ ہم نے حج (مفرد) کا احرام باندھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو حکم میں دیتا ہوں، اس پر عمل کرو اور اگر میں ہدی ساتھ نہ لایا ہوتا تو جس کا تمہیں حکم دے رہا ہوں، میں بھی اسی طرح کرتا، لیکن اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا، جب تک ہدی اپنے حلال ہونے کی جگہ نہیں پہنچتی۔'' تو لوگوں نے ایسے ہی کیا۔

فائدہ :......حضرت عطاء کا مقصد یہ ہے، اگر حج تمتع میں ثواب کم ہوتا تو آپ لوگوں کا حج فسخ کروا کر، انہیں عمرہ کرنے کا حکم کیوں دیتے۔

[2945] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: التمتع والقران والافراد بالحج، وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدى برقم (١٥٦٨) انظر (التحفة) برقم (٢٤٩٠)

[2946] ١٤٤-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضي الله عنهما قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً.

[2946] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر (مکہ) پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسے عمرہ قرار دینے کا حکم دیا اور اس بات کا کہ ہم حلال ہو جائیں اور آپ کے پاس چونکہ ہدی تھی، اس لیے آپ اسے عمرہ قرار نہ دے سکے۔

۱۸...... بَابُ فِي الْمُتْعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب ۱۸: حج اور عمرہ سے متمتع ہونا

[2947] ١٤٥-(١٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ.

[2947] ۔ابونضرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حج تمتع کا حکم دیتے تھے، اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع کرتے تھے، یہ بات میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انہوں نے بتایا، یہ حدیث میرے ذریعہ ہی پھیلی ہے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو انہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جس چیز کو جیسے چاہتا تھا، حلال کر دیتا تھا، اور قرآن مجید کا ہر حکم

[2946] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (٢٤٠٤)
[2947] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٤٢٥)

اپنی جگہ لے چکا ہے، اس لیے تم حج اور عمرہ اس طرح پورا کرو، جیسے تمھیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اور ان عورتوں کے نکاح کو یقینی اور دائمی ٹھہراؤ، پھر میرے پاس جو ایسا آدمی لایا جائے گا جس نے ایک مقررہ مدت تک کے لیے نکاح کیا ہوگا تو میں اس کو رجم کر کے رہوں گا پتھروں سے ماردوں گا۔

[2948] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ.

[2948] امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اور اس میں یہ ہے کہ اپنے حج کو عمرہ سے جدا کرو، کیونکہ اس طرح تمہارا حج الگ پورا ہوگا اور تمہارا عمرہ الگ پورا ہوگا۔

فائدہ:...... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حج تمتع کرنے کی اجازت دی ہے، اور تمتع کی دو صورتیں ہیں، (ا) حج کے مہینوں میں، حج سے پہلے عمرہ کر لیا جائے، اور پھر اس سفر میں دوبارہ حج کا احرام باندھ کر حج کیا جائے، اصطلاحی طور پر اسے حج تمتع کہتے ہیں، (ب) ایک سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی احرام سے کر لیے جائیں، اصطلاحی طور پر اس کو حج قران کہتے ہیں، لیکن قرآن کی رو سے یہ دونوں حج تمتع کہلاتے ہیں، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح حضرت عثمان کس تمتع سے روکتے تھے؟ صحیح بات یہ ہے کہ تمتع سے روکنے کا آغاز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا حضرت عثمان، عبداللہ بن زبیر وغیرہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں روکا۔ اور متعۃ الحج کی دو صورتیں جن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روکتے تھے، یہ ہیں۔

(ا) حج کے احرام کو فسخ کر کے، اس کی جگہ پہلے عمرہ کیا جائے، اور پھر آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کیا جائے، جس کو متعۃ الفسخ کا نام دیا جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے ساتھ خاص سمجھتے تھے، جیسا کہ جمہور کا موقف ہے، اس لیے متعۃ الفسخ کرنے والے کو مارتے تھے، لیکن حضرت عبداللہ بن عباس کا نظریہ یہ تھا، جس کے پاس ہدی نہ ہو، یعنی وہ میقات سے ہدی ساتھ لے کر نہ جائے، اسے اب بھی متعۃ الفسخ پر عمل پیرا ہونا ہو گا، جیسا کہ امام احمد، امام ابن تیمیہ، ابن قیم اور ابن حزم وغیرہم کا موقف ہے، (ب) حضرت عمر تمتع اور قران سے اس لیے روکتے تھے کہ وہ چاہتے تھے، حج اور عمرہ الگ الگ سفر میں کیے جائیں، تاکہ سال بھر بیت اللہ کا طواف ہوتا رہے اور لوگ حج اور عمرہ دو سفروں میں کریں، تاکہ انہیں زیادہ تکلیف و مشقت برداشت کرنی پڑے اور ان کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو، اس طرح حج مفرد کرنا اور پھر عمرہ کرنا ان کے نزدیک افضل تھا، اس لیے وہ فرماتے

[2948] تقدم تخريجه

تھے، ((اِفْصِلُوا حجکم من عُمْرَتِكُمْ)) اپنے حج کو اپنے عمرہ سے الگ کرو، اور حج اور عمرہ کی یہ کیفیت ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق افضل ہے، (زاد المعاد ج ۲ ص ۱۹۳، ۱۹۴)۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج تمتع اور حج قران سے حج افراد کی ترغیب اور تحریض کی خاطر روکتے تھے، اس کو منع قرار نہیں دیتے تھے، لیکن چونکہ وہ خلیفہ تھے، اس لیے ان کا روکنا ایک حتمی نص کی شکل اختیار کر لیتا تھا، نکاح متعہ کے بارے میں تفصیل نکاح کے باب میں آئے گی۔

[2949] ١٤٦ ـ (١٢١٦) وحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً.

[2949]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسے عمرہ قرار دینے کا حکم دیا۔

۱۹...... بَاب: حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۹: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

[2950] ١٤٧ ـ (١٢١٨) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى

جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهٰى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلٰى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمٰى وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ إِلٰى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلّٰى

[2949] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج، باب: من لبی بالحج وسماه برقم (١٥٧٠) انظر (التحفة) برقم (٢٥٧٥)

[2950] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: صفة حجة النبی ﷺ برقم (١٩٠٥) و (١٩٠٩) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المناسك، باب: حجة رسول الله ﷺ برقم (٣٠٧٤) انظر (التحفة) برقم (٢٥٩٣)

بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ ((**اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي**)) فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ ((**لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ**)) وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ نَفَذَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (البقره: ١٢٥) فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ (البقرة:١٥٨) ((**أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ**)) فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ ((**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ**)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ ((**لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً**))

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ ((دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ)) مَرَّتَيْنِ ((لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ)) وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ ؓ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهٰذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ)) قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلٰى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ ((دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ

قَائِلُونَ)) قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَذَهَبَتْ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ((أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا)) أَتَى حَبْلًا مِنْ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ ظُعُنٌ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنْ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ يَصْرِفُ وَجْهَهُ مِنْ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ ((انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ)) فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ .

[2950]۔ جعفر بن محمد باقر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم چند ساتھی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے ہم سے دریافت کیا، کہ ہم کون کون ہیں، (ہر ایک نے اپنے متعلق بتایا) یہاں تک کہ میری باری آ گئی، تو میں نے بتایا کہ میں محمد بن علی بن حسین ہوں، (حضرت جابر اس وقت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے) تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے سر پر رکھا، اور میرے کرتے کا اوپر والا بٹن کھولا اور پھر اس سے نیچے کا بٹن کھولا، پھر اپنی ہتھیلی میرے دونوں پستانوں کے درمیان (میرے سینے پر) رکھی، اور میں ان دنوں بالکل نوجوان لڑکا تھا، اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں، تم جو چاہے مجھ سے (بے تکلف) پوچھ سکتے ہو، میں نے ان سے پوچھا، وہ نابینا ہو چکے تھے، اور نماز کا وقت ہو چکا تھا، تو وہ ایک چادر لپیٹ کر کھڑے ہو گئے، وہ جب اسے اپنے کندھوں پر رکھتے تو اس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے، اس کے کنارے ان کی طرف لوٹ آتے، (نیچے گر جاتے) حالانکہ ان کی بڑی چادر ان کے پہلو میں کھونٹی یا ٹیبل پر پڑی ہوئی تھی، مگر انہوں نے بڑی چادر اوڑھ کر نماز پڑھانا ضروری خیال نہ کیا، چھوٹی چادر کو لپیٹ کر ہی نماز پڑھائی) انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی (نماز سے فراغت کے بعد) میں نے پوچھا، مجھے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں (تفصیلاً) بتائیں۔ انہوں نے ہاتھ کی انگلیوں سے نو کی گنتی کا اشارہ کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو (۹) سال تک (مدینہ) رہے اور کوئی حج نہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں سال لوگوں میں اعلان کروایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے جانے والے ہیں، اس اطلاع سے بہت بڑی تعداد میں لوگ مدینہ آ گئے، ہر ایک کی آرزو اور خواہش یہ تھی، کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل جیسا عمل کرے، (آپ کی پوری پوری پیروی کرے) ہم سب لوگ آپ کی معیت میں (مدینہ سے) روانہ ہوئے، حتی کہ ذوالحلیفہ پہنچ گئے، تو یہاں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، تو حضرت اسماء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ ایسی حالت میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غسل کر لو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں (ظہر کی) نماز پڑھی، پھر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو گئے، حتی کہ جب آپ کی اونٹنی مقام بیداء پر پہنچی، تو میں نے اپنی حد نظر تک آپ کے آگے سوار اور پیدل لوگ دیکھے، آپ کے دائیں طرف بھی یہی کیفیت تھی اور بائیں طرف بھی یہی حالت تھی، (حد نظر تک ہر طرف آدمی ہی آدمی سوار اور پیادہ نظر آ رہے تھے) اور آپ کے پیچھے بھی یہی صورت تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے، آپ پر ہی قرآن نازل ہوتا تھا، اور آپ ہی اس کی حقیقت (اس کا صحیح مطلب و مدعا) جانتے تھے، ہمارا رویہ یہ تھا کہ جو کچھ آپ کرتے تھے، ہم بھی وہی کچھ کرتے تھے (ہم نے ہر عمل میں آپ کی

پیروی کی) آپ نے بلند آواز سے (بیداء پر) توحید کا یہ تلبیہ کہا:

((لَبَّيْكَ اللهم لبيك، لبيك، لا شريك لك لبيك، إنّ الحمد والنعمة لك والْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ))

اورلوگوں نے وہ تلبیہ پڑھا جواب پڑھتے ہیں، (جس میں آپ کے تلبیہ پر بعض الفاظ کا اضافہ تھا) رسول اللہ ﷺ نے ان کے تلبیہ کی تردید اور تغلیط نہیں کی اور خود اپنا تلبیہ ہی پڑھتے رہے (اپنے تلبیہ کی پابندی کی) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہماری نیت صرف حج کی تھی، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، (عمرہ ہمارے ذہن میں نہیں تھا) یہاں تک کہ ہم (سفر پورا کر کے) آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچ گئے، تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا (اور طواف شروع کر دیا) آپ نے پہلے تین چکروں میں رمل کیا، (وہ چال چلے جس سے قوت وشجاعت کا اظہار ہوتا تھا) اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے پھر آپ مقام ابراہیم علیہ السلام کی طرف بڑھے اور یہ آیت پڑھی:

﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ، آیت نمبر ۱۲۵) ''مقام ابراہیم کو قبلہ بناؤ''

اور مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھو، اور آپ اس طرح کھڑے ہوئے کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا، میرے باپ (محمد باقر) بیان کرتے تھے اور میرے علم کے مطابق وہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ہی بتاتے تھے کہ آپ نے دوگانہ، طواف میں ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی، پھر آپ رکن (حجر اسود) کی طرف واپس آئے اور اسے چوما، (یہ چومنا سعی کے لیے تھا) پھر آپ باب صفا سے صفا کی طرف چلے گئے، تو جب صفا کے قریب پہنچے، یہ آیت پڑھی:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرہ: ۱۵۸)

بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں، میں اس جگہ سے آغاز کرتا ہوں، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے، تو صفا سے ابتدا کی اور اس پر اس حد تک اوپر چڑھے کہ آپ کو بیت اللہ نظر آنے لگا، اس وقت آپ قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے، اللہ کی توحید اور کبریائی بیان فرمائی اور یہ دعا پڑھی: لا الـه الا الـلـه وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وعلى كل شئى قدير ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، اَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ)) اللہ کے سوا کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں، وہی تنہا معبود و مالک ہے، اس کا کوئی شریک ساجھی نہیں، ساری کائنات پر اس کی فرمانرائی ہے، اور حمد وستائش کا حقدار وہی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہی تنہا مالک و معبود ہے۔ اس نے (مکہ پر اقتدار بخشنے اور اپنے دین کو سربلند کرنے کا) اپنا وعدہ پورا فرما دیا، اپنے بندے کی اس نے (بھرپور) مدد فرمائی، (کفر وشرک کے لشکروں کو) تنہا اس نے شکست دی، آپ نے یہ کلمات تین دفعہ فرمائے اور ان کے درمیان دعا مانگی، اس کے بعد مروہ کی طرف (جانے کے لیے)

اترے حتی کہ جب آپ کے قدم وادی کے نشیب میں پہنچے، تو آپ دوڑ پڑے، حتی کہ جب آپ کے قدم نشیب سے اوپر آ گئے، تو آپ عام رفتار کے مطابق چلے، یہاں تک کہ مروہ پر آ گئے، اور آپ نے یہاں بالکل وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا، یہاں تک کہ جب آپ آخری چکر پورا کر کے مروہ پر پہنچے تو آپ نے (ساتھیوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: ''اگر پہلے میرے دل میں وہ بات آ جاتی، مجھے اس کا پہلے پتہ چل جاتا) جو بعد میں مجھے معلوم ہوئی، تو میں قربانی کے جانور مدینہ سے ساتھ نہ لاتا، اور اس طواف وسعی کو جو میں نے کیا ہے، عمرہ بنا دیتا، اس لیے تم میں سے جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں آئے ہیں، وہ اپنا احرام ختم کر دیں، اور اپنے طواف وسعی کو عمرہ بنا دیں۔'' اس پر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا یہ حکم (کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے) خاص ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے یہی حکم ہے؟ آپ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے فرمایا: ''عمرہ حج میں داخل ہو گیا، عمرہ حج میں داخل ہو گیا، خاص اسی سال کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔'' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لیے (مزید) جانور لے کر آئے، انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ احرام ختم کر کے حلال ہو چکی ہیں اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ بھی استعمال کیا ہے، حضرت علی نے اس پر، ان پر اپنی ناگواری کا اظہار کیا، (اور ان کے اس طرز عمل کو غلط قرار دیا) تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، مجھے میرے باپ نے اس کا حکم دیا ہے، امام جعفر کہتے ہیں، حضرت علی عراق میں کہا کرتے تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، تاکہ انہیں فاطمہ کے خلاف بھڑکاؤں، کہ اس نے یہ حرکت کی ہے، اور آپ سے وہ بات پوچھوں، جو فاطمہ نے آپ کے بارے میں بیان کی تھی، تو میں نے آپ کو بتایا کہ میں نے اس کی اس حرکت پر اعتراض کیا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اس نے (فاطمہ نے) سچ کہا ہے، اس نے سچ بتایا ہے۔'' تو نے جب حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟'' میں نے کہا، میں نے یہ نیت کی تھی کہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں، جس کا احرام تیرے رسول نے باندھا ہے، آپ نے فرمایا: ''میں تو چونکہ قربانی کے جانور ساتھ لایا ہوں (اس لیے میں حج سے پہلے احرام ختم کر کے حلال نہیں ہو سکتا، اور تم نے میرے احرام کی نیت کی ہے) اس لیے تم حلال نہیں ہو سکتے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ قربانی کے جو جانور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے، ان کی مجموعی تعداد سو تھی، حضرت جابر نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان صحابہ کے سوا جو قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے، سب لوگوں نے احرام ختم کر دیا اور بال ترشوا کر حلال ہو گئے، پھر جب ترویہ کا دن (آٹھ ذوالحجہ کا دن) ہوا، سب لوگوں نے منیٰ کا رخ کیا، (اور احرام ختم کر کے حلال ہونے والوں نے) حج کا احرام باندھ لیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ناقہ پر سوار ہو گئے، (وہاں پہنچ کر) آپ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں،

پھر تھوڑی دیر ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ جب سورج نکل آیا، (آپ عرفات کی طرف چل پڑے) اور آپ نے حکم دیا بالوں سے بنے ہوئے خیمہ کو آپ کے لیے مقام نمرہ میں گاڑ دیا جائے، رسول اللہ ﷺ چل پڑے اور قریش کو اس بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں تھا، کہ آپ مشعر حرام کے پاس ٹھہریں گے، جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ اس سے آگے گزر کر عرفات پہنچ گئے، اور آپ نے دیکھا کہ آپ کا خیمہ نمرہ میں نصب کر دیا گیا ہے، آپ وہاں اتر گئے، یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا، تو آپ نے قصواء پر کجاوا کسنے کا حکم دیا، آپ سوار ہو کر وادی عرفہ کے درمیان آ گئے، اور لوگوں کو خطبہ دیا، اور فرمایا: ''لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں، جس طرح کہ آج عرفہ کے دن، اس مبارک ماہ میں، تمہارے اس مقدس ومحترم مہینے میں، خوب ذہن نشین کر لو کہ جاہلیت کی ساری چیزیں (تمام رسم ورواج) میرے دونوں قدموں کے نیچے پامال ہیں، (میں ان کے خاتمہ اور منسوخی کا اعلان کرتا ہوں) اور جاہلیت (اسلام کی روشنی سے پہلے کی تاریکی اور گمراہی کا زمانہ) کے خون بھی پامال ہیں، (اب کوئی آدمی زمانہ جاہلیت کے کسی خون کا بدلہ نہیں لے سکے گا۔) اور سب سے پہلے میں اپنے گھرانہ کے خون، ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے خون کو پامال کرتا ہوں، (اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا) جو قبیلہ بنو سعد کے ایک گھر میں دودھ پیتا تھا، اور اسے قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے قتل کر دیا تھا، اور جاہلیت کے دور کے سودی مطالبات کو پامال کرتا ہوں، (اب کوئی مسلمان کسی سے اپنا سود وصول نہیں کر سکے گا) اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود (اپنے چچا) عباس بن عبدالمطلب کے سود کے بارے میں اعلان کرتا ہوں، کہ وہ سب کا سب ختم کر دیا گیا ہے، (اب وہ کسی سے اپنا سود وصول نہیں کریں گے) اے لوگو! عورتوں کے (حقوق اور ان کی ساتھ برتاؤ کے) بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے حکم وقانون (نکاح کے کلمات) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دیں، (اس کو تمہارے گھر آنے کا موقع نہ دیں) جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں، تو انہیں ایسی مار مارو جو شدید نہ ہو، (تنبیہ اور آئندہ سدباب کے لیے کچھ خفیف سزا دے سکتے ہو) اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ دستور اور عرف کے مطابق، ان کے کھانے پینے اور پہننے کا بندوبست کرو، اور میں تمہارے اندر وہ سامان ہدایت چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے (اس کی پیروی کرو گے) تو پھر ہرگز گمراہ نہ ہو گے، وہ ہے، اللہ کی کتاب، (قرآن، اس کا قانون، جو کتاب وسنت کی شکل میں موجود ہے) (قیامت کے دن) تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا، (کہ میں نے تمہیں اللہ کی ہدایات اور احکام پہنچائے تھے یا نہیں) تو تم کیا جواب دو گے؟ حاضرین نے عرض کیا، ہم گواہی دیں گے (اب بھی دیتے ہیں) کہ آپ نے اللہ کا پیغام اور احکام پہنچا

دیے، (رہنمائی اور تبلیغ کا) حق اور فریضہ ادا کر دیا، نصیحت و خیر خواہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا، تو آپ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ فرمایا: ''اے اللہ گواہ ہو جا، اے اللہ گواہ رہ! پھر آپ نے اذان اور اقامت کہلوائی، اور ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت کہلوائی اور عصر کی نماز پڑھائی، اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر (میدان عرفات میں) مقام وقوف پر تشریف لائے اور اپنی ناقہ قصواء کا رخ پتھر کی چٹانوں کی طرف کر دیا، اور پیدل چلنے والا مجمع اپنے سامنے کر لیا، اور آپ قبلہ رخ ہو گئے، اور آپ یہاں تک ٹھہرے رہے کہ سورج غروب ہو گیا، اور کچھ زردی ختم ہو گئی، حتی کہ جب سورج کی ٹکیا غائب ہو گئی تو آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، اور رسول اللہ ﷺ مزدلفہ کی طرف واپس چل پڑے، جبکہ قصواء کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر پالان کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا اور آپ اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے کہہ رہے تھے: ''اے لوگو! سکینت و طمانیت اختیار کرو، سکینت اور نرمی سے چلو۔'' جب راستہ کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے اور پہاڑی پر پہنچتے تو اونٹنی کی مہار کچھ ڈھیلی کر دیتے، تا کہ وہ اوپر چڑھ سکے حتی کہ مزدلفہ کو پہنچے، تو وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھی اور دونوں کے درمیان کسی قسم کی نفل نماز نہیں پڑھی، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے، یہاں تک کہ صبح طلوع ہو گئی، تو جب صبح اچھی طرح آپ کے سامنے واضح ہو گئی، آپ نے ایک اذان اور اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، پھر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام پر پہنچے، (جو مزدلفہ کے حدود میں ایک بلند ٹیلہ تھا) یہاں آ کر قبلہ رخ کھڑے ہو گئے، اللہ سے دعا کی، اس کی تکبیر، تہلیل و تمجید اور توحید کے کلمات کہتے ہوئے کھڑے رہے، یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا، اور اچھی طرح روشنی پھیل گئی۔ پھر سورج نکلنے سے پہلے ہی منیٰ کی طرف لوٹے، اور اپنے پیچھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو سوار کر لیا، وہ خوبصورت بالوں والے، سفید رنگ اور خوبصورت نوجوان تھے، جب آپ منیٰ کو روانہ ہوئے، تو آپ کے پاس سے عورتوں کی جماعت چلتی ہوئی گزری، تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ ان کو دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا، تو فضل رضی اللہ عنہ، اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر کر دیکھنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ دوسری طرف پھیر کر فضل کے چہرہ پر رکھ دیا، وہ اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر کر دیکھنے لگتے، حتی کہ آپ وادی محسر کے درمیان پہنچ گئے، اور اپنی سواری کو کچھ تیز کر دیا، پھر درمیانی راستہ پر چلے، جو جمرہ کبریٰ (بڑا جمرہ) پر پہنچتا ہے، حتی کہ اس جمرہ پر آ گئے جو درخت کے پاس ہے، (یہی جمرہ کبریٰ یا جمرہ عقبہ تھا) اور اس پر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، یہ سنگ ریزے چھوٹے چھوٹے تھے، جیسے انگلیوں میں رکھ کر پھینکے جاتے ہیں، (جو چنے اور مٹر کے دانے کے برابر ہوتے ہیں) آپ نے سنگریزے نشیبی جگہ سے پھینکے

تھے، پھر آپ قربان گاہ کی طرف پلٹے اور تریسٹھ (٦٣) اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے نحر کیا، پھر جو باقی رہ گئے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دیے، اور انہوں نے انہیں نحر کر دیا، اور آپ نے انہیں اپنی قربانی میں شریک کر لیا، پھر آپ نے حکم دیا کہ قربانی کے ہر اونٹ سے ایک گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا جائے، یہ سارے ٹکڑے ایک دیگ میں ڈال کر پکائے گئے، تو آپ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس گوشت سے کھایا اور شوربا پیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ناقہ پر سوار ہو کر طواف افاضہ (طواف زیارت) کے لیے بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے، طواف کیا، اور آپ نے ظہر کی نماز مکہ میں ادا فرمائی، اس کے بعد، بنو عبدالمطلب کے پاس آئے، جو زمزم سے پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے، تو آپ نے ان سے فرمایا: ''اے عبدالمطلب کی اولاد! پانی کھینچو، اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ دوسرے لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر غالب آ جائیں گے، (اس کو مناسک حج کا حصہ سمجھ کر تم سے ڈول چھین لیں گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ ڈول کھینچتا۔'' انہوں نے ایک ڈول بھر کر آپ کو دیا اور آپ نے اس سے نوش فرما لیا۔

مفردات الحدیث ❶ سَئَلَ عن القوم: اپنے پاس آنے والے لوگوں سے پوچھا، تم کون ہو، کیونکہ وہ اس وقت عمر کے آخری حصہ میں اندھے ہو چکے تھے۔ ❷ نَزَعَ زِرِّی الاعلیٰ: میرا اوپر کا بٹن کھولا، مقصد ان کا سینہ ننگا کر کے پیار و شفقت سے اس پر ہاتھ رکھنا تھا۔ ❸ نِسَاجَة: ایک بُنی ہوئی چھوٹی چادر۔ ❹ مِشْجَب: کپڑے رکھنے کا سٹول۔ ❺ استَثْفِرِیْ: لنگوٹی باندھ لے، ❻ اَهَلَّ بالتوحید: تلبیہ کہنا شروع کیا، ❼ اِسْتَلَمَ الرُّكن: حجر اسود کو بوسہ دیا، اسے چوما۔ الرکن کا لفظ جب بلا قید آئے تو اس سے مراد حجر اسود ہوتا ہے۔ ❽ اِنْصَبَّتْ قدماه: آپ کے قدم نشیب میں اترے، آپ نشیبی حصہ میں پہنچے۔ ❾ مُحَرِّشًا: بھڑکانا، کسی کے خلاف اشتعال دلوانا، اسم فاعل، بھڑکانے والا۔ ❿ نَمِرَة: عرفات سے متصل وادی ہے جو عرفات کا حصہ نہیں ہے۔ ⓫ المشعر الحرام: مزدلفہ کی ایک پہاڑی ہے جس کو قزح بھی کہتے ہیں، قریش دور جاہلیت میں یہیں رک جاتے تھے، آگے عرفات تک نہیں جاتے تھے، کیونکہ وہ حدود حرم سے باہر ہے اور ان کا تصور تھا، اہل حرم کو حرم سے نہیں نکلنا چاہیے۔ ⓬ بَطْن الوادی: اسے سے مراد وادی عرفہ ہے جو امام مالک کے سوا، باقی ائمہ کے نزدیک عرفات میں داخل نہیں ہے۔ ⓭ كَحُرْمَةِ يومكم هذا: جس طرح اس دن کی حرمت و تعظیم انتہائی شدید اور مؤکد ہے، اس طرح ایک دوسرے کا خون بہانا یا مال لوٹنا انتہائی قبیح جرم اور بہت بڑا گناہ ہے۔ ⓮ كلمة الله: اس سے مراد عقد نکاح، ایجاب و قبول کے کلمات ہیں۔ ⓯ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ: وہ مار جو سخت اور شدید نہ ہو، کیونکہ بَرح کا معنی مشقت ہے۔ ⓰ لا يُوْطِئْنَ فُرُشَكم احداً تكرهونه: کسی ایسے مرد یا عورت کو اپنا ہو یا غیر گھر میں داخل ہونے اور بیٹھنے کی جازت نہ دیں، جس کو خاوند پسند نہ کرتا ہو۔ ⓱ كِتَابَ الله: اللہ تعالیٰ کا قانون اور ضابطہ، قرآن میں ہو یا سنت میں، جس طرح کہ (فاغد یاانیس) والی حدیث میں ہے، اور قرآن مجید مراد لینا

بھی صحیح ہے کیونکہ اصل ضابطۂ الٰہی تو وہ ہے، سنت تو اس کی شارح اور مفسر و مبین ہے۔ ⑱ ینکتها الی الناس: لوگوں کی طرف جھکاتے تھے، جس طرح زمین کھودنے کے لیے (اس) کو نیچے کیا جاتا ہے، اس طرح اپنی انگلی سے لوگوں کی طرف اشارہ فرماتے تھے، ⑲ صَخَرَات: جبل رحمت کے دامن میں پھیلے ہوئے پتھر، جبل رحمت، عرفات کے درمیان میں ہے، جس کے پاس کھڑے ہو کر عرفات میں وقوف کرنا مستحب ہے۔ ⑳ حَبْل الْمُشَاة: پیدل چلنے والوں کی جمع ہونے کی جگہ، اگر جبل المشاة ہو تو مراد ہوگا، پیدل چلنے والوں کا راستہ۔ ㉑ شَنَقَ: اس کو اپنی طرف کھینچا، تنگ کیا۔ ㉒ مورك رَحْلِه: پالان کا اگلا حصہ۔ ㉓ أَرْخىٰ: ڈھیلا چھوڑ دیا۔ ㉔ وَسِيم: خوبصورت، حسین وجمیل۔ ㉕ وادِیْ مُحَسَّر: جس وادی میں آ کر اصحاب الفیل کے ہاتھی تھک ہار گئے تھے، یا بے بس اور عاجز ہو گئے تھے۔ ㉖ جمرة الكبرىٰ: جمرہ عقبہ جو اس وقت شجرہ کے پاس تھا، دس (۱۰) ذوالحجہ کو صرف بڑے جمرہ پر کنکر مارے جاتے ہیں۔ ㉗ حصى الخَذْف: وہ چھوٹے چھوٹے سنگریزے جو دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکے جا سکتے ہیں۔ ㉘ اِنْزِعُوْا: ڈول کھینچ کر پانی پلاؤ۔

[2951] ١٤٨-(. . .) و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِىْ أَبِىْ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَزَادَ فِى الْحَدِيثِ وَكَانَتْ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلٰى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثَمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ.

[2951]۔ جعفر بن محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بتایا، میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا، آگے حاتم بن اسماعیل کی مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا، اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ عربوں کا دستور تھا، انہیں ایک ابو سیارہ نامی آدمی گدھے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر مزدلفہ سے واپس منیٰ لاتا تھا، تو جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے مشعر حرام کی طرف بڑھ گئے، تو قریش کو یقین تھا کہ آپ اس پر کفایت کریں گے (مشعر حرام سے وقوف کریں گے) اور یہی آپ کی منزل یا پڑاؤ ہوگا، مگر آپ اس سے بھی آگے گزر گئے، اور اس کی طرف توجہ نہ کی، حتی کہ عرفات پہنچ کر اترے۔

[2951] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٩٤١)

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج ۱۰ھ میں فرمایا ہے، اور اگلے سال ربیع الاول میں اس جہان فانی کا سفر اختیار کیا، اور آپ کے حج کے سفر کی تفصیلی روداد حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہے، اس لیے ہم اس روایت کی روشنی میں اختصار کے ساتھ صرف حج سے متعلقہ امور بیان کرتے ہیں۔

(۱) انسان جب حج یا عمرہ کی نیت سے اپنے میقات پر پہنچے، تو احرام باندھنے کے لیے غسل کرے، عورت اگر حائضہ ہو یا نفاس والی ہو اس کو بھی غسل کرنا چاہیے، اور نفاس والی عورت خون سے تحفظ کے لیے لنگوٹ باندھ لے۔

(۲) احرام باندھتے وقت دو رکعت نماز ادا کرے، اگر فرض نماز کے بعد احرام باندھ لے تو یہ بھی کافی ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے نماز ظہر کے بعد تلبیہ کہنا شروع کر دیا تھا، احرام کے لیے الگ دو رکعت نماز نہیں پڑھی تھی۔

(۳) قرآن کا علم اور عمل آپ ہی سے سیکھا جا سکتا ہے، اس لیے تمام صحابہ کرام نے اعمال حج میں نبی اکرم ﷺ کے طریقہ اور عمل کو مشعل راہ بنایا۔ (۴) اپنے میقات سے تلبیہ کہنا شروع کر دیا جائے گا، ذوالحلیفہ سے تمام حضرات نے حج کا تلبیہ کہا تھا، وادی عقیق میں پہنچ کر آپ ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ کہا، اس لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے احرام کو بھی حج کے لیے ہی قرار دیا ہے، کیونکہ آغاز اس سے ہوا تھا۔ (۵) بہتر یہ ہے کہ تلبیہ کے انہیں کلمات کو کافی سمجھا جائے، جن کی آپ ﷺ نے پابندی فرمائی تھی، امام مالک، امام شافعی اور محدثین کا یہی موقف ہے، اگرچہ ان الفاظ پر اضافہ جائز ہے، کیونکہ آپ کے سامنے کچھ الفاظ کا اضافہ کیا گیا، لیکن آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ (۶) بیت اللہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے طواف کیا جائے گا، جس کو طواف قدوم کہتے ہیں، جس کا آغاز حجر اسود کو چوم کر کیا جائے گا، بیت اللہ کے گرد مقام حجر کے اوپر سے سات چکر لگائے جائیں گے، حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک ایک چکر ہو گا، پہلے تین چکروں میں قوت وجلاوت کے اظہار کے لیے رمل کیا جائے گا، اور باقی چار چکر عام رفتار سے پورے کیے جائیں گے، اور رمل کا تعلق صرف پہلے طواف سے ہے، باقی طوافوں میں رمل نہیں ہے۔ اسی طرح دوسری روایات کی روشنی میں طواف قدوم میں اضطباع ہو گا، جس کا مطلب ہے کہ محرم اپنے اوپر والی چادر اپنے دائیں ہاتھ کی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالے گا، گویا دائیں کندھے کو ننگا رکھے گا، اور بائیں کو ڈھانپے گا، اور یہ کام ساتوں چکروں میں برقرار رہے گا، ہر چکر کے آغاز میں حجر اسود کو بوسہ دیا جائے گا، اگر بوسہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ لگا کر اس کو چوم لیا جائے گا، یہ بھی ممکن نہ ہو، تو اشارہ کرنا کافی ہو گا اور رکن یمانی کو ہاتھ لگایا جائے گا اور اسے چومنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۷) طواف قدوم سے فارغ ہو کر، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کرنا ہوں گی، پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص کی قرآت کی جائے گی، اس سے فراغت کے بعد، صفا پر جا کر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا آغاز ہو گا، اور صفا سے اگر بیت اللہ

پر نظر ڈالی جا سکے تو بہتر ہے وگرنہ کھڑے ہو کر مسنون دعائیں کی جائیں گی، پھر وہاں سے مروہ کی طرف چلیں گے، اور نشیبی جگہ پر پہنچ کر جس کی نشان دہی سبز لائٹوں سے کر دی گئی ہے، تیز چلیں گے، یا عام انداز سے دوڑیں گے، اور نشیب سے گزر کر عام رفتار سے چلیں گے، عورتیں نہیں دوڑیں گی، اگرچہ یہ ہاجرہ علیہا السلام کی سنت ہے۔ مروہ پر پہنچ کر صفا والی دعائیں کی جائیں گی، اور یہ ایک چکر ہو جائے گا، اس طرح ساتواں چکر مروہ پر جا کر مکمل ہو جائے گا، اس کے بعد حج تمتع کرنے والا تقصیر یا تحلیق کر کے احرام کھول دے گا اور حلال ہو جائے گا، آپ نے ان صحابہ کرام کو جن کے پاس قربانی نہیں تھی، احرام کھولنے کا حکم دیا تھا، اور آپ نے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ اب عمرہ ہمیشہ کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے، اس لیے حج کے ساتھ عمرہ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، اس کے لیے حج کے احرام کو عمرہ کے احرام سے بدلنا بھی جائز ہے۔ عورت بالوں کو آخر سے ایک پورا کے برابر کاٹ لے گی۔ (۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آپ کے لیے مزید قربانیاں لے کر آئے تھے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب احرام کھول کر، حلال ہو کر رنگ دار کپڑے پہنے ہوئے اور سرمہ لگائے ہوئے دیکھا، تو اپنی ناراضی کا اظہار کیا، کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ انسان حج سے فراغت کے بعد احرام کھول سکتا ہے، انہوں نے جواب دیا، میں نے یہ کام والد محترم کے حکم پر کیا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تصدیق کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کی، جس سے ثابت ہوا، خاوند کو اپنی بیوی کے افعال پر نظر رکھنی چاہیے، اور خلاف شریعت امور کے ارتکاب پر اس کا خود بھی محاسبہ کرنا چاہیے اور ضرورت ہو تو اس کے باپ سے بھی شکایت کرنی چاہیے، اور اپنے حج کے تلبیہ کے بارے میں عرض کیا، میں نے حج کے بارے میں وہی نیت کی ہے، جس نیت سے آپ نے احرام باندھا ہے، اس سے معلوم ہوا، ضرورت کے تحت بلاتعیین نوعیت حج (افراد، تمتع، قران) احرام باندھا جا سکتا ہے، اور مکہ مکرمہ پہنچ کر تعیین کر لی جائے گی۔ (۹) ترویہ کے دن یعنی آٹھ ذوالحجہ کو متمتع نئے سرے سے احرام باندھ کر منیٰ کی طرف روانہ ہوں گے، لیکن جن لوگوں نے حج مفرد اور حج قران کا احرام باندھا تھا، یعنی مفرد اور قارن، چونکہ وہ طواف قدوم کے بعد احرام نہیں کھول سکتے، اس لیے وہ اپنے اسی احرام کے ساتھ منیٰ کا رخ کریں گے، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچ نمازیں منیٰ میں ادا کرنا ہوں گی، اور ۹ ذوالحجہ کو سورج نکلنے کے بعد عرفات کی طرف جانا ہو گا۔ (۱۰) عرفات میں داخل ہونے سے پہلے وادی نمرہ میں اتریں گے، بہتر یہی ہے، اور سورج کے ڈھلنے کے بعد امام وادئ عرنہ میں خطبہ دے گا، اور اس میں لوگوں کی اجتماعی ضرورت کے مطابق، موقع اور محل کی مناسبت سے مسائل کی تلقین کرے گا، جیسا کہ آپ نے جان و مال کی حفاظت، جاہلیت کی رسوم کی پامالی اور عورتوں کے حقوق کے بارے میں تلقین فرمائی، خاوندوں کے حقوق بیان کیے اور کتاب اللہ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ خطبہ

سے فراغت کے بعد امام ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرے گا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں ہے۔ (۱۱) نمازوں سے فراغت کے بعد عرفات میں شام تک بیت اللہ کی طرف رخ کر کے وقوف (ٹھہرنا) کرنا ہوگا، اور بہتر یہ ہے کہ وقوف جبل رحمت جو میدان عرفات کے درمیان میں ہے، کے دامن میں کیا جائے اور جب سورج پوری طرح غروب ہو جائے، تو پھر عرفات سے نماز مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف واپسی ہوگی اور مغرب اور عشاء کی نماز کو مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھا جائے گا، اور رات یہیں گزاری جائے گی۔ (۱۲) جب دس (۱۰) ذوالحجہ کی فجر اچھی طرح طلوع ہو جائے گی، تو صبح کی نماز باجماعت ادا کی جائے گی، اور نماز فجر سے فراغت کے بعد، مشعر حرام کے پاس آ کر، انسان، دعا، تہلیل، وتکبیر اور توحید کے کلمات کی ادائیگی میں مشغول ہو جائے گی، اور سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کی طرف روانگی ہوگی۔ (۱۳) منیٰ پہنچ کر جمرہ کبریٰ جسے جمرہ عقبہ بھی کہا جاتا ہے، پر سات چھوٹی کنکریاں مارنی ہوں گی اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہا جائے گا، رمی جمار سے فراغت کے بعد قربان گاہ میں آ کر قربانی کی جائے گی، اس کے بعد تحلیق یا تقصیر کرنا ہوگی۔ (۱۴) منیٰ کے اعمال سے فراغت کے بعد مکہ مکرمہ واپس آئیں گے، اور طواف افاضہ کریں گے، طواف افاضہ کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں، احرام تو منیٰ کے افعال سے فراغت کے بعد کھول دیا جاتا ہے، نہا دھو کر اور خوشبو لگا کر کپڑے بدل لیے جاتے ہیں، لیکن طواف افاضہ کے بعد زن وشوہر تعلقات پر پابندی بھی ختم ہو جاتی ہے، جو طواف افاضہ سے قبل تک برقرار رہتی ہے۔ (۱۵) طواف افاضہ سے فراغت کے بعد واپس منیٰ جانا ہوتا ہے، یہ خیال رہے، طواف افاضہ میں متمتع کے لیے صفا اور مروہ کی سعی بھی ضروری ہے، اور مفرد اور قارن اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی کر چکے ہیں، تو ان کے لیے سعی ضروری نہیں ہے، اگر انہوں نے پہلے سعی نہیں کی، تو پھر انہیں بھی سعی کرنا ہوگی۔

۲۰...... بَاب: مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

باب ۲۰: عرفات کا ہر حصہ موقف ہے

[2952] ١٤٩ـ(. . .) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)).

[2952] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى المناسك، برقم (١٩٠٧) و (١٩٠٨) باختصار واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، برقم (٥/ ٢٥٦) مختصراً۔ واخرجه كذلك فى برقم (٥/ ٢٦٥) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٩٦)

[2952]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہاں نحر کیا ہے، اور منیٰ کا ہر حصہ قربان گاہ ہے، اپنے پڑاؤ میں نحر کر سکتے ہو، اور میں یہاں ٹھہرا ہوں، اور عرفہ پورے کا پورا قیام گاہ ہے، اور جمع (مزدلفہ) کی ہر جگہ قیام گاہ ہے اور میں یہاں ٹھہرا ہوں۔''

[2953] ١٥٠ ـ(. . .)وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

[2953]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو آپ ﷺ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا، پھر اپنے دائیں جانب چلے، تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکر عام چال میں لگائے۔

٢١...... بَاب: فِي الْوُقُوْفِ وَقَوْلِ تَعَالَى ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾

باب ٢١: وقوف کرنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان، پھر تم لوٹو، جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں

[2954] ١٥١ ـ(١٢١٩)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ. [البقرة: ١٩٩]

[2953] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء في كيف الطواف برقم (٨٥٦) مطولا۔ واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: كيف يطوف اول ما يقدم وعلى اى شقيه ياخذ اذا استلم الحجر برقم (٥/ ٢٢٨، ٥/ ٢٢٩) انظر (التحفة) برقم (٢٥٩٧)

[2954] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير، باب: ﴿ثم افيضوا من حيث افاض الناس﴾ برقم (٤٥٢٠) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: الوقوف بعرفة برقم (١٩١٠) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: رفع اليدين في الدعاء بعرفة برقم (٥/ ٢٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٧١٩٥)

[2954] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اور ان کے طریقہ پر چلنے والے، مزدلفہ میں ٹھہر جاتے تھے اور خود کو حُمس (دین میں متصلب اور پختہ) کہتے تھے اور باقی عرب عرفہ میں وقوف کرتے تھے، جب اسلام کا دور آیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عرفات پہنچ کر وقوف کرنے کا حکم دیا، پھر وہاں سے واپس لوٹے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''پھر وہاں سے لوٹو، جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں۔'' (بقرہ، آیت نمبر ۱۹۹)

[2955] ۱۵۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ.

[2955] ۔ہشام رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عرب حمس قریش کو چھوڑ کر، بیت اللہ کا ننگے طواف کرتے تھے، اور حمس سے مراد قریش اور ان کی اولاد ہے، عرب ان کے سوا جن کو قریش کپڑے عنایت کر دیتے، برہنہ طواف کرتے تھے، مرد، مردوں کو کپڑے دیتے اور عورتیں عورتوں کو دیتیں، اور حمس مزدلفہ سے باہر نہیں نکلتے تھے، اور باقی سب لوگ عرفات پہنچتے تھے، ہشام کہتے ہیں، مجھے میرے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ حمس ہی کی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ''پھر وہاں سے واپس لوٹو، جہاں سے لوگ واپس لوٹتے ہیں۔'' وہ بیان فرماتی ہیں کہ سب لوگ عرفات سے واپس لوٹتے اور حمس مزدلفہ سے واپس آ جاتے تھے، وہ کہتے تھے، ہم حرم ہی سے واپس لوٹ آئیں گے، تو جب یہ آیت نازل ہوئی، ''وہاں سے واپس لوٹو، جہاں سے لوگ واپس لوٹتے ہیں۔'' تو وہ عرفات تک پہنچ کر لوٹنے لگے۔

فائدہ: ......قریش حرم کے باشندے تھے، اس لیے ان کا یہ نظریہ تھا کہ حرم کے باشندوں کو حدود حرم سے باہر نہیں نکلنا چاہیے اور عرفات حدود حرم سے باہر واقع ہے، اس لیے وہ مزدلفہ میں ہی ٹھہر جاتے تھے، قرآن نے اس نظریہ کی تردید کر کے، قریش کو بھی عرفات میں وقوف کرنے کا حکم دیا، اور وقوف عرفات حج کا اہم ترین رکن ہے، اگر یہ رہ

[2955] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٥٢)

جائے تو حج نہیں ہوگا، کسی قسم کے فدیہ سے بھی اس کی تلافی ممکن نہیں ہے، اس پر پوری امت کا اتفاق ہے، اور وقوف عرفات کا وقت ۹ ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے، اور اگلے دن ۱۰ ذوالحجہ کی صبح تک رہتا ہے، اس لیے جو شخص اس وقت کے اندر اندر عرفات پہنچ گیا، اس کا حج ہو جائے گا، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور جمہور امت کا یہی نظریہ ہے، صرف امام احمد کے نزدیک وقوف عرفات کا وقت عرفہ کے روز صبح ہی شروع ہو جاتا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے عمل کے خلاف ہے۔

[2956] ١٥٣ ـ (١٢٢٠) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ

مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ.

[2956]۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا اونٹ گم ہوگیا اور میں اس کی تلاش میں عرفہ کے دن نکلا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے دیکھا، میں نے دل میں کہا، اللہ کی قسم! یہ تو حمس سے ہیں، تو وہ اس جگہ کیوں آ گئے؟ قریش حمس میں شمار ہوتے تھے۔"

٢٢...... بَاب فِي نَسْخِ التَّحَلُّلِ مِنَ الْإِحْرَامِ وَالْأَمْرِ بِالتَّمَامِ

باب ٢٢: احرام سے نکلنا منسوخ ہے، احرام کو پورا کرنا ہوگا

(پاکستانی نسخہ) احرام کو معلق کرنا، یعنی فلاں کے احرام کی طرح احرام باندھنا جائز ہے

[2957] ١٥٤ ـ (١٢٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ

[2956] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: الوقوف بعرفة برقم (١٦٦٤) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: رفع اليدين فی الدعاء بعرفة برقم (٥/ ٢٥٥) انظر (التحفة) برقم (٣١٩٣)

[2957] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: من اهل فی زمن النبی ﷺ كاهلال النبی ﷺ برقم (١٥٥٩) واخرجه كذلك فی باب: التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج ←

قَالَ ((فَقَدْ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحِلَّ)) قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

[2957]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت پہنچا، جبکہ آپ ﷺ بطحاء میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''کیا حج کا احرام باندھا ہے؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، تو آپ نے فرمایا: ''تو نے کیسے تلبیہ کہا ہے؟'' میں نے کہا، حاضر ہوں (لبیک) اس اہلال (احرام) کی نیت سے جو رسول اللہ ﷺ کا احرام ہے، آپ نے فرمایا: ''تو نے اچھا کیا ہے، بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کرو اور احرام ختم کر کے حلال ہو جاؤ۔'' میں نے بیت اللہ، اور صفا و مروہ کا طواف کیا، پھر (اپنے قبیلہ) بنو قیس کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں، پھر میں نے حج کا احرام باندھا، اور میں لوگوں کو اس کا فتویٰ دیا کرتا تھا، حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آ گیا، تو مجھے ایک آدمی نے کہا، اے ابو موسیٰ! یا اے عبد اللہ بن قیس! اپنے بعض فتووں سے رک جاؤ، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہے، تیرے بعد امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں کیا نیا فرمان جاری کیا ہے، تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا، اے لوگو! جسے ہم نے فتویٰ دیا ہے، وہ ذرا توقف کرے، کیونکہ امیر المؤمنین آ رہے ہیں، انہیں کی اقتدا کرنا (پیروی کرنا)، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، تو میں نے ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا، اگر ہم کتاب اللہ پر عمل پیرا ہوں، تو وہ ہمیں (حج اور عمرہ الگ الگ) پورا کرنے کا حکم دیتی ہے، اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلیں تو رسول اللہ ﷺ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے، جب تک ہدی اپنے محل پر نہیں پہنچ گئی، یعنی آپ نحر سے پہلے حلال نہیں ہوئے۔

← لمن لم يكن معه هدى برقم (١٥٦٥) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: الذبح قبل الحلق برقم (١٧٢٤) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: متى يحل المعتمر برقم (١٧٩٥) باختصار۔ واخرجه كذلك في المغازي، برقم (٤٣٤٦) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: حجة الوداع برقم (٤٣٩٧) باختصار۔ واخرجه النسائي في مناسك الحج، باب: التمتع برقم (٥/ ١٧١) واخرجه كذلك في باب: الحج بغير نية يقصده المحرم برقم (٥/ ١٥٦۔ ١٥٧) انظر (التحفة) برقم (٩٠٠٨)

[2958] (. . .) وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[2958] یہی روایت امام صاحب ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[2959] ١٥٥-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي مُوسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ)) قُلْتُ لَا قَالَ ((فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ)) فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَائَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ [البقره: ١٩٦] وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.

[2959] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بطحائے مکہ میں قیام کیے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''تو نے کس طرح احرام باندھا ہے؟'' میں نے جواب دیا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا ہے، آپ نے پوچھا: ''کیا ہدی ساتھ لائے ہو؟'' میں نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو بیت اللہ، صفا اور مروہ کا طواف کرو، پھر حلال ہو جاؤ۔'' میں نے بیت اللہ، اور صفا اور مروہ کا طواف کیا، پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا، میں لوگوں کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں اس کے مطابق فتویٰ دیتا تھا، (کہ حج تمتع کرو) میں حج کے ایام میں کھڑا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا، تمہیں معلوم نہیں ہے، امیر المومنین نے حج کے بارے میں کیا نیا حکم جاری فرمایا ہے، تو میں نے کہا، اے لوگو! جسے ہم

[2958] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٤٨)

[2959] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٤٨)

نے کوئی فتویٰ دیا ہے، وہ ذرا توقف کرے (اس پر عمل سے رک جائے) یہ امیر المؤمنین آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں، انہیں کی پیروی کرنا، جب وہ پہنچ گئے، میں نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ حج کے بارے میں آپ نے کیا نیا فرمان جاری کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اگر ہم کتاب اللہ پر عمل پیرا ہوں، تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''حج اور عمرہ دونوں کو (الگ الگ) اللہ کے لیے پورا کرو۔'' اور اگر ہم اپنے نبی علیہ السلام کی سنت کو اختیار کریں، تو نبی اکرم ﷺ ہدی کے نحر کرنے تک حلال نہیں ہوئے۔

[2960] ١٥٦-(. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

[2960]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تھا، اور میری واپسی آپ کے پاس اس سال ہوئی، جس میں آپ نے حج فرمایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''اے ابو موسیٰ! جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا کہا تھا؟'' میں نے عرض کیا، میں نے کہا تھا، ((لبيك اهلالاً كاهلال النبي ﷺ)) میں نبی اکرم ﷺ کے احرام جیسا احرام باندھ کر حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: ''کیا کوئی ہدی ساتھ لائے ہو؟'' میں نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرو، پھر حلال ہو جاؤ۔'' آگے شعبہ اور سفیان کی طرح روایت ہے۔

[2961] ١٥٧-(١٢٢٢) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ

[2960] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٢٩٤٨)

[2961] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج، باب: التمتع برقم (٥/ ١٥٣) واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى المناسك، باب: التمتع بالعمرة الى الحج برقم (٢٩٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٨٤)

عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُسُهُمْ.

[2961]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حج تمتع کا فتویٰ دیا کرتا تھا، تو مجھے ایک آدمی نے کہا، اپنے اس فتویٰ سے باز رہو، کیونکہ تمہیں پتہ نہیں ہے، تیرے بعد امیر المومنین نے حج کے بارے میں کیا نیا حکم جاری کیا ہے، حتیٰ کہ بعد میں ان کی ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، مجھے خوب معلوم ہے، نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے حج تمتع کیا ہے، لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ پیلو کے درخت کے نیچے اپنی عورتوں سے تعلق قائم کریں، پھر حج کرنے کے لیے چلیں، اور ان کے سروں سے پانی کے قطرات گر رہے ہوں (غسل جنابت کے سبب)۔

فوائد :...... ❶ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کے تحت اپنا احرام کسی دوسری محترم شخصیت جس کی اقتدا کرنی ہو، کے احرام پر معلق کیا جا سکتا ہے، اور اس ابہام کی تعیین بعد میں اس کے ساتھ مل کر ہو سکتی ہے۔ ❷ میقات سے احرام باندھنے کے بعد عمرہ کیے بغیر اس کو ختم نہیں کیا جا سکتا، ہاں کسی ضرورت یا مانع کی صورت میں، احرام کی کیفیت میں تبدیلی جائز ہے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا احرام، رسول اللہ ﷺ پر معلق کیا تھا، آپ قارن تھے، کیونکہ ہدی ساتھ لانے کی وجہ سے آپ حج سے فراغت سے پہلے احرام کھول نہیں سکتے تھے، لیکن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ہدی نہ تھی، اس لیے آپ نے انہیں حج تمتع کرنے کا حکم دیا، وہ عمرہ کر کے حلال ہو گئے۔ ❸ قرآن کی اصطلاح کی رو سے حج تمتع اور حج قران دونوں (چونکہ ایک ہی سفر میں دونوں سرانجام دیئے جاتے ہیں) حج تمتع کہلاتے ہیں، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے خوب معلوم ہے کہ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے حج تمتع کیا تھا، لیکن وہ حج تمتع سے ایک مصلحت اور حکمت کے تحت روکتے تھے، وہ اس کے جواز کے منکر نہ تھے، تفصیل حدیث نمبر ۱۴۵ کے تحت گزر چکی ہے۔

۲۳...... بَاب جَوَازِ التَّمَتُّعِ

باب ۲۳: حج تمتع کا جائز ہونا

[2962] ۱۵۸۔(۱۲۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ

[2962] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۱۹۲)

[2962]۔عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے روکتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حکم دیتے تھے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں، لیکن ہم اس وقت خوف زدہ تھے۔

فائدہ:...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح حج افراد کو افضل سمجھتے تھے، اور خوف زدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع آپ کے حکم کی بنا پر کیا، حکم عدولی سے تو بعد میں بھی خائف رہنا چاہیے، ہم آپ کی حکم عدولی سے خائف تھے، اس لیے ہم نے حج افراد کو فسخ کر کے حج تمتع بنالیا تھا، دشمن کا خوف مراد نہیں لیا جاسکتا، کیونکہ مکہ فتح ہو چکا تھا، اور وہاں کسی قسم کا ڈر نہیں رہا تھا۔

[2963] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2963] امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا حدیث اپنے دوسرے استاد سے شعبہ ہی کی مذکورہ سند سے بیان کرتے ہیں۔

[2964] ۱۵۹-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رضي الله عنهما بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلٰى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَاٰى عَلِيٌّ ذٰلِكَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا.

[2964]۔ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور عثمان رضی اللہ عنہما عُسْفَان نامی مقام پر اکٹھے ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے یا (حج کے ایام میں) عمرہ کرنے سے منع کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، کس مقصد سے آپ اس کام سے روکتے ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ ہمیں اس بحث سے معذور ہی سمجھیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، میں اس مسئلہ میں تمہیں (آزاد) کیسے چھوڑ سکتا ہوں، تو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حالات دیکھے تو دونوں (حج و عمرہ) کا تلبیہ کہنا شروع کر دیا۔

[2963] تقدم تخريجه

[2964] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدی برقم (١٥٦٩) بمعناه باختصار۔ واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: التمتع برقم (٥/ ١٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٠١١٤)

[2965] ۱۶۰ ـ(۱۲۲۴)وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم خَاصَّةً.

[2965] ـ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حج تمتع، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ خاص تھا۔

[2966] ۱۶۱ ـ(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ

أَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ.

[2966] ـ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حج تمتع کی رخصت صرف ہمارے لیے تھی۔

[2967] ۱۶۲ ـ(. . .)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

أَبُو ذَرٍّ رضی اللہ عنہ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ.

[2967] ـ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، دو متعے ہمارے لیے ہی جائز تھے، یعنی، حج تمتع اور عورتوں سے متعہ۔

فائدہ :...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے نزدیک حج کو فسخ کر کے عمرہ کرنا اور پھر حج کرنا، یعنی متع فسخ الحج، حضرت عمر کی طرح اس سال کے ساتھ خاص تھا، اب جائز نہیں ہے، اسی طرح عورتوں سے متع کی اجازت عہد نبوی میں تھی، آخر کار اس کی اجازت منسوخ ہوگئی تھی، آج کل جو انسان قربانی ساتھ لے کر نہ جائے، اسے میقات سے صرف عمرۂ احرام باندھنا چاہیے اور حج تمتع کی نیت کرنی چاہیے، تاکہ اس اختلاف سے نکل سکے۔

[2968] ۱۶۳ ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لٰكِنْ أَبُوكَ لَمْ

[2965] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج ، باب: اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي برقم (٥/ ١٧٩ ، ٥/ ١٨٠) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك ، باب: من قال: كان فسخ الحج لهم خاصة برقم (٢٩٨٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٩٥)

[2966] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٥٥)

[2967] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٥٥)

[2968] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٥٥)

يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ.

[2968] ۔عبدالرحمٰن بن ابی الشعثاء بیان کرتے ہیں کہ میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کی خدمت میں حاضر ہوا اوران سے کہا، میرا اس سال حج اور عمرہ دونوں اکٹھے کرنے کا ارادہ ہے، تو ابراہیم نخعی نے کہا، لیکن تیرا باپ تو یہ ارادہ نہیں کرسکتا تھا، اور ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے بیان کیا، کہ اس کا ربذہ مقام پر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا، تو میں نے ان سے اس کا (حج تمتع کا) تذکرہ کیا، تو انہوں نے جواب دیا، یہ ہمارے لیے خاص تھا، تمہیں اجازت نہیں ہے۔

[2969] ١٦٤ ـ (١٢٢٥) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا

عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ.

[2969] ۔غنیم بن قیس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب دیا، ہم نے یہ اس وقت کیا ہے، جبکہ یہ (حضرت معاویہ) عُرُش یعنی مکہ کے مکانوں میں کفر کی حالت میں تھے۔

[2970] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ.

[2970] امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک دوسرے استاد سے سلیمان تیمی ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، جس میں یہ صراحت ہے کہ "هذا" سے ان کی مراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

[2971] (. . .) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ.

[2969] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩١١)

[2970] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩١١)

[2971] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩١١)

[2971] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، سفیان کی روایت میں المتعة فی الحج کے الفاظ ہیں۔

فائدہ:...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے متعہ کا اطلاق حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے پر کیا ہے، کیونکہ جاہلیت کے دور میں، حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز تصور نہیں کیا جاتا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عمرۃ القضاء کے وقت مسلمان ہوئے تھے، لیکن باپ کے خوف کی بنا پر، انہوں نے اپنے اسلام کا اظہار اپنے باپ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر کیا، اس لیے وہ حجۃ الوداع کے وقت جبکہ اصطلاحی حج تمتع ہوا ہے، قطعاً مسلمان تھے، چونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت عثمان کی اقتداء میں حج تمتع سے روکتے تھے، جس میں عمرہ، حج کے مہینوں میں ہوتا ہے، اس لیے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی اور حضرت عثمان کا موقف حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا تھا۔

[2972] ١٦٥-(١٢٢٦) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ ارْتَأَى كُلُّ امْرِءٍ بَعْدُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَئِيَ.

[2972]۔ مطرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، میں تمہیں آج ایسی حدیث سناتا ہوں، جس سے تمہیں اللہ تعالیٰ آج کے بعد نفع پہنچائے گا، جان لو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو عشرہ ذوالحجہ میں عمرہ کرنے کا حکم دیا، اور کسی آیت کے ذریعہ اس کو منسوخ قرار نہیں دیا گیا، اور آپ نے بھی اپنی وفات تک اس سے منع نہیں فرمایا، اس کے بعد جو انسان چاہے اپنی رائے سے کوئی رائے قائم کر لے (اس کا اعتبار نہیں ہے۔)

[2973] ١٦٦-(...) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ.

[2972] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المناسك، باب: التمتع بالعمرة الی الحج برقم (٢٩٧٨) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٥٦)

[2973] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٢٩٦٢)

[2973] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ان کے استاد ابن حاتم کی روایت میں یہ ہے، ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا رائے قائم کر لی، ان کا اشارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، (کیونکہ وہ حج تمتع سے روکتے تھے)

[2974] ۱۶۷۔(...)وحَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ.

[2974] ۔مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں، امید ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے فائدہ پہنچائے گا، رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا، پھر اپنی وفات تک اس سے منع نہیں فرمایا، اور نہ قرآن ہی میں اس کی حرمت نازل ہوئی، حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے (فرشتوں کی طرف سے) سلام کہا جاتا تھا، حتی کہ میں نے (بیماری کی شدت کی بنا پر) داغ لگوایا تھا، تو مجھے (سلام کہنا) چھوڑ دیا گیا، پھر میں نے داغ لگوانا چھوڑ دیا، تو سلام دوبارہ شروع ہو گیا۔

فوائد:...... ❶ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو بواسیر کی شکایت تھی اور وہ اس مصیبت پر صبر کرتے تھے، اس وجہ سے فرشتے ان کو سلام کہتے تھے، بیماری کی شدت کی بنا پر انہوں نے آگ سے داغ لگوانا شروع کیا، تو فرشتوں نے سلام کہنا چھوڑ دیا، انہوں نے داغ لگوانا ترک کر دیا، تو فرشتے پھر سلام کہنے لگے۔ ❷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ اکٹھا کرنے سے ایک حکمت اور مصلحت کی بنا پر روکتے تھے، اور اس سے یہ رائے قائم ہونا شروع ہو گئی تھی کہ حج اور عمرہ اکٹھا کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے حضرت عمران رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس کی رائے کو درست نہیں سمجھتے تھے، اور اس سے اختلاف کا اظہار کرتے تھے۔

[2975] (...)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ.

[2975] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صرف اس قدر فرق ہے کہ اوپر کی روایت میں عن مطرف ہے اور اس میں سمعتُ مُطَرِّفاً ہے، یعنی سننے کی صراحت موجود ہے۔

[2974] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: القران برقم (۵/ ۱۴۹) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۴۶)
[2975] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۹۶۴)

[2976] ١٦٨-(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثَكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي وَإِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

[2976]۔مطرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے، اپنی اس بیماری میں جس میں ان کی وفات ہوئی ہے، مجھے بلا بھیجا، اور کہا، میں تمہیں چند احادیث سنانا چاہتا ہوں، امید ہے، اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے گا، اگر میں زندہ رہا تو میرے بارے میں یہ نہ بتانا، اور اگر میں فوت ہو گیا، تو چاہو، تو بیان کر دینا، واقعہ یہ ہے کہ مجھے (فرشتوں کی طرف سے) سلام کہا جاتا ہے، (زندگی میں یہی بات چھپانا مقصود ہے) جان لو، نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ اکٹھا کیا، پھر اس کے بارے میں کتاب اللہ میں کچھ نہیں اترا (جس سے اس کی ممانعت ثابت ہو) اور نہ ہی اس سے نبی اللہ ﷺ نے روکا ہے۔ ایک آدمی نے اس کے متعلق اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

[2977] ١٦٩-(. . .)وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رضي الله عنه قَالَ اِعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

[2977]۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں خوب جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ اکٹھا کیا، پھر اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں اترا، اور نہ ہی ان سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے روکا ہے، ایک آدمی نے اس کے متعلق اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

[2976] اخرجه النسائي في (المجتبى) مناسك الحج، باب: القران برقم (٥/ ١٤٩) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٨٥١)

[2977] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٦٦)

[2978] ١٧٠ ـ (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَآءَ.

[2978] ـ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا اور اس کے بارے میں (ممانعت کے سلسلہ میں) قرآن نہیں اترا، ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

[2979] ١٧١ ـ (. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ.

[2979] ـ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ حج تمتع کیا، (ایک ہی سفر میں، حج اور عمرہ کیا، اکٹھا ہو یا الگ الگ)

[2980] ١٧٢ ـ (. . .) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَآءَ.

[2980] ـ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں آیت المتعہ یعنی حج تمتع کے بارے میں آیت اتری اور اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا، پھر ایسی کوئی آیت نہیں اتری جو حج تمتع کی آیت کو منسوخ کر دے، اور نہ ہی اس سے اپنی وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ بعد میں ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

[2978] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: التمتع على عهد رسول الله ﷺ برقم (١٥٧١) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٥٠)

[2979] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: القران برقم (٥/ ١٥٠) واخرجه كذلك في باب: التمتع برقم (٥/ ١٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٥٣)

[2980] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير، باب: ﴿فمن تمتع بالعمرة الى الحج﴾ برقم (٤٥١٨) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٧٢)

[2981] ۱۷۳-(...) و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ وَأَمَرَنَا بِهَا.

[2981]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ اس میں آپ نے اس کا حکم دیا کی جگہ یہ ہے ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا۔

فائدہ:...... آية المتعة سے مراد یہ آیت ہے:

﴿فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (البقرہ:۱۹۶)

پس جب تمہیں امن حاصل ہو جائے، تو جو شخص حج تک عمرہ سے فائدہ اٹھالے یا جو شخص عمرے سے لے کر حج تک فائدہ اٹھالے، تو اسے جو قربانی میسر ہو کرلے۔

۲۴...... بَاب: وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

باب ۲٤: متمتع پر قربانی کرنا (خون بہانا) لازم ہے، اور اگر اسے اس کی طاقت نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے گھر لوٹ کر رکھے

[2982] ۱۷٤-(۱۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ

[2981] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۹۷۰)

[2982] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: من ساق البدن معه برقم (۱٦۹۱) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: الاقران برقم (۱۸۰۵) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: التمتع برقم (۵/ ۱۵۱) انظر (التحفة) برقم (٦۸۷۸)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ)) وَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

[2982]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں عمرہ کو حج سے ملا کر تمتع کیا اور قربانی کی، آپ ذوالحلیفہ سے قربانی ساتھ لائے تھے، اور رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کا تلبیہ کہا، پھر حج کا تلبیہ کہا، اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، حج تک عمرہ سے فائدہ اٹھایا (یعنی حج تمتع کیا) بعض لوگوں نے قربانی کی اور وہ قربانی ساتھ لائے تھے، اور بعض قربانی ساتھ نہیں لائے تھے، جب رسول اللہ ﷺ مکہ پہنچے، آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''تم میں سے جو قربانی لایا ہے، تو اس کے لیے جو چیز حرام ہو چکی ہے، وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگی، جب تک حج پورا نہ کر لے، اور تم میں سے جو حضرات قربانی نہیں لائے، وہ بیت اللہ، صفا اور مروہ کا طواف کریں، اور بال ترشوا کر احرام ختم کر دیں، پھر حج کا احرام باندھیں، اور قربانی کر لیں، اور جو ہدی کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھ لے، اور سات گھر لوٹ کر رکھ لے۔'' اور رسول اللہ ﷺ جب مکہ پہنچے، تو آپ نے طواف کیا، سب سے پہلے رکن (حجر اسود) کو بوسہ دیا، پھر سات چکروں میں سے تین میں رمل کیا، اور چار چکروں میں عام چال چلے، پھر جب آپ نے بیت اللہ کا طواف مکمل کر لیا، تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی، پھر سلام پھیر کر چل دیئے، اور صفا پر آ گئے، اور صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے، اور جب تک اپنا حج کرنے سے فارغ نہیں ہوئے، تب تک حج سے حرام ہونے والی چیزیں آپ کے لیے حلال نہیں ہوئیں، اور آپ نے نحر کے دن (دس ذوالحجہ کو) قربانی کی اور طواف افاضہ کیا، اور طواف افاضہ کرنے کے بعد آپ کے لیے حرام ہونے والی ہر چیز حلال ہو گئی، اور لوگوں میں سے جس نے قربانی کی، اور قربانی ساتھ لایا تھا، اس نے بھی اس طرح کیا، جس طرح آپ نے کیا تھا۔

فوائد:...... ❶ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ سے روانگی کے وقت حج مفرد کا احرام باندھا تھا، پھر اس کے ساتھ عمرہ کو ملا لیا، اور تلبیہ کہتے وقت حج سے پہلے عمرہ کا نام لیا، ((لبيك عن عمرة وحج)) اس طرح آپ قارن بن گئے، اور قرآنی اصطلاح اور لغت کی رو سے حج قران کو حج تمتع سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور حج تمتع اگر اصطلاحی معنی میں ہو، تو اس سے مراد ہوگا کہ حج سے پہلے حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور پھر آٹھ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ سے ہی حج کا احرام باندھ لے۔ ❷ جس وقت انسان حج تمتع کرتا ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہے، لیکن اگر اسے قربانی کی استطاعت نہیں ہے تو پھر وہ قربانی کی جگہ دس روزے رکھے گا، تین روزے دس ذوالحجہ سے پہلے، مذاہب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شوافع اور مالک کا نظریہ یہ ہے کہ یہ تین روزے عمرہ سے فراغت کے بعد رکھے جائیں گے، اور بہتر یہ ہے کہ یہ تین روزے حج کا احرام باندھ کر رکھے جائیں، یعنی چھ، سات اور آٹھ ذوالحجہ کا روزہ رکھا جائے، اگر حج کا احرام باندھنے سے پہلے رکھ لے، یعنی حج کا احرام آٹھ ذوالحجہ سے پہلے نہ باندھے اور اس سے پہلے روزے رکھ لے تو پھر بھی درست ہے، اگر عمرہ کے افعال سے فراغت سے پہلے روزے رکھے گا، تو یہ روزے کفایت نہیں کریں گے، اگر یہ روزے دس ذوالحجہ سے پہلے نہ رکھ سکے، تو یہ روزے ایام تشریق (۱۱۔۱۲۔۱۳ ذوالحجہ) کو رکھے جا سکتے ہیں، حنابلہ کا موقف بھی یہی ہے، لیکن ان کے نزدیک عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد سے عید کے دن سے پہلے پہلے رکھنا جائز ہے، اور افضل یہ ہے کہ حج کا احرام باندھ کر آخری روزہ عرفہ نو ذوالحجہ کا ہو) اگر ایام تشریق کے بعد روزے رکھے گا، تو گناہ گار ہوگا، لیکن دم نہیں پڑے گا۔

حنابلہ کے نزدیک اس صورت میں دس روزے مسلسل رکھنے ہوں گے، اور تاخیر کی بنا پر ایک قربانی واجب ہوگی۔

حنفیہ کے نزدیک بھی عمرہ کا احرام باندھ لینے کے بعد سے عید کے دن سے پہلے پہلے رکھنا جائز ہے، اگر کسی نے یہ روزے نہ رکھے اور عید کا دن آ گیا، تو اس کے لیے قربانی ناگزیر ہے، اگر قربانی نہ کر سکے، تو وہ قربانی کے بغیر اپنا احرام کھول دے گا اور صاحب الفقہ ائمہ المذہب الاربعہ کے قول کے مطابق اس پر دو قربانیاں (ہدایہ اولین ص ۲۶۰) لازم آئیں گی، اور بقول امام نووی جب توفیق ہوگی، قربانی کرے گا، اس میں سے باقی سات روزوں کے بارے میں ائمہ کا موقف یہ ہے، (احناف کے نزدیک جب حج سے فارغ ہو کر منیٰ سے مکہ لوٹ آئے، تو سات روزے رکھ لے گا، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ سات روزے وطن واپس آ کر رکھے جائیں گے، مالکیہ کے نزدیک دونوں طرح جائز ہے اور امام شافعی کا ایک قول یہی ہے۔

[2983] ۱۷۵۔(۱۲۲۸) وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

[2983] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: من ساق البدن معه برقم (۱۶۹۱) انظر (التحفة) برقم (۱٦٥٤٥)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[2983] ۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کے حج تمتع اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں کے حج تمتع کی روایت، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح بیان کرتی ہیں۔

۲۵...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ

باب ۲۵: حج قران کرنے والا اس وقت حلال ہوگا، جس وقت حج افراد کرنے والا حلال ہوتا ہے

[2984] ۱۷۶ ـ (۱۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

[2984] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ لوگ حلال ہو چکے ہیں، اور آپ اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے بالوں کو چپکا لیا ہے، اور اپنی ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے، اس لیے میں قربانی کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوسکتا۔''

[2985] (...) وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ.

[2985] یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا؟ آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[2984] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج، باب: التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج لمن لم یکن معه هدی برقم (١٥٦٦) واخرجه كذلك فی باب: فتل القلائد للبدن والبقر برقم (١٦٩٧) واخرجه كذلك فی باب: من لبد راسه عند الاحرام وحلق برقم (١٧٢٥) واخرجه كذلك فی المغازی، برقم (٤٣٩٨) بمعناه۔ واخرجه كذلك فی اللباس، باب: التلبید برقم (٥٩١٦) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، برقم (١٨٠٦) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: تقليد الهدی برقم (٥/ ١٧٢) واخرجه كذلك فی باب: التلبید عند الاحرام برقم (٥/ ١٣٦) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المناسك، باب: من لبد راسه برقم (٣٠٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٠٠)

[2985] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٢٩٧٤)

[2986] ١٧٧ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ ((إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ)).

[2986] ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، کیا وجہ ہے کہ لوگ احرام کھول چکے ہیں، اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنی ہدی کے گلے میں ہار ڈالا ہے، اور اپنے سر کے بال چپکا لیے ہیں، اس لیے میں اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا، جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں۔''

[2987] ١٧٨ـ(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

[2987] ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے اللہ کے رسول! آگے باب کی پہلی روایت جو امام مالک سے مروی ہے کی طرح ہے، ''میں قربانی کرنے تک حلال نہیں ہو سکتا۔''

[2988] ١٧٩ـ(. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُالْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي ((فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ)) هَدْيِي.

[2988]۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے سال اپنی بیویوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، تو میں نے سوال کیا، آپ کو حلال ہونے سے کون سی چیز مانع ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے بال چپکا لیے ہیں اور اپنی ہدی کے گلے میں ہار ڈال دیا ہے، اس لیے میں جب تک اپنی ہدی نحر نہ کرلوں، حلال نہیں ہو سکتا۔''

فائدہ:...... قارن افعال عمرہ کی ادائیگی کے بعد حلال نہیں ہو سکتا، وہ حج افراد کرنے والے کی طرح محرم ہی رہے گا اور دس (١٠) ذوالحجہ کو قربانی کرنے کے بعد احرام کھولے گا۔

[2986] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٧٤)

[2987] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٧٤)

[2988] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٧٤)۔

۲۶...... بَاب: بَيَانِ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ

باب ۲٦ : احصار کی صورت میں احرام کھولنا جائز ہے اور قران کرنا بھی جائز ہے

[2989] ۱۸۰-(۱۲۳۰) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِءٌ عَنْهُ وَأَهْدَى.

[2989]۔ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے دور میں عمرہ کرنے کے لیے نکلے، اور فرمایا: ''اگر مجھے بیت اللہ پہنچنے سے روک دیا گیا، تو ہم اس طرح کریں گے، جیسا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کیا تھا، وہ (مدینہ) سے نکلے اور (میقات سے) عمرہ کا احرام باندھا اور چل دیئے، جب مقام بیداء پر پہنچے، اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، حج اور عمرہ کا معاملہ یکساں ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے، پھر چل پڑے، جب بیت اللہ پہنچے تو اس کے سات چکر لگائے اور صفا اور مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگائے، اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا، ان کی رائے میں ان کے لیے یہی کافی تھا، اور انہوں نے قربانی کی۔

فوائد:...... ❶ احصار کے بارے میں اختلاف ہے، بہت سے صحابہ اور تابعین کے نزدیک جو چیز بھی بیت اللہ تک پہنچنے میں رکاوٹ بنے، دشمن ہو یا مرض و زخم یا کسی قسم کا خوف وخطرہ وہ احصار ہے، اور احناف کا موقف بھی یہی ہے، لیکن امام مالک، امام شافعی، امام احمد کے نزدیک احصار کا تعلق صرف دشمن سے ہے، اس کے سوا کسی صورت میں احرام کھولنا جائز نہیں ہے، ہر صورت میں جب موقعہ ملے گا، بیت اللہ کا طواف کر کے احرام کھولے گا۔ ❷ فتنہ سے مراد جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حجاج بن یوسف کے درمیان جنگ ہونے کا خطرہ ہے، جس کا تعلق ۲۷ھ سے ہے۔ ❸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج قران کیا تھا، اور اس کے لیے صرف ایک سعی کی تھی، جو طواف قدوم کے ساتھ کر لی تھی، بعد میں طواف افاضہ کے ساتھ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کی تھی، اور حج قران کے لیے قربانی دی تھی، جس پر امام ابن حزم رحمہ اللہ کے سوا تمام

[2989] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المحصر، باب: اذا احصر المعتمر برقم (١٨٠٦) واخرجه كذلك في المغازي، باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٨٣) باختصار- انظر (التحفة) برقم (٨٣٧٤)

ائمہ کا اتفاق ہے، امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی صرف متمتع پر لازم ہے، قارن پر قربانی نہیں ہے۔

[2990] ١٨١-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِاللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِاللهِ كَلَّمَا عَبْدَاللهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ خُلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الاحزاب: ٢١] ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ.

[2990]۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جن دنوں حجاج، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کے لیے مکہ پہنچا تھا، عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی، دونوں نے عرض کیا، اگر آپ اس سال حج نہ کریں، تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے، لوگوں میں جنگ ہوگی، جو آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوگی، تو انہوں نے جواب دیا، اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ کھڑی ہوئی، تو میں ویسے کروں گا، جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا، جبکہ قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے تھے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے، پھر وہ (مدینہ سے) چل پڑے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو عمرہ کا تلبیہ کہا، پھر کہا، اگر میرا راستہ چھوڑ دیا گیا، تو میں اپنا عمرہ ادا کروں گا، اور اگر میرے اور عمرہ کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی گئی تو ویسے کروں گا جیسا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا، پھر یہ آیت پڑھی:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:٢١)

''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔'' پھر چل پڑے، جب مقام بیداء کی پشت پر پہنچے، کہنے لگے دونوں

[2990] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی، باب: غزوة الحدیبیة برقم (٤١٨٤) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (٨١٦٩)

(حج اور عمرہ) کا معاملہ یکساں ہی ہے، اگر میرے اور عمرہ کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوئی، تو میرے اور حج کے درمیان بھی رکاوٹ پیدا ہوگی، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی لازم کرلیا ہے، پھر چل پڑے، حتی کہ مقام قُدَید سے ہدی خرید لی، پھر دونوں کے لیے (حج اور عمرہ کے لیے) بیت اللہ اور صفا و مروہ کا ایک ہی طواف کیا، پھر دونوں سے اس وقت تک حلال نہیں ہوئے، حتی کہ دونوں سے حج کرکے نحر کے دن حلال ہوگئے۔

[2991] (. . .) و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

[2991] نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جس سال حجاج، ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کے لیے آیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حج کا ارادہ کیا، اور مذکورہ بالا واقعہ بیان کیا، حدیث کے آخر میں ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے، جس نے حج اور عمرہ اکٹھا کیا، اس کے لیے ایک طواف کافی ہے، اور وہ اس وقت حلال نہیں ہوگا، جب تک دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔

[2992] ۱۸۲-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ اشْهَدُوا قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[2991] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۷۹۸۱)

[2992] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: طواف القارن برقم (۱۶۴۰) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج، باب: اذا اهل بعمرة هل يجعل معها حجا برقم (۵/ ۱۵۸) انظر (التحفة) برقم (۸۲۷۹)

[2992] ۔ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جس سال حجاج، ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلہ میں اترا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حج کرنے کا ارادہ کیا، تو ان سے عرض کیا گیا، لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے، اور ہمیں خطرہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیں گے، تو انہوں نے جواب دیا، ''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں، میں ویسے کروں گا، جیسا رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے، پھر چل پڑے حتی کہ جب مقام بیداء کی بلندی پر پہنچے، کہنے لگے، حج اور عمرہ کی صورت حال یکساں ہی ہے۔

[2993] ١٨٣ ۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهٗ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ.

[2993] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ واقعہ بیان کرتے ہیں اور نبی ﷺ کا تذکرہ صرف حدیث کے آغاز میں کیا ہے جب ان سے کہا گیا کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے تو کہا تب میں ویسے کروں گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور حدیث کے آخر میں یہ بھی نہیں کہا رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا لیث نے اس کا تذکرہ کیا تھا۔

٢٧......بَابُ: فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ

باب ٢٧ : حج افراد اور حج قران

[2994] ١٨٤ ۔(١٢٣١)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي رِوَايَةِ يَحْيٰى قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا.

[2994] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (یحیٰ رحمہ اللہ کی رو سے) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج افراد کا تلبیہ کہا اور (ابن عون کی روایت کی رو سے) رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کا تلبیہ کہا۔

[2993] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: طواف القارن برقم (١٦٣٩) واخرجه كذلك فی باب: من اشترى الهدى من الطريق برقم (١٦٩٣) انظر (التحفة) برقم (٧٥٢٣)

[2994] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٢١)

[2995] ١٨٥ ـ(١٢٣٢) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا**)).

[2995]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا، بکر کہتے ہیں، میں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے کہا، آپ نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا، تو میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ملا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول سنایا، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، تم ہمیں تو بچہ ہی سمجھتے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو لبیك عمرة و حجاً کہتے ہوئے سنا۔

[2996] ١٨٦ ـ(. . .) وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا.

[2996]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا، بکر کہتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے کہا، ہم نے حج کا احرام باندھا، تو میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹا، اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے آگاہ کیا، انہوں نے کہا، ہم تو گویا بچے ہی تھے۔

فائدہ:...... ذوالحلیفہ سے احرام، سب نے حج افراد کا باندھا تھا، بعد میں جب وادئ عقیق میں، حج کے ساتھ عمرہ کا حکم نازل ہوا تو آپ نے حج کے ساتھ عمرہ کو بھی ملا لیا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابتدائی کیفیت بیان کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بعد والی، اس لیے دونوں روایات میں تضاد نہیں ہے، کیونکہ حدیث نمبر ۱۷۴ میں خود حضرت ابن عمر نے بیان کیا ہے اور آپ ﷺ نے حج اور عمرہ کو ملایا تھا۔

[2995] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي، باب: بعث علي بن ابي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد الى اليمن قبل حجة الوداع برقم (٤٣٥٣) و (٤٣٥٤) بمعناه۔ واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: القران برقم (٥/ ١٥٠، ٥/ ١٥١) انظر (التحفة) برقم (٦٦٥٧)

[2996] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٩٨٥)

۲۸...... بَاب: مَا يَلْزَمُ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

باب ۲۸: حج کا احرام باندھنے والے کے لیے، مکہ پہنچ کر، طواف اور سعی لازم ہے

پاکستانی نسخہ ہے: حاجی کے لیے طواف قدوم اور اس کے بعد سعی مستحب ہے

[2997] ۱۸۷۔(۱۲۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا.

[2997]۔ وبرہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک شخص نے آ کر پوچھا، کیا عرفات میں وقوف سے پہلے میرے لیے بیت اللہ کا طواف کرنا درست ہے، انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ تو اس آدمی نے کہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، عرفات پہنچنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہ کر، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے حج کیا، اور عرفات جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، تو کیا تیرے لیے، اگر تیرا، دعویٰ ایمان سچا ہے، نبی اکرم ﷺ کے قول کو اختیار کرنا صحیح ہے یا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول۔

[2998] ۱۸۸۔(...) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ

عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا۔

[2998]۔ وبرہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، میں نے حج کا احرام باندھا ہے، تو کیا میں بیت اللہ کا طواف کروں؟ انہوں نے فرمایا: تیرے لے کیا رکاوٹ ہے؟ اس نے کہا، میں نے

[2997] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: طواف من افراد الحج برقم (۵/ ۲۲۴) انظر (التحفة) برقم (۸۵۵۵)

[2998] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۹۸۷)

فلاں کے بیٹے کو دیکھا ہے، وہ اسے ناپسند کرتا ہے، اور آپ ہمیں اس سے زیادہ محبوب ہیں۔ کیونکہ انہیں ہم نے دنیا کی آزمائش میں پڑتے دیکھا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم میں سے یا تم میں سے کون دنیا کے فتنہ میں مبتلا نہیں ہے؟ پھر فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے حج کا احرام باندھا، اور بیت اللہ کا طواف کر کے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، اگر تم دعویٰ ایمان میں سچے ہو تو تمہارے لیے اللہ کا طریقہ اور اس کے رسول کا طریقہ، فلاں کے طریقہ سے اتباع کے زیادہ لائق ہے۔

فائدہ :...... حج افراد اور حج قران کرنے والے کے لے طواف قدوم، امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد ابن حنبل کے نزدیک واجب نہیں ہے، اگر کوئی شخص ایسے تنگ وقت میں مکہ معظمہ پہنچتا ہے کہ اگر وہ طواف قدوم کرنے لگے، تو اس کا عرفات کا وقوف رہ جائے گا، جو بالا جماع حج کا رکن اعظم ہے، جس کے بغیر حج کالعدم ہے، تو وہ طواف قدوم کیے بغیر عرفات چلا جائے گا، اور اس پر دم لازم نہیں آئے گا، لیکن امام مالک، ابوثور اور بعض شافعی ائمہ کے نزدیک طواف قدوم واجب ہے، اگر یہ رہ جائے تو ایک جانور کی قربانی لازم آتی ہے، قاضی شوکانی نے بھی طواف قدوم کو آپ کے فعل کی بنا پر لازم قرار دیا ہے، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ کا موقف یہ ہے کہ اگر انسان کے پاس ہدی نہیں ہے، تو وہ وقوف عرفات سے پہلے، بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اگر وہ بیت اللہ کا طواف کرے گا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کے پاس قربانی نہیں تھی، انہیں اس طواف کو عمرہ بنانے کا حکم دیا، لہٰذا یہ متمتع ہو جائے گا، مفرد یا قارن نہیں رہے گا، لیکن اگر اس کے پاس قربانی ہو، تو پھر طواف قدوم اور سعی کر سکتا ہے، اس کے بارے میں یہ کہنا وہ مفرد کے لیے طواف قدوم کے قائل نہیں تھے، درست نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فتنہ دنیا میں مبتلا اس لیے قرار دیا گیا ہے، کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں بصرہ کے گورنر بن گئے تھے، جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی عہدہ یا منصب قبول نہیں کیا تھا۔

٢٩...... بَاب: بَيَانِ اَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَّا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَاَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَّايَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُوْمِ وَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ

باب ۲۹: عمرہ کا طواف احرام باندھنے والا سعی سے پہلے طواف کر کے حلال نہیں ہوگا اور حج کا احرام باندھنے والا طوافِ قدوم سے حلال نہیں ہوگا، اسی طرح حج قران والا ہے

[2999] ١٨٩ ـ (١٢٣٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

[2999] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة، باب: قول الله تعالى: ﴿واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى﴾ برقم (٣٩٥) واخرجه كذلك في الحج، باب: صلى النبي ﷺ لسبوعه ركعتين برقم (١٦٢٣) بمعناه۔ واخرجه كذلك في باب: من صلى ركعتي الطواف خلف المقام برقم (١٦٢٧) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: ما جاء في السعي بين الصفا والمروة برقم (١٦٤٥) ←

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

[2999]۔عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا، جو مکہ آ کر عمرہ کرنا چاہتا ہے، اس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی، کیا وہ اپنی بیوی سے تعلقات قائم کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے، بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی، اور صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، اور رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے بہترین نمونہ ہیں، (کوئی انسان سعی سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا)۔

[3000] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[3000] امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے خلاف عمل، اگر کسی جلیل القدر صحابی کا بھی ہو، تو وہ قابل قبول نہیں ہے، آپ ﷺ کے صریح قول اور فعل کی موجودگی میں کسی کا قول و فعل نظر انداز کر دیا جائے گا، آپ ﷺ ہی کے قول و فعل پر عمل ہو گا۔

پاکستانی نسخہ: حج کا احرام باندھنے والا طواف قدوم سے حلال نہیں ہو گا، یہی حکم قارن کا ہے۔

[3001] ۱۹۰۔(۱۲۳۵) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ

← و (۱٦٤٧) باختصار۔ واخرجه كذلك في العمرة، باب: متى يحل المعتمر برقم (۱۷۹۳) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: طواف من اهل بعمرة برقم (٥/ ٢٢٥) واخرجه كذلك في باب: اين يصلي ركعتي الطواف برقم (٥/ ٢٣٥) باختصار واخرجه كذلك في باب: خروج النبي ﷺ الى الصفا من الباب الذي يخرج منه برقم (٥/ ٢٣٥) باختصار۔ واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، برقم (۲۹٥۹) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۷۳٥۲)

[3000] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۹۸۹)

[3001] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: من طاف بالبيت اذا قدم مكة قبل ان ←

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا فَإِنْ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي اَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَؤُنَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

[3001]۔ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک عراقی آدمی نے مجھے یہ کہا، میری خاطر، عروہ بن زبیر سے دریافت کیجیے، ایک آدمی حج کا احرام باندھتا ہے، تو جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے، تو کیا وہ حلال ہو جائے گا یا نہیں؟ اگر وہ تمہیں یہ جواب دیں کہ وہ حلال نہیں ہوگا، تو ان سے کہنا، ایک آدمی اس کا قائل ہے، تو میں نے

← يرجع الى بيته ثم صلى ركعتين ثم خرج الى الصفا برقم (١٦١٤) و (١٦١٥) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: الطواف على وضوء برقم (١٦٤١) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٣٩٠)

عروہ رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا، جو حج کا احرام باندھتا ہے، وہ حج سے فراغت کے بعد حلال ہوگا، میں نے کہا، ایک آدمی کا یہی قول ہے، تو انہوں نے کہا، ان سے کہنا، ایک آدمی بتاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا ہے، اور کیا وجہ ہے حضرت اسماء اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا کیا ہے، میں ان (عروہ) کے پاس آیا، اور ان سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا، یہ سائل کون ہے؟ میں نے کہا، میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا، کیا وجہ ہے وہ خود آ کر مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتا؟ میرا گمان ہے وہ عراقی ہے، میں نے کہا، مجھے معلوم نہیں، انہوں نے کہا، اس نے غلط کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا، تو مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، آپ نے مکہ پہنچ کر سب سے پہلا کام یہ کیا، کہ آپ نے وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا، اور سب سے پہلا کام یہی کیا کہ بیت اللہ کا طواف کیا، پھر وہ حج کے سوا نہیں بنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی کیا، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا، میں نے انہیں دیکھا، انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور وہ حج کے سوا نہیں بنا، پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی سب سے پہلا کام یہی کیا کہ بیت اللہ کا طواف کیا، پھر وہ حج کے سوا نہیں بنا، پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو ایسے کرتے دیکھا، لیکن ان کا حج ہی رہا (یعنی کسی کا حج طواف قدوم سے فسخ ہو کر عمرہ نہیں بنا) پھر آخری شخص جس کو میں نے یہ کام کرتے دیکھا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے حج کو فسخ کر کے عمرہ نہیں بنایا، یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ موجود ہیں، ان سے کیوں نہیں پوچھتے؟ جو صحابہ کرام فوت ہو چکے ہیں، جب وہ مکہ میں قدم رکھتے، بیت اللہ کے طواف سے پہلے کوئی کام نہیں کرتے تھے، پھر وہ حلال نہیں ہوتے تھے، میں نے اپنی والدہ اور خالہ (عائشہ) کو دیکھا ہے، وہ جب آتی ہیں، طواف سے پہلے کوئی کام نہیں کرتی ہیں، اس کے باوجود حلال نہیں ہوتی ہیں، اور مجھے میری والدہ نے بتایا ہے کہ وہ اس کی بہن، زبیر اور فلاں فلاں نے فقط عمرہ کیا، جب انہوں نے رکن اسود کا بوسہ لیا، تو حلال ہو گئے، عراقی نے جو بیان کیا ہے وہ غلط ہے۔

فوائد :...... ❶ اس حدیث سے ثابت ہوا طواف بیت اللہ سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے، امام مالک، امام شافعی، احمد بن حنبل اور محدثین کے نزدیک طواف کے لیے باوضو ہونا شرط ہے، اس کے بغیر طواف نہیں ہوگا۔ احناف کے نزدیک طہارت شرط نہیں ہے بلکہ واجب ہے، اگر بلا طہارت طواف کرے گا تو طواف ہو جائے گا، لیکن ترک واجب کی بنا پر ایک بکری کی قربانی دینی ہوگی۔ ❷ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف یہ ہے کہ جو انسان حج افراد کا احرام باندھتا ہے، اگر وہ قربانی ساتھ نہیں لاتا، اور آ کر بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے، تو اس کا یہ طواف اور سعی عمرہ میں بدل جائیں گے، اور حج فسخ ہو جائے گا، کیونکہ آپ نے حجۃ الوداع میں یہی حکم دیا تھا، کہ جن کے پاس ہدی نہیں ہے، وہ سب حلال ہو جائیں اور اس حدیث کا آخری حصہ ((فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ

حَلُّوا)) وہ رکن اسود کو بوسہ دینے سے فارغ ہو گئے، (حلال ہو گئے) یعنی جب انہوں نے طواف قدوم کر لیا اور اس کے بعد سعی کر لی تو حلال ہو گئے، یہی ابن عباس کا نظریہ ہے، اور جو لوگ حلال نہیں ہوئے، وہ وہی تھے جن کے پاس قربانیاں تھیں، لیکن اکثر ائمہ اور بہت سے صحابہ کرام کا موقف یہ ہے کہ فسخ کا حکم حجۃ الوداع سے خاص ہے، اب طواف کا آغاز کرنے کے بعد حج کو فسخ نہیں کیا جا سکتا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بیت اللہ کے طواف کے بعد اور سعی سے پہلے وہ حلال ہو جائے گا، بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جس کے پاس قربانی نہیں ہے، اور وہ بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے، تو اب اس کو سعی کر کے حلال ہونا پڑے گا، اگر وہ حلال نہیں ہونا چاہتا، تو بیت اللہ کا طواف قدوم نہ کرے، حج کے لیے طواف افاضہ ہی کرے اور حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حلال ہونے والوں میں شمار کیا گیا ہے، یہ اس اعتبار سے تو درست ہے کہ انہوں نے حج تمتع کی نیت کر لی تھی، جس میں عمرہ کر کے انسان حلال ہو جاتا ہے، لیکن بعد میں جب انہیں حیض آنے لگا، تو وہ اپنی اس نیت پر عمل نہیں کر سکیں تھیں، کیونکہ وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی تھیں، اس لیے ان کی طرف حلال ہونے کی نسبت محض نیت اور ارادہ کے اعتبار سے ہے، عملاً ایسا نہیں ہوا، حضرت عروہ نے سب حضرات کے طواف کا تذکرہ کیا ہے، سعی کو نظر انداز کر دیا ہے، کیونکہ یہ تو معلوم ہی ہے، سب نے طواف کے بعد سعی کی تھی، ان کا مقصد صرف یہ بیان کرنا ہے کہ طواف وسعی سے حلال ہونا ضروری نہیں ٹھہرتا، یہ سب حضرات قارن تھے اور ان کے پاس قربانیاں تھیں، اس لے ان کا احرام نہ کھولنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف دلیل نہیں بن سکتا اور نہ ہی اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سعی ضروری نہیں ہے، کیونکہ سعی عمرہ اور حج کا رکن ہے، اس کے بغیر نہ عمرہ ہو سکتا ہے اور نہ حج، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور باقی محدثین رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے، لیکن امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، اور حسن بصری رحمہ اللہ کے نزدیک بھی واجب ہے لیکن رکن نہیں ہے، امام ابن قدامہ کے نزدیک امام احمد کا موقف بھی یہی ہے، اگر رہ جائے تو ایک جانور کی قربانی سے تلافی ہو سکتی ہے۔ بعض صحابہ وتابعین کا نظریہ یہ ہے کہ یہ سنت ہے، نہ رکن ہے اور نہ واجب، سوال یہ ہے کہ جب آپ نے سعی کی ہے تو آپ کے اسوہ حسنہ ہونے کا تقاضا کیا ہے، فقہی موشگافیوں کی بجائے ایک مسلمان کے پیش نظر ہر عمل میں یہ رہنا چاہیے کہ آپ نے یہ کام کیسے کیا، جب کہ یہ فرمان بھی موجود ہے۔

((صَلُّوا كما رايتموني اُصَلِّي)) میری طرح نماز پڑھو، ((خذوا عني مناسككم)) حج میں میرے طرز عمل کو اپناؤ، تو اس لیے ہر کام آپ کے طریقہ کے مطابق کیا جائے گا۔

[3002] ١٩١ - (١٢٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ

[3002] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب ما يفعل من اهل بعمرة واهدى ←

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ)) فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ.

[3002]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے نقل کرتے ہیں، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم احرام باندھ کر چلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی ہے، وہ اپنا احرام برقرار رکھے، اور جو قربانی ساتھ نہیں لایا، وہ حلال ہو جائے۔'' میرے پاس قربانی نہیں تھی، اس لیے میں نے احرام کھول دیا، اور زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی تھی، اس لیے وہ حلال نہ ہوئے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے اپنے (حلال ہونے والے) کپڑے پہن لیے، پھر نکل کر زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھی، تو وہ کہنے لگے، میرے پاس سے چلی جاؤ، تو میں نے کہا، کیا تمہیں اندیشہ ہے کہ میں تم پر جھپٹ پڑوں گی؟

[3003] ۱۹۲۔(...) وحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ.

[3003]۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم حج کا احرام باندھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ پہنچے، آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی، صرف یہ فرق ہے کہ اس روایت میں قُومِي عَنِّي کی جگہ دو دفعہ استرخِيْ عَنِّي ہے، مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا۔

[3004] ۱۹۳۔(۱۲۳۷) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو

← برقم (۲٤٦/٥) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: فسخ الحج برقم (۲۹۸۳) انظر (التحفة) برقم (۱٥۷۳۹)

[3003] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۹۹۲)

[3004] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العمرة، باب: متى يحل المعتمر برقم (۱۷۹٦) انظر (التحفة) برقم (۱٥۷۲۳)

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّ مَوْلٰى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ.

[3004] ۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں، کہ وہ جب بھی حجون سے گزرتیں، میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا، اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے، ہم آپ کے ساتھ اس حال میں یہاں اترے کہ ہمارے خوراک کے تھیلے ہلکے تھے، (خوراک کم تھی) ہماری سواریاں بھی تھوڑی تھیں اور زاد سفر بھی کم تھا، میں، میری بہن عائشہ رضی اللہ عنہا، زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کا ارادہ کیا، جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، ہم حلال ہو گئے، پھر ہم نے (آٹھ ذوالحجہ کو) زوال کے بعد حج کا احرام باندھا، امام صاحب کے استاد ہارون کی روایت میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام کا نام نہیں لیا گیا، حقائب، حقیبة کی جمع ہے، سامان وغیرہ رکھنے کا تھیلا مراد ہے۔

فائدہ:...... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے راستہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حج کو عمرہ سے تبدیل کر لیا، لیکن حضرت عائشہ حیض کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکیں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عمرہ تو کر لیا، لیکن ہدی ساتھ لانے کی وجہ سے حلال نہ ہو سکے، باقی حضرات نے آٹھ ذوالحجہ کو نئے سرے سے حج کا احرام باندھا۔

٣٠...... بَاب فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ

باب ٣٠: حج تمتع کا بیان

[3005] ١٩٤ـ(١٢٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيهَا.

[3005] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٧٣٣)

[3005] ۔ مسلم القری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے اس کی اجازت دی اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اس سے روکتے تھے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، یہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے، ان کے پاس جاؤ، اور ان سے پوچھ لو، تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ ایک بھاری بھرکم اور نابینا عورت تھیں، انہوں نے بتایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رخصت دی ہے۔

[3006] ١٩٥ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ جَمِيعًا

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ.

[3006] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ایک کے استاد نے اپنی روایت میں صرف متعہ کہا، متع الحج نہیں کہا اور دوسرے کے استاد نے کہا، مجھے معلوم نہیں ہے، مسلم قری نے متعہ الحج کہا یا متعۃ النساء۔

[3007] ١٩٦ـ(١٢٣٩) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ.

[3007] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے ساتھ) عمرہ کا تلبیہ کہا اور آپ کے ساتھیوں نے حج کا تلبیہ کہا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جو ساتھی ہدی ساتھ لائے تھے، حلال نہ ہوئے، اور باقی حلال ہو گئے، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں داخل تھے، جو ہدی ساتھ لائے تھے، اس لیے وہ محرم ہی رہے۔

[3008] ١٩٧ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

[3006] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٧٣٣)

[3007] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: فی الاقران برقم (١٨٠٤) واخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج، باب: اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدى برقم (٥/ ١٨١) انظر (التحفة) برقم (٦٤٦٢)

[3008] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٢٩٩٧)

شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا.

[3008] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اور ایک اور آدمی ان لوگوں میں سے تھے، جن کے ساتھ ہدی نہ تھی، اس لیے دونوں حلال ہو گئے، (صحیح بات یہ ہے کہ حضرت طلحہ کے پاس قربانی تھی، جیسا کہ حضرت جابر کی متفق علیہ حدیث ہے)

۳۱...... بَاب: جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

باب ۳۱: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے

[3009] ۱۹۸-(۱۲۴۰) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتْ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ ((قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ)).

[3009] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (جاہلیت کے دور میں) لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین میں سب سے بڑی برائی سمجھتے تھے، اور وہ محرم کے مہینہ کو صفر قرار دیتے اور کہتے تھے، جب اونٹوں کی پشتوں کے زخم ٹھیک ہو جائیں، اور نقش قدم مٹ جائیں یا زخموں کے نشان مٹ جائیں اور ماہ صفر گزر جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لیے عمرہ حلال ہو جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھی چار ذوالحجہ کی صبح (مکہ مکرمہ) پہنچے اور انھوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا، آپ نے انہیں، اس کو عمرہ قرار دینے کا حکم دیا، یہ بات ان کے لیے انتہائی گرانی کا باعث بنی، تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ کس قسم کا حلال ہونا ہے، آپ نے فرمایا: ''مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔''

[3009] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدى برقم (١٥٦٤) واخرجه كذلك في مناقب الانصار، باب: ايام الجاهلية برقم (٣٨٣٢) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدى برقم (٥/ ١٨٠ - ١٨١) انظر (التحفة) برقم (٥٧١٤)

مفردات الحديث ❶ بَرَأَ الدَّبَر: سفر میں اونٹوں کی پشتوں پر سازوسامان لادنے سے، ان کی پشتیں چھل جاتی ہیں، سفر سے واپسی کے بعد کچھ عرصہ آرام ملنے سے وہ زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ ❷ عَفَا الأَثَرَ: لوگوں اور سواریوں کی آمد ورفت سے راستہ پر نشان قدم پڑ جاتے ہیں، اور جب آمد ورفت بند ہو جائے، تو یہ نقش مٹ جاتے ہیں، ایک ماہ کا عرصہ گزرنے پر دونوں کام حاصل ہو جاتے ہیں یا مطلب یہ ہے کہ زخم درست ہونے کے بعد ان کے نشان بھی مٹ جائیں۔ ❸ تَعَاظم: انتہائی ناگواری اور گرانی پیدا ہوگئی، کیونکہ یہ لوگ حج سے پہلے عمرہ کے عادی نہ تھے، بلکہ اس کو جرم وگناہ تصور کرتے تھے، اس سے پہلے ذوالقعدہ میں عمرے کیے گئے ہیں، لیکن ان کے بعد حج نہیں کیا گیا، اس لیے وہاں ناگواری پیدا نہ ہوئی اور نہ ہی رسم جاہلیت پر زد پڑی۔

فائدہ:...... عرب لوگ جنگ وجدال اور لوٹ مار کے عادی تھے، اس لیے مسلسل تین ماہ قتل و غارت اور لوٹ مار سے رکے رہنا ان کے لیے بہت مشکل تھا، اس لیے انہوں نے اس کا حل یہ نکالا کہ حج سے فراغت کے بعد، اس کام کو شروع کرنے کے لیے انہوں نے محرم کو صفر بنا ڈالا، اور اس میں لوٹ مار کی عادت پوری کر لی، اس کے بعد والے مہینہ کو محرم بنا ڈالا اور اس میں عمرہ کر لیتے، قرآن مجید نے اس رسم کو ''نسی'' کا نام دیا ہے، اور اس کو کافرانہ فعل قرار دیا ہے۔

[3010] ۱۹۹-(. . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ ((مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً))

[3010]۔ حضرت ابن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حج کے لیے احرام باندھا، اور چار ذوالحجہ کو پہنچ کر، صبح کی نماز (مکہ مکرمہ میں) ادا کی، جب ﷺ آپ نے صبح کی نماز پڑھ لی تو فرمایا: ''جو حج کے احرام کو عمرہ سے بدلنا چاہتا ہو، وہ اس کو عمرہ کا احرام قرار دے لے۔''

[3011] ۲۰۰-(. . .) وحَدَّثَنَاه إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ كُلُّهُمْ

[3010] اخرجه البخاري في (صحيحه) في تقصير الصلاة، باب: كم اقام النبي ﷺ في حجته برقم (١٠٨٥) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: الوقت الذي وافى فيه النبي ﷺ مكة برقم (٥/ ٢٠١-٢٠٢) انظر (التحفة) برقم (٦٥٦٥)

[3011] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٠٠٠)

عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ وَأَمَّا أَبُو شِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نُهِلُّ بِالْحَجِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ.

[3011]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ سے، کچھ لفظی فرق کے ساتھ بیان کرتے ہیں، روح اور یحییٰ بن کثیر نے تو نصر رحمہ اللہ کی مذکورہ روایت کی طرح یہی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ کہا، لیکن ابوشہاب کی روایت میں ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر چلے، ان سب اساتذہ کی روایت یہی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز بطحاء میں ادا کی، لیکن جہضمی (نصر رحمہ اللہ) کی مذکورہ بالا روایت میں بطحاء کا تذکرہ نہیں ہے۔

[3012] ۲۰۱۔(. . .) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً.

[3012]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی عشرہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے پہنچے، تو آپ نے انہیں، اسے عمرہ بنا دینے کا حکم صادر فرمایا۔

[3013] ۲۰۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِي طَوًى وَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ.

[3013]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز مقام ذوطویٰ میں پڑھی اور آپ چار ذوالحجہ کو پہنچے تھے، اور آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا، جس کے پاس قربانی نہیں ہے، وہ اپنے اس احرام کو عمرہ کا احرام قرار دے لیں۔

[3014] ۲۰۳۔(۱۲٤۱) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ

[3012] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۰۰۰)

[3013] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۰۰۰)

[3014] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: في افراد الحج برقم (۱۷۹۰) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، برقم (۵/ ۱۸۱) انظر (التحفة) برقم (٦٣٨٧)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

[3014] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھالیا ہے، (اس کے لیے الگ سفر نہیں کرنا پڑا) تو جس کے ساتھ قربانی نہیں ہے، وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے (احرام کھول دے) کیونکہ عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو چکا ہے۔''

فائدہ :......اب جاہلیت کے رسم ورواج کے برعکس، حج کے مہینوں میں، تمتع اور قران کی شکل میں حج کے ساتھ عمرہ کیا جاسکتا ہے، اس میں کسی قسم کی قباحت برائی اور گناہ نہیں ہے۔

[3015] حَدَّثَنَا ٢٠٤ ـ (١٢٤٢) مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3015] ۔ابو جمرہ ضبعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حج تمتع کا ارادہ کیا، تو لوگوں نے مجھے اس سے روکا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انھیں نے مجھے حج تمتع کرنے کا مشورہ دیا، پھر میں بیت اللہ کی طرف چل پڑا، عمرہ کر کے سو گیا، تو خواب میں میرے پاس آنے والا (فرشتہ) آیا اور کہا، عمرہ قبول ہے، اور حج مبرور (ہر عیب ونقص اور جرم وگناہ سے پاک) ہے، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اپنے خواب سے آگاہ کیا، انہوں نے کہا، اللہ اکبر، اللہ اکبر، ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، (قبول کیوں نہ ہوتا؟)

[3015] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج، باب: التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج لمن لم یکن معه هدی برقم (١٥٦٧) واخرجه کذلك فی باب: ﴿فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الهدی، فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجعتم تلك عشرة کاملة ذلك لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام﴾ برقم (١٦٨٨) انظر (التحفة) برقم (٦٥٢٧)

۳۲...... بَاب :تَقْلِيدِ الْهَدْيِ وَإِشْعَارِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب ۳۲: احرام کے وقت قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالنا اور کوہان کے دائیں طرف زخم لگانا

[3016] ۲۰۵ـ(۱۲۴۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ.

[3016]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھی، پھر اپنی اونٹنی کو منگوایا اور اس کی کوہان کے دائیں طرف زخم لگایا اور خون کو صاف کر دیا، اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈال دیا، پھر اپنی اونٹنی (سواری) پر سوار ہوئے، جب آپ کی سواری بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی، تو آپ نے حج کا تلبیہ کہا۔

مفردات الحدیث ❶ **اَشْعَرَهَا**: اشعار سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے، علامت ونشانی، آ گاہی واعلام، اور یہاں مقصد ہے، قربانی کے کوہان کے پاس علامت اور نشان کے طور پر، زخم لگانا، تاکہ لوگوں کو اس کے ہدی ہونے کا پتہ چل سکے۔ ❷ **قَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ**: گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالنا۔

فائدہ:...... اونٹ کے کوہان کی دائیں طرف چھری یا کسی اور دھار والا آلہ سے خون بہانا، امام ابوحنیفہ کے سوا تمام ائمہ کے نزدیک مستحب ہے، لیکن امام مالک اونٹ کی کوہان کے بائیں جانب اشعار کرنے کے قائل ہیں، متاخرین احناف نے امام صاحب کے قول (کہ اشعار بدعت ہے، اشعار مثلہ ہے؛) کی تاویل کی ہے، کہ ان کا قول ان لوگوں کے اشعار کے بارے میں ہے، جو انتہائی گہرا زخم لگاتے تھے، جس کی وجہ سے اونٹ کی ہلاکت کا خدشہ ہوتا تھا، وگرنہ امام ابوحنیفہ اشعار کو کیسے مکروہ کہہ سکتے ہیں، جبکہ بکثرت احادیث سے اشعار ثابت ہے، شرح صحیح مسلم، ج ۳، ص ۴۷۲، سعیدی، فتح الملہم ج ۳ ص ۳۱۰۔

اس طرح ہدی کی گردن میں (خواہ بکری ہو) جوتیوں کا ہار ڈالا جائے گا، امام مالک بکری کے گلے میں ہار ڈالنے کے قائل نہیں ہیں۔

[3016] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك، باب: فی الاشعار برقم (۱۷۵۲) و (۱۷۵۳) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الحج، باب: ما جاء فی اشعار البدن برقم (۹۰۶) واخرجه النسائی فی (المجتبی) ی مناسك الحج، باب: ای الشقین یشعر برقم (۵/ ۱۷۰) واخرجه كذلك فی باب: سلت الدم ←

[3017] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَمْ يَقُلْ صَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ.

[3017] امام صاحب اپنے استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے نبی اکرم ﷺ جب ذوالحلیفہ پہنچے، اور نماز ظہر پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۳۳...... بَاب: قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَّا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ

باب ۳۳: ابن عباس سے یہ کہا یہ کیا فتویٰ ہے جو دلوں میں بیٹھ گیا ہے یا لوگوں کو پریشان کر دیا ہے یا انتشار میں ڈال دیا ہے

[3018] ۲۰۶-(۱۲۴۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

[3018]۔ بنو ہجیم کے ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، یہ فتویٰ جو لوگوں کے دلوں میں جم گیا ہے، یا جس نے لوگوں کو پریشان کر دیا ہے، کیا ہے، کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، وہ حلال ہو جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تمہاری ناگواری کے باوجود، تمہارے نبی ﷺ کی سنت (طریقہ) ہے۔

نوٹ:...... اس حدیث کا اور بعد میں آنے والی احادیث ۲۰۸ تک کا مذکورہ بالا باب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پاکستانی نسخوں میں، ان تین حدیثوں پر یہ باب قائم کیا گیا ہے، ابن عباس کو کسی کا کہنا، آپ کا یہ فتویٰ جس نے لوگوں کو پریشان کر دیا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے۔

مفردات الحدیث ❶ تَشَغَّفَتْ: دلوں میں جاگزیں ہو گیا ہے۔ ❷ تَشَعَّبَتْ: پریشان کر دیا ہے۔ ❸ تَشَغَّبَتْ: انتشار وافتراق پیدا کر دیا ہے۔

←عن البدن برقم (٥/ ١٧١) واخرجه كذلك في باب: تقليد الهدى برقم (٥/ ١٧٢-١٧٣) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك، باب: اشعار البدن برقم (٣٠٩٧) انظر (التحفة) برقم (٦٤٥٩)

[3017] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٠٠٦)

[3018] تفرد مسلم في تخريجه- انظر (التحفة) برقم (٦٤٦٠)

[3019] ۲۰۷۔(...)وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

[3019]۔ ابوحسان کہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا، اس مسئلہ کا لوگوں میں چرچا ہو گیا ہے، جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، وہ حلال ہو جائے، طواف عمرہ ٹھہرتا ہے، انہوں نے جواب دیا، تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے، خواہ تمہیں ناگوار گزرے۔

مفردات الحدیث ✲ **تَفَشَّغَ**: پھیل گیا، عام ہو گیا۔

[3020] ۲۰۔(۱۲۴۵)وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ [الحج: ۳۳] قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3020]۔ عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، بیت اللہ کا طواف کرنے والا حاجی ہو یا حاجی نہ ہو (عمرہ کرنے والا ہو) وہ حلال ہو جائے گا، ابن جریج کہتے ہیں، میں نے عطاء سے سوال کیا، وہ کس دلیل کی بنا پر یہ کہتے ہیں؟ عطاء نے جواب دیا، اللہ کے اس فرمان کی رو سے ”قربانی کے پہنچنے کی جگہ بیت اللہ ہے۔“ (سورۂ حج، آیت نمبر ۳۳) میں نے کہا، یہ تو وقوف عرفات کے بعد ہے، عطاء نے جواب دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، یہ وقوف عرفات کے بعد ہو یا پہلے، اور وہ یہ بات نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے لیتے تھے، کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں صحابہ کو حلال ہونے کا حکم دیا تھا۔

فائدہ:...... ان احادیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اس مشہور نظریہ کو بیان کیا گیا ہے کہ ان کے نزدیک اگر کسی نے حج افراد یا حج قران کا احرام باندھا ہے، لیکن وہ میقات سے یا خارج حرم سے ہدی ساتھ نہیں لایا، تو اگر وہ طواف قدوم کرے گا، اسے اس کو عمرہ بنا کر حلال ہونا پڑے گا۔ طواف بیت اللہ کے بعد صرف وہ شخص

[3019] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (٦٤٦٠)

[3020] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی، باب: حجة الوداع برقم (٤٣٩٦) انظر (التحفة) برقم (٥٩٢١)

محرم رہ سکتا ہے، جس کے پاس قربانی کا جانور ہو، گویا وہ حج کا احرام فسخ کر کے، اسے عمرہ بنا دے گا، اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے گا، پھر بعد میں حج کے لیے مکہ مکرمہ سے احرام باندھے گا، امام احمد، امام اسحاق، حافظ ابن حزم، حافظ ابن تیمیہ، حافظ ابن قیم وغیرہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نظریہ کو قبول کیا ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے، زاد المعاد، ج ۲، ص ۱۶۶ تا ۲۰۶

۳۴...... باب: التَّقْصِيرِ فِي الْعُمْرَةِ

باب ۳۴: عمرہ میں بال چھوٹے کروانا

پاکستانی نسخہ: عمرہ کرنے والے کے لیے بال ترشوانا جائز ہے، سر منڈوانا لازم نہیں ہے، اور بہتر یہ ہے تحلیق و تقصیر مروہ پر ہو۔

[3021] ۲۰۹-(۱۲۴۶) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَعْلَمُ هٰذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ.

[3021] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال مروہ کے پاس، تیر کی دھار یا قینچی سے کاٹے تھے؟ تو میں نے انہیں جواب دیا، میرے نزدیک، میرے علم میں تمہارا یہ فعل، تمہارے خلاف دلیل ہے۔

فائدہ:...... انسان جب عمرہ کرتا ہے، تو بال مروہ پر کٹواتا یا منڈواتا ہے، اور حج میں بال منیٰ میں کٹوائے یا منڈوائے جاتے ہیں، اس لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے معلوم ہوا، یہ واقعہ عمرہ کا ہے، جبکہ حضرت معاویہ، حج تمتع اور حج قران سے روکتے تھے، حج افراد کا حکم دیتے تھے، اس لیے حضرت ابن عباس نے فرمایا، یہ واقعہ تمہارے خلاف جاتا ہے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ عمرۃ القضاء یا عمرہ جعرانہ سے تعلق رکھتا ہے، کیونکہ وہ صلح حدیبیہ کے بعد دل سے مسلمان ہو چکے تھے، اگرچہ اسلام کا اظہار فتح مکہ کے وقت کیا ہے، اور حجۃ الوداع میں آپ کے بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں تقسیم کیے تھے اور آپ نے وہیں سر منڈوایا تھا۔

[3022] ۲۱۰-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ

[3021] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، برقم (١٧٣٠) واخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: في الاقران برقم (١٨٠٢) و (١٨٠٣) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: التمتع برقم (٥/ ١٥٣-١٥٤) انظر (التحفة) برقم (١١٤٢٣)

[3022] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٠١١)

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ.

[3022] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال مروہ پر، تیر کے پیکان سے کاٹے تھے، یا میں نے آپ کو دیکھا، مروہ پر آپ کے بال تیر کے پیکان سے کاٹے جا رہے ہیں۔

نوٹ:...... پاکستانی نسخہ میں آنے والی احادیث پر یہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔

۳۵...... باب: جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ

باب ۳۵: حج تمتع اور حج قران کا جواز

[3023] ۲۱۱ ـ(۱۲۴۷)حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا إِلَى مِنًى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

[3023] ۔حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے بلند آواز سے تلبیہ کہتے ہوئے نکلے، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں اس حج کے تلبیہ کو عمرہ قرار دینے کا حکم دیا، ان لوگوں کے سوا جو ہدی لائے تھے، جب ترویہ کا دن آیا اور ہم منیٰ کو چلے تو ہم نے حج کا احرام باندھا۔

[3024] ۲۱۲ ـ(۱۲۴۸)وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہما قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا

[3024] ۔حضرت جابر اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم مکہ پہنچے اور ہم حج کے لیے بلند آواز سے تلبیہ کہہ رہے تھے۔

مفردات الحدیث ❊ نَصْرُخ صراخاً: آواز بلند کر رہے تھے۔

[3023] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۲۲)

[3024] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۲۲)

[3025] (١٢٤٩) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

[3025]۔ ابونضرہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم، متعۃ الحج اور متعۃ النساء کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں، تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نے یہ دونوں متعے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیے ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا تھا، پھر ہم ان کی طرف نہیں لوٹے، یعنی انہیں نہیں کیا۔

فائدہ:...... متعۃ الحج سے مراد، حج تمتع اور حج قران ہے، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حج افراد کی ترغیب دیتے تھے، اور متعۃ النساء کی بحث نکاح کے باب میں آئے گی۔

نوٹ:...... بلند آواز سے تلبیہ کہنے سے مساجد میں ذکر بالجہر پر استدلال کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ تلبیہ کو شرعی حکم کے تحت بلند آواز سے کہا جاتا ہے، اس طرح امام کے سلام پھیرنے کے وقت، بعض دعائیہ کلمات بلند آواز سے کہنے سے استدلال کرنا بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ آپ چند الفاظ ہی بلند آواز سے کہتے تھے، تاکہ سب کو سلام پھیرنے کا علم ہو سکے، باقی تمام دعائیں آہستہ آواز سے ہی کرتے تھے۔ علاوہ ازیں تلبیہ میں یا نماز کے بعد ذکر میں لوگوں کا بیک آواز کی شکل میں آواز بلند کرنا سنت سے ثابت نہیں بلکہ بدعت ہے۔ مسنون یہی ہے کہ ہر شخص الگ الگ بلند آواز سے لبیک کہے اور ذکر کرلے۔

٣٦...... بَابُ: إِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَدْيِهِ

باب ٣٦: نبی اکرم ﷺ کا احرام باندھنا اور ہدی ساتھ لینا

[3026] ٢١٣۔ (١٢٥٠) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ

[3025] اخرجه مسلم فی (صحيحه) فی النكاح، باب: نكاح المتعة وبيان انه ابيح ثم نسخ، واستقر تحريمه الى يوم القيامة برقم (٣٤٠٣) انظر (التحفة) برقم (٣١٠٩)

[3026] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: من اهل فی زمن النبی ﷺ كاهلال النبی ﷺ برقم (١٥٥٨) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الحج، باب: ١٠٩ برقم (٩٥٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٥)

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَ أَهْلَلْتَ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ)).

[3026] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''تم نے احرام کس مقصد سے باندھا؟'' انہوں نے جواب دیا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا احرام باندھا، آپ نے فرمایا: ''اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔''

[3027] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا نَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ.

[3027] مصنف صاحب یہی روایت دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، جس میں بہز اَحْلَلْتُ کی بجائے حَلَلْتُ کہتا ہے۔

[3028] ۲۱۴۔(۱۲۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ وَعَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا)).

[3028] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہتے ہوئے سنا، ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وحجًا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وحجًا،)) میں تیرے پاس عمرہ اور حج کے لیے حاضر ہوں۔ میں تیرے پاس عمرہ اور حج کے لیے بار بار حاضر ہوں۔

[3029] ۲۱۵۔(. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا و قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَنَسٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ)).

[3029] ۔امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں ایک راوی ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا)) کہتا ہے اور دوسرا ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وحَجٍ)) کہتا ہے۔

[3027] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۰۱۶)

[3028] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك، باب: في الاقران برقم (۱۷۹۵) واخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج، باب: القران برقم (۵/ ۱۵۰) انظر (التحفة) برقم (۷۸۱)

[3029] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۵۷۰)

[3030] ٢١٦ـ(١٢٥٢)وحَدَّثَنَا سَعِيْدُوْا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ

عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا.

[3030]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، حضرت ابن مریم علیہ السلام فَجّ الروحاء مقام سے حج یا عمرہ یا دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہیں گے۔
لِيَثْنِيَنَّهُمَا: دونوں کو ملائیں گے۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آمد کے بعد عمرہ اور حج کریں گے۔

[3031] (. . .)وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ.

[3031] امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، اس میں ہے، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔

[3032] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[3032] امام صاحب ایک اور استاد سے روایت کرتے ہیں، جس کے الفاظ مذکورہ بالا دونوں حدیث کی طرح ہیں۔

٣٧...... بَاب: بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَمَانِهِنَّ

باب ٣٧: نبی اکرم ﷺ کے عمروں کی تعداد اور ان کا زمانہ (وقت)

[3033] ٢١٧ـ(١٢٥٣) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا

[3030] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٢٩٣)

[3031] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٢٩٣)

[3032] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٢٩٣)

[3033] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج، باب: كم اعتمر النبی ﷺ برقم (١٧٧٨ـ ١٧٧٩ـ١٧٨٠) واخرجه كذلك فی الجهاد، باب: من قسم الغنيمة فی غزوه وسفره برقم (٣٠٦٦)

عَنْ قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

[3033] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے، اور اپنے حج والے عمرہ کے سوا، سب کے سب ذوالقعدہ میں کیے، ایک حدیبیہ والا عمرہ یا حدیبیہ کے وقت کا عمرہ ذوالقعدہ میں کیا، دوسرا اگلے سال ذوالقعدہ میں کیا، تیسرا جعرانہ سے، جہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم کی تھیں، ذوالقعدہ میں کیا، اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ (ذوالحجہ میں) کیا۔

[3034] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ.

[3034] قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے کتنے حج کیے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، (مدینہ سے) صرف ایک حج اور چار عمرے کیے، آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[3035] ۲۱۸۔(۱۲۵٤)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى.

[3035] ۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کتنے غزوات میں حصہ لیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، سترہ (۱۷) میں، اور حضرت

←واخرجه كذلك في المغازي، باب: غزوة الحديبية وقول الله تعالى: ﴿لقد رضي الله عن المومنين اذا يبايعونك تحت الشجرة﴾ برقم (٤١٤٨) واخرجه ابو داود في (سننه) في الحج، باب: العمرة برقم (١٩٩٤) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج، باب: ما جاء كم عن حج النبي ﷺ برقم (٨١٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٣)

[3034] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٠٢٣)

[3035] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي، باب: غزوة العشيرة او العسيرة برقم←

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) انیس (۱۹) غزوات میں شرکت کی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے، ابن اسحاق کہتے ہیں، ایک حج مکہ میں کیا تھا۔

[3036] ۲۱۹ـ(۱۲۵۵) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُوعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَعَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ.

[3036] ـ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے، اور ہم ان (عائشہ) کے مسواک کرنے کی آواز سن رہے تھے، وہ مسواک کر رہی تھی، میں نے پوچھا، اے ابوعبدالرحمٰن! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رجب میں عمرہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آواز دی، اے امی جان! جو کچھ ابوعبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں، کیا وہ آپ سن نہیں رہیں ہیں؟ انہوں نے پوچھا، وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا، وہ کہتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ رجب میں کیا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ تعالیٰ، ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے، مجھے اپنی زندگی کی قسم! آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا، اور آپ نے جو عمرہ بھی کیا، یہ ان کے ساتھ تھے، عروہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سن رہے تھے، لیکن انہوں نے، لا یا نعم (نہ یا ہاں) نہ کہا، خاموش رہے۔

فائدہ:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں، پہلا عمرہ ۶ھ میں صلح حدیبیہ کے سال، ذوالقعدہ میں، جو محض اجر و ثواب کے لحاظ سے ہوا، عملاً آپ کو ساتھیوں سمیت روک دیا گیا، دوسرا اگلے سال ۷ھ ذوالقعدہ میں جو قضا (صلح) کے

← (۳۹۴۹) واخرجه كذلك في باب: حجة الوداع برقم (٤٤٠٤) واخرجه كذلك في باب: كم غزا النبي ﷺ برقم (٤٤٧١) واخرجه مسلم في (صحيحه) في الجهاد والسير، باب: عدد غزوات النبي ﷺ برقم (٤٦٦٩) و (٤٦٧٠) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الجهاد، باب: ما جاء في غزوات النبي ﷺ وكم غزا برقم (١٦٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣٦٧٩)

[3036] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العمرة، باب: كم اعتمر النبي ﷺ برقم (١٧٧٦) ←

نتیجہ میں ہو، اس لیے عمرہ القضاء کہلایا، تیسرا ۸ ھ میں فتح مکہ کے بعد جعرانہ سے کیا، اور چوتھے عمرہ کا احرام، حج کے ساتھ ذوالقعدہ میں باندھا، اگرچہ ادا، ذوالحجہ میں کیا گیا، اوران سب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ شریک تھے لیکن ایک عمرہ کو رجب میں قرار دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے، بسا اوقات انسان ایک واقعہ میں شریک ہوتا ہے، لیکن اس کے وقت ماہ یا سال کو بھول جاتا ہے، اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار کر لی۔

[3037] ۲۲۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ يَا أَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

[3037]۔ مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے، دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس تشریف فرما ہیں، اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں، تو ہم نے ان (ابن عمر) سے ان کی نماز کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے جواب دیا، بدعت ہے، عروہ نے ان سے پوچھا، اے ابو عبدالرحمٰن! رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، چار، ان میں سے ایک رجب میں کیا تھا، تو ہم نے ان کی تغلیط اور تردید کو مناسب نہ سمجھا، اور ہم نے حجرہ میں حضرت عائشہ کے مسواک کی آواز سنی، تو عروہ نے پوچھا، اے ام المؤمنین! کیا آپ سن نہیں رہی ہیں، کہ ابو عبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے پوچھا، کیا کہہ رہے ہیں؟ عروہ رحمہ اللہ نے کہا، وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے، ان میں ایک رجب میں تھا، انہوں نے جواب دیا، اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے! وہ ہر عمرہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، اور آپ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

← بمعناه باختصار۔ واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الحج، باب: ما جاء فی عمرة رجب برقم (۹۳۶) بمعناه باختصار۔ واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المناسك، باب: العمرة فی رجب برقم (۲۹۹۸) بمعناه باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۷۳۲۱) و (۱۶۳۷۴)

[3037] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العمرة، باب: کم اعتمر النبی ﷺ برقم (۱۷۷۵) ←

فائدہ: ......لوگ اجتماعی طور پر مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، اس مخصوص صورت کو کہ لوگ مسجد میں جمع ہو کر نماز چاشت ادا کریں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بدعت قرار دیا، جس سے معلوم ہوا، صحابہ کرام کسی عبادت کے لیے اپنی طرف سے مخصوص شکل بنا لینے کو بھی بدعت قرار دیتے تھے، گویا کہ یہ بدعت اصلی اور ذاتی نہیں تھی، بلکہ بدعت وصفی تھی، جو اپنے اصل اور ذات کے اعتبار سے تو ثابت ہوتی ہے، لیکن مخصوص ہیئت اور کیفیت اپنی طرف سے وضع کر لی جاتی ہے، وگرنہ چاشت کی نماز تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا ثابت ہے، جیسا کہ چاشت کی نماز کی بحث میں گزر چکا ہے۔

٣٨...... بَاب: فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

باب ٣٨: ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

[3038] ٢٢١-(١٢٥٦) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا ((مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا)) قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ ((فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً)).

[3038]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کو (جس کا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نام بتایا تھا، راوی نام بھول گیا ہے) فرمایا: ''تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے میں کیا رکاوٹ پیش آئی؟'' اس نے جواب دیا، ہمارے پاس پانی لانے والے دو ہی اونٹ تھے، ایک پر میرا خاوند اور بیٹا حج کرنے کے لیے چلے گئے اور ایک اونٹ ہمارے لیے پانی لانے کے لیے چھوڑ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، کیونکہ ماہ رمضان میں عمرہ کرنا، حج کے (ثواب کے) برابر ہے۔

← باختصار۔ واخرجه كذلك فى المغازى، باب: عمرة القضاء برقم (٤٢٥٣ و ٤٢٥٤) واخرجه ابو داود فى (سننه) فى المناسك، باب: العمرة برقم (١٩٩٢) باختصار۔ واخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الحج، باب: ما جاء فى عمرة رجب برقم (٩٣٧) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (٧٣٨٤)

[3038] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى العمرة، باب: عمرة رمضان برقم (١٧٨٢) والنسائى فى (المجتبى) فى الصيام باب الرخصة فى انه يقال لشهر رمضان: رمضان برقم (٤/ ١٣١) انظر (التحفة) برقم (٥٩١٣)

[3039] ۲۲۲-(. . .) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ ((مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا)) قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ ((فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي)).

[3039]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری عورت جسے ام سنان کہا جاتا تھا، پوچھا: ''تجھے ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا؟'' اس نے جواب دیا، ابوفلاں (یعنی اس کا خاوند) کے پاس دو ہی پانی لانے والے اونٹ تھے، ان میں سے ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے نے حج کا ارادہ کیا، دوسرے پر ہمارا غلام (باغ کو) پانی پلاتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ماہ رمضان میں عمرہ کرنا، حج کے یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

فائدہ:...... عمرہ سال کے تمام مہینوں میں ہوسکتا ہے، لیکن اگر رمضان میں عمرہ کیا جائے، تو رمضان کی برکات و رحمتوں کے نتیجہ میں اس کا اجر وثواب حج کے برابر ہوتا ہے، یعنی حج کے فوائد و برکات میسر آتے ہیں، اگرچہ اس کے حج کا فریضہ ادا نہیں ہوتا، حج اپنے وقت پر کرنا ہوگا۔

۳۹...... بَاب: اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

باب ۳۹: پسندیدہ طرز عمل یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں بالائی حصہ سے داخل ہو اور نشیبی حصہ سے نکلے (تاکہ آمد و رفت الگ الگ راستوں سے ہو)

[3040] ۲۲۳-(۱۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

[3039] اخرجه البخاری فی (صحيحه) باب: حج النساء برقم (۱۸۶۳) انظر (التحفة) برقم (۵۸۸۷)

[3040] طريق ابی بكر بن ابی شيبة وطريق ابن نمير تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۹۶۷) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: من اين يخرج من مكة برقم (۱۵۷۶) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: دخول مكة برقم (۱۸۶۶)

[3040]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) درخت والے راستہ سے نکلتے اور مَعرس کے راستہ سے واپس آتے، اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو بلند گھاٹی، کے راستہ سے داخل ہوتے اور نشیبی گھاٹی سے نکلتے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت کے لیے اپنے شہر یا گاؤں سے نکلنے اور واپس آنے کا راستہ بدلنا بہتر ہے، اس طرح عبادت گاہ کا راستہ، آمدورفت کے لیے الگ الگ ہونا پسندیدہ ہے، حج اور عیدین کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر عمل فرماتے تھے، لیکن اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر کوئی گناہ نہیں ہے۔

[3041] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ.

[3041]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے نقل کرتے ہیں، اور زہیر کی روایت میں وضاحت ہے کہ وہ بلند گھاٹی جو بطحاء کے پاس ہے۔

[3042] ۲۲۴-(۱۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

[3042]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تک پہنچے، تو اس کے بالائی حصہ سے داخل ہوئے اور نشیبی یا پست حصہ سے نکلے۔

[3043] ۲۲۵-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ.

[3041] تقدم تخريجه

[3042] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الحج باب: من اين يخرج من مكة برقم (١٥٧٧) وابو داود فى (سننه) فى المناسك، باب: دخول مكة برقم (١٨٦٩) والترمذى فى (جامعه) فى الحج باب: ما جاء فى دخول النبى ﷺ مكة من اعلاها وخروجه من اسفلها برقم (٨٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٢٣)

[3043] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الحج باب: من اين يخرج من مكة برقم (١٥٧٨) وابو داود فى (سننه) فى المناسك باب: دخول مكة برقم (١٨٦٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٩٧)

[3043] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال کداء مکہ کا بالائی حصہ سے داخل ہوئے، ہشام بیان کرتے ہیں، میرے والد محترم، دونوں جانبوں (بالائی ونشیبی) سے داخل ہوتے تھے، اور وہ اکثر طور پر بالائی حصہ کی راہ سے داخل ہوتے۔

نوٹ:...... مکہ کی بلند جانب کَدَاء ہے اور پست جانب کُدیٰ۔

۴۰...... بَاب: اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا

باب ٤٠: مکہ میں داخلہ کے وقت بہتر ہے رات ذوطویٰ میں گزاری جائے، اور دن کو داخل ہوتے وقت غسل کیا جائے

[3044] ٢٢٦-(١٢٥٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ.

[3044] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات، صبح ہونے تک ذی طویٰ میں بسر کی، پھر مکہ میں داخل ہوئے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے، ابن سعید کی روایت ہے حتی صبح کی نماز پڑھی، یحییٰ کہتے ہیں، یا یہ کہا حتی کہ صبح ہوگئی۔

[3045] ٢٢٧-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ.

[3044] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: دخول مكة نهارا او ليلا برقم (١٥٧٤) انظر (التحفة) برقم (٨١٦٥)

[3045] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: الاهلال مستقبل القبلة برقم (١٥٥٣) وفي باب: برقم (١٥٧٣) وفي باب: من نزل بذي طوى اذا رجع من مكة برقم (١٧٦٩) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: دخول مكة برقم (١٨٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٥١٣)

[3045] ۔ نافع سے روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی مکہ تشریف لاتے، رات ذی طویٰ میں گزارتے، صبح کے بعد غسل کرتے، پھر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل بھی یہی بیان کرتے۔

فائدہ :...... مکہ معظمہ میں داخلہ کے آداب میں سے ہے کہ انسان رات ذی طوی میں گزارے، صبح کی نماز وہیں پڑھے، پھر غسل کر کے دن کے وقت مکہ میں داخل ہو، امام مالک کے سوا، باقی ائمہ کے نزدیک یہ غسل مکہ معظمہ کے لیے ہے، اس لیے حیض و نفاس والی عورت کے لیے بھی مستحب ہے اور امام مالک کے نزدیک خانہ کعبہ کے طواف کے لیے ہے، اس لیے حیض و نفاس والی عورت کے لیے غسل نہیں ہے، کیونکہ وہ طواف نہیں کر سکتیں، اس طرح بعض شوافع کے سوا، سب کے نزدیک دن کے وقت داخل ہونا، بہتر ہے۔

[3046] ۲۲۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ.

[3046] ۔ حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لاتے، تو پڑاؤ ذی طویٰ پر کرتے، وہیں رات بسر کرتے حتی کہ صبح کی نماز پڑھتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز گاہ ایک بڑے ٹیلے پر ہے، اس مسجد میں نہیں، جو وہاں بنا دی گئی ہے، لیکن اس کے نیچے ایک بڑے ٹیلے پر۔

مفردات الحدیث
✲ أَكَمَةٌ غَلِيظَةٌ: پختہ بلند ٹیلہ۔

[3047] ۲۲۹۔(۱۲۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ

[3046] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: المساجد التي على طرف المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي ﷺ برقم (٤٨٤) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: دخول مكة برقم (٤/ ١٩٩) انظر (التحفة) برقم (٨٤٦٠)

[3047] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: المساجد التي على طرف المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي ﷺ برقم (٤٩٢) انظر (التحفة) برقم (٨٤٦٢)

الَّذِي بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ.

[3047]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نافع کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف اس پہاڑ کی دونوں چوٹیوں کے درمیان رخ کیا، جو ان کے اور بڑے پہاڑ کے درمیان تھا، اور جو مسجد وہاں بنا دی گئی ہے، اس کو ٹیلے کے کنارے کی مسجد کے بائیں طرف کرتے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلہ پر ہے، اس ٹیلہ سے کم وبیش دس ہاتھ چھوڑ کر، پھر طویل پہاڑ کی دو چوٹیوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے، جو تیرے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

۴۱...... بَابُ: اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ فِي الْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ مِنَ الْحَجِّ

باب ۴۱: عمرہ کے طواف اور حج کے پہلے طواف میں رمل کرنا مستحب (بہتر پسندیدہ) ہے

[3048] ۲۳۰۔(۱۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

[3048]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے، تو تین چکروں میں رمل کرتے اور چار میں عام چال چلتے، اور جب صفا اور مروہ کے چکر لگاتے تو وادی کے اندر دوڑتے (نشیبی جگہ جس کی نشاندہی سبز ٹیوبوں سے کی گئی ہے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح کرتے تھے۔

فائدہ:...... عمرہ یا حج کرنے والا جب مکہ مکرمہ پہنچ جائے گا تو وہ بیت اللہ میں جا کر سب سے پہلے، طواف قدوم جسے طواف ورود اور طواف تحیہ بھی کہتے ہیں، کرے گا، تین چکروں میں قوت وطاقت کے اظہار والی تیز چال چلے گا، اور بعد والے چار چکروں میں عام چال چلے گا، (پورے طواف میں اضطباع کرے گا، جس کی تفصیل گزر چکی ہے)

[3049] ۲۳۱۔(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

[3048] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٩٦٨)

[3049] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: من طاف بالبيت اذا قدم مكة قبل ان←

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

[3049] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ حج اور عمرہ کے لیے پہنچتے ہی طواف کرتے، تو بیت اللہ کے تین چکر تیز چل کر لگاتے، پھر چار چکر معمول کی چال سے لگاتے، پھر دو رکعت طواف ادا فرماتے، اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگاتے۔

[3050] ۲۳۲۔(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ.

[3050] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ پہنچتے دیکھا، جب پہنچتے ہی پہلا طواف کرتے، جب حجر اسود کا استلام کرتے، (بوسہ دیتے) سات میں سے تین چکروں میں رمل کرتے۔

[3051] ۲۳۳۔(۱۲۶۲)وحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

[3051] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا، اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے۔

[3052] ۲۳۴۔(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

← يرجع الى بيته ثم صلى ركعتين ثم خرج الى الصفا برقم (١٦١٦) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: الدعاء في الطواف برقم (١٨٩٣) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: كم يمشي برقم (٥/ ٢٢٩) انظر (التحفة) برقم (٨٤٥٣)

[3050] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: استلام الحجر الاسود حين يقدم مكة اول ما يطوف ويرمل ثلاثا (١٦٠٣) في (المجتبى) في مناسك الحج باب: الخبب في الثلاثة من السبع برقم (٥/ ٢٣٠) انظر (التحفة) برقم (٦٩٨١)

[3051] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٣٥)

[3052] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: في الرمل برقم (١٨٩١) انظر (التحفة) برقم (٧٩٠٦)

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهُ.

[3052] ۔نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا تھا۔

[3053] ۲۳۵۔(۱۲۶۳) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ.

[3053] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے تین چکروں میں حجر اسود سے اس تک پہنچنے تک رمل کیا۔

[3054] ۲۳۶۔(...) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

[3054] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا۔

[3055] ۲۳۷۔(۱۲۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ

[3053] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الحج باب: ما جاء فى الرمل من الحجر الى الحجر برقم (۸۵۷) والنسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج باب: الرمل من الحجر الى الحجر برقم (۵/ ۲۳۰) وابن ماجه فى (سننه) فى المناسك باب: الرمل حول البيت برقم (۲۹۵۱) انظر (التحفة) برقم (۲۵۹۴)

[3054] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۳۰۴۲)

[3055] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى المناسك باب: فى الرمل برقم (۱۸۸۵) انظر (التحفة) برقم (۵۷۷۶)

الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ حَتَّى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ.

[3055]۔ ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، بتلایئے کیا بیت اللہ کے تین چکروں میں رمل کرنا، اور چار چکروں میں چلنا، کیا سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم اس کو سنت خیال کرتی ہے، انہوں نے جواب دیا، وہ ٹھیک بھی کہتے ہیں اور غلط بھی، میں نے پوچھا، آپ کے قول صَدَقُوا وَكَذَبُوا (سچ بھی اور جھوٹ بھی) کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ (عمرة القضاء کے لیے) مکہ تشریف لائے، تو مشرکوں نے کہا، محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھی کمزور ہونے کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکیں گے، مشرک آپ سے حسد رکھتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ساتھیوں کو حکم دیا، تین چکروں میں رمل کریں اور چار عام چال چلیں، میں نے آپ سے پوچھا، اے ابن عباس! مجھے صفا اور مروہ کے درمیان سوار ہو کر چکر لگانے کے بارے میں بتایئے، کیا وہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم اس کو سنت سمجھتی ہے، انہوں نے کہا، وہ سچے اور جھوٹے ہیں، میں نے پوچھا، آپ کے اس قول وہ سچے اور جھوٹے ہیں، کا کیا مقصد ہے؟ انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے، وہ کہہ رہے تھے، یہ محمد ﷺ ہیں، حتی کہ نوجوان عورتیں بھی گھروں سے نکل آئیں، اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ہٹانے کے لیے لوگوں کو مارا نہیں جاتا تھا جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ سوار ہو گئے، پیدل چل کر سعی کرنا افضل ہے۔

فائدہ:...... طواف عمرہ اور طواف قدوم میں، پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل (مونڈھے ہلاتے ہوئے، آہستہ آہستہ دوڑنا، جمہور جن میں ائمہ اربعہ شامل ہیں کے نزدیک آپ سے ثابت ہے، اس لیے مسنون ہے، لیکن رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لیے ہے، عورتوں کے لیے نہیں ہے، اس کے آغاز کا سبب وہی ہے، جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے، لیکن جب یہ مشرکین کو دکھانے کے لیے کیا گیا تھا، تو اس وقت حجر اسود سے رکن یمانی تک کیا گیا آگے رکن یمانی سے حجر اسود تک نہیں کیا گیا۔ گویا چکر مکمل نہیں تھا، بعد میں آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر، حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا تھا، اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا

موقف صحابہ وتابعین اور ائمہ میں سے کسی نے قبول نہیں کیا، ہاں بعض تابعین مثلاً طاؤس عطاء، حسن بصری اور سعید بن جبیر وغیرہم کے نزدیک رمل حجر اسود سے رکن یمانی تک ہے، اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ جو لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی سوار ہو کر سنت سمجھتے ہیں، وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، تو اس کا مقصد یہ ہے کہ عام طور پر سعی پیدل چل کر ہی کی جاتی ہے، اور یہی افضل ہے، لیکن کسی عذر یا ضرورت کے لیے سوار ہو کر کر لینا بھی سنت ہے، لیکن سنت عام قرار دینا درست نہیں ہے۔

[3056] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُونَهُ.

[3056] امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے نقل کرتے ہیں کہ لیکن اس میں یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''مکہ کے لوگ حاسد تھے، یہ نہیں کہا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد رکھتے تھے۔

[3057] ٢٣٨ ـ (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا.

[3057] ـ ابو طفیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، آپ کی قوم یہ سمجھتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگائے اور یہ سنت ہے، انہوں نے جواب دیا، انہوں نے سچ کہا اور جھوٹ بھی بولا۔

[3058] ٢٣٩ ـ (١٢٦٥) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أُرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَصِفْهُ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدَعُّونَ عَنْهُ وَلَا يُكْرَهُونَ.

[3058] ـ ابو طفیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، انہوں نے کہا، مجھے دیکھنے کی کیفیت بتاؤ، میں نے کہا، میں نے آپ کو مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا، لوگوں نے آپ کو گھیرا ہوا تھا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے، لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور نہیں ہٹایا جاتا تھا، یا دھکے نہیں دیے جاتے تھے، نہ دور رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

[3056] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٠٤٤)

[3057] تقدم تخريجه برقم (٣٠٤٤)

[3058] تقدم تخريجه برقم (٣٠٤٤)

مفردات الحدیث ❶ لَا يُدْعُونَ عنه: دور ہٹانے کے لیے دھکے دیتے جاتے تھے۔ ❷ لَا يُكْرَهون: دور رہنے پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا اور انہیں سرزنش اور ڈانٹ ڈپٹ نہیں کی جاتی تھی۔

۴۲...... بَاب اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ دُونَ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

باب ٤٢: طواف میں دونوں یمانی رکنوں کا استلام مستحب باقی دونوں کا نہیں

[3059] ٢٤٠-(١٢٦٦) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَبْجَرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ

لِابْنِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ.

[3059]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی مکہ مکرمہ تشریف لائے اور انہیں یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر ڈالا تھا، مشرکوں نے کہا، کل تمہارے ہاں ایسے لوگ آئیں گے، جنہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے، اور انہیں اس سے تکلیف پہنچی ہے، تو وہ حجر کی طرف بیٹھ گئے، نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو تین چکروں میں رمل کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا: ''رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عام چال چلیں (کیونکہ مشرکوں کو نظر نہیں آ سکتے تھے) تاکہ مشرکین کو ان کی قوت، طاقت کا مشاہدہ کر لیں، مشرکین (دیکھ کر) کہنے لگے، یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تمہارا خیال تھا کہ بخار نے انہیں کمزور کر دیا ہے، یہ تو فلاں فلاں سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آپ نے تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم محض ان پر شفقت فرماتے ہوئے نہیں دیا۔

[3059] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: كيف كان بدء الرمل برقم (١٦٠٢) وفي المغازي باب: عمرة القضاء برقم (٤٢٥٦) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: في الرمل برقم (١٨٨٦) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: العلة التي من اجلها سعى النبي ﷺ بالبيت برقم (٥/ ٢٣١) انظر (التحفة) برقم (٥٤٣٨)

[3060] ٢٤١-(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

[3060]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعی اور بیت اللہ کے طواف میں رمل صرف مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کے لیے کیا تھا۔

٤٣...... بَابُ اسْتِحْبَابِ اِسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ

باب ٤٣: طواف میں دو یمانی رکنوں کا استلام مستحب ہے

[3061] ٢٤٢-(١٢٦٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

[3061]۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف دو یمانی رکنوں کا استلام کرتے دیکھا ہے۔

[3062] ٢٤٣-(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ.

[3062]۔حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ بنو جمح کے گھروں کی طرف سے بیت اللہ کے ارکان سے صرف حجر اسود اور اس کے ساتھ والے رکن کا استلام کرتے تھے۔

[3060] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: ما جاء فی السعی بين الصفا والمروة برقم (١٦٤٩) وفی المغازی باب: عمرة القضاء برقم (٤٢٥٧) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: السعی بين الصفا والمروة برقم (٥/ ٢٤٢) انظر (التحفة) برقم (٥٩٤٣)

[3061] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: من لم يستلم الا الركنين اليمانين برقم (١٦٠٩) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: استلام الاركان برقم (١٨٧٤) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: مسح الركنين اليمانين برقم (٥/ ٢٣٢) انظر (التحفة) برقم (٦٩٠٦)

[3062] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: ترك استلام الركنين الآخرين برقم (٥/ ٢٣٢) وابن ماجه فی (المناسك) باب استلام الحجر برقم (٢٩٤٦) انظر (التحفة) برقم (٦٩٨٨)

[3063] ٢٤٤-(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ.

[3063] حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے تھے۔

[3064] ٢٤٥-(١٢٦٨)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ.

[3064]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دو رکنوں، یمانی اور حجر کا استلام کرتے دیکھا ہے، میں نے ان کا استلام شدت (بھیڑ) اور آسانی کسی صورت میں ترک نہیں کیا۔

فائدہ:...... جہاں تک ممکن ہو، حجر اسود کا استلام کرنا چاہیے یعنی بوسہ لینا چاہیے لیکن اگر بھیڑ اور اژدھام کی بنا پر دھکم پیل اور دوسروں کو تکلیف دیے بغیر ممکن نہ ہو، تو پھر استلام نہیں کرنا چاہیے، رکن یمانی کو تو صرف ہاتھ لگانا ہوتا ہے، اس لیے اس میں زیادہ دقت پیش نہیں آتی، لیکن حجر اسود کو بوسہ دینا ہوتا ہے، اس لیے یہاں، بہت بھیڑ ہو جاتی ہے، جس کی بنا پر اس کو ہاتھ لگا کر، ہاتھ چومنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

[3065] ٢٤٦-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

[3065]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو ہاتھ لگا کر پھر ہاتھ کو چومتے دیکھا، انہوں نے بتایا، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا، میں نے کبھی اسے ترک نہیں کیا۔

[3063] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: استلام الركنين في كل طواف برقم (٥/ ٢٣٢) انظر (التحفة) برقم (٧٨٨٠)

[3064] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: الرمل في الحج والعمرة برقم (١٦٠٦) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: ترك استلام الركنين الآخرين برقم (٥/ ٢٣٢) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٢)

[3065] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٩١٠)

[3066] ٢٤٧-(١٢٦٩)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ: اَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ: اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ.

[3066] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو رکن یمانی کے سوا کا استلام کرتے نہیں دیکھا۔

فائدہ:......حجر اسود اور رکن یمانی کو تغلیبا رکنان یمانیان کہہ دیا جاتا ہے، چونکہ یہ دونوں ابراہیمی بنیادوں پر ہیں، اس لیے ان کا استلام کیا جاتا ہے، اور حجر اسود کو دوہری فضیلت حاصل ہے، اس لے، اس کو صرف ہاتھ ہی نہیں لگایا جاتا بلکہ بالاتفاق اس کو بوسہ دینا مسنون ہے، اگرچہ بعض صحابہ چاروں کونوں کا استلام کرتے تھے، لیکن ائمہ میں سے کسی نے اس کو قبول نہیں کیا۔

٤٤...... بَاب: إِسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

باب ٤٤: طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

[3067] ٢٤٨-(١٢٧٠)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ.

[3067] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا، پھر فرمایا، ہاں اللہ کی قسم! مجھے خوب پتہ ہے تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا، تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا، ہارون کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عمرو نے کہا، اس طرح مجھے یہ روایت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے سنائی، (اسلم حضرت عمر کے آزاد کردہ غلام ہیں۔)

[3066] تقدم

[3067] طريق حرملة بن يحيى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٥٢٤) وطريق هارون بن سعيد الايلى اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الحج باب: الرمل فى الحج والعمرة برقم (١٦٠٥) وفى باب: تقبيل الحجر برقم (١٦١٠) انظر (التحفة) برقم (١٠٣٨٦)

[3068] ٢٤٩-(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ.

[3068] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا اور فرمایا: میں تمہیں بوسہ دے رہا ہوں، حالانکہ میں جانتا ہوں تو یقیناً ایک پتھر ہے،لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا ہے۔

[3069] ٢٥٠-(. . .)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ
عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ.

[3069] ۔عبد اللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں، میں نے اصلع یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے دیکھا، اور وہ کہہ رہے تھے، اللہ کی قسم! میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، جبکہ میں خوب جانتا ہوں، تو ایک پتھر ہے، اور یقیناً نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے تجھے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے بوسہ نہ دیتا،مقدمی اور ابو کامل کی روایت میں، اصلع کی بجائے اُصَیْلِعَ ہے (جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے ہوں، اسے اَصْلَعَ کہتے ہیں)۔

فائدہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کا طرز عمل یہ ہونا چاہیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فعل کی اقتدا اور اتباع کرے، اس فعل کی حکمت اور فلاسفی اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے، چونکہ آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا ہے، اس لیے ہم اس کو بوسہ دیتے ہیں، رکن یمانی کو ہاتھ لگایا ہے، بوسہ نہیں دیا، اس لیے اس کو صرف ہاتھ لگایا جاتا ہے، بوسہ نہیں دیا جاتا، لیکن حجر اسود کو بوسہ دینے سے نیک لوگوں اور بزرگوں کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دینے کے جائز ہونے کے لیے استدلال کرنا درست نہیں ہے، اگر یہ کام درست ہوتا تو صحابہ کرام، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پاؤں ہر ملاقات پر چومتے اور صحابہ کرام کا یہ فعل تواتر قولی اور تواتر عملی سے ثابت ہوتا، نیز اس سے ذاتی اور عطائی قدرت پر استدلال بھی بے محل ہے، کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی چیز میں کوئی نفع

[3068] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٠٥٦٦)
[3069] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: استلام الحجر برقم (٢٩٤٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٤٨٦)

رکھ دیا ہے، تو اس کا یہ معنی نہیں ہے، نفع کی صلاحیت اس کو عطا کر دی ہے، مثلاً اگر رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا، آپ سے محبت کرنا، آپ کی اطاعت کرنا، جنت میں جانے کا باعث ہے، تو اس کا یہ معنی کیسے ہو گیا، کہ آپ کی ذات کو نفع پہنچانے کی قدرت دے دی گئی ہے۔ اس لیے یہ استدلال کس قدر حیران کن ہے، رسول اللہ ﷺ کی نفع رسانی سے کون انکار کر سکتا ہے، کہ انسان محمد رسول اللہ ﷺ کہے تو جنت کا مستحق ہو جاتا ہے، بلکہ اس وقت تک کوئی شخص جنت میں جانے کا مستحق نہیں ہو گا، جب تک، وہ محمد رسول اللہ ﷺ نہیں کہے گا، اللہ اکبر۔ جن کے نام کی نفع رسانی کا یہ عالم ہے، ان کی ذات کی نفع رسانی کا کیا عالم ہو گا، اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ کی نفع رسانی کا انکار کرتا ہے، وہ آپ کا نام نہ لے اور ہمیں جنت میں جا کر دکھائے، شرح صحیح مسلم، سعیدی ج ۳ ص ۵۰۱۔ کوئی اللہ کے اس بندے سے پوچھے، جنت میں داخلہ آپ کی رسالت پر ایمان کا نتیجہ ہے، یا آپ کا نام لینا ہی، جنت میں داخلہ کا باعث ہے، اگر کوئی انسان، دن میں ہزار مرتبہ آپ کے نام کی تسبیح پڑھے، لیکن آپ پر ایمان نہ لائے، تو کیا وہ جنت میں داخل ہو سکے گا، (ابو طالب نے آپ کا ہر کٹھن اور مشکل موقعہ پر ساتھ دیا، آپ کی ہر طرح خدمت کی، اس کو جنت میں داخلہ نہ مل سکا، اور یہ آپ کو بھی تسلیم ہے، صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۳۵، بہر حال یہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم، محض ایک سراب ہے، جس سے جاہلوں اور ناواقفوں کو پھانسا جاتا ہے۔

[3070] ۲۵۱-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَـنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ.

[3070]۔ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے، میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

[3071] ۲۵۲-(۱۲۷۱) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ

[3070] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: ما ذكر فی الحجر الاسود برقم (۱۵۹۷) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: فی تقبيل الحجر برقم (۱۸۷۳) والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی تقبيل الحجر برقم (۸۶۰) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: تقبيل الحجر برقم (۵/ ۲۲۱۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۷۳)

[3071] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: استلام الحجر الاسود برقم (۵/ ۲۲۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۶۰)

أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا.

[3071] ۔سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور اس کے ساتھ چمٹ گئے، اور فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، وہ تجھے بہت اہمیت دیتے تھے، تجھ سے محبت کرتے تھے۔

مفردات الحدیث ✲ حَفِيَّ به کا معنی ہوتا ہے، کس پر لطف وکرم اور مہربانی کرنا اس پر توجہ دینا۔

فائدہ:......اکثر ائمہ کے نزدیک حجر اسود پر پیشانی رکھنا یا رخسار رکھنا جائز ہے، امام مالک کے نزدیک حجر اسود پر سجدہ کرنا اور رخسار رکھنا بدعت ہے لیکن قاضی عیاض مالکی نے ان کی رائے کو شاذ اور منفرد قرار دیا ہے۔

[3072] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ.

[3072] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اس میں چمٹنے کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ ہے، میں نے ابو القاسم ﷺ کو تجھ پر بہت مہربان پایا ہے۔

نوٹ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، مجھے حجر اسود نفع بھی دیتا ہے، اور نقصان بھی، پھر اس کے لیے ایک طویل روایت بیان کی، حالانکہ اس کا ایک راوی ابو ہارون بالاتفاق ضعیف ہے، بلکہ ائمہ کی ایک جماعت کے نزدیک جھوٹا ہے، شرح صحیح مسلم، سعیدی ج ۳ ص ۴۹۹۔

۴۵...... بَاب: جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ

باب ٤٥. سواری (اونٹ وغیرہ) پر سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے، اور سوار چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کا استلام کرے گا

[3073] ۲۵۳۔(۱۲۷۲)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

[3072] تقدم تخريجه برقم (۳۰۶۰)

[3073] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: استلام الركن بالمحجن برقم (۱۶۰۷) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: استلام الركن بالمحجن برقم (۵/ ۲۳۳) وفي ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

[3073] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کا استلام چھڑی سے کیا۔

[3074] ٢٥٤۔(١٢٧٣)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ.

[3074] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اپنی سواری پر کیا، حجر اسود کو اپنی چھڑی لگاتے تھے، تاکہ آپ ﷺ بلند ہوسکیں اور لوگ آپ کو دیکھ کر آپ سے سوال کر سکیں، کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیرا ہوا تھا۔

[3075] ٢٥٥۔(. . .)وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ.

[3075]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی اپنی سواری پر بیٹھ کر کی، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں، اور آپ بلند ہوسکیں، تاکہ لوگ آپ سے پوچھ سکیں، کیونکہ لوگ آپ کے گرد بھیڑ کیے ہوئے تھے۔

ابن خشرم کی روایت میں تاکہ لوگ آپ ﷺ سے سوال کرسکیں، کے الفاظ نہیں ہیں۔

←المساجد باب: ادخال البعير في المسجد برقم (٢/ ٤٧) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: من استلم الركن بمحجنه برقم (٢٩٤٨) انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٧)

[3074] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: الطواف الواجب برقم (١٨٨٠) انظر (التحفة) برقم (٢٨٠٣)

[3075] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٠٦٣)

[3076] ٢٥٦-(١٢٧٤) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ.

[3076]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، آپ ﷺ حجر اسود کا استلام کرتے تھے، تاکہ لوگوں کو آپ سے دور ہٹانے کی ضرورت نہ پڑے، (آپ لوگوں کو دور ہٹانا پسند نہیں کرتے تھے)

[3077] ٢٥٧-(١٢٧٥) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ.

[3077]۔حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے اور چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

[3078] ٢٥٨-(١٢٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ ((**طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ**)) قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ.

[3076] اخرجه النسائي في (المجتبى) باب: الطواف بالبيت على الراحلة برقم (٥/ ٢٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٥٧)

[3077] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: الطواف بالواجب برقم (١٨٧٩) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: من استلم الركن بمحجنه برقم (٢٩٤٩) انظر (التحفة) برقم (٥٠٥١)

[3078] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: ادخال البعير في المسجد للعلة برقم (٤٦٤) وفي الحج باب: طواف النساء مع الرجال برقم (١٦١٩) وفي باب: من صلى ركعتي الطواف خارجا من المسجد برقم (١٦٢٦) وفي باب المريض يطوف راكبا برقم (١٦٣٣) وفي التفسير باب: (١) برقم (٤٨٥٣) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: الطواف ←

[3078]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیماری کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: ''تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لو۔'' میں نے طواف کیا، رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور ((والطور و کتاب مسطور)) کی تلاوت کر رہے تھے۔

فائدہ :...... ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے، ضرورت کے تحت کسی چیز پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی جائز ہے، جیسا کہ آج کل بیمار، کمزور اور بوڑھے لوگ، پالکی یا ریڑھی پر سوار ہو کر طواف کر لیتے ہیں، اس طرح مسئلہ بتانے کے لیے اگر بھیڑ ہو، تو عالم بلند جگہ پر بیٹھ کر سوالات کے جوابات دے سکتا ہے، اور ضرورت کے تحت حلال جانوروں کو مسجد میں لایا جا سکتا ہے۔

امام مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو مردوں سے الگ تھلگ رہ کر طواف کرنا چاہیے، خواہ مخواہ مردوں میں نہیں گھسنا چاہیے، اور اگر حجر اسود کو بوسہ نہ دیا جا سکے، تو چھڑی لگا کر چھڑی کو بوسہ دے دیا جائے۔

٤٦...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَّا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ

باب ٤٦: صفا اور مروہ کی سعی حج کا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہو سکتا

[3079] ٢٥٩ ـ (١٢٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرَّهُ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَتْ مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِءٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهِلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلٰى شَطِّ الْبَحْرِ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةُ ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلِقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ إِلٰى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوا.

← الواجب برقم (١٨٨٢) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: كيف طواف المريض برقم (٥/ ٢٢٣) وفي باب: طواف الرجال مع النساء برقم (٥/ ٢٢٤) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: المريض يطوف راكبا برقم (٢٩٦١) انظر (التحفة) برقم (١٨٢٦٢)

[3079] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٢٢٣)

[3079] ۔عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا، میرا خیال ہے، اگر کوئی آدمی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے، تو یہ چیز اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے، انہوں نے پوچھا، کیوں؟ میں نے کہا، کیونکہ اللہ کا فرمان ہے: ''صفا اور مروہ اللہ کے دین کے شعار ہیں، جو شخص حج یا عمرہ کرے، تو اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، (بقرۃ، آیت نمبر ۱۷۸)، تو انہوں نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ اس انسان کا حج اور عمرہ کامل قرار نہیں دے گا، جس نے صفا اور مروہ کا طواف نہ کیا، اگر تیرا گمان درست ہوتا تو اللہ یوں فرماتا، اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، اگر وہ ان کا طواف نہ کرے، اور تم جانتے، ایسے کیوں نازل ہوا؟ اس کا سبب یہ ہے، کہ جاہلیت کے دور میں انصار سمندر کے کنارے پر واقع دو بتوں جن کو اساف اور نائلہ کہتے تھے، ان کے لیے احرام باندھتے، پھر آ کر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے، پھر سر منڈواتے، جب اسلام کا دور آیا، تو انہوں نے جاہلیت کی رسم سے بچنے کے لیے، ان کے درمیان طواف کرنا ناپسند کیا، اس پر یہ آیت اتری کہ صفا اور مروہ اللہ کے دین کی امتیازی باتوں میں داخل ہیں، (اس لیے ان سے کراہت اور دوری مناسب نہیں) تو وہ ان کا طواف کرنے لگے۔

فائدہ:...... اساف اور نائلہ دو بت تھے، جو صفا اور مروہ پر رکھے گئے تھے، بعض انصاری قبائل، صفا اور مروہ کا طواف ان کی خاطر کرتے تھے، جب اسلام آ گیا، انہوں نے خیال کیا، اگر اب ہم نے ان کا طواف کیا، تو یہی سمجھا جائے گا کہ ہم جاہلی رسم کے مطابق یہ کام کر رہے ہیں، اس لیے ہمیں یہ کام نہیں کرنا چاہیے، ان کو ساحل سمندر پر واقع قرار دینا راوی کا وہم ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہے کہ آیت میں صفا اور مروہ کے طواف کرنے والے سے گناہ کو ساقط اور دور قرار دیا گیا ہے، اگر ان کے طواف کی ضرورت نہ ہوتی، تو طواف نہ کرنے والے سے گناہ اٹھانا چاہیے تھا، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اور محدثین کے نزدیک صفا اور مروہ کے درمیان سعی، حج اور عمرہ کا رکن ہے، جس کے بغیر نہ عمرہ ہو سکتا ہے اور نہ حج، لیکن امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری اور حسن بصری رحمہم اللہ کے نزدیک سعی حج اور عمرہ کے لیے واجب ہے، فرض اور رکن نہیں ہے، اس لیے دم (قربانی) سے اس کی تلافی ہو جائے گی، اور حج ہو جائے گا، اور امام ابن قدامہ کے نزدیک امام احمد کا یہی قول ہے، بعض صحابہ عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ عنہم اور ابن سیرین رحمہ اللہ کے نزدیک نہ یہ رکن ہے اور نہ واجب، سنت ہے،'' صحیح حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ یہ رکن ہے۔

[3080] ۲۶۰-(...) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ

[3080] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: السعي بين الصفا والمروة برقم (۲۹۸۶) انظر (التحفة) برقم (۱٦۷۲۰)

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ؟ قُلْتُ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هٰذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

[3080]۔عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا، میں سمجھتا ہوں، اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کروں تو کوئی گناہ نہیں ہے، انہوں نے پوچھا، کیوں؟ میں نے عرض کیا، کیونکہ اللہ کا فرمان ہے، صفا اور مروہ اللہ کے دین کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو شخص حج اور عمرہ میں ان کا طواف کرے تو کوئی گناہ نہیں ہے، انہوں نے فرمایا: اگر بات وہ ہوتی جو تو کہتا ہے، تو آیت اس طرح ہوتی، اگر ان کا طواف نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں، یہ آیت کچھ انصاری لوگوں کے بارے میں اتری ہے، جب وہ احرام باندھتے، جاہلیت کے دور میں، مناۃ کے لیے احرام باندھتے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی جائز نہ سمجھتے، تو جب وہ حج کے لیے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آئے، انہوں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، مجھے اپنی عمر کی قسم! جو صفا اور مروہ کا طواف نہیں کرے گا، اللہ اس کا حج پورا نہیں کرے گا۔(اس کا حج قبول نہیں ہوگا)

فائدہ:......اس حدیث میں انصار کے دوسرے گروہ کا تذکرہ ہے، جو جاہلیت کے دور میں صفا اور مروہ کا طواف نہیں کرتے تھے، اور اپنی عادت کے مطابق اب بھی اس کے لیے تیار نہ تھے، اس آیت کے ذریعے ان کے دلوں کی کراہت کو دور کر دیا گیا۔

[3081] ۲٦۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ

[3081] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (ومناة الثالثة الاخرى) برقم (٤٨٦١) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة البقرة برقم (٢٩٦٥) والنسائي في (المجتبى) ومناسك الحج باب: ذكر الصفا والمروة برقم (٥/ ٢٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٣٨)

لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

[3081]۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا، میرے نزدیک اگر کوئی صفا اور مروہ کا طواف نہ کرے، تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر میں ان کے درمیان طواف نہ کروں تو کوئی پرواہ نہیں ہوگی، انہوں نے فرمایا، تم نے بہت بری بات کہی ہے، اے میرے بھانجے! رسول اللہ ﷺ نے ان کا طواف کیا، اور (آپ کی اتباع میں) مسلمانوں نے ان کا طواف کیا، (اس لیے یہ) مسلمانوں کا طریقہ ہے، اصل بات یہ ہے جو لوگ مشلّل پر واقعہ مناۃ بت کے لیے احرام باندھتے تھے، وہ لوگ صفا اور مروہ کا طواف نہیں کرتے تھے، جب اسلام کا دور آیا تو ہم نے اس کے بارے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں، تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے، اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے، زہری کہتے ہیں، میں نے یہ بات ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام کو بتائی، تو انہیں بات بہت پسند آئی، اور کہنے لگے، علم اس کا نام ہے، میں نے بہت سے اہل علم سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں، جو عرب صفا اور مروہ کے درمیان طواف سے گریز کرتے تھے، وہ کہتے تھے، ہمارا ان دو پتھروں کے درمیان طواف کرنا جاہلیت کی رسم ہوگی، اور کچھ دوسرے انصار کہتے تھے، ہمیں بس بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے، اور ہمیں صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، صفا اور مروہ اللہ کے دین کی امتیازی علامات میں سے ہیں، ابوبکر بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں سمجھتا ہوں، یہ آیت ان دونوں گروہوں کے بارے میں اتری ہے۔

فائدہ:......اس حدیث میں آیت کے نزول کا ایک اور پس منظر بیان کیا گیا ہے کہ حج کے سلسلہ میں، پہلے چونکہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی تصریح نازل نہیں ہوئی تھی، اس لیے بعض لوگوں نے خیال کیا، اگر سعی نہ بھی کریں، تو کوئی حرج نہیں ہے، تو فرمایا: ''یہ تو شعائر اللہ، دین کے امتیازی نشانات اور علامات میں سے ہیں، ان کو نظر انداز کرنا، ممکن نہیں ہے، کیونکہ شعائر، دین و شریعت کے وہ مظاہر ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے کسی معنوی حقیقت کا شعور پیدا کرنے کے لیے بطور ایک نشان اور علامت مقرر کیے گئے ہیں۔

[3082] ٢٦٢-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

[3082]۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، جس میں یہ بھی ہے، انہوں نے (انصار کے ایک گروہ نے) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم (جاہلیت کے دور کی وجہ سے) صفا اور مروہ کے درمیان طواف میں گناہ محسوس کرتے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں، تو جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کا طواف کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان طواف کرنا مقرر کیا ہے، اس لیے کسی کے لیے ان کے طواف کو ترک کی گنجائش نہیں ہے۔

[3083] ٢٦٣-(...) وحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ

[3082] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٥٦٦)

[3083] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٣٦)

ذٰلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ.

[3083]۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ انصار اور غسان اسلام لانے سے پہلے، مناۃ کے لیے احرام باندھتے تھے، اس لیے انہوں نے (حسب عادت) صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کیا، ان کے آباؤ اجداد کا یہی طریقہ تھا، کہ جو مناۃ کا احرام باندھتا، صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرتا، اسلام لانے کے بعد انہوں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، بے شک صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج کرے، یا عمرہ کرے، تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان کا طواف کرے، اور جس نے کوئی نیکی خوش دلی کے ساتھ کی، تو اللہ قبول کرنے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

[3084] ٢٦٤ ـ (١٢٧٨) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.

[3084]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے، حتی کہ یہ آیت اتری، بے شک صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں، تو جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے، تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان کا طواف کرے۔

فائدہ:...... روایات بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ انصار کے دو گروہ تھے، ان میں ایک جاہلیت کے دور میں اساف اور نائلہ کی خاطر صفا اور مروہ کا طواف کرتا تھا، اور دوسرا مناۃ کے طواف کی بنا پر ان کا طواف نہیں کرتا، ان دونوں گروہوں نے اسلام لانے کے بعد صفا اور مروہ کے طواف میں حرج محسوس کیا، ان دونوں اور تیسرے گروہ کے دل میں کھٹکنے والی بات کو اللہ نے اس آیت سے دور فرما دیا۔

[3084] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: ما جاء في السعي بين الصفا والمروة برقم (١٦٤٨) وفي التفسير باب: قوله ﴿ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم﴾ برقم (٤٤٩٥) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة البقرة برقم (٢٩٦٦) انظر (التحفة) برقم (٩٢٩)

۴۷...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

باب ٤٧: سعی میں تکرار نہیں ہے

[3085] ٢٦٥-(١٢٧٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا.

[3085] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے (قربانی ساتھ لانے والے) ساتھیوں نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک بار ہی طواف کیا تھا۔

[3086] (...) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

[3086] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، جس میں ہے کہ ایک ہی طواف پہلا طواف کیا تھا، یعنی طواف افاضہ کے بعد سعی نہیں کی تھی۔

۴۸...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب ٤٨: بہتر یہ ہے کہ حج کرنے والا جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے تک تلبیہ جاری رکھے، یعنی قربانی کے دن تک

[3087] ٢٦٦-(١٢٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

[3085] تقدم تخريجه في الحج باب: بيان وجوه الاحرام وانه يجوز افراد الحج والتمتع والقرآن وجواز ادخال الحج على العمرة ومتى يحل القارن من نسكه برقم (٢٩٣٤)

[3086] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٠٧٤)

[3087] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: النزول بين عرفة وجمع برقم (١٦٦٩) انظر (التحفة) برقم (١١٠٥٥)

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَآءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ [٣:٧٧] قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

[3087] ۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، تو جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے پہلے بائیں گھاٹی پر پہنچے تو اونٹ بٹھا کر پیشاب کیا، پھر آپ ﷺ واپس آئے، تو میں نے پانی ڈالا، اور آپ نے ہلکا وضو کیا، پھر میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! نماز پڑھنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''نماز آگے ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح، رسول اللہ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کو پیچھے سوار کر لیا۔ فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ جمرہ عقبہ پہنچنے تک تلبیہ کہتے رہے۔

[3088] ٢٦٧۔(...) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3088] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ سے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، تو فضل نے مجھے بتایا، نبی اکرم ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

[3089] ٢٦٨۔(١٢٨٢) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ

[3088] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: التلبية والتكبير غداة النحرين يرمی الجمرة والارتداف فی السير برقم (١٦٨٥) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: متى يقطع التلبية برقم (١٨١٥) والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء متى تقطع التلبية فی الحج برقم (٩١٨) والنسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج باب: التلبية فی السير برقم (٥/ ٢٦٨) انظر (التحفة) برقم (١١٠٥٠)

[3089] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج باب: الامر بالسكينة فی الافاضة من ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ.

[3089]۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، آپ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح، چلتے وقت لوگوں سے فرمایا، ''سکینت وسکون کو لازم پکڑو۔'' اور آپ اپنی اونٹنی کو (تیز چلنے سے) روکے ہوئے تھے، حتیٰ کہ وادی محسر میں داخل ہو گئے، جو منیٰ کا حصہ ہے، آپ نے فرمایا: ''دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکنے والی کنکریاں، جمرہ مارنے کے لیے اٹھالو۔'' اور آپ رمی جمرہ تک تلبیہ کہتے رہے۔

فائدہ:...... اکثر صحابہ، تابعین، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرتے وقت تلبیہ کہنا بند کر دیا جائے گا، لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے، تلبیہ رمی جمرہ عقبہ ختم کرتے وقت ختم کیا جائے گا، امام ابن حزم، بعض شوافع اور محدثین کا موقف یہی ہے، بعض صحابہ مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سعد بن ابی وقاص، علی رضی اللہ عنہم، امام مالک، امام اوزاعی، امام لیث اور حسن بصری رحمہ اللہ کے نزدیک عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دیا جائے گا، معلوم ہوتا ہے، ان حضرات کو آپ کے فعل کا علم نہیں ہو سکا، جس سے معلوم ہوتا ہے، بعض دفعہ قریب ترین ساتھیوں سے بھی آپ کا فعل اوجھل رہ جاتا تھا، حضرت عائشہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما ازواج مطہرات میں سے ہیں اور سعد وعلی رضی اللہ عنہما عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، اس لیے ہمارے لیے حجت و دلیل آپ کا طریقہ ہے، کسی جلیل القدر صحابی یا امام کا طرز عمل آپ کے خلاف حجت نہیں بن سکتا۔

نوٹ:...... امام ابن قدامہ نے امام احمد کا موقف امام ابوحنیفہ، امام شافعی والا قرار دیا ہے، اور امام نووی نے، ابن حزم اور محدثین والا۔ (المغنی لابن قدامہ، تحقیق اکدکتورترکی، ج ۵، ص ۲۹۷، صحیح مسلم، مع نووی ج ۱، ص ۴۱۵)

[3090] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ: وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ.

← عرفة برقم (٥/ ٢٥٨) وفي باب: الرخصة للضعفة ان يصلوا يوم النحر الصبح بمنى برقم (٥/ ٢٦٧) وفي باب: من اين يلتقط الحصى برقم (٥/ ٢٦٩) انظر (التحفة) برقم (١١٠٥٧)

[3090] تقدم

[3090] امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ تذکرہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ رمی جمرہ تک تلبیہ کہتے رہے اور یہ اضافہ ہے، نبی اکرم ﷺ ہاتھ کے اشارے سے بتا رہے تھے، جیسے چٹکی سے انسان کنکری پھینکتا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کنکریاں وادی محسر سے لی تھیں، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور امام مالک کے نزدیک، رمی جمرہ سے پہلے جہاں سے چاہے کنکریاں لے سکتا ہے، امام شافعی اور محدثین کے نزدیک مزدلفہ سے لینا بہتر ہے، کنکری ایسی ہوگی جسے دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جا سکے۔

[3091] ٢٦٩ـ(١٢٨٣) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ)).

[3091] ـ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے، اس مقام میں میں نے اس شخصیت سے جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی، یہ کہتے سنا، "لبيك اللهم لبيك۔"

[3092] ٢٧٠ـ(. . .) وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبّٰى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ)).

[3092] ـ عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ سے واپسی کے وقت تلبیہ پڑھا، تو کہا گیا، یہ کوئی جنگلی (بدوی) آدمی ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا لوگ بھول گئے ہیں، یا راہ راست سے بھٹک گئے ہیں، جس شخصیت پر سورہ بقرہ اتری ہے، اس جگہ میں نے اس کو یہ کہتے سنا: "لبيك اللهم لبيك۔"

[3091] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: التلبية بالمزدلفة برقم (٥/ ٢٦٥) انظر (التحفة) برقم (٩٣٩١)

[3092] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٠٧٩)

[3093] (. . .) وحَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3093] امام صاحب نے اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت نقل کی ہے۔

[3094] ۲۷۱-(. . .) وحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ.

[3094] ۔حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور اسود بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مزدلفہ میں سنا، وہ کہہ رہے تھے، میں نے یہاں اس شخصیت سے جس پر سورہ بقرہ اتری ہے، سنا، وہ کہہ رہے تھے: ”لبیك اللهم لبیك۔“ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تلبیہ کہنا شروع کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ تلبیہ کہا۔

فائدہ:...... جمرہ عقبہ پر رمی کرنا واجب ہے، اگر وہ رہ جائے تو ایک جانور کی قربانی ضروری ہے، جمہور کے نزدیک کنکریوں کی تعداد سات ہے، اور ان کو الگ الگ پھینکا جائے گا، اور ہر ایک کے ساتھ اللہ اکبر کہا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اگر تین یا اس سے زائد کنکریاں رہ جائیں تو ایک جانور کی قربانی ضروری ہے، اگر تین سے کم ہوں تو فی کنکری گندم دینی ہوگی، امام ابوحنیفہ کے نزدیک نصف صاع اور شافعی کے نزدیک پورا صاع۔

۴۹...... بَابُ: التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

باب۴۹: عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا

[3095] ۲۷۲-(۱۲۸۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

[3093] تقدم تخريجه برقم (۳۰۷۹)

[3094] تقدم تخريجه برقم (۳۰۷۹)

[3095] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: متى يقطع التلبية برقم (۱۸۱۶) انظر (التحفة) برقم (۷۲۷۱)

[3095] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف چلے، ہم میں سے بعض تلبیہ کہہ رہے تھے اور بعض تکبیر کہہ رہے تھے۔

[3096] ٢٧٣۔(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِّنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصْنَعُ.

[3096] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم عرفات کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم میں سے کچھ اللہ اکبر کہہ رہے تھے، اور بعض لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے، لیکن ہم اللہ اکبر کہہ رہے تھے، عبد اللہ بن عبد اللہ کے شاگرد کہتے ہیں، میں نے استاد سے کہا، اللہ کی قسم! آپ پر انتہائی تعجب ہے کہ آپ نے ان سے یہ نہیں پوچھا، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے دیکھا؟

[3097] ٢٧٤۔(١٢٨٥)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

[3097] ۔محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، جبکہ دونوں منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے، آپ حضرات اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، کیا، کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا، ہم میں سے تہلیل کہنے والا، لا الہ الا اللہ کہتا، اس کو کوئی نہ ٹوکتا اور ہم میں سے تکبیر کہنے والا، اللہ اکبر کہتا، اسے بھی کوئی نہ روکتا۔

[3096] تقدم تخريجه برقم (٣٠٨٣)

[3097] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العيدين باب: التكبير ايام منى واذا غدا الى عرفة برقم (٩٧٠) وفي الحج باب: التلبية والتكبير اذا غدا من منى الى عرفة برقم (١٦٥٩) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: التكبير في المسير الى عرفة برقم (٥/ ٢٥٠) وفي باب: التلبية برقم (٥/ ٢٥١) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: الغدو من منى الى عرفات برقم (٣٠٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٢)

[3098] ۲۷۵-(...) وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ

لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هٰذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ.

[3098] محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرفہ کی صبح، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ اس دن تلبیہ کہنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا، میں نے یہ مسافت یا سفر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ طے کیے ہم میں سے کوئی اللہ اکبر کہہ رہا تھا، اور کوئی لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا، اور ہم میں سے کوئی دوسرے ساتھی پر اعتراض نہیں کر رہا تھا۔

فائدہ:...... منیٰ سے عرفات کی طرف جاتے ہوئے، تلبیہ، تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنا درست ہے۔

۵۰...... بَاب: الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلٰوتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

باب۵۰: عرفات سے مزدلفہ آ کر، اس رات مغرب اور عشاء دونوں نمازیں جمع کر کے مزدلفہ میں پڑھنا مستحب ہے

[3099] ۲۷۶-(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ قَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَآءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

[3098] تقدم تخریجه في الحديث السابق برقم (۳۰۸۵)

[3099] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الوضوء، باب: اسباغ الوضوء برقم (۱۳۹) وفی باب: الرجل یوضی صاحبه برقم (۱۸۱) وفی الحج باب: النزول بین عرفة وجمع برقم (۱۶۶۷) وفی باب: الجمع بین الصلاتین بالمزدلفة برقم (۱۶۷۲) وابو داود فی (سننه) فی ←

[3099] ۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے، جب گھاٹی کے پاس پہنچے، تو سواری سے اتر کر پیشاب کیا، پھر وضو کیا، اور پورا وضو نہیں کیا، (ہلکا وضو کیا) میں نے آپ ﷺ سے پوچھا، نماز پڑھنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''نماز آگے ہے۔'' اور سوار ہو گئے، جب مزدلفہ پہنچے، اتر کر وضو کیا اور کامل وضو کیا، پھر تکبیر کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہر انسان نے اپنا اونٹ اپنی جگہ پر بٹھایا، پھر عشاء کی تکبیر کہی گئی، آپ نے عشاء پڑھی، اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فائدہ :...... مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت جمع کر کے پڑھنا مسنون ہے، اس بارے میں تمام ائمہ کا اتفاق ہے، اور ان دونوں کے درمیان وقفہ جائز ہے، لیکن مسنون یہ ہے کہ اس وقفہ میں کوئی سنت یا نفل نماز نہ پڑھی جائے، سنت یہی ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھا جائے، لیکن اگر کوئی شخص راستہ میں انہیں مغرب کے وقت جمع کر کے پڑھ لے، یا اپنے اپنے وقت پر تو یہ بھی جائز ہے، اگر چہ بہتر نہیں ہے، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور بعض دوسرے حضرات کا یہی موقف ہے، ان کے نزدیک جمع بین الصلاتین سفر کی وجہ سے ہے، لیکن امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، داؤد ظاہری اور بعض مالکی علماء کے نزدیک مغرب وعشاء کی نمازوں کا مزدلفہ سے پہلے پڑھنا یا عشاء کے وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی پڑھ لے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے پہلے ان کا ارادہ کر لے، کیونکہ ان کو جمع کر کے پڑھنا مناسک حج میں داخل ہے، (امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک طلوع فجر سے پہلے اعادہ نہ کر سکے، تو اعادہ نہیں کر سکے گا۔)

[3100] ۲۷۷۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ اِلٰى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ ((**الْمُصَلّٰى أَمَامَكَ**)).

[3100] ۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپسی کے وقت قضائے حاجت کے لیے کسی گھاٹی میں گئے، پھر میں نے آپ ﷺ کے وضو کے لیے پانی ڈالا اور پوچھا، کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز گاہ آگے ہے۔''

← المناسك باب: الدفعة من عرفة برقم (١٩٢٥) والنسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج باب: النزول بعد الدفع من عرفة برقم (٥/ ٢٥٩) وبرقم (٣٠٢٥) انظر (التحفة) برقم (١١٥)

[3100] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٠٨٧)

[3101] ٢٧٨-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ أَرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوئًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلٰوةَ قَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ.

[3101] ۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے، جب گھاٹی کے پاس پہنچے تو اتر کر پیشاب کیا، (حضرت اسامہ نے پیشاب کے لیے، پانی بہایا کا کنایہ نہیں کیا) آپ ﷺ نے پانی منگوا کر وضو کیا، لیکن وضو میں تکمیل مرات نہیں کیا، میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! نماز پڑھنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''نماز آگے ہے۔'' پھر چل پڑے اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

[3102] ٢٧٩-(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتّٰى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتّٰى أَقَامَ الْعِشَآءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلُّوا قُلْتُ فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ.

[3102] ۔کریب کہتے ہیں، میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا، جب آپ عرفہ کی شام رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوئے تھے، تو آپ نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، ہم اس گھاٹی پر پہنچے، جہاں لوگ مغرب کے لیے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھا کر پیشاب کیا، (اسامہ نے پانی

[3101] تقدم تخريجه برقم (٣٠٨٧)
[3102] تقدم تخريجه برقم (٣٠٨٧)

بہایا نہیں کہا) پھر پانی منگوایا، اور خفیف وضو کیا، (تین دفعہ نہیں کیا) تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! نماز پڑھنی ہے، آپ نے فرمایا: ''نماز آگے ہے۔'' پھر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچ گئے، آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی، پھر لوگوں نے اپنی جگہوں میں اونٹ بٹھائے، پالان نہیں کھولے، حتی کہ اقامت کہلوا کر نماز عشاء پڑھی، پھر لوگوں نے پالان کھولے، میں نے پوچھا، صبح کے وقت آپ نے کیسے کیا؟ انہوں نے کہا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ سوار ہو گئے، اور میں تو اس کے پہلے جانے والوں کے ساتھ پیدل چل پڑا۔

[3103] ۲۸۰۔(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ ((الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ)).

[3103]۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اس درہ پر پہنچے، جہاں (بنوامیہ کے) امراء اترتے ہیں، اتر کر آپ نے پیشاب کیا، (اسامہ نے بال کہا، اہراق نہیں کہا) پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور ہلکا پھلکا وضو کیا، میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! نماز پڑھنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''نماز آگے ہے۔''

[3104] ۲۸۰۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[3104]۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے ہیں، تو وہ آپ کے پیچھے سوار تھے، جب آپ ﷺ گھاٹی پر پہنچے، تو اپنی سواری کو بٹھایا، پھر قضائے حاجت کے لیے گئے، جب آپ واپس آئے تو میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا، اور آپ ﷺ نے وضو کیا، پھر آپ سوار ہو کر مزدلفہ پہنچ گئے اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

[3103] تقدم تخريجه برقم (۳۰۸۷)

[3104] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۲)

[3105] ۲۸۲۔(۱۲۸۶) حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِی سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رِدْفُهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ یَسِیرُ عَلٰی هَیْئَتِهٖ حَتّٰی اَتٰی جَمْعًا.

[3105]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے، اسامہ آپ کے پیچھے سوار تھے، اسامہ نے بتایا، آپ ﷺ معمول کے مطابق چلتے رہے، یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔

[3106] ۲۸۳۔(...) وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِیعِ الزَّهْرَانِیُّ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ جَمِیعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا

هِشَامٌ عَنْ أَبِیهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَیْفَ كَانَ یَسِیرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِینَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ یَسِیرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

[3106]۔ ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں اسامہ سے پوچھا گیا، یا میں نے اسامہ بن زید سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے عرفات سے واپسی پر اپنے پیچھے سوار کیا تھا، میں نے پوچھا، رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپسی کے وقت کیسے چلتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، معمولی تیز رفتار چل رہے تھے، جب کچھ کشادہ جگہ آتی تو تیزی میں اضافہ کر دیتے تھے۔

[3107] ۲۸۴۔(...) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ

[3105] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج باب: الركوب والارتداف فی الحج برقم (١٥٤٣) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: فرض الوقوف بعرفة برقم (٥/ ٢٥٧) انظر (التحفة) برقم (٩٥)

[3106] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج باب: السیر اذا دفع من عرفة برقم (١٦٦٦) وفی الجهاد باب: السرعة فی السیر برقم (٢٩٩٩) وفی المغازی باب: حجة الوداع برقم (٤٤١٣) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: الدفعة من عرفة برقم (١٩٢٣) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: كیف السیر من عرفة برقم (٥/ ٢٥٩) وفی باب: الرخصة للضعفة ان یصلوا یوم النحر الصبح بمنی برقم (٥/ ٢٦٧) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: الدفع من عرفة برقم (٣٠١٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٤)

[3107] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣٠٩٤)

وحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

[3107] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، جس میں حمید کی روایت میں یہ اضافہ ہے، نَصّ میں عَنَق سے تیزی زیادہ ہے۔

[3108] ۲۸۵۔(۱۲۸۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ

اَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

[3108] ۔حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھی۔

[3109] (. . .)وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

[3109] مصنف یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، جس میں ابن رمح عبد اللہ بن یزید خطمی کے بارے میں یہ بتاتے ہیں کہ وہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں کوفہ کے گورنر تھے۔

[3110] ۲۸۶۔(۷۰۳)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

[3108] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج باب: من جمع بينهما ولم يتطوع برقم (١٦٧٤) وفى المغازی فی باب: حجة الوداع برقم (٤٤١٤) والنسائی فی (المجتبى) فی المواقيت باب: الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة برقم (١/ ٢٩١) وفى مناسك الحج باب: الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة برقم (٥/ ٢٦٠) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: الجمع بين الصلاتين بجمع برقم (٣٠٢٠) انظر (التحفة) برقم (٣٤٦٥)

[3109] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٠٩٦)

[3110] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: الصلاة بجمع برقم (١٩٢٦) والنسائی فی (المجتبى) فی المواقيت باب: الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة برقم (١/ ٢٩١) انظر (التحفة) برقم (٦٩١٤)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا.

[3110]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع کر کے ادا فرمائی۔

[3111] ٢٨٧۔(١٢٨٨)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ.

[3111]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھا، دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی، مغرب کی تین رکعات پڑھیں اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں نماز اسی طرح پڑھتے رہے، یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے، وفات پا گئے۔

[3112] ٢٨٨۔(. . . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَآءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[3112]۔ سعید بن جبیر نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک تکبیر سے ادا کیں، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا، انہوں نے یہ نمازیں اسی طرح (ایک تکبیر سے) پڑھیں، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا، نبی اکرم ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔

[3111] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة برقم (٥/ ٢٦٠) انظر (التحفة) برقم (٧٣٠٩)

[3112] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: الصلاة بجمع برقم (١٩٣٠) وبرقم (١٩٣١) وبرقم (١٩٣٢) والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة برقم (٨٨٨) والنسائی فی (المجتبی) فی الصلاة باب: صلاة العشاء فی السفر برقم (١/ ٢٤٠) وفی الاذان باب: الاذان لمن جمع بين الصلاتين بعد ذهاب وقت الاولی منهما برقم (٢/ ١٦) وفی باب: الاقامة لمن جمع بين الصلاتين برقم (٢/ ١٦) وفی المواقيت باب: الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة برقم (١/ ٢٩١) وفی مناسك الحج باب: الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة برقم (٥/ ٢٦٠) انظر (التحفة) برقم (٧٠٥٢)

[3113] ٢٨٩-(...) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ.

[3113] ۔ امام صاحب نے یہی روایت ایک دوسرے استاد سے نقل کی ہے کہ آپ نے دونوں نمازیں ایک اقامت سے پڑھیں۔

[3114] ٢٩٠-(...) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ.

[3114] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا، مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں ایک اقامت سے پڑھیں۔

[3115] ٢٩١-(...) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى أَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَكَانِ.

[3115] ۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ واپس مزدلفہ پہنچے، انہوں نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت سے پڑھائیں، پھر پلٹ کر بتلایا، رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

فائدہ:...... امام شافعی، امام احمد، ابن حزم کے نزدیک مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ادا کرنا مسنون ہے، امام زفر اور امام طحاوی کا موقف بھی یہی ہے، بعض احناف کے نزدیک دونوں کے لیے ایک اذان اور ایک اقامت ہے، امام احمد کے ایک قول کے مطابق اور امام خرقی اور ابن المنذر کا قول بھی یہ ہے، بلا اذان ہر نماز کے لیے الگ الگ تکبیر ہے، امام مالک کے نزدیک ہر نماز کے لیے الگ اذان اور الگ تکبیر ہے، یہ ابن عمر، عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا فعل ہے، اس کے بارے میں کوئی مرفوع روایت نہیں ہے۔

[3113] تقدم تخرجه في الحديث السابق برقم (٣١٠٠)
[3114] تقدم تخريجه برقم (٣١٠٠)
[3115] تقدم تخريجه برقم (٣١٠٠)

٥١...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَالْمُبَالَغَةِ فِيهِ بَعْدَ تَحَقُّقِ طُلُوعِ الْفَجْرِ

باب ٥١: مزدلفہ میں قربانی کے دن، صبح کے یقینی طلوع کے بعد، غلس (اندھیرا) میں، مبالغہ کرتے ہوئے صبح کی نماز پڑھنا پسندیدہ ہے

[3116] ٢٩٢ - (١٢٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا.

[3116] ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز اس کے وقت پر پڑھتے دیکھا ہے، مگر دو نمازیں، مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں اور آپ نے اس دن صبح کی نماز (عام معمول سے) پہلے وقت سے پہلے پڑھی۔

[3117] (. . .) وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ.

[3117] امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے نقل کرتے ہیں، اس میں ہے، (عام دنوں سے) زیادہ اندھیرے میں پڑھی۔

فائدہ:...... اس حدیث میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایام حج کی نمازوں کے بارے میں، آپ کا معمول نقل کیا ہے کہ آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کی اور صبح کی نماز عام دنوں سے زیادہ اندھیرے میں، طلوع فجر کے فوراً بعد پڑھ لی، لیکن اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ صرف مزدلفہ میں آپ نے صبح کی نماز اندھیرے

[3116] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: متى يصلي الفجر بجمع برقم (١٦٨٢) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: الصلاة بجمع برقم (١٩٣٤) والنسائي في (المجتبى في مناسك الحج باب: الجمع بين الظهر والعصر بعرفة برقم (٥/ ٢٥٤) وفي باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة برقم (٥/ ٢٦٠) وفي باب: الوقت الذي يصلي فيه الصبح بالمزدلفة برقم (٥/ ٢٦٢) وفي المواقيت باب: الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة برقم (١/ ٢٩١) انظر (التحفة) برقم (٩٣٨٤)

[3117] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣١٠٤)

میں پڑھی ہے، آگے پیچھے خوب روشنی پھیلنے کے بعد پڑھتے تھے، یا مزدلفہ کے سوا کہیں دو نمازیں جمع نہیں کی، خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت کے منافی ہے کہ آپ نے عرفات میں بھی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کیا تھا، اس لیے جب دوسری صحیح روایات سے ہمیشہ صبح کا اندھیرے میں پڑھنا ثابت ہے یا دو نمازوں کا جمع کرنا، ثابت ہے، تو ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے کے اس وقت سے بھی پہلے نماز ادا فرمائی جس میں روزانہ ادا کی۔

۵۲...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلٰى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ

باب ۵۲: کمزور عورتوں اور بچوں کو رات کے آخری حصہ میں، بھیڑ سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ بھیجنا مستحب ہے اور باقی کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ وہیں ٹھہریں اور صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھیں

[3118] ۲۹۳-(۱۲۹۰) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَبِطَةً يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسَنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

[3118]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ وہ آپ سے پہلے اور لوگوں کے دھکم پیل سے پہلے (منیٰ) چلی جائیں، کیونکہ وہ بھاری بھر کم عورت تھیں، (قاسم نے ثَبِطَة کا معنی ثقيلة بھاری جسم کیا ہے) تو آپ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی، تو وہ آپ کی واپسی سے پہلے روانہ ہو گئی، اور آپ نے ہمیں صبح تک روکے رکھا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آئے، اے کاش! میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی، جس طرح سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگ لی تھی، اور میں اجازت لے کر واپس روانہ ہوتی تو یہ میرے لیے ہر خوش کن بات سے زیادہ پسندیدہ چیز ہوتی۔

فائدہ: ...... امام ابوحنیفہ، شافعی، احمد، اسحاق وغیرہم کے نزدیک، مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے، یعنی اگر رہ جائے تو

[3118] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: من قدم ضعفة اهله بالليل فيقفون بالمزدلفة ويدعون ويقدم اذا غاب القمر برقم (۱۶۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۴۳۶)

ایک جانور کی قربانی ضروری ہے، امام مالک کے نزدیک یہ سنت ہے، اس لیے رہ جائے تو قربانی ضروری نہیں ہے، علقمہ، نخعی، شعبی اور ابن خزیمہ کے نزدیک یہ حج کا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوگا، یہ وقوف مشعر حرام کے پاس بہتر ہے اور وادی محسر کے سوا، وقوف مزدلفہ کے پورے میدان میں ہو سکتا ہے، بہتر ہے قیام پوری رات کیا جائے، اور صبح کی نماز کے بعد، جب خوب روشنی پھیل جائے، تو سورج نکلنے سے پہلے منی کو روانہ ہو جائے، البتہ عورتوں، بچوں اور بوڑھے مردوں کے لیے صبح کی نماز سے پہلے، رات کا تہائی حصہ گزرنے کے بعد روانگی کی اجازت ہے۔ باقی افراد کے لیے کتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے، اس میں اختلاف ہے، امام شافعی اور احمد کے نزدیک آدھی رات تک ٹھہرنا واجب ہے، امام مالک کے نزدیک کچھ وقت ٹھہرنا واجب، اگر مزدلفہ میں رات کو گزارا، لیکن وقوف نہ کیا، تو اس پر دم ہے، المغنی لابن قدامہ ج ۵ ص ۲۸۵۔ (فتح الربانی کے مصنف نے امام مالک کے نزدیک وقوف کو سنت قرار دیا ہے) اور صاحب ہدایہ نے وقوف مزدلفہ کو امام شافعی کے نزدیک رکن قرار دیا ہے، اس طرح ائمہ کے مسالک نقل کرنے میں مصنفین کے درمیان اختلاف موجود ہے۔

[3119] ۲۹۴۔(. . .)وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.

[3119] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم جسم کی عورت تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مزدلفہ سے رات کے وقت واپس جانے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اے کاش! میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگ لیتی، جیسا کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کر لی تھی، حضرت عائشہ امام حج کے ساتھ ہی واپس جایا کرتی تھیں۔

[3120] ۲۹۵۔(. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ

[3119] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۷٤۷۳)

[3120] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: الرخصة للضعفة ان یصلوا یوم النحر الصبح بمنی برقم (۵/۲٦٦) انظر (التحفة) برقم (۱۷۵۰۳)

فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتْ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا.

[3120] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں چاہتی ہوں، میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی ہوتی، جیسا کہ آپ نے سودہ رضی اللہ عنہا سے اجازت لے لی تھی، تو میں بھی صبح کی نماز منیٰ میں پڑھ کر لوگوں کی آمد سے پہلے جمرہ پر کنکریاں مار لیتی، عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اجازت لے لی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، وہ بھاری بھر کم عورت تھیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے اسے اجازت دے دی۔

[3121] ٢٩٦۔(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3121] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3122] ٢٩٧۔(١٢٩١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي

عَبْدُاللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ ارْحَلْ بِي فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتْ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هَنْتَاهْ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

[3122] ۔حضرت اسماء کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے دریافت کیا، جبکہ وہ مزدلفہ والے گھر کے پاس تھیں، کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا نہیں، تو وہ کچھ وقت تک نماز پڑھتی رہیں،

[3121] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج باب: من قدم ضعفة اهله باللیل فیقفون بالمزدلفة ویدعون ویقدم اذا غاب القمر برقم (١٦٨٠) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: من تقدم من جمع الی منی لرمی الجمار برقم (٣٠٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٧٩)

[3122] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج باب: من قدم ضعفة اهله باللیل فیقفون بالمزدلفة ویدعون ویقدم اذا غاب القمر برقم (١٦٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٢٢)

پھر پوچھا، اے بیٹا! کیا چاند غروب ہوگیا؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ انہوں نے کہا، مجھے لے چلو، ہم چل پڑے، حتی کہ انہوں نے جمرہ پر کنکریاں ماریں، پھر اپنی قیام گاہ پر صبح کی نماز پڑھی، میں نے پوچھا، اے محترمہ! ہم نے بہت اندھیرے میں کام کر لیا، انہوں نے جواب دیا، بالکل نہیں، اے بیٹے! نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو اجازت دے دی تھی۔

[3123] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَتْ: لَا، أَيْ بُنَيَّ! إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لِظُعُنِهِ.

[3123] امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے نقل کرتے ہیں، اس روایت میں ہے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا، نہیں، اے بیٹا! نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو اجازت دی تھی۔

[3124] ٢٩٨ـ(١٢٩٢) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسٰى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[3124] ۔حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ کر دیا تھا۔

[3125] ٢٩٩ـ(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ.

[3125] ۔حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے عہد میں اندھیرے میں ہی جمع سے (مزدلفہ) منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے تھے، اور ناقد کی روایت میں مِن جَمعٍ کی جگہ مِن مزدلفة ہے۔ (مزدلفہ کو جمع اور مشعر حرام بھی کہہ دیتے ہیں۔)

[3123] تقدم

[3124] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: تقديم النساء والصبيان الى منازلهم بالمزدلفة برقم (٥/ ٢٦١، ٥/ ٢٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٥٠)

[3125] تقدم تخريجه في الحديث السابق (٣١١١)

[3126] ٣٠٠-(١٢٩٣)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[3126] ۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مزدلفہ سے رات ہی کو سامان یا کمزوروں (عورتوں، بچوں) کے ساتھ بھیج دیا تھا۔

[3127] ٣٠١-(...)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ.

[3127] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں، جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے کمزور اہل کے ساتھ پہلے بھیج دیا تھا۔

[3128] ٣٠٢-(...)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ.

[3128] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا، جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کمزور گھر والوں کے ساتھ پہلے بھیج دیا تھا۔

[3126] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز باب: اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه وهل یعرض علی الصبی الاسلام برقم (١٣٥٧) وفی الحج باب: من قدم ضعفة اهله بلیل برقم (١٦٧٨) وفی جزاء الصید باب: حج الصبیان برقم (١٨٥٦) وفی التفسیر باب: قوله (وما لکم لا تقاتلون فی سبیل الله) الی قوله (الظالم اهلها) برقم (٤٥٨٧) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب:التعجیل من جمع برقم (١٩٣٩) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: تقدیم النساء والصبیان الی منازلهم بمزدلفة برقم (٥/ ٢٦١) انظر (التحفة) برقم (٥٨٦٤)

[3127] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣١١٣)

[3128] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: تقدیم النساء والصبیان الی منازلهم بمزدلفة برقم (٥/ ٢٦١) وفی باب: الرخصة للضعفة ان یصلوا یوم النحر الصبح بمنی برقم (٥/ ٢٦٦) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: من تقدم من جمع الی منی لرمی الجمار برقم (٣٠٢٦) انظر (التحفة) برقم (٥٩٤٤)

[3129] ٣٠٣-(١٢٩٤) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي بِلَيْلٍ طَوِيلٍ قَالَ لَا إِلَّا كَذٰلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا إِلَّا كَذٰلِكَ.

[3129]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے، مزدلفہ سے سحری کے وقت اپنے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا تھا، ابن جریج کہتے ہیں، میں نے عطاء سے پوچھا، کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے رات رہتے بھیجا؟ اس نے جواب دیا، نہیں، مگر یہ الفاظ کہ سحر کے وقت، میں نے ان سے پوچھا، کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے فجر سے پہلے کنکریاں پھینکی، اور انہوں نے فجر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا، نہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا الفاظ ہی کہے۔

[3130] ٣٠٤-(١٢٩٥) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَرْخَصَ فِي أُولٰٓئِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3130]۔ سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ضعیف گھر والوں کو پہلے روانہ کر دیتے تھے، وہ مزدلفہ میں رات کو مشعر حرام کے پاس ٹھہر جاتے، اور جب تک چاہتے اللہ کا ذکر کرتے، پھر وہ امام کے (مشعر حرام میں) وقوف اور روانگی سے پہلے چل پڑتے، ان میں سے بعض منیٰ میں نماز فجر کے وقت پہنچ جاتے، اور بعض اس کے بعد پہنچتے، جب وہ پہنچ جاتے، تو جمرہ کو کنکریاں مارتے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے، ان کو (ضعیفوں کو) رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے۔

[3129] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٩٢٦)

[3130] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: من قدم ضعفة اهله بليل فيقفون بالمزدلفة ويدعون ويقدم اذا غاب القمر برقم (١٦٧٦) انظر (التحفة) برقم (٦٩٩٢)

فائدہ: ......قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو سورج نکلنے کے بعد کنکریاں مارنا بالاتفاق افضل ہے، لیکن کمزور لوگ جو رات کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں، وہ اگر آدھی رات کے بعد کنکریاں ماریں، تو امام عطاء ابن ابی لیلیٰ، اور شافعی کے نزدیک جائز ہے، امام احمد، امام مالک، اسحاق اور احناف کے نزدیک، طلوع فجر کے بعد پھینکنا جائز ہے، لیکن امام مجاہد، ثوری اور نخعی کے نزدیک طلوع شمس کے بعد ہی رمی کرنا ہوگا۔

۵۲...... بَاب: رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

باب ۵۲: جمرہ عقبہ پر کنکریاں وادی کے اندر سے ماری جائیں گی، مکہ بائیں طرف ہوگا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنی ہوگی

[3131] ۳۰۵-(۱۲۹۶) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ هٰذَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3131]۔ عبد الرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کو وادی کے اندر سے سات کنکریاں ماریں، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کچھ لوگ اس کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، تو انہوں نے جواب دیا، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں، یہ اس کے مارنے کی جگہ ہے، جس پر سورہ بقرہ اتری۔

[3131] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: رمي الجمار من بطن الوادي برقم (١٧٤٧) وفي باب: رمي الجمار بسبع حصيات برقم (١٧٤٨) وفي باب: من رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره برقم (١٧٤٩) وفي باب: يكبر مع كل حصاة برقم (١٧٥٠) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: في رمي الجمار برقم (١٩٧٤) والترمذي في (جامعه) في الحج باب: ما جاء كيف ترمي الجمار برقم (٩٠١) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: المكان الذي ترمي منه جمرة العقبة برقم (٥/ ٢٧٣-٢٧٤) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: قدر حصى الرمي برقم (٣٠٣٠) انظر (التحفة) برقم (٩٣٨٢)

[3132] ۳۰۶-(. . .)وحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3132]۔امام اعمش سے روایت ہے، میں نے حجاج بن یوسف سے سنا، جبکہ وہ منبر پر خطبہ دے رہا تھا، قرآن کو اس طرح مرتب کرو، جس طرح اسے جبریل نے مرتب کیا تھا، وہ سورۃ جس میں بقرہ کا تذکرہ ہے، وہ سورۃ جس میں عورتوں (نساء) کا تذکرہ ہے، وہ سورہ جس میں آل عمران کا تذکرہ کیا گیا ہے، اعمش کہتے ہیں، میری ابراہیم سے ملاقات ہوئی، میں نے اسے حجاج کی بات بتائی، اس نے حجاج کو برا بھلا کہا، اور کہا، مجھے عبدالرحمٰن بن یزید نے بتایا، کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے، وادی کے اندر چلے گئے، اور جمرہ عقبہ کی طرف رخ کر کے وادی کے اندر سے سات کنکریاں ماریں، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، میں نے پوچھا، اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ تو جمرہ کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، تو انہوں نے جواب دیا، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، یہی جگہ ہے، (جہاں سے) اس ذات نے کنکریاں ماریں، جن پر سورۃ بقرہ اتری تھی۔

فائدہ:...... حجاج بن یوسف کا موقف یہ تھا کہ سورہ بقرہ، سورۃ نساء یا سورہ آل عمران نہیں کہنا چاہیے، بلکہ یہ کہنا چاہیے، وہ سورۃ جس میں بقرہ کا تذکرہ ہے، وہ سورہ جس میں نساء کا تذکرہ ہے، وہ سورہ جس میں آل عمران کا ذکر ہے، امام ابراہیم نخعی کا مقصد ہے، اس تکلف کی کیا ضرورت ہے، جب کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو سورۃ بقرہ، سورۃ نساء وغیرہ کے نام سے یاد کیا ہے، باقی قرآن مجید کی سورتوں اور آیات کی ترتیب اور مصحف کی اشاعت تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہے، حجاج بن یوسف بنو امیہ کا گورنر ہو کر اس کی مخالفت کیسے کر سکتا تھا اور آیات و سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبریل علیہ السلام نے آپ کو بتایا، آپ نے اس کے مطابق آیتوں اور سورتوں کو مرتب کیا، صرف سورہ انفال اور سورۃ توبہ کے بارے میں اختلاف ہے، کہ ان کی ترتیب توقیفی ہے، یا

[3132] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣١١٨)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اجتہاد ہے، اور کنکریاں مارنا جمہور کے نزدیک واجب ہے، اگر کسی شخص نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں نہیں ماریں، حتی کہ ایام تشریق بھی گزر گئے، تو اس کا حج صحیح ہوگا، لیکن اس کو ایک جانور قربان کرنا ہوگا۔ احناف کا موقف بھی یہی ہے لیکن بعض مالکیوں کے نزدیک رمی رکن ہے، اس لیے اس کے بغیر حج نہیں ہوگا۔

کنکریاں مارنے والا عقبہ کی طرف رخ کر کے اس طرح کھڑا ہوگا کہ مکہ مکرمہ اس کے بائیں ہو اور منیٰ دائیں۔ اب وادی کے اندر سے مارنے کا مسئلہ نہیں رہا، کیونکہ وہاں صاف شفاف سڑکیں بن چکی ہیں، اب کنکریاں اللہ اکبر کہہ کر الگ الگ جمرہ کے دائرہ کے اندر پھینکنی ہوں گی، اگر سب کنکریاں بیک بار پھینک دے گا، تو ائمہ اربعہ کے نزدیک ایک کنکری شمار ہوگی۔

[3133] وحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

[3133] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، میں نے حجاج سے سنا، وہ کہہ رہا تھا، سورۃ البقرۃ نہ کہو، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3134] ۳۰۷۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3134] ۔عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے جمرہ پر سات کنکر مارے، بیت اللہ کو بائیں طرف کیا اور منیٰ کو دائیں طرف اور فرمایا، یہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ، جس پر سورۃ بقرہ اتری تھی۔

[3135] ۳۰۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3135] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، جب وہ جمرہ عقبہ پر پہنچے۔

[3133] تقدم تخريجه برقم (۳۱۱۸)

[3134] تقدم تخريجه برقم (۳۱۱۸)

[3135] تقدم تخريجه برقم (۳۱۱۸)

[3136] ۳۰۹۔(...) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِاللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُاللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هَا هُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3136]۔ عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، کچھ لوگ جمرہ پر کنکریاں عقبہ کے اوپر سے مارتے ہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے اندر سے کنکریاں مار کر کہا، یہاں سے، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اس شخص نے کنکریاں ماریں تھیں، جس پر سورۃ بقرہ نازل کی گئی ہے۔

فائدہ:...... جمرۃ عقبہ، جس کو جمرۃ کبریٰ بھی کہتے ہیں، مکہ کی طرف منیٰ سے آخری جمرہ ہے، اور قربانی کے دن صرف اس کو کنکریاں مارنی ہوتی ہیں، لیکن کنکریاں مارنے کے بعد یہاں رک کر دعا نہیں کی جاتی۔

۵۴...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قَوْلِهِ ﷺ لِتَأْخُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ

باب ۵٤: قربانی کے دن سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا بہتر ہے، اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے، ''مجھ سے اپنے حج کے احکام سیکھ لو۔''

[3137] ۳۱۰۔(۱۱۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

عَنْ أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ ((**لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهِ**)).

[3137]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کو سواری پر کنکریاں مارتے دیکھا، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میں حج نہ کرسکوں۔''

[3136] تقدم تخريجه برقم (۳۱۱۸)

[3137] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: في رمي الجمار برقم (۱۹۷۰) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: الركوب الى الجمار واستظلال المحرم برقم (۵/ ۲۷۰) انظر (التحفة) برقم (۲۸۰٤)

فائدہ :...... جس دور میں لوگ، اونٹ پر سوار ہو کر حج کرتے تھے، اس کے مطابق، قربانی کے دن سوار ہو کر رمی کرنا ہی بہتر تھا، لیکن اب یہ صورت نہیں رہی ہے، اس لیے اب پیدل چل کر ہی رمی کرنا ہوتا ہے، اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، چونکہ فرضیت حج کے بعد آپ کا یہ پہلا حج تھا، جس کے آخری ہونے کے اشارات بھی موجود تھے، اس لیے آپ نے اس کا خصوصی اہتمام فرمایا کہ لوگ آپ کو دیکھ کر، آپ سے افعال حج سیکھ سکیں، اس لیے آپ نے بہت سے افعال حج اونٹ پر سوار ہو کر ادا کیے تاکہ لوگ آپ کے طریقہ کو دیکھ سکیں اور ضرورت ہو تو پوچھ بھی سکیں۔

[3138] ٣١١-(١٢٩٨) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ

عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا.

[3138]۔ حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے حجۃ الوداع آپ کے ساتھ کیا، میں نے آپ کو دیکھا، جب آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں اور واپس پلٹے تو آپ اپنی سواری پر تھے، حضرت بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے، ان میں سے ایک آپ کی سواری آگے سے پکڑ کر چل رہا تھا، اور دوسرا دھوپ سے بچانے کے لیے اپنا کپڑا آپ کے سر پر بلند کیے ہوئے تھا (آپ کو سایہ کیے ہوئے تھا) آپ نے بہت سی باتیں فرمائیں، پھر میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اگر تم پر ایک نکلا (نک کٹا) غلام (راوی کے خیال کے مطابق) سیاہ فام، امیر مقرر کر دیا جائے، اور تمہاری قیادت کتاب اللہ کے مطابق کرے، تو اس کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا۔''

[3138] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: في المحرم يظلل برقم (١٨٣٤) انظر (التحفة) برقم (١٨٣١٠)

فوائد: ...... ❶ حج میں گرمی سے بچنے کے لیے چھتری استعمال کرنا، یا سایۂ بان کے نیچے بیٹھنا درست ہے۔ احرام کی حالت میں سر پر کپڑا وغیرہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ ❷ اگر حاکم اعلیٰ کی طرف سے، کسی ایسے انسان کو کسی علاقہ یا محکمہ کا سربراہ بنا دیا جائے، جو دنیوی اعتبار سے کسی بلند و بالا خاندان کا نہ ہو یا شخصی وجاہت اور حسن و جمال سے محروم ہو، لیکن کام قرآن وسنت کی روشنی میں کرتا ہو تو اس کی اطاعت وفرمانبرداری فرض ہے، اس کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں ہے، اگر اس کے احکام اور اعمال دین کے منافی ہیں، تو پھر اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔

[3139] ٣١٢۔(. . .)وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ

عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ جَدَّتِهِ قَالَتْ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُسْلِم وَاسْمُ أَبِي عَبْدِالرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ.

[3139]۔ حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے حجۃ الوداع، آپ کی معیت میں کیا اور میں نے بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا، ان میں سے ایک آپ کی اونٹنی کی مہار کو پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا اپنا کپڑا بلند کر کے آپ کو گرمی سے سایہ کیے ہوئے تھا، حتی کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں، امام مسلم فرماتے ہیں، ابوعبد الرحیم کا نام خالد بن ابی یزید ہے، اور یہ محمد بن مسلمہ کا ماموں ہے، وکیع اور حجاج اعور اس کے شاگرد ہیں۔

٥٥...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

باب ٥٥: بہتر یہ ہے کہ جمرہ پھینکنے کی کنکر، چٹکی سے پھینکے جانے والی کنکری کے برابر ہو

[3140] ٣١٣۔(١٢٩٩)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

[3139] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣١٢٥)

[3140] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج باب: ما جاء في ان الجمار يرمى بها مثل حصى الخذف برقم (٨٩٧) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: المكان الذي ترمى منه جمرة العقبة برقم (٥/ ٢٧٤) انظر (التحفة) برقم (٢٨٠٩)

[3140] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرہ چٹکی سے پھینکے جانے والی کنکری سے مارتے دیکھا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جمرات مارنے کے لیے چھوٹی کنکریاں جو مٹر کے دانے کے برابر یا اس سے تھوڑی سی بڑی ہوں، استعمال کرنا چاہیے، بڑے کنکر، جوتے وغیرہ مارنا درست نہیں ہے۔

۵۶...... بَاب: بَيَانِ وَقْتِ اِسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ

باب ۵۶: کنکریاں مارنے کا بہتر وقت

[3141] ۳۱۴۔ (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

[3141] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر کنکریاں چاشت کے وقت ماریں، اور بعد کے دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد۔

[3142] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[3142] امام صاحب اپنے دوسرے استاد سے بھی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کا یہی طرز عمل بیان کیا ہے۔

فائدہ :...... جمہور کے نزدیک قربانی کے دن، سورج چڑھنے کے بعد کنکریاں مارنا افضل ہے، اور بعد کے دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد، اگر ایام تشریق میں سورج ڈھلنے سے پہلے کنکریاں مارے گا، تو ائمہ اربعہ کے نزدیک کنکریاں دوبارہ مارنی ہوں گی، تیسرے دن احناف اور امام احمد کے نزدیک سورج ڈھلنے سے پہلے کنکریاں مار سکتا ہے، لیکن روانگی، سورج ڈھلنے کے بعد ہوگی۔

[3141] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: فی رمی الجمار برقم (۱۹۷۱) والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی رمی النحر ضحی برقم (۸۹٤) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: وقت رمی جمرة العقبة یوم النحر برقم (۳۰۶۳) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: رمی الجمار ایام التشریق برقم (۵/ ۲۷۰) انظر (التحفة) برقم (۲۷۹۵)

[3142] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۳۱۲۸)

٥٧...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

باب ٥٧: ہر جمرہ پر کنکریاں سات مارنی ہوں گی

[3143] ٣١٥-(١٣٠٠) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِاللهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الِاسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ.

[3143] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، استنجا میں ڈھیلے طاق ہوں اور جمرات پر کنکریاں طاق ماری جائیں، صفا اور مروہ کے درمیان سعی طاق بار ہو اور طواف طاق بار ہو اور تم میں سے کوئی جب استنجا کرے طاق ڈھیلے استعمال کرے۔

مفردات الحدیث ☆ **تَوٌّ**: کا معنی طاق ہے۔

فائدہ :...... ہر جمرہ پر کنکریاں سات مارنی ہوں گی اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہا جائے گا۔ جمرہ عقبہ کے سوا، ہر جمرہ پر کھڑے ہو کر، قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے گی، اگر کنکریاں سات سے کم مارے گا، تو اس کے بارے میں تفصیل حدیث نمبر ۱۲۷ کے فائدہ میں گزر چکی ہے۔

٥٨...... بَاب: تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ

باب ٥٨: سر منڈوانا، بال کٹانے سے افضل ہے، اور بال کٹوانا جائز ہے

[3144] ٣١٦-(١٣٠١) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُاللهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ.

[3143] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٥٣)

[3144] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: الحلق والتقصير عند الاحلال برقم (١٧٢٧) تعليقا۔ والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی الحلق والتقصير برقم (٩١٣) انظر (التحفة) برقم (٨٢٦٩)

[3144] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوایا اور آپ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ نے سر منڈوایا اور بعض نے بال کٹوائے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔'' ایک بار فرمایا یا دو بار، پھر فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔''

[3145] ۳۱۷۔(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَالْمُقَصِّرِينَ)).

[3145] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔'' لوگوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔'' صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔''

[3146] ۳۱۸۔(. . .)أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ.

[3146] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔'' صحابہ نے عرض کیا اور مقصرین بال کٹوانے والوں پر؟'' اے اللہ کے رسول! آپ نے دعا کی، ''اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔'' صحابہ نے عرض کیا، اور بال کٹوانے والوں پر؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے دعا فرمائی ''اور سر کے بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی۔''

[3145] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: الحلق والتقصير عند الاحلال برقم (١٧٢٧) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: الحلق والتقصير برقم (١٩٧٩) انظر (التحفة) برقم (٨٣٥٤)

[3146] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: الحلق برقم (٣٠٤٤) انظر (التحفة) برقم (٧٩٤٧)

[3147] ٣١٩۔(. . .)وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ.

[3147] عبیداللہ اسی سند سے بیان کرتے ہیں اور کہا حدیث میں ہے جب چوتھی بار پوچھا آپ نے فرمایا: اور بال کٹوانے والوں پر

[3148] ٣٢٠۔(١٣٠٢)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوكُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ.

[3148]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو معاف فرمادے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو معاف فرمادے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ منڈوانے والوں کو معاف فرمادے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اور بال کٹوانے والوں کے لیے تو آپ نے فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں کو بھی۔''

[3149] (. . .)وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[3149] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا مفہوم کے حدیث بیان کرتے ہیں۔

[3150] ٣٢١۔(١٣٠٤)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3147] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٣٧)

[3148] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: الحلق والتقصير عند الاحلال برقم (١٧٢٨) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: الحلق برقم (٣٠٤٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٤)

[3149] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١٥)

[3150] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٣١٢)

[3150] ۔ یحییٰ بن حصین اپنی دادی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ حجۃ الوداع میں سر منڈوانے والوں کے لیے تین بار دعا فرمائی اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک بار۔ وکیع رحمہ اللہ کی روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

[3151] ٣٢٢۔(١٣٠٤)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3151] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سر منڈوایا تھا۔

فائدہ :...... سر منڈوانا بالاتفاق بال کٹوانے سے افضل ہے، اور تحلیق وتقصیر حج کی عبادات میں سے ایک عبادت ہے، ائمہ اربعہ کا صحیح قول یہی ہے، احرام کھولنے کے لیے حلق یا تقصیر واجب ہے۔

امام مالک، امام ابوحنیفہ اور اسحاق وغیرہم کے نزدیک اگر احرام کھولنے کے بعد حلق یا تقصیر کرے گا، تو اس کو ایک جانور کی قربانی کرنا ہوگی۔ امام شافعی، امام احمد، اور ابو یوسف کے نزدیک، قربانی کے آخری دن تک تحلیق یا تقصیر کر سکتا ہے، اگر اس سے بھی تاخیر کرے گا، تو امام احمد کے نزدیک دم پڑے گا۔

امام احمد اور امام مالک کے نزدیک پورا سر منڈوانا فرض ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر منڈوانا فرض ہے، اور امام شافعی کے نزدیک تین بال منڈوانا فرض ہے، لیکن آپ کا عمل ہی ہمارے لیے اسوہ ہے، آپ نے پورا سر منڈوایا تھا، اور عمرہ میں بال بھی مکمل کٹوائے تھے، اور عورتوں کے لیے سر منڈوانا جائز نہیں ہے۔ لیکن چند بالوں کو کٹوا لینا درست ہے، اور حلق میں امام ابوحنیفہ کے سوا باقی ائمہ کے نزدیک سر کے دائیں حصہ کو پہلے منڈوانا مستحب ہے، اگر کسی کے سر کے بال نہ ہوں، تو اس کے سر پر استرا پھیر دیا جائے گا۔

٥٩...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالِابْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَحْلُوقِ

باب ٥٩: قربانی کے دن سنت طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے جمرہ عقبہ پر رمی کرے پھر قربانی کرے، پھر سر منڈوائے اور سر منڈوانے والے کے سر کو دائیں طرف سے مونڈنا شروع کیا جائے

[3152] ٣٢٣۔(١٣٠٥)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

[3151] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حجة الوداع برقم (٤٤١٠) برقم (٤٤١١) وابو داود في (سننه) في الحلق والتقصير برقم (١٩٨٠) انظر (التحفة) برقم (٨٤٥٤)

[3152] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: الحلق والتقصير برقم (١٩٨١) وبرقم (١٩٨٢)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ.

[3152]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ پہنچنے پر جمرہ عقبہ کے پاس آئے اور اس کو کنکر مارے، پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے، اور قربانی کی، پھر حجام سے فرمایا: ''مونڈو۔'' اور اپنی دائیں طرف اشارہ کیا، پھر بائیں طرف آگے کی، پھر اپنے بال لوگوں کو عنایت فرمانے لگے۔

[3153] ۳۲۴۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ

[3153]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ابو بکر کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے حجام سے فرمایا: ''لو'' اور اس طرح اپنے ہاتھ سے دائیں طرف اشارہ کیا، اور اس طرف کے بال اپنے قریب موجود لوگوں میں تقسیم کر دیے، پھر حجام کو بائیں طرف اشارہ کیا، اس نے اس طرف کو مونڈا، تو آپ نے یہ بال ام سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائے، ابو کریب کی روایت میں ہے، اس نے دائیں طرف سے شروع کیا، اور آپ نے ان بالوں کو ایک ایک، دو، دو کر کے لوگوں میں بانٹ دیا، پھر آپ نے بائیں طرف اشارہ کیا، اس نے اس کو بھی اسی طرح مونڈ دیا، پھر آپ نے پوچھا، ''ادھر ابو طلحہ ہے؟'' اور یہ بال ابو طلحہ کو دے دیے۔

[3154] ۳۲۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ

← والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی ای جانب الراس يبدا فی الحلق برقم (۹۱۲) وبرقم (۹۱۲) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٥٦)

[3153] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۳۱۳۹)

[3154] تقدم تخريجه برقم (۳۱۳۹)

فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ ((احْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ)) فَقَالَ ((أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ)) فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[3154] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں، پھر اونٹوں کی طرف پلٹ کر انہیں نحر کیا، اور حجام بیٹھا ہوا تھا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف اشارہ کیا، اس نے آپ کے دائیں طرف کے بال مونڈے، آپ نے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دیے، پھر فرمایا: ''دوسری طرف مونڈو'' آپ نے پوچھا، ''ابوطلحہ کہاں ہے؟'' اور اس طرف کے بال اسے دے دیئے۔

[3155] ٣٢٦۔(...)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

[3155] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں، اور اپنی قربانیاں نحر کیں تو سر منڈوایا، سر مونڈنے والے کے سامنے اپنی دائیں طرف کی، اس نے اسے مونڈ دیا، پھر آپ نے ابوطلحہ کو طلب کیا، اور وہ بال اسے دے دیئے، پھر حجام کے سامنے بائیں طرف کر کے فرمایا: ''مونڈ'' اس نے اسے بھی مونڈ دیا، وہ بال بھی آپ نے ابوطلحہ کو دیئے، اور فرمایا: ''لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

فائدہ:......قربانی کے دن حج کرنے والے نے چار کام کرنے ہوتے ہیں، اور ان میں سنت طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے مزدلفہ سے آ کر جمرہ عقبہ پر رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر سر منڈوائے یا بال کٹوائے، اس کے بعد مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرے، متمتع اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے گا، مفرد اور قارن اگر طواف قدوم کے بعد سعی کر چکے ہیں، تو انھیں اب سعی کی ضرورت نہیں ہے، اور ائمہ اربعہ کے نزدیک سنت یہی ہے کہ سر منڈوانے والے کے سر کے دائیں جانب سے سر مونڈنے کا آغاز کیا جائے گا، امام ابوحنیفہ کی طرف بائیں جانب سے آغاز منقول ہے، لیکن متاخرین احناف کے نزدیک امام صاحب نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا، نبی اکرم ﷺ کے بال عظمت و تکریم کے حامل تھے، اس لیے ان کو لوگوں میں بانٹ دیا گیا، لیکن اب یہ مقام کسی کو حاصل نہیں ہے، حضور اکرم ﷺ کے بال عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مونڈے تھے، اور آپ نے دائیں طرف کے بال دوسرے لوگوں میں بانٹنے کے لیے ابوطلحہ کو دیئے تھے، اور بائیں طرف کے بال ابوطلحہ کو ام سلیم کے لیے دیئے تھے، اس لیے ایک روایت میں ام سلیم کو دینے کا تذکرہ ہے۔

[3155] تقدم تخریجه برقم (٣١٣٩)

٦٠...... بَاب: مَنْ حَلَقَ قَبْلَ النَّحْرِ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ الرَّمْيِ

باب٦٠: جس نے قربانی سے پہلے سر منڈ والیا یا کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر دی

[3156] ٣٢٧ـ(١٣٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ.

[3156] ـ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں منیٰ میں لوگوں کے لیے ٹھہرے تا کہ وہ آپ سے دریافت کر سکیں، ایک آدمی نے آ کر پوچھا، اے اللہ کے رسول! میں نے لاعلمی میں قربانی کرنے سے پہلے سر مونڈ لیا، آپ ﷺ نے جواب دیا: ''قربانی کر، کوئی حرج نہیں ہے۔'' پھر دوسرے نے آ کر پوچھا، اے اللہ کے رسول مجھے پتہ نہیں تھا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، آپ نے فرمایا: ''کنکریاں مار، کوئی حرج نہیں ہے۔'' راوی کا بیان ہے، جس چیز کے بھی مقدم یا مؤخر (آگے پیچھے) کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔''

فائدہ:...... اکثر فقہاء محدثین کے نزدیک جن میں امام شافعی، اسحاق، ابو یوسف اور محمد شامل ہیں، کا موقف یہ ہے کہ قربانی کے دن چاروں کاموں میں ترتیب سنت ہے، فرض یا واجب نہیں ہے، اگر کوئی شخص اس ترتیب کو بھول جائے، جو کام پہلے کا ہے، اسے بعد میں اور جو بعد کا ہے اسے پہلے کر لے، خواہ جان بوجھ کر یا بھول کر یا نہ

[3156] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها برقم (٨٣) وفي باب: السوال والفتيا عند رمي الجمار برقم (١٢٤) وفي الحج باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة برقم (١٧٣٦ ـ ١٧٣٧ ـ ١٧٣٨) وفي الايمان والنذور باب: اذا حنث ناسيا من الايمان برقم (٦٦٦٥) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: فيمن قدم شيئا قبل شئي في حجه برقم (٢٠١٤) والترمذي في (جامعه) في الحج باب: ما جاء فيمن حلق قبل ان يذبح او نحر قبل ان يرمي برقم (٩١٦) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: من قدم نسكا قبل نسك برقم (٣٠٥١) انظر (التحفة) برقم (٨٩٠٦)

جاننے کی وجہ سے اس پر کوئی گناہ یا قربانی نہیں ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے فرمان ''کسی قسم کا حرج نہیں ہے۔'' سے ثابت ہو رہا ہے، امام احمد کے نزدیک بھی ترتیب سنت ہے، اگر کوئی شخص بھول کر یا ناواقفیت کی بنا پر اسے الٹ دے، تو اس کے ذمہ کوئی قربانی نہیں ہے، لیکن اگر وہ جان بوجھ کرالٹے، تو پھر امام احمد سے دو قول منقول ہیں، ایک کی رو سے اس کے ذمے قربانی ہے، اور دوسرے کی رو سے قربانی نہیں ہے، حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مفرد کے لیے ان تمام کاموں میں ترتیب سنت ہے، لیکن متمتع اور قارن کے لیے رمی، قربانی، اور حلق یا تقصیر کے درمیان ترتیب واجب ہے، اس کے الٹ جانے کی صورت میں متمتع پر ایک اور قارن پر دو جانوروں کی قربانی ضروری ہے، اور زفر کے نزدیک تین جانوروں کی قربانی کرنا ہوگی، امام مالک کے نزدیک اگر قربانی سے پہلے حجامت کرالے، تو اس کے ذمہ قربانی نہیں ہے، لیکن اگر رمی سے پہلے حجامت کرالے تو اس کے ذمہ قربانی ہے۔ امام مالک کے نزدیک اگر کوئی شخص کنکریاں مارنے سے پہلے طواف افاضہ کرلے، تو ایک قول کی رو سے طواف ہو جائے گا، مگر اس کے ذمہ قربانی ہوگی، دوسرے قول کی رو سے طواف افاضہ کا اپنے وقت پر اعادہ کرنا ہوگا۔ باقی ائمہ کے نزدیک طواف افاضہ ہو جائے گا، قربانی یا اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے جو کام آپ نے جیسے کیا ہے ہمیں ویسے ہی کرنا چاہیے اپنی یا کسی کی رائے کو اختیار نہیں کرنا چاہیے۔

[3157] ۳۲۸-(...) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَارْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((افْعَلُوا ذٰلِكَ وَلَا حَرَجَ)).

[3157]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (منیٰ میں) اپنی سواری پر وقوف کیا، (ٹھہرے) تو لوگ آپ ﷺ سے پوچھنے لگے، ان میں سے کسی نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے علم نہیں تھا کہ رمی (کنکریاں) نحر (قربانی) سے پہلے ہیں، اس لیے میں نے رمی سے پہلے نحر کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمی کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔'' دوسرا کہنے لگا، مجھے معلوم نہیں تھا، کہ نحر، حلق (سرمونڈنا) سے پہلے

[3157] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣١٤٣)

ہے تو میں نے نحر سے پہلے حلق کرلیا، آپ نے فرمایا: ''نحر کرو، اور کوئی حرج نہیں ہے۔'' اس دن، جس ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا، جس کو بھول اور ناواقفیت کی بنا پر آگے پیچھے کیا گیا ہے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی فرماتے سنا: ''یہ کام کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔''۔

[3158] (. . .) حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ.

[3158] امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے نقل کرتے ہیں۔

[3159] ۳۲۹-(. . .) وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ قَالَ ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)).

[3159] ۔حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے دن (دس ذوالحجہ) کو خطبہ دے رہے تھے کہ اسی اثنا میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں نہیں سمجھتا تھا کہ فلاں فلاں کام فلاں فلاں کام سے پہلے ہے، پھر دوسرا آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ دونوں کام فلاں فلاں سے پہلے ہیں، ان تین کاموں کے بارے میں کہا، (یعنی رمی، نحر، حلق) آپ نے جواب دیا، ''کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔''

[3160] ۳۳۰-(. . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيسٰى إِلَّا قَوْلَهُ لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ.

[3158] تقدم تخريجه برقم (۳۱٤۳)

[3159] تقدم تخريجه برقم (۳۱٤۳)

[3160] تقدم تخريجه برقم (۳۱٤۳)

[3160] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دو اساتذہ، عبد بن حمید اور سعید بن یحییٰ اموی سے کرتے ہیں، عبد بن حمید کے استاد ابن ابی بکر کی روایت تو (ان تین چیزوں کے بارے میں کے سوا) (کیونکہ اس نے ان کا ذکر نہیں کیا)، عیسیٰ کی مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے، اور یحییٰ اموی کی روایت میں ہے، میں نے نحر سے پہلے حلق کیا، رمی سے پہلے نحر کیا، اور اس جیسا کام۔

[3161] ٣٣١۔(. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)).

[3161] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک آدمی نے کہا، میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے حلق کر لیا، آپ نے فرمایا: ''ذبح کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔'' اس نے کہا، کنکریاں مارنے سے پہلے، ذبح کر لیا، آپ نے فرمایا: ''کنکریاں مارو، کوئی حرج نہیں ہے۔''

[3162] ٣٣٢۔(. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[3162] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں اونٹنی پر سوار دیکھا، تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3163] ٣٣٣۔(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ((ارْمِ وَلَا

[3161] تقدم تخريجه برقم (٣١٤٣)

[3162] تقدم تخريجه برقم (٣١٤٣)

[3163] تقدم تخريجه برقم (٣١٤٣)

حَرَجَ)) وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ ((افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ)).

[3163] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جبکہ آپ جب عقبہ کے پاس کھڑے تھے، قربانی کے دن، آپ کے پاس ایک آدمی آیا، اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوا لیا، آپ نے فرمایا: ''کنکریاں مارو، کوئی حرج نہیں ہے۔'' دوسرا آ کر کہنے لگا، میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا، آپ نے فرمایا: ''رمی کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔'' ایک اور آدمی آ کر کہنے لگا، میں نے رمی سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے، آپ نے فرمایا: ''رمی کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔'' حضرت عبداللہ کہتے ہیں، میں نے نہیں دیکھا، کہ اس دن آپ نے جواب اس کے سوا کوئی اور جواب دیا ہو، ''کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔''

[3164] ٣٣٤۔(١٣٠٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ.

[3164] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، ذبح حلق رمی اور تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

٦١...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب ٦١. طواف افاضہ، قربانی کے دن (دس ١٠ ذوالحجہ) کرنا بہتر ہے

[3165] ٣٣٥۔(١٣٠٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَهُ.

[3164] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: اذا رمى بعد ما امسى او حلق قبل ان يذبح ناسيا او جاهلا برقم (١٧٣٤) انظر (التحفة) برقم (٥٧١٣)

[3165] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: الافاضة في الحج برقم (١٩٩٨) انظر (التحفة) برقم (٨٠٢٤)

[3165]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ نحر کے دن کیا، پھر واپس آ کر نماز ظہر منیٰ میں پڑھی، نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف افاضہ، نحر کے دن کرتے تھے، (یوم النحر سے مراد دس ۱۰ ذوالحجہ کا دن ہوتا ہے) پھر واپس آ کر ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھتے تھے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہی بتاتے تھے۔

[3166] ٣٣٦۔(١٣٠٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

[3166]۔ عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، مجھے ایسی بات کی روشنی میں بتایئے، جو آپ نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھی ہو، کہ آپ نے یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) پانی پلانے کے دن نماز ظہر کہاں ادا کی؟ انہوں نے جواب دیا، منیٰ میں، میں نے پوچھا، آپ نے روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ جواب دیا، ابطح (محصب) میں، پھر فرمایا، تم اس طرح کرو جس طرح تمہارے امرا کرتے تھے۔

فائدہ:...... **طواف افاضہ جسے طواف زیارت اور طواف رکن بھی کہتے ہیں، جس کے بغیر حج ہی نہ ہوگا، اس کا مسنون وقت، قربانی کے روز، رمی، قربانی اور حلق یا تقصیر کے بعد ہے، آپ نے قربانی کے روز، طواف افاضہ کرنے کے بعد، ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی، جبکہ آپ پہلے نماز ظہر مکہ میں پڑھ چکے تھے، یا مکہ میں نماز ظہر کے وقت پڑھی جانے والی نماز کی دو رکعتیں تھیں، پھر منیٰ واپس آ کر صحابہ کرام کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک، طواف افاضہ کا وقت قربانی کے روز طلوع فجر کے بعد شروع ہو جاتا ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک آخری وقت ۱۲ ذوالحجہ ہے اور امام مالک کے نزدیک ۱۳ ذوالحجہ، اس کے بعد آنے کی صورت میں ایک جانور کی قربانی ضروری ہے، امام مالک کا دوسرا قول یہ ہے کہ تاخیر پر قربانی ضروری نہیں، امام شافعی، امام احمد اور صاحبین (ابو یوسف ومحمد) کے نزدیک اس کا وقت قربانی کے روز آدھی رات سے شروع ہو جاتا ہے، اور اس کے آخری وقت کی تعیین نہیں ہے، تاخیر کی وجہ سے اس پر قربانی نہیں ہے، لیکن طواف زیارت کے بغیر مکمل طور پر حلال**

[3166] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: اين يصلي الظهر يوم التروية برقم (١٦٥٣) وبرقم (١٦٥٤) وفي باب: من صلى العصر يوم النفر بالابطح برقم (١٧٦٣) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: الخروج الى منى برقم (١٩١٢) والترمذي في (جامعه) في الحج باب: ١١٦ برقم (٩٦٤) انظر (التحفة) برقم (٩٨٨)

نہیں ہو سکے گا، اگر وہ وطن طواف زیارت کیے بغیر چلا گیا، تو احرام باندھ کر واپس آ کر، جب چاہے طواف زیارت کرے گا، ائمہ آربعہ کا یہی موقف ہے، حسن بصری کے نزدیک اس کو اگلے سال حج کرنا ہوگا۔ اگر اس نے طواف زیارت کے بغیر عورت سے تعلقات قائم کر لیے، تو اس کے ذمہ دم (قربانی) کا جانور ہوگا۔ (المغنی لابن قدامہ، ج ۵، ص ۲۲۵۔ ۲۲۶، الدکتور الترکی)

۶۲...... بَاب: اِسْتِحْبَاب نُزُوْلِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ

باب ٦٢: کوچ کے دن، محصب میں پڑاؤ کرنا اور نماز وہیں ادا کرنا بہتر ہے

[3167] ۳۳۷-(۱۳۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ.

[3167]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما وادی ابطح میں اترا کرتے تھے۔

فائدہ:...... مُحَصَّب کو حصبہ، ابطح، بُطحاء، اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں۔
حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ نے منیٰ سے واپسی کے بعد وادی محصب میں قیام فرمایا تھا، اور یہیں سے آپ ﷺ مدینہ منورہ کے لیے واپس ہوئے تھے، آپ کی اقتداء میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلفائے راشدین یہاں قیام کرتے تھے، اس لیے ائمہ اربعہ کے نزدیک، یہاں قیام کرنا مسنون ہے، لیکن بعض ائمہ کا حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق نظریہ، یہ ہے، یہاں قیام سنت نہیں ہے، بلکہ آپ محض اپنی سہولت اور آسانی کے لیے یہاں ٹھہرے تھے۔

[3168] ۳۳۸-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

[3168]۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وادی محصب میں ٹھہرنا سنت سمجھتے تھے، اور وہ سفر کے دن ظہر کی نماز حَصْبہ میں پڑھتے تھے، نافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد خلفاء محصب میں اترتے رہے ہیں۔

[3169] ۳۳۹-(۱۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

[3167] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۵۷۷)
[3168] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۶۹۵)
[3169] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۰۱)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ.

[3169] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے، وہاں رسول اللہ ﷺ محض اس لیے اترے تھے کہ وہاں سے جاتے وقت نکلنا آپ کے لیے آسان تھا۔

[3170](. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3170]امام صاحب اپنے اور تین اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[3171] ۳۴۰۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ.

[3171] ۔ سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وادی ابطح میں اترتے تھے، عروہ رحمہ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بتاتے ہیں، وہ ایسا نہیں کرتی تھیں، وہ فرماتی تھیں، رسول اللہ ﷺ وہاں محض اس لیے اترے تھے، کیونکہ وہ ایسی منزل تھی، جہاں سے آپ کے لیے (مدینہ منورہ کے لیے) نکلنا آسان تھا۔

[3172] ۳۴۱۔(۱۳۱۲)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو

[3170] طريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الحج باب: نزول المحصب برقم (٣٠٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٨٨) وطريق ابى الربيع الزهرانى تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٨٦٨) وطريق ابى كامل اخرجه الترمذى فى: الحج باب: من نزل الابطح برقم (٩٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٨٥)

[3171] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٦٤٥)

[3172] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الحج باب: المحصب برقم (١٧٦٦) والترمذى ←

عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَىْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

[3172] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، محصب میں اترنا کوئی دینی مسئلہ نہیں ہے، وہ تو محض ایک منزل ہے، جس میں آپ نے پڑاؤ کیا تھا۔

[3173] ٣٤٢۔(١٣١٣)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلَكِنِّى جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّتَهُ فَجَآءَ فَنَزَلَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ فِى رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِى رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ أَبِى رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِىِّ ﷺ.

[3173] ۔حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ منیٰ سے روانہ ہوئے تو آپ نے مجھے ابطح میں ٹھہرنے کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن میں اپنے طور پر آیا اور میں نے آپ کا خیمہ یہاں لگا دیا، آپ وہاں آ کر ٹھہر گئے، امام صاحب کے ایک استاد قتیبہ کی روایت میں ہے کہ ابو رافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے سامان کی حفاظت پر مامور تھے۔

[3174] ٣٤٣۔(١٣١٤)حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِى كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ)).

[3174] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل ہم ان شاء اللہ خیف بنو کنانہ میں ٹھہریں گے، جہاں انہوں نے کفر پر باہمی قسمیں اٹھائیں تھیں۔

[3175] ٣٤٤۔(. . .)حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِى الْأَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنِى

فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی نزول الابطح برقم (٩٢٢) انظر (التحفة) برقم (٥٩٤١)

[3174] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التوحيد باب: فی المشيئة والارادة برقم (٧٤٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٣١٨)

[3175] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: نزول النبی ﷺ مكة برقم (١٥٩٠)

الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا
عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَنَحْنُ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ)) وَذٰلِكَ إِنَّ قُرَيْشًا وَبَنِي كِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ.

[3175] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، منیٰ میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے، جہاں انہوں نے آپس میں کفر پر قسمیں اٹھائی تھیں، اس کی صورت یہ ہے کہ قریش اور بنو کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف، آپس میں قسمیں اٹھائی تھیں کہ ہم ان سے اس وقت تک شادی و بیاہ اور خرید و فروخت نہیں کریں گے، جب تک یہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے حوالہ نہیں کرتے، خیف بنی کنانہ سے آپ کی مراد وادی محصب تھی۔

[3176] ۳۴۵۔(. . .)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ أَبُو هُرَيْرَةَ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ إِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ)).

[3176] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہماری قیام گاہ ان شاء اللہ، جب اللہ تعالیٰ نے فتح دی ہے، خیف ہوگی، جہاں انہوں نے آپس میں کفر پر قسمیں اٹھائی تھیں۔

فائدہ:...... حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف واپسی کے وقت ظہر، عصر، شام اور عشاء کی نمازیں، وادی محصب میں پڑھی تھیں، اور پھر وہاں سے صبح سے پہلے روانہ ہو کر، بیت اللہ کا طواف وداع فرمایا تھا۔

۶۳...... بَابُ: وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنًى لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ

باب ۶۳: ایام تشریق کی راتیں، منیٰ میں گزارنا فرض ہے اور پانی پلانے والوں کو اس پر عمل نہ کرنے کی رخصت ہے

[3177] ۳۴۶۔(۱۳۱۵)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

← وابو داود فی المناسك باب: التحصیب برقم (۲۰۱۱) انظر (التحفة) برقم (۱۵۱۹۹)
[3176] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۳۱)
[3177] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج باب: هل يبيت اصحاب السقاية او غيرهم ←

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ.

[3177] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے، آب زمزم پلانے کے لیے منیٰ کی راتوں کو مکہ میں گزارنے کی اجازت طلب کی، تو آپ نے اسے اجازت دے دی۔

فائدہ:...... منیٰ میں دو یا تین راتیں بسر کرنا فرض ہے، یہ امام مالک، امام شافعی، محدثین اور امام احمد کا ایک قول ہے، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جو شخص بلا عذر منیٰ میں کوئی رات بھی بسر نہ کرے تو اس کے ذمہ ایک قربانی واجب ہے، امام مالک کے نزدیک ہر رات کے بدلے، ایک قربانی واجب ہے، امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے دوسرے قول کے مطابق منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں بسر کرنا سنت ہے، اگر کوئی شخص بلا عذر منیٰ میں یہ راتیں نہ گزارے تو وہ تارک سنت ہوگا، لیکن اس کے ذمہ کوئی قربانی ضروری نہ ہوگی، البتہ جس شخص کو کوئی عذر ہو، وہ مکہ معظمہ یا کسی دوسری جگہ یہ راتیں بسر کر سکتا ہے، جمہور ائمہ جن میں امام ابو حنیفہ، شافعی اور مالک داخل ہیں، کا یہی مسلک ہے، لیکن امام احمد اور بعض شافعی علماء کے نزدیک یہ رخصت صرف آب زمزم پلانے والوں اور اونٹوں کے چرواہوں کے لیے خاص ہے، اور اب یہ عذر یا ضرورت باقی نہیں رہی۔

[3178] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِيهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3178] امام صاحب مذکورہ بالا روایت بعض دوسرے اساتذہ سے بھی بیان کرتے ہیں۔

← بمكة ليالى منى برقم (١٧٤٥) وابو داود فى (سننه) فى المناسك باب: يبيت بمكة ليالى منى برقم (١٩٥٩) وابن ماجه فى (سننه) فى المناسك باب: البيتوتة بمكة ليالى منى برقم (٣٠٦٥) انظر (التحفة) برقم (٧٩٣٩)

[3178] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الحج باب: هل يبيت اصحاب السقاية او غيرهم بمكة ليالى منى برقم (١٧٤٤) انظر (التحفة) برقم (٨٠٣٣)

٦٤...... بَاب: فَضْلِ قِيَامٍ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَىٰ أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا

باب ٦٤: پانی پلانے کی خدمت سرانجام دینے کی فضیلت اور یہ کام کرنے والوں کی تعریف اور اس کے پینے کا پسندیدہ ہونا

[3179] ٣٤٧-(١٣١٦) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَا لِي أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا نُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3179]۔ بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کعبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بدوی آپ کے پاس آ کر کہنے لگا، کیا وجہ ہے، میں دیکھ رہا ہوں، تمہارے چچا زاد، دودھ اور شہد پلاتے ہیں، اور آپ نبیذ پلاتے ہیں؟ اس کا سبب احتیاج وفقر ہے یا بخل کنجوسی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، الحمد للہ۔ ہم نہ محتاج ہیں اور نہ بخیل، (بات یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سواری پر آپ کے پیچھے اسامہ سوار تھے، آپ نے پانی طلب فرمایا، ہم نے آپ کو نبیذ کا ایک برتن پیش کیا، آپ نے پیا، اور باقی ماندہ اسامہ رضی اللہ عنہ کو پلایا، اور آپ نے فرمایا: ''تم نے بہت اچھا اور خوب کام کیا، ایسے ہی کرتے رہنا۔'' اس لیے ہم نہیں چاہتے، جس چیز کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، اس میں تبدیلی نہ کریں۔

فائدہ...... پانی میں کھجوروں یا منقہ کو ڈال دیا جاتا ہے، کچھ وقت گزرنے کے بعد، کھجوروں اور منقی کی مٹھاس، پانی میں پیدا ہو جاتی ہے، یہ نبیذ کہلاتا ہے، اور نشہ پیدا ہونے سے پہلے پہلے اس کا پینا جائز ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب سے معلوم ہوتا ہے، وہ آپ کے فرمان میں کسی قسم کا تغیر وتبدیلی پسند نہیں کرتے تھے، حالانکہ بظاہر لوگوں کو آب زمزم میں دودھ اور شہد ملا کر پلانا زیادہ بہتر اور اچھا نظر آتا ہے، لیکن آپ نے چونکہ نبیذ پلانے کے عمل کو جاری رکھنے کا حکم دیا تھا، اس لیے انہوں نے اس تبدیلی کو گوارا نہ کیا۔ ایک مسلمان کا کام یہی ہے کہ وہ آپ کی بات اور عمل کی پابندی کرے۔

[3179] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: نبيذ بئر السقاية برقم (٢٠٢١) انظر (التحفة) برقم (٥٣٧٣)

٦٥...... بَاب :فِي الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدْيِ وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا

باب٦٥: ہدی کے گوشت، چمڑے اور جھل کا صدقہ کرنا

پاکستانی نسخہ میں یہ اضافہ ہے، قصاب کو اس میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا، قربانی کی نگہداشت میں نیابت جائز ہے۔

[3180] ٣٤٨-(١٣١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلٰى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ ((نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا)).

[3180]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کا حکم دیا، اور یہ کہ ان کا گوشت، چمڑے اور جھل صدقہ کر دوں، اور قصاب کی اجرت میں اس سے کچھ نہ دوں، آپ نے فرمایا: ''ہم اسے اجرت اپنے پاس سے دیں گے۔''

[3181] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3181] یہی روایت امام محمد اپنے تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[3182] (. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ.

[3182] امام صاحب ایک اور سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں قصاب کی اجرت کا تذکرہ نہیں ہے۔

[3180] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: الجلال للبدن برقم (١٧٠٧) وفی باب: لا يعطی الجزار من الهدی شيئا برقم (١٧١٦) وفی باب: يتصدق بجلود الهدی برقم (١٧١٧) وفی باب: يتصدق بجلال البدن برقم (١٧١٨) وفی الوكالة باب: وكالة الشريك فی القسمة وغيرها برقم (٢٢٩٩) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: كيف تنحر البدن برقم (١٧٦٩) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: من جلل البدنة برقم (٣٠٩٩) وفی الاضاحی باب: جلود الاضاحی برقم (٣١٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٢١٩)

[3181] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣١٦٧)

[3182] تقدم تخريجه برقم (٣١٦٧)

[3183] ٣٤٩-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا

[3183]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کے اونٹوں کی نگہداشت کا حکم دیا، اور انہیں حکم دیا، وہ ان سب کے گوشت، چمڑے اور جھل مسکینوں میں بانٹ دیں، اور قصاب کی اجرت میں، ان سے کچھ نہ دیں۔

[3184] (...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَنْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ.

[3184] امام صاحب ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ...... حاجی اپنی مسنون یا نفلی قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے، اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے، اور اکثر ائمہ کے نزدیک، وہ تمتع اور قران کی قربانی کا گوشت بھی کھا سکتا ہے، البتہ کسی دوسری واجب قربانی کا گوشت نہیں کھا سکتا، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد اور محدثین کا موقف یہی ہے، ان حضرات کے نزدیک تمتع اور قران کی قربانی، دم شکرانہ ہے، امام شافعی کے نزدیک یہ دم جبر ہے، اس لیے کفارہ کی قربانی کی طرح اس کا گوشت کھانا بھی جائز نہیں ہے، قربانی کا خود کرنا بہتر ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ خود نحر فرمائے تھے، لیکن دوسرے کو نائب بنانا بھی جائز ہے، جیسا کہ آپ کے باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کئے تھے، قربانی کا گوشت، چمڑا اور اونٹ پر ڈالا جانے والا جھل بھی صدقہ کیا جائے گا، اور اگر کھال وغیرہ قصاب نے اتاری ہے، تو اس کی اجرت اپنی طرف سے ادا کی جائے گی، اس کے عوض گوشت یا کھال وغیرہ نہیں دی جا سکتی، احناف کے نزدیک کھال بیچ کر اس کے عوض گھر میں بنفسہ استعمال ہونے والی چیز خریدی جا سکتی ہے، مثلاً ڈول یا جراب وغیرہ۔

[3183] تقدم تخريجه برقم (٣١٦٧)

[3184] تقدم تخريجه برقم (٣١٦٧)

٦٦...... بَاب: جَوَازِ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ

باب ٦٦: قربانی میں شراکت اور گائے اور اونٹ کے سات حصے کرنا
(گائے اور اونٹ کا سات کے لیے کافی ہونا)

[3185] ٣٥٠-(١٣١٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

[3185] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ کو سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا اور گائے کو بھی سات کی طرف سے ذبح کیا۔

[3186] ٣٥١-(...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ.

[3186] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اونٹ اور گائے میں شریک ہونے کا حکم دیا، ہم میں سے سات ایک بدنہ (اونٹ، گائے) میں شریک ہوئے۔

فائدہ:...... ایک اونٹ یا ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں، خواہ قربانی واجب ہو یا نفل وغیرہ اور خواہ تمام شریک ہونے والوں کی نیت قربانی کرنے کی ہو یا ان میں سے بعض کا ارادہ محض گوشت کھانا ہو، جمہور علماء، امام شافعی، امام احمد اور عام محدثین کا مسلک یہی ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک اونٹ یا گائے میں شرکت صرف اس صورت میں جائز ہے، جب سب کا ارادہ قربانی ہی کرنے کا ہو، اگر بعض کا ارادہ محض گوشت حاصل کرنا ہو،

[3185] اخرجه ابو داود في (سننه) في الضحايا باب: في البقر والجزور عن كم تجزى برقم (٢٨٠٩) والترمذي في (جامعه) في الحج باب: ما جاء في الاشتراك في البدنة والبقرة برقم (٩٠٤) وفي الاضاحي باب: ما جاء في الاشتراك في الاضحية برقم (١٥٠٢) وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي باب: عن كم تجزى البدنة والبقرة برقم (٣١٣٢) انظر (التحفة) برقم (٢٩٣٣)

[3186] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٤)

تو شراکت جائز نہیں ہے، قربانی خواہ واجب ہو یا مسنون یا نفل، امام مالک کے نزدیک قربانی میں شرکت جائز نہیں ہے، ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی صرف ایک آدمی کر سکتا ہے، امام داود ظاہری اور بعض مالکیہ کا نظریہ یہ ہے، نفلی قربانی میں اشتراکیت جائز ہے، اور واجب میں جائز نہیں، امام ابن حزم کے نزدیک اونٹ کی قربانی میں سات کی بجائے بیس آدمی بھی شریک ہو سکتے ہیں، لیکن دوسرے ائمہ کے نزدیک یہ عام قربانیوں کے لیے ہے، حج کے لیے نہیں ہے۔

[3187] ٣٥٢-(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

[3187]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا، تو ہم نے اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا، اور گائے کی قربانی بھی سات کی طرف سے کی۔

[3188] ٣٥٣-(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ.

[3188]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج اور عمرہ میں سات آدمی ایک ہدی میں شریک ہوئے، ایک آدمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہدی میں اتنے ہی شریک کیے جائیں گے، جتنے اونٹ میں شریک کیے جائیں گے، انہوں نے جواب دیا، جزور (اونٹ) بھی بدنہ (ہدی) ہی ہے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ میں موجود تھے، وہ بیان کرتے ہیں، ہم نے اس دن ستر (٧٠) اونٹ نحر کیے، ایک اونٹ میں ہم سات افراد شریک تھے۔

فائدہ:...... بدنہ یا ہدی سے مراد وہ گائے اور اونٹ ہے، جو احرام باندھتے وقت ساتھ لیا جائے، اور جزور (اونٹ) وہ ہے جو قربانی کے وقت خریدا جائے، لیکن قربانی میں دونوں کا حکم ایک ہے۔

[3187] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٨٤)

[3188] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٤٥)

[3189] ٣٥٤-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

[3189]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم حلال ہوں، قربانی دیں، اور ہم میں سے چند ہدی میں شریک ہو جائیں، یہ اس موقع کی بات ہے، جب آپ نے ہمیں حج سے حلال ہونے کا حکم دیا تھا، اس حدیث میں یہی ہے۔

[3190] ٣٥٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا.

[3190]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا کرتے تھے، تو ہم سات شریک ہو کر ایک گائے ذبح کرتے تھے۔

[3191] ٣٥٦-(١٣١٩) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ.

[3191]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

[3192] ٣٥٧-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ

[3189] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٤٥)

[3190] اخرجه ابو داود في (سننه) في الضحايا باب: في البقرة والجزور عن كم يجزى برقم (٢٨٠٧) انظر (التحفة) برقم (٢٤٣٥)

[3191] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٤٦)

[3192] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٤٦)

عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ.

[3192]۔ امام صاحب یہ روایت دو راویوں سے بیان کرتے ہیں، ایک راوی یحییٰ اموی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی نحر کی اور ابن بکر کی حدیث میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے اپنے حج میں ایک گائے کی۔

٦٧...... بَابُ: اِسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَامًا مُقَيَّدَةً

باب ٦٧: اونٹ کو ایک پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا پسندیدہ ہے

[3193] ٣٥٨۔(١٣٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم.

[3193]۔ زیاد بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس پہنچے، جبکہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا، انہوں نے فرمایا، اس کو اٹھا کر، کھڑا کر کے (بایاں) پیر باندھ کر نحر کر یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

٦٨...... بَابُ: اِسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ وَأَنَّ بَاعِثَهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ

باب ٦٨. جو انسان خود نہیں جانا چاہتا، اس کے لیے بہتر ہے، حرم میں ہدی، ہار بٹ کر اور ہار ڈال کر بھیجے، اور ہدی بھیجنے کے سبب وہ محرم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس سے کوئی چیز ممنوع ہوگی

[3194] ٣٥٩۔(١٣٢١) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ

[3193] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: نحر الابل بعده برقم (١٧١٣) ٤٢٥ وابو داود في (سننه) في المناسك باب: كيف تنحر البدن برقم (١٧٦٨) انظر (التحفة) برقم (٦٧٢٢)

[3194] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: فتل القلائد للبدن والبقر برقم (١٦٩٨) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: من بعث بهدية واقام برقم (١٧٥٨) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: فتل القلائد برقم (٥/ ١٧١) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: تقليد البدن برقم (٣٠٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٨٢)

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

[3194]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے ہدی روانہ فرماتے، اور میں آپ کی ہدی کے قلادے (ہار) بٹتی، پھر آپ ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے تھے، جن سے محرم بچتا ہے۔

[3195] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3195] امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[3196] ۳۶۰۔(. . .) وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهِ.

[3196]۔امام صاحب اپنے چند اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، گویا کہ اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے گلے کے ہار بٹ رہی ہوں، آگے مذکورہ روایت کی طرح۔

[3197] ۳۶۱۔(. . .) وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ.

[3197]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار اپنے ان دونوں ہاتھوں

[3195] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٣١)

[3196] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٦٤)

[3197] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: هل یوجب تقلید الهدی احراما برقم (٥/ ١٧٥)

سے بٹی تھی، پھر آپ نہ کسی چیز سے الگ ہوتے، اور نہ ہی کسی چیز کو چھوڑتے۔

[3198] ٣٦٢۔(. . .)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا.

[3198]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے گلے کے ہار اپنے ہاتھوں سے بنائے، پھر آپ نے ان کا اشعار کیا، اور گلے میں ہار ڈالا، پھر انہیں بیت اللہ روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں رہے، اور آپ پر ان چیزوں میں سے کوئی چیز حرام نہیں ہوئی، جو آپ کے لیے (پہلے) حلال تھی۔

[3199] ٣٦٣۔(. . .)وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ.

[3199]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ہدی روانہ فرماتے، میں اس کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹتی، پھر آپ کسی ایسی چیز سے نہ رکتے، جس سے حلال نہیں رکتا ہے۔

[3200] ٣٦٤۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ.

[3200]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے وہ ہار اس اون سے بٹے تھے جو ہمارے پاس تھی، تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس حلال ہی رہے، حلال جس طرح اپنی بیوی کے پاس آتا ہے، آپ ﷺ بھی

[3198] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: من اشعر وقلد بذی الحليفة ثم احرم برقم (١٦٩٦) وفی باب: اشعار البدن برقم (١٦٩٩) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: من بعث بهدية واقام برقم (١٧٥٧) والنسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج باب: تقليد الابل برقم (٥/ ١٧٣) وفی باب: اشعار الهدی برقم (٥/ ١٧٠) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: اشعار البدن برقم (٣٠٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٣٣)

[3199] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٤٤)

[3200] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: القلائد من عهن برقم (١٧٠٥) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: من بعث بهدية واقام برقم (١٧٥٩) والنسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج باب: ما يفتل منه القلائد برقم (٥/ ١٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦٦)

آتے، یا جس طرح مرد اپنی بیوی سے فائدہ اٹھاتا ہے، آپ بھی اٹھاتے۔

[3201] ٣٦٥۔(...)وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا.

[3201]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو پایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بکریوں کی قربانی کے ہار بٹتی، آپ اسے بھیج دیتے، پھر ہمارے ہاں حلال ہی رہتے۔

[3202] ٣٦٦۔(...)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

[3202]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بسا اوقات میں نے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بنائے، آپ ہار قربانی کے گلے میں ڈال کر اسے روانہ کر دیتے، اور خود ٹھہرے رہتے، کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے، جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

[3203] ٣٦٧۔(...)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا.

[3201] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: تقليد الغنم برقم (١٧٠٣) والترمذي في (جامعه) في الحج باب: ما جاء في تقليد الغنم برقم (٩٠٩) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: فتل القلائد برقم (٥/ ١٧٢) وفي باب: تقليد الغنم برقم (٥/ ١٧٣) وبرقم (٥/ ١٧٤) وفي باب: هل يوجب تقليد الهدى احراما برقم (٥/ ١٧٥، ٥/ ١٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٨٥)

[3202] اخرجه البخاري في (صحيحه) باب: تقليد الغنم برقم (١٧٠٢) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: فتل القلائد برقم (٥/ ١٧١) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: تقليد البدن برقم (٣٠٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٤٧)

[3203] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: تقليد الغنم برقم (١٧٠١) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: في الاشعار برقم (١٧٥٥) والنسائي في (المجتبى) في مناسك ←

[3203] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی قربانی کے لیے بکریوں کو بھیجا اور ان کے گلوں میں ہار ڈالے۔

[3204] ٣٦٨۔(. . .)وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

[3204] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم بکریوں کے گلے میں ہار ڈال کر انہیں بھیج دیتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہی ہوتے ان سے آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی۔

[3205] ٣٦٩۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلٰى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ.

[3205] ۔عمرہ بنت عبد الرحمٰن بیان کرتی ہیں، ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جو شخص قربانی روانہ کرتا ہے، اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جائیں گی جو حج کرنے والے پر حرام ہوتی ہیں، حتی کہ قربانی نحر کر دی جائے، اور میں اپنی ہدی روانہ کر چکا ہوں، آپ مجھے اپنا نظریہ لکھ بھیجیں، عمرہ بیان کرتی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، بات وہ نہیں ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے

← الحج باب: تقليد الغنم برقم (٥/ ١٧٣) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: تقليد الغنم برقم (٣٠٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٤٤)

[3204] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: تقليد الغنم برقم (٥/ ١٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٣١)

[3205] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: من قلد القلائد بيده برقم (١٧٠٠) وفي الوكالة باب الوكالة في ابدن وتعاهدها برقم (٢٣١٧) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: هل يوجب تقليد الهدى احراما برقم (٥/ ١٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٩٩)

خود رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے، پھر آپ نے انہیں اپنے ہاتھ سے قربانیوں کے گلے میں ڈالا، اور میرے باپ کے ہاتھ انہیں روانہ کر دیا، اور قربانیوں کے نحر کرنے تک رسول اللہ ﷺ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں ہوئی، جو اللہ نے آپ ﷺ کے حلال کی تھی۔

فائدہ:...... اس حدیث کی سند میں خط لکھنے والے کا نام ابن زیاد بتایا گیا ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے، اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دور نہیں پایا، بلکہ یہ خط لکھنے والا زیاد بن ابی سفیان ہے جو زیاد بن ابیہ کے نام سے معروف ہے، جیسا کہ صحیح بخاری، مؤطا امام مالک، سنن ابی داؤد وغیرہ، معتبر کتب حدیث میں موجود ہے۔

[3206] ٣٧٠-(. . .) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ.

[3206] مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انہوں نے پردہ کی اوٹ سے تالی بجا کر بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بناتی تھی، پھر آپ انہیں روانہ کر دیتے، اور کسی ایسی چیز سے، قربانی نحر کرنے تک باز نہ رہتے، جس سے محرم باز رہتا ہے۔

[3207] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3207] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات سے ثابت ہوتا ہے، اپنے علاقہ میں رہتے ہوئے قربانی بھیجنا مسنون ہے، اور قربانی روانہ کرتے وقت اس کے امتیاز اور شناخت کے لیے تاکہ کوئی اس پر دست درازی نہ کرے، گلے میں اون وغیرہ کو بٹ کر ہار ڈال دیا جائے گا، اونٹ ہوں تو ان میں پرانی جوتیوں کو پرویا جائے گا، قربانی اگر اونٹ ہو تو اس کو کوہان پر چیرا دیا جائے گا، گائے یا بکری ہو تو صرف ہار ڈالیں گے، جمہور کا نظریہ یہی ہے، امام ابوحنیفہ، اور امام مالک کے نزدیک بکری کے گلے میں ہار نہیں ڈالا جائے گا، اور ائمہ اربعہ کے نزدیک قربانی بھیجنے والا محرم

[3206] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: تقليد الغنم برقم (١٧٠٤) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: فتل القلائد برقم (٥/ ١٧١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦١٦)
[3207] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣١٩٣)

نہیں ہوگا، اس لیے اس کے لیے کوئی چیز ممنوع نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں مجاہد اور ابن سیرین کا مسلک یہ ہے کہ وہ محرم ہوگا اور جب تک بیت اللہ میں ہدی ذبح نہیں کی جاتی، اس پر ان تمام چیزوں سے اجتناب لازم ہوگا، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

٦٩...... بَاب: جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا

باب ٦٩: ضرورت کے وقت ہدی کے اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے

[3208] ٣٧١-(١٣٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ((ارْكَبْهَا)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ((ارْكَبْهَا وَيْلَكَ)) فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

[3208] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، ایک انسان کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ ہدی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوار ہو جا۔'' دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، تیرے لیے خرابی ہو۔

فائدہ:...... امام احمد اور اسحاق کے نزدیک قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے، اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک اگر اور سواری نہ ہو تو سوار ہونا ضروری ہے، امام شافعی کے نزدیک احتیاج ضرورت کی صورت میں سوار ہونا جائز ہے، امام مالک کا موقف یہی ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک اضطراری حالت میں سوار ہونا جائز ہے، امام شافعی اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے، اور امام ابن العربی مالکی کے نزدیک بقدر ضرورت سوار ہونا جائز ہے۔

[3209] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً.

[3209] امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں ہے کہ اس اثناء میں ایک آدمی گلے میں ہار پڑا ہوا اونٹ ہانک رہا تھا۔

[3208] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: ركوب البدن برقم (١٦٨٩) وفي الوصايا باب: هل ينتفع الواقف بوقفه برقم (٢٧٥٥) وفي الادب باب: ما جاء في قول الرجل ويلك برقم (٦١٦٠) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: في ركوب البدن برقم (١٧٦٠) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: ركوب البدنة برقم (٥/ ١٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠١)

[3209] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٩٣)

لطیفہ:...... اس حدیث سے بعض حضرات نے یہ بات نکالی ہے کہ مقلد ہونا جانوروں کا کام ہے، اور انسانوں کا کام تو ان پر سوار ہونا ہے نہ کہ مقلد بننا۔

[3210] ٣٧٢۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَيْلَكَ ارْكَبْهَا)) فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا)).

[3210]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ ایک آدمی گلے میں ہار ڈالا اونٹ ہانک رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تمہارے لیے خرابی ہو، اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا، یہ حج کی قربانی ہے، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس، اس پر سوار ہو جا، تم پر افسوس! اس پر سوار ہو جا۔''

[3211] ٣٧٣۔(١٣٢٣) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ((ارْكَبْهَا)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[3211]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو ہدی کا اونٹ ہانک رہا تھا، آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے کہا، یہ ہدی ہے، آپ نے دو یا تین دفعہ فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔''

[3212] ٣٧٤۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَإِنْ.

[3210] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٥٩)

[3211] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: ركوب البدنة لمن جهده المشي برقم (٥/ ١٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣٩٦)

[3212] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٤)

[3212] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک بدنہ یا ہدیہ (قربانی کا اونٹ) لے جایا گیا، آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا، یہ بدنہ یا ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا: ''خواہ یہی ہے۔''

[3213] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَساً يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[3213] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں صرف بدنہ کا لفظ ہے۔

[3214] ٣٧٥۔(١٣٢٤) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا)).

[3214] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ پوچھا گیا؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جب لاچار ہو جاؤ، تو سواری ملنے تک عرف و دستور کے مطابق سوار ہو جاؤ۔''

[3215] ٣٧٦۔(. . .) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا

عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.

[3215] ۔ ابوزبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جب تک سواری نہ ملے تو دستور و عرف کے مطابق سوار ہو جاؤ۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر سواری نہ ہو، تو پھر ایسے طریقے سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہوا جا سکتا ہے، جو اس کے لیے تکلیف اور اذیت کا باعث نہ بنے، امام مالک اور بعض حضرات کا نظریہ یہی ہے۔

[3213] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٤)

[3214] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: فی ركوب البدن برقم (١٧٦١) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: ركب البدنة بالمعروف برقم (٥/ ١٧٧) انظر (التحفة) برقم (٢٨٠٨)

[3215] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٥٤)

٧٠...... بَاب: مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ

باب ٧٠: قربانی جب راستہ میں ہلاک ہو جائے تو کیا کیا جائے گا

[3216] ٣٧٧-(١٣٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوقُهَا فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا إِنْ هِيَ أُبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَأَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا قَالَ فَمَضَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ ((**انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ**)).

[3216]۔ موسیٰ بن سلمہ ہذلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ عمرہ کے لیے روانہ ہوئے، سنان اپنے ساتھ قربانی کا اونٹ لے کر چلا، اور وہ راستہ میں ٹھہر گیا، تو سنان، اس کے معاملہ میں بے بس ہو گیا، کہ اگر وہ اونٹ تھک ہار گیا، تو وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرے، اس نے سوچا، اگر میں مکہ مکرمہ پہنچ گیا، تو میں اس کے بارے میں تحقیق کروں گا، اس نے بتایا، میں دوپہر کے وقت چل پڑا، تو جب ہم بطحاء میں اترے، اس نے کہا، آؤ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر، ان سے گفتگو کریں، اس نے جا کر، ان سے اپنی قربانی کی صورت حال بیان کی، تو انہوں نے فرمایا، تم نے مسئلہ واقف کار سے دریافت کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی سپرداری میں سولہ (١٦) قربانیاں روانہ فرمائیں، وہ شخص چل پڑا، پھر واپس آ گیا، اور پوچھنے لگا، اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی تھک ہار کر بیٹھ جائے، تو میں اس کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو نحر کرکے، اس کے گلے میں دونوں جوتے، اس کے خون میں رنگ دینا، پھر اس کے پہلو پر رکھ دینا پھر تو اور تیرے رفقاء میں سے کوئی بھی اس سے نہ کھائے۔

[3216] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: فی الهدی اذا عطب قبل ان یبلغ برقم (١٧٦٣) انظر (التحفة) برقم (٦٥٠٣)

مفردات الحدیث ❶ **اَزْحَفَتْ علیه:** تھک ہار کر رک گیا۔ ❷ **عَيِي بشانها:** وہ اس کا حکم مسئلہ جاننے سے عاجز آ گیا۔ ❸ **اُبْدِعَت:** تھک ہار کر ٹھہر گیا، چلنے کے قابل نہ رہا۔ ❹ **اهل رفقتك:** تیرے رفیق اور قافلہ کے لوگ۔

فائدہ :...... قربانی کا جو جانور راستہ میں تھک ہار کر، چلنے کے قابل نہ رہے تو اس کو ذبح کر کے اس کے گلے میں جو، جوتیوں کا ہار تھا، اسے خون میں رنگ کر، اس پر ڈال دیں، تاکہ پتہ چل سکے، یہ حج کی قربانی کا جانور ہے، جسے دوسرے لوگ کھا سکتے ہیں، لیکن قافلہ میں شریک لوگ اس کو نہیں کھا سکتے، جمہور کا (امام مالک، ابوحنیفہ، احمد) یہی نظریہ ہے، اگر ہدی واجب تھی (یعنی تمتع اور قران کے لیے تھی) تو اس کی جگہ اور قربانی کرنا ہوگی، اور امام شافعی کے نزدیک اگر قربانی نفلی تھی، تو پھر اس کا کھانا، کھلانا اور بیچنا درست ہے، اگر قربانی واجب ہو اور انسان اس کو ذبح نہ کرے، تو پھر اس کا دودھ استعمال کر سکتا ہے، کیونکہ اس نے اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا ہے، نفلی کی صورت میں عوض نہیں ہے، اس لیے اس کو ذبح کرنا ہوگا، جمہور کا یہی موقف ہے۔

[3217] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَحَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِالْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ.

[3217] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی معیت میں اٹھارہ قربانیاں روانہ فرمائیں، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن اس میں ابتدائی واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

[3218] ٣٧٨-(١٣٢٦) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ ((إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ)).

[3218]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوقبیصہ ذویب نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ

[3217] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٠٣)

[3218] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: في الهدي اذا عطب برقم (٣١٠٥) انظر (التحفة) برقم (٣٥٤٤)

نے مجھے قربانیاں دے کر بھیجتے اور فرماتے: ''اگر تھکنے سے کسی کی ہلاکت کا خطرہ محسوس کرو، تو اسے نحر کر دینا، پھر اس کی جوتیوں کو اس کے خون میں ڈبو کر، اس کے پہلو پر مارنا، لیکن تو خود اور تیرے قافلہ والوں میں سے کوئی اسے نہ کھائے۔''

۷۱...... بَاب: وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ

باب ۷۱: طواف وداع کا وجوب اور حیض والی عورت سے اس کا ساقط ہونا۔

[3219] ۳۷۹-(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)) قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي.

[3219]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (حج کے بعد) لوگ ہر طرف سے نکل جاتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی انسان سفر اختیار نہ کرے، جب تک آخری وقت میں بیت اللہ کا طواف نہ کر لے، زہیر کی روایت میں ینصرفون کے بعد فی کا لفظ نہیں ہے۔

[3220] ۳۸۰-(۱۳۲۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

[3220]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آخری وقت میں بیت اللہ کا طواف کریں، لیکن حیض والی عورت کو سہولت دی گئی ہے، (وہ پہلے جا سکتی ہے)۔

فائدہ :...... الوداعی طواف جسے حاجی مکہ معظمہ سے واپسی کے وقت کرتا ہے، واجب ہے، یعنی اگر کوئی شخص یہ

[3219] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: الوداع برقم (٢٠٠٢) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: طواف الوداع برقم (٣٠٧٠) انظر (التحفة) برقم (٥٧٠٣)

[3220] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطهارة باب: المراة تحيض بعد الافاضة برقم (٣٢٩) وفي الحج باب: طواف الوداع برقم (١٧٥٥) وفي باب: اذا حاضت المراة بعدما افاضت برقم (١٧٦٠) انظر (التحفة) برقم (٥٧١٠)

طواف نہیں کرے گا، تو اس کے ذمہ ایک جانور کی قربانی ضروری ہے لیکن حائضہ عورت کو اجازت ہے اگر اس نے طواف افاضہ کر لیا ہے، تو وہ طواف وداع کیے بغیر روانہ ہو سکتی ہے، جمہور صحابہ و ائمہ امام ابو حنیفہ، شافعی، احمد، اور محدثین کا یہی موقف ہے لیکن امام مالک اور داؤد ظاہری کے نزدیک طواف وداع سنت ہے۔

[3221] ٣٨٠-(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ.

[3221] ۔ طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت آخری وقت میں بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس جا سکتی ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر آپ یہ نہیں مانتے، تو آپ فلاں انصاری عورت سے پوچھیں، کیا رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ حکم دیا تھا؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ہنستے ہوئے واپس آئے اور وہ کہہ رہے تھے، میرے خیال میں آپ نے سچ ہی فرمایا ہے۔

[3222] ٣٨٢-(١٢١١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ

عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْتَنْفِرْ.

[3222] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو طواف افاضہ کے بعد حیض شروع ہو گیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے حیض کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ ہمیں روک

[3221] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٩٩)

[3222] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: الحائض تنفر قبل ان تودع برقم (٣٠٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٨٧)

لے گی؟'' تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ طواف افاضہ میں بیت اللہ کا طواف کر چکی ہے، اور طواف افاضہ کے بعد حیض شروع ہوا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو چلے۔''

[3223] ٣٨٣-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[3223]۔ امام صاحب اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا طہارت کی حالت میں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض شروع ہو گیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3224] (. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[3224] امام صاحب مختلف اساتذہ سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آنے لگا ہے۔ زہری کی حدیث والا مفہوم ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

[3225] ٣٨٤-(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَنْ.

[3225]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں اندیشہ تھا کہ صفیہ کو طواف افاضہ سے پہلے حیض شروع ہو جائے گا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور پوچھا: ''کیا صفیہ ہمیں روک لے گی؟'' ہم نے عرض کیا، وہ طواف افاضہ کر چکی ہے، آپ نے فرمایا: ''تب کوئی حرج نہیں ہے۔''

[3223] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٢٦)

[3224] طريق قتيبة اخرجه الترمذي في (جامعه) في الحج باب: ما جاء في المراة تحيض بعد الافاضة برقم (٩٤٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٥١٢) وطريق زهير بن حرب وطريق محمد بن المثنى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٧٤) وبرقم (١٧٤٨٨)

[3225] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: في الزكارة يوم النحر برقم (١٧٣٣) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٣٧)

[3226] ٣٨٥-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ**)) قَالُوا بَلٰى قَالَ ((**فَاخْرُجْنَ**)).

[3226]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آنے لگا ہے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''شاید، وہ ہمیں روک لے گی، کیا اس نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف افاضہ نہیں کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو چلو۔''

[3227] ٣٨٦-(. . .) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ۔

[3227]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے وہ ارادہ کیا، جو مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے، تو آپ کو بتایا گیا، اے اللہ کے رسول! وہ تو حائضہ ہے، آپ نے فرمایا: ''تو وہ ہمیں روک لے گی۔'' سب ازواج نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ قربانی کے دن طواف زیارت کر چکی ہے، آپ نے فرمایا: ''تو پھر تمہارے ساتھ روانہ ہو جائے۔''

[3228] ٣٨٧-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

[3226] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحيض باب: المراة تحيض بعد الافاضة برقم (٣٢٨) والنسائي في (المجتبى) في الحيض باب: المراة تحيض بعد الافاضة برقم (١/ ١٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٤٩)

[3227] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٧٤٣)

[3228] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: قوله تعالى: ﴿ولا يحل لهن ان يكتمن ما خلق الله في ارحامهن﴾ برقم (٥٣٢٩) وفي الادب باب: قوله ﷺ: (تربت يمينك) و (عقرى حلقى) برقم (٦١٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٢٧)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ ((عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا)) ثُمَّ قَالَ لَهَا ((أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((فَانْفِرِي)).

[3228]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے سفر کرنے کا ارادہ کیا، تو اچانک دیکھا، کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازہ پر کبیدہ خاطر، غمزدہ کھڑی ہے، آپ نے فرمایا: ''سرمنڈی تو ہمیں روک لے گی۔'' پھر آپ نے پوچھا: ''کیا تو نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو چل۔''

فائدہ:...... ان مختلف روایات میں تضاد نہیں ہے، مجموعی طور پر تمام صورت حال پیش آئی تھی، سب ازواج مطہرات کو اس واقعہ کا علم تھا، سب نے تصدیق کی تھی، اس لیے بعض دفعہ کسی کا انفرادی نام لیا گیا، اور بعض دفعہ سب کا مشترکہ طور پر۔

[3229] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيبَةً حَزِينَةً.

[3229] امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس میں کبیدہ خاطر غمزدہ کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ وَالصَّلٰوةِ فِيهَا

باب ۷۲: حاجی وغیرہ کے لیے بہتر ہے کہ وہ کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھے، اور اس کی تمام اطراف میں دعا مانگے

[3230] ۳۸۸۔(۱۳۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

[3229] طريق يحيى بن يحيى اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: الادلاج المحصب برقم (۱۷۷۱) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: الحائض تنفر قبل ان تودع برقم (۳۰۷۳) انظر التهة برقم (۱۵۹٤٦) وحديث زهير بن حرب تفردبه مسلم انظر التحفه برقم (۱۵۹۹۳)۔
[3230] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: قوله تعالى: ﴿واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى﴾ برقم (۳۹۷) وفي باب: الابواب والغلق للكعبة والمساجد برقم (٤٦٨) وفي ←

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَائَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى.

[3230] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت اسامہ، بلال، عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے، اور اس کا دروازہ بند کر لیا، پھر آپ کچھ وقت اندر ٹھہرے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب باہر نکلے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے اندر کیا عمل کیا؟ اس نے بتایا، آپ نے دو ستون اپنے بائیں اور ایک دائیں اور تین ستون اپنے پیچھے کیے، اس وقت بیت اللہ کے چھ ہی ستون تھے، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

[3231] ۳۸۹۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ فَجَاءَ بِالْمِفْتَحِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِثْرِهِ فَقُلْتُ

← باب: الصلاة بين السواری فی غير الجماعة برقم (٥٠٤) وبرقم (٥٠٥) وفی باب: ٩٧ برقم (٥٠٦) وفی التهجد باب: ما جاء فی التطوع مثنى مثنى برقم (١١٦٧) وفی الحج باب: اغلاق الميت برقم (١٥٩٨) وفی باب: الصلاة فی الكعبة برقم (١٥٩٩) وفی الجهاد باب: الردف على الحمار برقم (٢٩٨٨) وفی المغازی باب: دخول النبی ﷺ من اعلى مكة برقم (٤٢٨٩) وفی المغازی باب: حجة الوداع برقم (٤٤٠٠) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: الصلاة فی الكعبة برقم (٢٠٢٣) وبرقم (٢٠٢٤) وبرقم (٢٠٢٥) والنسائی فی (المجتبى) فی المساجد باب: الصلاة فی الكعبة برقم (٢/ ٣٣-٣٤) وفی القبلة باب: مقدار ذلك برقم (٢/ ٦٣) وفی مناسك الحج باب: دخول البيت برقم (٥/ ٢١٧) وفی باب: موضع الصلاة فی البيت برقم (٥/ ٢١٧ - ٢١٨) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: دخول الكعبة برقم (٣٠٦٣) انظر (التحفة) برقم (٢٠٣٧) وبرقم (٨٣٣١)

[3231] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٢١٧)

لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى.

[3231]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور کعبہ کے صحن میں اترے، آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا، وہ چابی لے کر آیا اور دروازہ کھول دیا، پھر نبی اکرم ﷺ، حضرت بلال، اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے، اور آپ کے حکم سے دروازہ بند کر دیا گیا، اور یہ سب کچھ دیر اندر ٹھہرے، پھر اس نے دروازہ کھول دیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں سب لوگوں سے آگے بڑھ کر، رسول اللہ ﷺ کو باہر نکلتے ہوئے ملا، آپ کے پیچھے بلال تھے، تو میں نے حضرت بلال سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا، ہاں۔ میں نے پوچھا، کہاں؟ اس نے کہا، دو ستونوں کے درمیان، سامنے رخ کر کے، اور میں یہ بھول گیا کہ اس سے یہ پوچھوں، آپ نے کتنی رکعات پڑھیں۔

[3232] ۳۹۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِي بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِينِهِ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي قَالَ فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[3232]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے اور اسے کعبہ کے صحن میں لا بٹھایا، پھر عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلوا کر فرمایا: ''میرے پاس چابی لاؤ۔'' وہ اپنی ماں کے پاس گیا، اس نے اسے کنجی دینے سے انکار کر دیا، عثمان نے کہا، اللہ کی قسم! کنجی مجھے دے دو، وگرنہ یہ تلوار میری پشت سے پار ہو جائے گی (میں خودکشی کر لوں گا، یا وہ مجھے مار ڈالیں گے) تو اس نے اسے کنجی دے دی، اس نے لا کر نبی اکرم ﷺ کو پیش کر دی، پھر اس نے دروازہ کھولا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3233] ۳۹۱۔(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

[3232] تقدم تخريجه برقم (٣٢١٧)

[3233] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٥٤) وبرقم (٨٠٥١) وبرقم (٨١٩٦) وقد تقدم تخريجه في مسند بلال برقم (٣٢١٧)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

[3233] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے، حضرت اسامہ، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ تھے، پھر انہوں نے کافی دیر دروازہ بند رکھا، پھر دروازہ کھول دیا گیا، تو میں سب سے پہلے دروازہ میں پہنچا، اور بلال کو ملا، میں نے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا، اگلے دوستونوں کے درمیان، اور میں بھول گیا، اس سے پوچھوں، رسول اللہ ﷺ نے کتنی رکعات پڑھیں؟

[3234] ۳۹۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالُوا هٰهُنَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى.

[3234] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس پہنچا، تو رسول اللہ ﷺ، اسامہ بن زید اور بلال رضی اللہ عنہم اس میں داخل ہو چکے تھے، اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دروازہ بند کر دیا تھا، یہ حضرات کافی دیر تک اندر رہے، پھر دروازہ کھول دیا گیا، تو نبی اکرم ﷺ باہر نکلے، اور میں سیڑھی پر چڑھ کر اندر چلا گیا، اور میں نے پوچھا، نبی اکرم ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، یہاں، اور میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھیں ہیں۔

[3235] ۳۹۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

[3234] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٢١٧)

[3235] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى كتاب الحج، باب: اغلاق البيت ويصلى فى اى نواحى البيت شاء برقم (١٥٩٨) انظر (التحفة) برقم (٦٩٠٨) وقد تقدم تخريجه برقم (٣٢١٧)

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

[3235] ۔سالم رحمہ اللہ اپنے باپ (ابن عمر) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا، تو جب انہوں نے دروازہ کھولا، سب سے پہلے میں داخل ہوا، میں بلال رضی اللہ عنہ کو ملا اور اس سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا، ہاں، دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

[3236] ٣٩٤۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

[3236] ۔سالم رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے، ان کے ساتھ کوئی اور داخل نہیں ہوا، پھر ان پر دروازہ بند کر دیا گیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے حضرت بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

[3237] ٣٩٥۔(١٣٣٠) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا

ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى

[3236] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٠١٢) تقدم تخريجه برقم (٣٢١٧)

[3237] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: موضع الصلاة من الكعبة برقم (٥/ ٢٢٠) انظر (التحفة) برقم (٩٦)

خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيهَا أَفِي زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ.

[3237] ۔ ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا، کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہتے سنا ہے کہ تمہیں طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور تمہیں کعبہ کے اندر داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا، اس نے جواب دیا، وہ اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے، لیکن میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کی تمام اطراف میں دعا مانگی، اور اس میں نماز نہیں پڑھی، حتی کہ آپ باہر نکل آئے، تو جب آپ باہر نکلے، بیت اللہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں، اور آپ نے فرمایا: ''یہ قبلہ ہے۔'' میں نے اس سے پوچھا، اس کے جوانب سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کے کونوں میں؟ اس نے کہا، بلکہ بیت اللہ تمام اطراف سے سامنے۔

[3238] ۳۹۶۔(۱۳۳۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ.

[3238] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے، تو آپ نے ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔

فائدہ: ...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے، اور حضرت اسامہ کے بقول آپ نے محض تمام اطراف و جوانب میں دعا فرمائی ہے، نماز نہیں پڑھی ہے، لیکن تمام محدثین کا اصولی قاعدہ ہے کہ مثبت، منفی پر مقدم ہے یعنی کسی واقعہ کے بارے میں زائد چیز بتانے والے کی بات مانی جائے گی، نفی کرنے والے کی بات نظر انداز کر دی جائے گی، کیونکہ ہر ایک اپنے علم کے مطابق بات کرتا ہے اور ایک کا علم دوسرے سے زائد ہو سکتا ہے، چونکہ آپ نے اندر داخل ہو کر دعا اور نماز، دونوں کام کیے ہیں، اس لیے ہر ایک نے جو دیکھا تھا بتا دیا، حضرت اسامہ دور، دعا میں مشغول رہے، اور آپ نے دعا سے فراغت کے بعد دو خفیف رکعات پڑھیں، حضرت بلال پاس تھے، انہوں نے دیکھ لیا، حضرت اسامہ دور تھے، دروازہ بند ہونے کی وجہ سے اندھیرا تھا، اس لیے وہ نہ دیکھ سکے، یا ہو سکتا ہے، آپ دو دفعہ داخل ہوئے ہوں، ایک دفعہ نماز پڑھی اور ایک دفعہ نہ پڑھی، اس لیے حضرت اسامہ سے نفی اور اثبات دونوں ثابت ہیں، لیکن بیت اللہ میں داخل ہونا اور نماز پڑھنا، مناسک حج میں داخل نہیں ہے، اس لیے جمہور کے نزدیک آپ حجۃ الوداع میں کعبہ کے اندر داخل نہیں ہوئے،

[3238] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۹۶۶)

تا کہ لوگ اس کو حج کا حصہ نہ سمجھ لیں، نیز کعبہ کے اندر نماز پڑھنے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے، اگر کعبہ کا دروازہ بند ہو تو جمہور جس میں امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بھی داخل ہیں، کے نزدیک کعبہ کے کسی بھی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا صحیح ہے، خواہ نماز فرض ہو یا نفل، امام مالک کے نزدیک فرض نماز وتر، فجر کی سنتیں اور طواف کی دو رکعات صحیح یا جائز نہیں، عام نفل پڑھنا جائز ہے اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک کوئی نماز، خواہ فرض ہو یا نفل، پڑھنا جائز نہیں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی بات ہی نقل کرتے تھے۔

[3239] ٣٩٧-(١٣٣٢) وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ قَالَ لَا.

[3239]۔ اسماعیل بن خالد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی اکرم ﷺ اپنے عمرہ میں، بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے، انہوں نے کہا، نہیں۔

فائدہ:...... عمرۃ القضاۃ ۷ھ میں بیت اللہ پر مشرکین مکہ کا تسلط تھا اور کعبہ کے اندر بت رکھے ہوئے تھے، اس لیے آپ بیت اللہ کے اندر داخل نہیں ہوئے، فتح مکہ کے وقت جب قریش کا غلبہ ختم ہو گیا، اور بیت اللہ کو بتوں سے پاک کر دیا گیا، تب آپ اندر داخل ہوئے، اور دعا و نماز سے لطف اندوز ہوئے۔

٧٣...... بَاب: نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَآئِهَا

باب ۷۳: کعبہ کو توڑ کر تعمیر کرنا

[3240] ٣٩٨-(١٣٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا)).

[3240]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "اگر تیری قوم، کفر سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی، تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کو ابراہیمی بنیادوں پر استوار کرتا، کیونکہ قریش نے جب اسے (نئے سرے) تعمیر کیا، تو اسے کم کر دیا، اور میں اس کے پچھواڑے ایک دروازہ بناتا۔

[3239] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٥١٥٦)

[3240] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: فضل مكة وبنيانها برقم (١٥٨٥) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: بناء الكعبة برقم (٥/ ٢١٥) انظر (التحفة) برقم (١٧١٩٧)

[3241] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3241] امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[3242] ٣٩٩۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ **((أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ))** قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ))** فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

[3242]۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں ہے، تیری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا، اسے ابراہیمی بنیادوں سے کم کر دیا؟'' تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر نہیں لوٹائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تیری قوم کفر سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی تو میں یہ کام کر دیتا۔'' عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں، اگر حضرت عائشہ ؓ نے واقعی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، (یعنی یقیناً سنی ہے) تو میرے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے حجر (حطیم) کے قریبی رکنوں کا استلام کرنا اس لیے چھوڑا ہے کہ بیت اللہ کی تعمیر مکمل طور پر ابراہیمی بنیادوں پر نہیں ہوئی تھی۔

فائدہ:...... بیت اللہ کی تعمیر مختلف ادوار میں ہوتی رہی ہے، سب سے پہلی تعمیر فرشتوں نے کی، پھر آدم علیہ السلام نے پھر حضرت شیث علیہ السلام، طوفان نوح میں یہ غرقاب ہو گیا، اور اس کی بنیادیں بھی نظروں سے اوجھل ہو گئیں، تو چوتھی دفعہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے باپ بیٹا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے اس کو نئے سرے سے تعمیر کیا، حضرت ابراہیم کے

[3241] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٠٢)

[3242] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: فضل مكة وبنيانها برقم (١٥٨٣) وفی احاديث الانبياء باب (١٠) برقم (٣٣٦٨) وفی التفسير باب: قوله تعالى ﴿واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت واسماعيل ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم﴾ برقم (٤٤٨٤) والنسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج باب: بناء الكعبة برقم (٥/ ٢١٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٨٧)

بعد بنو عمالقہ سے پھر بنو جرہم نے پھر قصی نے آٹھویں بار اس کو قریش نے تعمیر کیا، اور اس تعمیر میں حضور اکرم ﷺ بھی شریک تھے، حجر اسود مقررہ جگہ آپ ﷺ ہی نے رکھا تھا، لیکن چونکہ قریش نے اس کی تعمیر میں خالص حلال مال صرف کیا تھا، اور وہ کم تھا، اس لیے حطیم والا حصہ چھوڑ دیا گیا، اور رکن یمانی اور رکن حجر اسود کے سوا باقی دونوں رکن اپنی صحیح بنیادوں پر تعمیر نہ ہو سکے، اس لیے بیت اللہ کا طواف حجر (حطیم) کے اوپر سے کیا جاتا ہے، لیکن اس طرف والے دونوں رکنوں کا ابراہیمی بنیادوں پر نہ ہونے کی وجہ سے استلام نہیں کیا جاتا، حضور اکرم ﷺ کی خواہش تھی کہ کعبہ کو توڑ کر نئے سرے سے تعمیر کریں، اور اس کی کرسی زمین کے قریب رکھیں، تاکہ لوگ اس میں داخل ہو سکیں، اور اس کے دو دروازے رکھیں تاکہ ایک سے لوگ داخل ہوں اور دوسرے سے باہر نکلیں، اور آمد و رفت میں سہولت ہو جائے، لیکن چونکہ قریش فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے، اس لیے خطرہ تھا، کہ یہ نئی تعمیر ان کے لیے فتنہ اور آزمائش کا باعث بنے گی، اور یہ چیز اس وقت کی دینی مصلحت کے خلاف تھی، اس لیے آپ نے فتنہ و فساد سے بچنے کے لیے ایک اولیٰ اور بہتر کام کو ترک کر دیا، اس لیے حکام کے لیے ضروری ہے، کہ وہ عوام کے مصالح اور فوائد کا لحاظ رکھیں لیکن اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ وہ شرکیہ اور کفریہ افعال و اعمال کا پیش خیمہ اور سبب بنتے ہیں۔ اس لیے اگر سعودی حکام نے پختہ قبروں اور مزاروں کو گرایا تھا، تو یہ قابل تعریف کام کیا تھا، نہ کہ قابل مذمت کیا، نماز کو چھوڑنا اور سودی کاروبار کرنا، اور تصویر سازی کو اس لیے نظر انداز کیا جا سکتا ہے، کہ مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت ناجائز کاموں کی مرتکب ہے، اگر ان افعال بد پر ان کا مواخذہ شروع کیا جائے، تو عوام میں تنفر، توحش اور جذباتی ابال پیدا ہوگا، اور وہ تمام حکومت کے خلاف ہو جائیں گے، اس طرح اگر زکاۃ کے حصول، حدود و تعزیرات شرعیہ کے اجراء اور دیگر احکام شرعیہ کے نفاذ میں کوئی رو رعایت نہیں کرنی چاہیے، تو مزاروں اور قبروں پر گنبدوں کی تعمیر کے لیے رو رعایت کیوں برتی جائے، اور ان کے گرانے پر اعتراض کیوں کیا جائے، جبکہ یہ کام سعودی علماء کے نزدیک ناجائز ہیں، اور شرک کا پیش خیمہ ہیں۔

[3243] ٤٠٠-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ.

[3243] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٢٩)

[3243] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تیری قوم نئی نئی دور جاہلیت یا دورکفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا، اور میں اس کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا، اور میں حجر کو اس میں داخل کر دیتا۔''

[3244] ٤٠١۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ.

[3244] ۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! اگر تیری قوم شرک سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ کو گرا کر اس کو زمین کے ساتھ ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا، ایک دروازہ مشرق کی جانب اور دوسرا دروازہ مغربی جانب اور حجر میں سے چھ ہاتھ کی جگہ کعبہ میں شامل کر دیتا، کیونکہ قریش نے جب کعبہ بنایا تھا، اتنا اس کو کم کر دیا تھا۔

[3245] ٤٠٢۔(. . .) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ أَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا أَوْ أُصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ

[3244] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: الحجر برقم (٥/ ٢١٨) بدون ذكر القصة۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٩٠)

[3245] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٣١)

النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ **((لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ))** قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ.

[3245] ۔عطاء رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب یزید بن معاویہ کے دور میں، اہل شام نے بیت اللہ پر حملہ کیا اور بیت اللہ جل گیا، اور اس کا جو حال ہوا تھا ہوا، تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے حج کے لیے آنے تک اسے اسی طرح چھوڑ دیا، وہ چاہتے تھے لوگوں کو ان کے خلاف جرأت دلائیں یا ان کے خلاف اشتعال دلائیں اور بھڑکائیں، تو جب لوگ واپس جانے لگے، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، اے لوگو! کعبہ کے بارے میں مشورہ دو، میں اسے توڑ کر نئے سرے سے بناؤں یا اس کا جو حصہ کمزور ہو گیا ہے، اس کو درست کر دوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھ پر ایک رائے کھلی ہے، میں سمجھتا ہوں، آپ اس کے کمزور شدہ حصہ کو درست کر دیں، اس گھر کو رہنے دیں، جس پر لوگ مسلمان ہوئے، ان پتھروں کو چھوڑ دیں، جن پر لوگ اسلام لائے اور جن پر رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے تو وہ اسے نئے سرے سے تعمیر کیے بغیر نہیں رہے گا، (یعنی نئی تعمیر کے بغیر مطمئن نہیں ہوگا۔) تو تمہارے رب کے گھر کو ایسے کیسے چھوڑا جا سکتا ہے؟ میں تین بار استخارہ کروں گا، پھر اپنے کام کا عزم کروں گا، پھر جب تین دن گزر گئے، (تین بار استخارہ کر لیا) تو انہوں نے اس کے توڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا، لوگوں کو ڈر محسوس ہوا، کہ سب سے پہلے جو آدمی (کعبہ گرانے کے لیے) چڑھے گا، اس پر آسمانی آفت نازل ہوگی، حتی کہ ایک آدمی چڑھ کر اس کے پتھر

گرانے لگا، تو جب لوگوں نے اس کو کسی آفت میں گرفتار ہوتے نہ دیکھا، تو وہ مسلسل گرانے لگے، اور انہوں نے اسے توڑ کر زمین تک پہنچا دیا، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردے ڈال دیئے، (تاکہ لوگ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ سکیں اور انکے ے گرد طواف ہو سکے) حتی کہ اس کی عمارت بلند ہو گئی، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ کفر سے نئے نئے نہ نکلے ہوتے، اور میرے پاس اتنا خرچہ بھی نہیں، کہ میں اس کو نئے سرے سے بنا سکوں، تو میں اس میں حجر سے پانچ ہاتھ داخل کر دیتا اور میں اس کا ایک دروازہ ایسا بناتا جس سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرا دروازہ ایسا بناتا جس سے لوگ باہر نکلتے۔'' حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس وقت میرے پاس خرچہ موجود ہے، اور مجھے لوگوں سے خطرہ بھی نہیں ہے، تو انہوں نے (کعبہ میں) حجر سے پانچ ہاتھ زمین شامل کر دی، حتی کہ انہوں نے (ابراہیمی) بنیاد کو ظاہر کیا اور اسے لوگوں نے دیکھا، اس پر عمارت تعمیر کی گئی، کعبہ کی لمبائی (اوپر کو) اٹھارہ ہاتھ تھی، جب انہوں نے اس میں (حجر کے حصہ کا) اضافہ کیا، تو اسے کم سمجھا اور اس کی لمبائی (اونچائی) میں دس ہاتھ کا اضافہ کر دیا، اور اس کے دو دروازے بنائے، ایک جس سے اس میں داخل ہوا جائے اور دوسرا جس سے باہر نکلا جائے، جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے، حجاج نے عبدالملک بن مروان کو اس کی اطلاع دی، اور اسے بتایا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی عمارت کی تعمیر ایسی بنیادوں پر کی ہے، جنہیں اہل مکہ کے عادل (معتبر) لوگوں نے دیکھا ہے، تو عبدالملک نے لکھا، ہمیں ابن زبیر کی لت پت سے کوئی سروکار نہیں ہے، اس لیے اس نے جو لمبائی میں اضافہ کیا، اس کو رہنے دو اور جو حطیم سے اس میں بڑھایا ہے، اس کو اصل کی طرف لوٹا دو اور جو دروازہ کھولا ہے، اسے بھی بند کر دو، تو حجاج نے اسے توڑ کر پہلی تعمیر کی طرف لوٹا دیا۔

فائدہ:...... یزید کے لشکر نے ۶۴ھ میں اہل مکہ کا محاصرہ کیا تھا، اور اس سلسلہ میں منجنیق کو استعمال کیا تھا، جس کے پتھر بیت اللہ کو لگے، اور اس میں آگ بھڑک اٹھی، جس سے کعبہ جل گیا اور اس کے پتھر کمزور ہو گئے ۶۴ھ میں جب یزید کی وفات کے بعد محاصرہ اٹھا لیا گیا تو بیت اللہ کو چند ماہ اسی طرح رہنے دیا گیا، تاکہ لوگوں کو بنوامیہ کے خلاف بھڑکایا جا سکے، کیونکہ یجر أهم کا معنی ہے، ان کے خلاف جرأت وشجاعت دکھانے پر آمادہ کر سکیں، اور يُحَرِّبهم کا معنی ہے، ان کے غیظ وغضب کو بھڑکا سکیں یا ان کو لڑائی پر آمادہ کر سکیں، حج کے بعد انہوں نے استخارہ کر کے کعبہ کو نئے سرے سے تعمیر کروایا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق اس میں بیت اللہ کے متروکہ حصہ کا اضافہ کیا، اور اس کے لیے ابراہیمی بنیادوں کو ننگا کر کے لوگوں کو دکھایا گیا تاکہ کسی کے دل میں شک وشبہ نہ گزرے، جب اس کو ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کر دیا گیا، تو اس کے چاروں کونوں کا استلام شروع ہو گیا۔ ۷۳ھ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے، تو حج کے بعد اس کو پھر نئے سرے سے پہلی صورت پر تعمیر کر دیا گیا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا اضافہ ختم کر دیا گیا۔

[3246] ٤٠٣-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلٰى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ))** فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ **((وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَّغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ تَعَزُّزًا أَنْ لَّا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ يَرْتَقِي حَتّٰى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ))** قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ.

[3246]۔عبد اللہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حارث بن عبد اللہ، عبد الملک بن مروان کے پاس اس کی خلافت کے زمانہ میں قاصد بن کر آیا، تو عبد الملک نے کہا، میں نہیں سمجھتا کہ ابو خبیب یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات سنی ہے جس کے سننے کا وہ دعویٰ کرتا ہے، حارث کہنے لگا، کیوں نہیں! میں نے ان سے (عائشہ رضی اللہ عنہا) یہ روایت سنی ہے، عبد الملک نے کہا، تو نے انہیں کیا فرماتے سنا ہے؟ اس نے کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیری قوم نے بیت اللہ کی تعمیر میں کمی کر دی اور اگر اس نے شرک کو نیا نیا نہ چھوڑا ہوتا، تو انہوں نے جتنا حصہ اس میں سے چھوڑ دیا ہے، اس کو دوبارہ بنا دیتا، اگر تیری قوم کا میرے بعد اس کو دوبارہ بنانے کا ارادہ بن جائے تو آؤ میں تمہیں وہ حصہ دکھا دوں، جو اس میں سے انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔'' تو آپ نے انہیں (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) تقریباً سات ہاتھ جگہ دکھائی، یہ عبد اللہ بن عبید کی روایت ہے اور اس میں ولید بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں اس کے زمین پر رکھے ہوئے دو دروازے ایک مشرق کی جانب اور ایک مغرب کی جانب بنا دیتا، اور تم جانتی ہو تیری قوم نے بیت اللہ کا دروازہ

[3246] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٠٥٦)

اونچا کیوں رکھا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''فخر و تکبر کے لیے کہ اس میں صرف وہی شخص داخل ہو سکے جسے وہ چاہیں، جب کوئی آدمی اس میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا تو وہ اسے چڑھتے رہنے دیتے، حتی کہ جب وہ داخل ہوا چاہتا، اس کو دھکا دے دیتے، تو وہ گر جاتا۔'' عبدالملک نے حارث سے پوچھا، کیا تو نے خود انہیں (عائشہ کو) یہ کہتے سنا ہے؟ اس نے کہا، ہاں، تو عبدالملک کچھ وقت اپنی چھڑی سے زمین کریدتا رہا (سوچ و بچار کرتا رہا) پھر کہنے لگا، کاش میں، اس نے جو بوجھ اٹھایا تھا، اس کے لیے چھوڑ دیتا (صحیح یا غلط کام کرنے کا ذمہ دار وہی ٹھہرتے)

[3247] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ.

[3247] امام صاحب مذکورہ بالا روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[3248] ٤٠٤۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ

عَنْ أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ))** فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ لَا تَقُلْ هٰذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هٰذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

[3248]۔ ابوقزعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عبدالملک بن مروان بیت اللہ کے طواف کے دوران کہنے لگا، اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو تباہ کرے، کیونکہ وہ ام المومنین (عائشہ رضی اللہ عنہا) کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے، یا ان کے بارے میں جھوٹ کہتا ہے کہ وہ کہتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اگر تیری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا، تو میں بیت اللہ کو توڑ کر اس میں حجر کا حصہ داخل کر دیتا، کیونکہ تیری قوم نے اس کی تعمیر (عمارت) میں کمی کر دی تھی۔''

[3247] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٠٥٦)
[3248] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٠٥٦)

تو حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ رحمہ اللہ نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ بات نہ کہیے، میں نے خود ام المؤمنین کو یہ فرماتے سنا ہے، عبدالملک نے کہا، اگر میں یہ بات اس کے گرانے سے پہلے سن لیتا تو میں اسے ابن زبیر کی تعمیر پر رہنے دیتا۔

فائدہ :......حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد، حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کے حکم سے کعبہ کو دوبارہ قریش کی بنیاد پر تعمیر کر دیا تھا، خلافت بنو عباس میں ہارون رشید نے اس کو دوبارہ ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو امام مالک رحمہ اللہ نے اسے کہا، اے امیر المؤمنین، اب آپ ایسا نہ کریں، لوگ اس کی تعمیر کو کھلونا بنا لیں گے، اور ہر کہ آمد عمارت نو ساخت کا معاملہ شروع ہو جائے گا، اس طرح بیت اللہ کی وقعت بھی کم ہو گی اور اس کی ہیبت و عظمت بھی ختم ہو جائے گی، پھر تمام ائمہ نے امام مالک کی موافقت کی، اس لیے اب تک کعبہ کی تعمیر، قریش کی تعمیر پر قائم ہے، اور کسی نے اس کو بدلنے کی کوشش نہیں کی، اور حطیم کا تقریباً چھ ہاتھ حصہ، بیت اللہ سے باہر رہ گیا ہے، اور اپنے اپنے انداز کے مطابق کسی نے اس کو پانچ ہاتھ قرار دیا ہے، اور کسی نے اس سے زائد، اس لیے بالاتفاق حطیم کے باہر سے طواف کیا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فرمان ہے۔

۷۴...... بَاب جَدْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابِهَا

باب ۷۴: کعبہ کی دیوار اور اس کا دروازہ

[3249] ۴۰۵-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ ((إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ)) قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ ((فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ)).

[3249]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کی دیوار کے بارے میں دریافت

[3249] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: فضل مكة وبنيانها برقم (١٥٨٤) وفي التمني باب: ما يجوز من اللو وقوله تعالى ﴿لو ان لي بكم قوة﴾ برقم (٧٢٤٣) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: الطواف بالحجر برقم (٢٩٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٠٠٥)

کیا، کہ کیا وہ بیت اللہ کا حصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے پوچھا، تو انہوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''تیری قوم کے پاس خرچہ کم تھا۔'' میں نے عرض کیا، تو اس کا دروازہ کیوں بلند رکھا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری قوم نے یہ کام اس لیے کیا تا کہ وہ جسے چاہیں اس میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک لیں، اور اگر تیری قوم جاہلیت کے دور سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی، جس کی وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اپنے دل میں اس کو ناگوار محسوس کریں گے، تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کرنے کے بارے میں سوچتا اور اس کے دروازے کو زمین کے ساتھ ملانے کے بارے میں سوچتا۔''

[3250] ٤٠٦ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوْسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِيهِ فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ وَقَالَ ((مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ)).

[3250]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجر کے بارے میں سوال کیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، اور اس میں یہ ہے، میں نے عرض کیا، کیا بات ہے کہ اس کا دروازہ بلند ہے، اور سیڑھی کے بغیر اس تک چڑھا نہیں جا سکتا؟ اور آپ نے فرمایا: ''اس ڈر سے کہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوگی۔''

٧٥...... بَاب: اَلْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ

باب ٧٥: دائمی بیماری، بڑھاپے وغیرہ کے سبب عاجز و بےبس ہونے والے اور میت کی طرف سے حج کرنا

[3251] ٤٠٧ـ(١٣٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

[3250] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٣٦)

[3251] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: وجوب الحج وفضله برقم (١٥١٣) وفي جزاء الصيد باب: الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة برقم (١٨٥٤) وفي باب: حج المراة عن الرجل برقم (١٨٥٥) وفي المغازي باب: حجة الوداع برقم (٤٣٩٩) وفي الاستئذان باب: قوله تعالى: ﴿يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستاذنوا......﴾ برقم (٦٢٢٨) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: الرجل يحج مع غيره برقم (١٨٠٩) ←

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3251]۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، تو آپ کے پاس خثعم قبیلہ کی ایک عورت مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی، فضل اس عورت کو دیکھنے لگے، اور عورت اسے دیکھنے لگی، اور رسول اللہ ﷺ فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسرے رخ کی طرف پھیرنے لگے، عورت نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ کا اپنے بندوں پر فرض حج، میرے باپ پر اس حال میں فرض ہوا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے اور سواری پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا ہے، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

[3252] ٤٠٨-(١٣٣٥) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحُجِّي عَنْهُ.

← والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: الحج عن الميت الذی لم يحج برقم (٥/ ١١٦) وفی باب: الحج عن الحی الذی لا يستمسك علی الرجل برقم (٥/ ١١٧) وفی باب: تسبية قضاء الحج بقضاء الدين برقم (٥/ ١١٨) وفی باب: حج المراة عن الرجل برقم (٥/ ١١٩) وفی آداب القضاة باب: الحكم بالتشبيه والتمثيل وذكر الاختلاف علی الوليد بن مسلم فی حديث ابن عباس برقم (٨/ ٢٢٨) وفی باب: ذكر الاختلاف علی يحيی بن ابی اسحاق فی الحديث برقم (٨/ ٢٢٩) انظر (التحفة) برقم (٥٦٧٠)

[3252] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی جزاء الصيد باب: الحج عمن لا يستطيع الثبوت علی الراحلة برقم (١٨٥٣) والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی الحج عن الشيخ الكبير والميت برقم (٩٢٨) والنسائی فی (المجتبی) فی آداب القضاة باب: الحكم بالتشبية والتمثيل وذكر الاختلاف علی الوليد بن مسلم فی حديث ابن عباس برقم (٨/ ٢٢٧) وابن ←

[3252] ۔حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! میرا باپ بہت بوڑھا ہے، اس پر اللہ کا فریضہ حج، فرض ہو چکا ہے اور وہ اپنے اونٹ کی پشت پر بیٹھ نہیں سکتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اس کی طرف سے حج کر۔''

فائدہ: ...... اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کسی انسان پر حج فرض ہو چکا ہو، لیکن وہ کسی عذر کی بنا پر خود حج نہ کرسکتا ہو، تو اس کی طرف سے دوسرا مرد یا عورت حج کر سکتی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے، لیکن مالکیہ کے نزدیک کسی کی طرف سے حج نہیں کیا جا سکتا، جمہور کے نزدیک مالدار شخص اگر مجبوری کی وجہ سے خود حج نہ کرسکتا ہو، تو اس پر لازم ہے کہ وہ کسی سے اپنی جگہ حج کروائے، اس طرح میت کی طرف سے بھی حج کیا جا سکتا ہے، بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک میت کے ترکہ سے حج کرنا، اگر اس نے مال چھوڑا ہو اور زندگی میں اس پر حج فرض ہو چکا ہو، تو اس کی طرف سے حج کرنا لازم ہے، امام شافعی کا نظریہ بھی یہی ہے اور جمہور کے نزدیک حج بدل انسان کرسکتا ہے، جس نے اپنا حج کرلیا ہو اور احناف کے نزدیک یہ ضروری نہیں ہے، صرف بہتر ہے کہ اس نے پہلے اپنا حج کیا ہو، پھر حج بدل کرے۔

٧٦...... بَاب: صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ

باب ٧٦: بچے کا حج صحیح ہے اور اس کو حج کروانے والے کے لیے ثواب ہے

[3253] ٤٠٩ ـ (١٣٣٦) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ ((رَسُولُ اللهِ)) فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ)).

[3253] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روحاء مقام پر ایک قافلہ کو ملے اور آپ نے پوچھا: ''کون لوگ ہو؟'' انہوں نے کہا، مسلمان ہیں، انہوں نے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ آپ نے فرمایا:

← ماجه في (سننه) في المناسك باب: الحج عن الحي اذا لم يستطع برقم (٢٩٠٩) انظر (التحفة) برقم (١١٠٤٨)

[3253] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: في الصبي يحج برقم (١٧٣٦) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: الحج بالصغير برقم (٥/ ١٢٠ـ١٢١) انظر (التحفة) برقم (٦٣٣٦)

''اللہ کا رسول ہوں۔'' تو ایک عورت نے آپ کے سامنے ایک بچہ پیش کیا اور پوچھا، کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور اجر تمہیں ملے گا۔''

[3254] ٤١٠ـ(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ)).

[3254]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نے اپنا بچہ اٹھایا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج درست ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور اجر تجھے ملے گا۔''

[3255] ٤١١ـ(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ.

[3255]۔ حضرت کریب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نے بچہ اٹھایا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور تجھے ثواب ملے گا۔''

[3256] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ.

[3256] مصنف مذکورہ بالا روایت ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بچے کا حج صحیح ہے، اور کروانے والے کو ثواب ملتا ہے، لیکن یہ حج بلوغت کے بعد فرض ہونے والے حج کا بدل نہیں بن سکتا، بلوغت کے بعد استطاعت کی صورت میں حج کرنا فرض ہوگا، عام طور پر علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ احناف کے نزدیک بچے کا حج صحیح نہیں ہے، لیکن علامہ کاسانی حنفی نے لکھا ہے، بچے کا حج نفلی ہوگا، اختلاف صرف اس مسئلہ میں ہے، اس پر کسی کوتاہی اور قصور کی صورت میں دم لازم آئے گا یا نہیں، ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے نزدیک، اگر بچہ سے کوئی قصور ہو جائے تو اس پر دم ہوگا، کیونکہ اس کے سرپرست نے کوتاہی کی ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دم نہیں پڑے گا، بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۱۲۰۔

[3254] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦٣٧٠)

[3255] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٢٤٠)

[3256] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج باب: صحة حج الصبى واجر من حج به برقم (٥/ ١٢٠) انظر (التحفة) برقم (٦٣٦٠)

٧٧...... بَاب: فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ

باب ۷۷: عمر میں حج ایک دفعہ فرض ہے

[3257] ٤١٢ ـ (١٣٣٧) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ)).

[3257]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے، اس لیے حج کرو۔'' تو ایک آدمی نے دریافت کیا، کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول! آپ خاموش رہے، حتی کہ اس نے تین دفعہ پوچھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں، ہاں کہہ دیتا، تو ہر سال فرض ہو جاتا اور تم ہر سال کر نہ سکتے۔'' پھر فرمایا: ''جن چیزوں کا میں تذکرہ نہ کروں، تم ان کی تفصیل پوچھنا چھوڑ دو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے اور انہوں نے سوالات بہت کیے اور پھر انبیاء کی مخالفت کی، تو جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس پر اپنی قدرت کے مطابق عمل کرو، اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں، تو اس سے باز رہو۔''

فائدہ:...... امر، فعل مامور کے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے اس کا ایک دفعہ کر لینا کافی ہے، اور اس کا بار بار کرنا ضروری نہیں ہے، صحیح بات یہی ہے، ہاں اگر تکرار پر دلالت کرنے کا قرینہ اور دلیل موجود ہو تو پھر اسے بار بار بجالانا ہوگا، اور آپ کا یہ فرمانا، ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ)) تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں، اس بات کی دلیل ہے، کہ شریعت میں کسی حکم کے وارد ہوئے بغیر کوئی حکم فرض نہیں ہوتا، یعنی شریعت نے جس چیز سے خاموشی اور سکوت اختیار کیا ہے، تو اس کو کرنا جائز ہے، الا یہ کہ وہ کام شریعت کے کسی حکم کے منافی ہو، اس طرح آپ کا یہ فرمانا، ((اذا امرتكم بشئى فاتوا منه ما استطعتم))

[3257] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: وجوب الحج برقم (٥/ ١١٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٦٧)

اس بات کی دلیل ہے کہ انسان اپنی استطاعت اور مقدرت کے مطابق عمل کرنے کا پابند ہے، اگر وضو نہیں کر سکتا، تیمم کر لے، کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے، قوت و طاقت کے بل بوتے پر برائی نہیں روک سکتا، زبان سے روکے، زبان سے نہیں روک سکتا، تو دل میں اس کے ازالہ کی تدبیر پر غور و فکر کرے، اسی طرح آپ نے فرمایا، ((اذا نهيتكم عن شئ فدعوهُ)) جس سے معلوم ہوتا ہے، برائی سے بالکل کنارہ کشی اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ کام کرنے میں تو محنت اور مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے، لیکن چھوڑنا اس قدر مشکل اور سخت طلب نہیں ہے، اس لیے اس پر مکمل طور پر عمل کرنا چاہیے اور اس کے ارتکاب سے بچنا چاہیے۔

٧٨...... بَاب: سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلٰى حَجٍّ وَغَيْرِهِ

باب ٧٨: حج وغیرہ کا سفر محرم کی معیت میں کرنا چاہیے

[3258] ٤١٣-(١٣٣٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)).

[3258]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی عورت تین دن کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔"

[3259] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ...... فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ ...... و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ((ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)).

[3259] امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ابو بکر کی روایت میں ہے، تین دن سے زائد، اور ابن نمیر کی روایت ہے، تین دن کے لیے اس کے ساتھ محرم ہونا چاہیے۔

[3260] ٤١٤-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ

[3258] اخرجه البخاري في (صحيحه) في تقصير الصلاة باب: في كم يقصر الصلاة برقم (١٠٨٧) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: في المراة تحج بغير محرم برقم (١٧٢٧) انظر (التحفة) برقم (٨١٤٧)

[3259] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٦٩)

[3260] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٠١)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)).

[3260] - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہے، اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر محرم کے تین راتوں کی مسافت کا سفر کرے۔''

[3261] ٤١٥ - (٨٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ

عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ زَوْجُهَا)).

[3261] - قزعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی، جو مجھے بہت اچھی لگی، تو میں نے ان سے دریافت کیا، کیا آپ نے یہ روایت براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ اس نے کہا: تو کیا میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں وہ بات کہتا ہوں جو میں نے سنی نہیں ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تین مسجدوں کے سوا کسی جگہ کا رخت سفر نہ باندھو، میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔'' اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا، ''کوئی عورت کسی وقت دو دن کا سفر نہ کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم یا شوہر ہونا چاہیے۔''

فائدہ: ...... عورت بغیر محرم کے کتنی مسافت کا سفر کر سکتی ہے، اس کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں، معلوم ہوتا ہے، آپ ﷺ سے مختلف مواقع پر، مختلف مسافت کے بارے میں سوال کیا گیا، اور آپ نے اس کے مطابق جواب دیا، کسی نے تین دن کی مسافت کے بارے میں سوال کیا، کسی نے دو دن کے بارے میں اور کسی نے ایک دن

[3261] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة باب: مسجد بيت المقدس برقم (١١٩٧) وفی جزاء الصيد باب: حج النساء برقم (١٨٦٤) وفی الصوم باب: صوم يوم النحر برقم (١٩٩٥) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة باب: ما جاء فی ای المساجد افضل برقم (٣٢٦) وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء فی الصلاة فی مسجد بيت المقدس برقم (١٤١٠) انظر (التحفة) برقم (٤٢٧٩)

کے بارے میں، آپ نے ہر ایک کو یہی جواب دیا کہ بغیر محرم کے سفر جائز نہیں ہے، بعض روایات میں ایک برید کی مسافت آئی ہے، جو بارہ میل ہے اور بعض میں تین میل آیا ہے صحیح بات یہی ہے جو بھی سفر ہے کم ہو یا زیادہ جس سے معلوم ہوتا ہے، عورت کو بغیر محرم کے سفر نہیں کرنا چاہیے، جیسا کہ اس باب کے آخر میں حضرت ابن عباس کی روایت آ رہی ہے، ((لا تُسافِر المرأة الامع ذی محرم)) ، کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، لیکن احناف کے نزدیک تین دن سے کم مسافت کا سفر، بغیر محرم کے کر سکتی ہے، سفر حج کے بارے میں اختلاف ہے، امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک، اگر سفر میں امن اور اطمینان وسکون حاصل ہو، جس کی تین صورتیں ہیں، (۱) شوہر ساتھ ہو، (۲) ایسا رشتے دار ساتھ ہو، جس کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔ (۳) چند معتبر اور قابل اعتماد عورتیں ساتھ ہوں، ان تینوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے، تو عورت پر حج کرنا لازم ہے، اس کے بغیر وہ حج نہیں کر سکتی، عطاء، سعید بن جبیر، ابن سیرین اور اوزاعی رحمہ اللہ کا موقف بھی یہی ہے، احناف اور حنابلہ کے ہاں عورت محرم کے بغیر حج نہیں کر سکتی، ہاں اگر مسافت تین دن سے کم ہو تو احناف کے نزدیک حج کرے گی، علامہ انور شاہ کشمیری نے لکھا ہے اگر امن کا زمانہ ہو اور عورت کو اعتماد ہو تو وہ تنہا بھی سفر کر سکتی ہے، مولانا بدر عالم میرٹھی نے بھی اس کی تائید کی ہے، فیض الباری، ج ۳، ص ۳۹۷۔ صحیح بات یہ ہے کہ عام حالات میں محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے، اگر کوئی مجبوری یا عذر ہو اور محرم ساتھ نہ جا سکتا ہو، تو پھر عورت فرض حج کر سکتی ہے، بشرطیکہ قابل اعتماد عورتیں اور ان کے محرم ساتھ ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی جگہ کو مقدس و متبرک اور محترم سمجھ کر یا اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث سمجھ کر یا اس میں دعا اور عبادت کی نذر مان کر رخت سفر باندھنا، تین مساجد کے سوا جائز نہیں ہے، ہاں کسی اور مقصد کی خاطر مثلاً حصول علم، تجارت، سیر و سیاحت کے لیے کسی بھی جگہ کا سفر کیا جا سکتا ہے۔

[3262] ٤١٦-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي نَهٰى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

[3262]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں سنیں، جو مجھے بہت پسند آئیں اور اچھی لگیں، آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت دو دن کی مسافت کا سفر اپنے خاوند یا محرم کے بغیر کرے، اور باقی حدیث بیان کی۔

[3262] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٢٤٨)

[3263] ٤١٧-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **((لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا))**.

[3263]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت تین دن کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔''

[3264] ٤١٨-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ **((لَا تُسَافِرْ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ))**.

[3264]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت تین رات سے زائد کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔''

[3265] (...) وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.

[3265] امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں فوق ثلاث لیال، تین رات سے اوپر کی بجائے اکثر من ثلاث، تین سے زائد کا ذکر ہے۔

[3266] ٤١٩-(١٣٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا))**.

[3266]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان عورت کے لیے جائز

[3263] تقدم تخريجه برقم (٣٢٤٨)

[3264] تقدم تخريجه برقم (٣٢٤٨)

[3265] تقدم تخريجه برقم (٣٢٤٨)

[3266] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحج باب: في المراة تحج بغير محرم برقم (١٧٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٦١)

نہیں ہے کہ وہ ایک رات کی مسافت کسی اپنے محرم مرد کے بغیر طے کرے۔"

[3267] ٤٢٠۔(. . .) حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ أَبِی سَعِیدٍ عَنْ أَبِیهِ

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِیرَةَ یَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ)).

[3267]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی ایسی عورت کے لیے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن، رات کی مسافت اپنے محرم کے بغیر طے کرے۔"

[3268] ٤٢١۔(. . .) وحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَأْتُ عَلَی مَالِكٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ أَبِیهِ

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِیرَةَ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ عَلَیْهَا)).

[3268]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے محرم کے بغیر ایک دن، رات کی مسافت طے کرے۔"

[3269] ٤٢٢۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ یَعْنِی ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَیْلُ بْنُ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِیهِ

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا)).

[3269]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن کا سفر اپنے محرم کے بغیر کرے۔"

[3267] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی تقصیر الصلاة باب: فی کم یقصر الصلاة؟ وسمی النبی ﷺ یوما ولیلة سفرا برقم (١٠٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٢٤)

[3268] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: المراة تحج بغیر محرم برقم (١٧٢٤) والترمذی فی (جامعه) فی الرضاع باب: ما جاء فی کراهیة ان تسافر المراة وحدها برقم (١١٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١٧)

[3269] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٩٣)

[3270] ٤٢٣-(١٣٤٠) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا)).

[3270]۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن یا اس سے زائد کا سفر، اپنے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے خاوند یا اپنے بھائی یا اپنے محرم کے بغیر کرے۔''

[3271] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3271] یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[3272] ٤٢٤-(١٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)).

[3272]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مرد،

[3270] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: في المراة تحج بغير محرم برقم (١٧٢٦) والترمذي في جامعه) في الرضاع باب: ما جاء في كراهية ان تسافر المراة وحدها برقم (١١٦٩) وابن ماجه في (سننه) في الحج باب: المراة تحج بغير ولي برقم (٢٨٩٨) انظر (التحفة) برقم (٤٠٠٤)

[3271] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٥٧)

[3272] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد باب: حج النساء برقم (١٨٦٢) وفي الجهاد باب: من اكتتب في جيش فخرجت امراته حاجة او كان له نذر هل يوذن له برقم (٣٠٠٦) وفي النكاح باب: لا يخلون رجل بامراة الا ومعها ذو محرم والدخول على المغيبة برقم (٥٢٣٣) انظر (التحفة) برقم (٦٥١٤)

کسی عورت کے ساتھ، اس کے محرم کے بغیر تنہائی میں نہ رہے یا اکیلا نہ ہو اور عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔'' تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج پر جا رہی ہے، اور میرا نام فلاں فلاں لڑائی میں لکھ دیا گیا ہے، آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اگر خاوند اپنی بیوی کے ساتھ حج پر جا سکتا ہو، تو اسے ایسے فریضہ کو ترک کر دینا چاہیے، جس کے لیے وقت متعین نہیں ہے، یا اس کی جگہ کوئی اور شخص جا سکتا ہے۔

[3273] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3273] یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[3274] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)).

[3274] امام صاحب ایک اور استاد سے روایت کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر اکیلا نہ رہے۔''

٧٩...... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ إِلَى سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ

باب ۷۹: حج وغیرہ کے سفر پر روانہ ہونے والا کون سی دعا پڑھے

[3275] ٤٢٥-(١٣٤٢) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ

ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

[3273] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٥٩)

[3274] تقدم تخريجه برقم (٣٢٥٩)

[3275] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: ما يقول الرجل اذا سافر برقم (٢٥٩٩) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما يقول اذا ركب الناقة برقم (٣٤٤٧) انظر (التحفة) برقم (٧٣٤٨)

مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ)) وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ ((آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)).

[3275] ۔علی ازدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سکھایا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر باہر روانہ ہونے کے لیے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے، تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے ''پاک اور مقدس ہے وہ ذات جس نے ہماری سواری کے لیے اپنی اس مخلوق کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے اور ہمارے قابو میں کر دیا ہے۔'' (اور خود ہم میں اس کی طاقت نہ تھی، کہ ہم اپنی ذاتی تدبیر و طاقت سے اس طرح قابو یافتہ ہو جاتے، اس نے اپنے فضل و کرم سے ایسا کر دیا ہے۔) اور ہم (بالآخر) اپنے اس مالک کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکوکاری اور پرہیزگاری کی درخواست کرتے ہیں اور ان اعمال کی جو تیری رضا کا باعث ہوں، اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے، اور اس کی طوالت کو (اپنی قدرت و رحمت سے) مختصر کر دے، (لپیٹ دے) اے اللہ! تو ہی ہمارا سفر میں رفیق اور ساتھی ہے اور گھر والوں میں نگران اور دیکھ بھال کرنے والا ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، سفر کی مشقت اور زحمت سے اور اس بات سے کہ میں کوئی رنج دہ بات دیکھوں اور سفر سے واپسی پر اہل و عیال یا مال و جائیداد میں کوئی بری بات پاؤں۔'' اور جب سفر سے واپس آتے، تب بھی یہی دعا کرتے، اور آخر میں ان کلمات کا اضافہ کرتے، ''ہم سفر سے واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد و ستائش کرنے والے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ وَعْثَا: مشقت وشدت، کآبة: رنج دہ اور پریشانی کا باعث بات۔ ❷ اَلْمُنْقَلَبُ: واپس، لوٹنا۔

فائدہ:......اس دعا کا ایک ایک کلمہ اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے، اس لے یہ ایک انتہائی بلیغ اور جامع دعا ہے۔ اس دور اور زمانہ کی بہترین اور اعلیٰ سواری اونٹ تھا، جو صحرائی جہاز کہلاتا تھا، اس لیے اس پر سوار کو اپنی بلندی اور برتری کا احساس یا گھمنڈ پیدا ہو سکتا تھا، اس طرح دیکھنے والوں کے دلوں میں اس کی عظمت اور بڑائی کا خیال پیدا ہو سکتا، جس طرح آج کل ہوائی جہاز اور بہترین گاڑیوں پر سوار ہونے والوں کا حال ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اللہ اکبر کہہ کر اس پر تین ضربیں لگائیں، اور بتا دیا، عظمت و کبریائی صرف اللہ کے لیے ہے، اگلے جملہ میں اس حقیقت کا اعتراف اور اظہار فرمایا کہ اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دینا اور ہم کو اس کے استعمال کی قدرت دینا بھی اللہ کا فضل و کرم ہے، ہمارا اس میں کوئی کمال نہیں، اس کے احسان و کرم کے بغیر کہیں بھی ہر قسم کی سواری بے قابو ہو سکتی ہے، اور انسان کی تباہی اور موت کا باعث بن سکتی ہے، اس کے بعد فرمایا، جس طرح ہم آج اس سفر پر روانہ ہو رہے ہیں، اسی طرح ایک دن اس دنیا سے رخت سفر باندھ کر ہم اپنے آقا اور رب کے حضور پیش ہونے والے ہیں، جو اس زندگی کا حاصل اور مقصود و مطلوب ہے، اس لیے ہمیں اس کی فکر و اہتمام اور تیاری سے کسی وقت

غافل نہیں ہونا چاہیے، اس لیے آپ نے اس کے بعد یہ دعا فرمائی اے اللہ! اس سفر میں مجھے نیکی اور پرہیز گاری کی اور ان اعمال کی توفیق عنایت فرما، جو تیری رضا اور خوشنودی کے حصول کا باعث ہوں، اس کے بعد سفر میں سہولت و آسانی اور اس کے جلد پورا ہونے کی دعا فرمائی، اس کے بعد یہ عرض کیا کہ سفر میں میرا اعتماد و بھروسہ تیری ہی رفاقت و مدد پر ہے اور گھر بار، اہل وعیال اور مال و متاع جس کو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان کا نگران و نگہبان بھی تو ہی ہے، پھر آخر میں سفر کی مشقت و زحمت سے یا دوران سفر میں یا واپسی پر کسی تکلیف دہ حادثہ سے پناہ مانگی ہے، اور سفر سے واپسی پر بھی یہی دعا فرمائی اور آخر میں ان کلمات کا اضافہ فرمایا، کہ ہم واپس ہو رہے ہے، اپنے قصوروں اور لغزشوں سے توبہ کرتے ہیں، اور ہم اپنے آقا و مولیٰ کی ہی عبادت اور حمد و ثنا کرتے ہیں۔

[3276] ٤٢٦-(١٣٤٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

[3276]۔ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے، تو سفر کی مشقت، رنج دہ واپسی، کمال کے بعد زوال، مظلوم کی بد دعا، اور اہل وعیال اور مال و متاع میں برے نظارہ سے پناہ مانگتے۔

مفردات الحدیث ❶ الحَوْر کے معنی ہیں، پگڑی کے پیچ یا بل کھول دینا۔ ❷ کون کا معنی ہے، حاصل ہونا، قرار ملنا، مقصد یہ ہے کہ استقامت و درستگی کے بعد فساد اور بگاڑ کا پیدا ہو جانا، یا بقول امام ترمذی، ایمان سے کفر کی طرف لوٹنا، اطاعت سے معصیت کی طرف آ جانا، ایک چیز سے اس سے بدتر کی طرف لوٹ آنا۔

فائدہ:...... سفر میں انسان مختلف حالات سے دوچار ہوتا ہے، اس میں بہت خطرناک موڑ بھی آتے ہیں، اور کسی سے ظلم و زیادتی بھی ہو سکتی ہے، اس لیے آپ سفر پر روانہ ہوتے وقت، اپنی نیکی و اطاعت اور صحیح رویہ پر استقامت و ثبات کی دعا فرماتے، کہ کہیں سفری صعوبتوں اور مشکلات کی وجہ سے، حالات اصلاح اور بہتری کے بجائے فساد و بگاڑ کا رخ نہ اختیار کر لیں، اور میں حاصل شدہ بہتر اشیاء سے محروم نہ ہو جاؤں۔

[3277] ٤٢٧-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و

[3276] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما يقول اذا خرج مسافرا برقم (٣٤٣٩) والنسائي في (المجتبى) في الاستعاذة باب: الاستعاذة من الحور بعد الكور برقم (٨/ ٢٧٢) وفي باب: الاستعاذة من دعوة المظلوم برقم (٨/ ٢٧٣) وابن ماجه في (سننه) في الدعاء باب: ما يدعو به الرجل اذا سافر برقم (٣٨٨٨) انظر (التحفة) برقم (٥٣٢٠)

[3277] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٦٣)

حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ)).

[3277]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اور اساتذہ سے نقل کرتے ہیں، مگر عبدالواحد کی روایت میں فی المال والاھل کا لفظ ہے اور محمد بن خازم (ابو معاویہ کی روایت میں واپسی کے وقت اہل کا لفظ پہلے ہے، اور دونوں کی روایت میں ہے، ''اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔''

٨٠...... بَاب: مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ

باب ٨٠: حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھے

[3278] ٤٢٨-(١٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

[3278]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ، غزوات، سرایا، حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے اور کسی ٹیلہ یا اونچی جگہ پر چڑھتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، پھر دعا فرماتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہی ہے، اور وہی تعریفوں کا مستحق ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور سجدہ ریز ہونے والے ہیں، اپنے رب ہی کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی نصرت فرمائی، اور تنہا سب لشکروں کو شکست دے دی۔

مفردات الحدیث ❶ **قَفَلَ**: واپس لوٹا۔ ❷ **جُيُوش**: جیش کی جمع ہے، بڑا لشکر۔ ❸ **سَرَايَا**: سرية کی جمع ہے، چھوٹا لشکر، اوفی، چڑھتے، بلند ہوتے۔ ❹ **ثنية**: پہاڑی، ٹیلہ۔ ❺ **فَدْفَد**: زمین کا بلند اور سخت ٹکڑا۔

[3278] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٥٧) وبرقم (٨١٧٩)

فائدہ :......انسان جب کسی بلند اور اونچی پہاڑی یا ٹیلہ پر چڑھتا ہے، تو اس میں بلندی اور رفعت کا احساس پیدا ہوتا ہے، تو اس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی بلندی اور رفعت کا سبق یاد دلایا گیا ہے، اور آپ نے اپنی امت کو عملاً یہ تلقین فرمائی ہے کہ وہ کسی بلندی پر چڑھتے وقت، اللہ تعالیٰ کی بلندی اور برتری کا اظہار واقرار کریں، تاکہ ان کے اندر اپنی برتری اور بڑائی کا غرور یا سودا جنم نہ لے سکے، اور جنگ احزاب (خندق) کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جو مسلمانوں کی خصوصی نصرت ومدد فرمائی تھی اس کو یاد، دلایا ہے، تاکہ مسلمانوں کو یہ یادر ہے کہ اسلام اور دین ہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی حمایت ونصرت حاصل کی جاسکتی ہے، جس طرح کہ اس کی توفیق سے سفر کے تمام مراحل بخیر وخوبی سرانجام پاسکتے ہیں، اللہ کی توفیق اور نصرت کے بغیر انسان کچھ نہیں کرسکتا۔

[3279] (. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ.

[3279] امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ان میں ایک کی روایت میں تکبیر دو دفعہ کہنے کا ذکر ہے۔

[3280] ٤٢٩-(١٣٤٥) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ ((آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ)).

[3279] طريق زهير اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الحج باب: ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة برقم (٩٥٠) انظر (التحفة) برقم (٧٥٣٩) وطريق ابن ابى عمر اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى العمرة باب: ما يقول اذا رجع من الحج او العمرة او الغزو برقم (١٧٩٧) وفى الدعوات باب: الدعاء اذا اراد سفرا اور جع برقم (٦٣٨٥) وابو داود فى (سننه) فى الجهاد باب: فى التكبير على كل شرف فى المسير برقم (٢٧٧٠) انظر (التحفة) برقم (٨٣٣٢) وطريق ابن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٠٣)

[3280] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد باب: ما يقول اذا رجع من الغزو برقم (٣٠٨٥) وبرقم (٣٠٨٦) وفى اللباس باب: ارداف المراة خلف الرجل ذا محرم برقم (٥٩٦٨) وفى الادب باب: قول الرجل: جعلنى الله فداك برقم (٦١٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٤)

[3280] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم یعنی میں اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آ رہے تھے، اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کی اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھیں، حتی کہ جب ہم مدینہ کی سرزمین کی پشت پر پہنچے، آپ نے یہ الفاظ کہنے شروع کر دیئے: ''لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔'' آپ یہی الفاظ بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

[3281] (. . .) وحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ.

[3281] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

٨١...... بَاب: التَّعْرِيسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ

باب ۷۱: حج اور عمرہ سے واپسی پر ذوالحلیفہ میں رات گزارنا (پڑاؤ کرنا) اور وہاں نماز پڑھنا

[3282] ٤٣٠-(١٢٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَـنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَـاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

[3282] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی کنکریلی زمین پر اپنا اونٹ بٹھایا اور وہاں نماز پڑھی، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

[3283] ٤٣١-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَـنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيخُ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا.

[3283] ۔نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ذوالحلیفہ کی کنکریلی زمین پر اونٹ بٹھاتے تھے، جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا اونٹ بٹھاتے تھے اور وہاں نماز پڑھتے۔

[3281] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٦٧)

[3282] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: (١٤) برقم (١٥٣٢) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: زيارة القبور برقم (٢٠٤٤) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: التعريس بذي الحليفة برقم (٥/ ١٢٧) انظر (التحفة) برقم (٨٣٣٨)

[3283] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٣٠٨)

[3284] ٤٣٢-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3284] ۔ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ سے واپس آتے، تو ذوالحلیفہ کے کنکروں والے حصہ پر اونٹ بٹھاتے، جہاں رسول اللہ ﷺ اونٹ بٹھایا کرتے تھے۔

[3285] ٤٣٣-(١٣٤٦) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

[3285] ۔ حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ (ابن عمر) سے بیان کرتے ہیں کہ رات کے آخری حصہ میں، ذوالحلیفہ کے پڑاؤ (منزل) میں، خواب میں آپ سے کہا گیا، آپ مبارک بطحاء میں ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ **بطحاء:** کنکروں یا سنگریزوں والی زمین۔ ❷ **مُعَرَّسٌ:** پڑاؤ، منزل۔

[3286] ٤٣٤-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُاللهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

[3284] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: النزول بذي طوى قبل ان يدخل مكة والنزول بالبطحاء التي بذي الحليفة اذا رجع من مكة برقم (١٧٦٧) انظر (التحفة) برقم (٨٤٦٣)

[3285] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: قول النبي ﷺ: العقيق واد مبارك برقم (١٥٣٥) وفي الحرث والمزارعة باب (١٦) برقم (٢٣٣٦) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبي ﷺ المنبر والقبر برقم (٧٣٤٥) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: التعريس بذي الحليفة برقم (٥/ ١٢٧) انظر (التحفة) برقم (٧٠٢٥)

[3286] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٧٢)

وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِى بِبَطْنِ الْوَادِى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ۔

[3286] ۔حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک فرشتہ آیا، جبکہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی عقیق کے اندر اپنے پڑاؤ میں تھے، اور آپ سے کہا گیا، آپ مبارک بطحاء میں ہیں، راوی موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سالم نے نماز کی جگہ میں جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اونٹ بٹھایا کرتے تھے، اونٹ بٹھائے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پڑاؤ کا قصد کرتے تھے، اور وہ بطن وادی کی مسجد سے نشیب میں ہے، اور وہ جگہ مسجد اور قبلہ کے درمیان ہے۔

فائدہ :......حضور اکرم ﷺ حج اور عمرہ پر جاتے وقت اور واپسی پر ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کرتے تھے، اور وہاں نماز پڑھتے تھے، اس لیے امام مالک کے نزدیک وہاں اترنا اور نماز پڑھنا بہتر ہے، واپسی پر وہاں اترنا اور نماز پڑھنا حج کا حصہ نہیں ہے، وادی عقیق، متبرک وادی ہے، اس لیے آپ کی اقتداء میں، بعض اہل مدینہ وہاں آ کر نماز پڑھتے تھے۔

۸۲...... بَاب: لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

باب ۸۲: مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے، اور کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اور حج اکبر کے دن کی وضاحت

[3287] ۴۳۵ ـ(۱۳۴۷) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَقُولُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[3287] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصلاة باب: ما یستر من العورة برقم (٣٦٩) وفی الحج باب: لا یطوف بالبیت عریان ولا یحج مشرك برقم (١٦٢٢) وفی الجزیة والموادعة باب: کیف ینبذ الی اهل العهد برقم (٣١٧٧) وفی المغازی باب: حج ابی بکر بالناس فی سنة تسع برقم (٤٣٦٣) وفی التفسیر باب: ﴿فسیحوا فی الارض اربعة اشهر واعلموا انکم غیر معجزی الله وان الله مخزی الکافرین﴾ برقم (٤٦٥٥) وفی باب: ﴿واذان من الله ورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر ان الله بری من المشرکین ورسوله فان تبتم فهو خیر لکم وان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزی الله وبشر الذین کفروا بعذاب الیم﴾ برقم (٤٦٥٦) وابو داود فی ←

[3287]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا، اس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک گروہ کے ساتھ، قربانی کے دن بھیجا کہ لوگوں میں اعلان کرو، اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کے لیے نہ آئے، اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے، ابن شہاب کہتے ہیں، کہ حمید بن عبد الرحمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر یہ کہتے تھے کہ قربانی کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے۔

فوائد: ...... ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مشرک، بیت اللہ میں حج کے لیے داخل نہیں ہوسکتا، اور حج ایک فریضہ ہے، جس کے لیے بیت اللہ مقرر ہے، تو اگر مشرک حج کے لیے داخل نہیں ہوسکتا، تو عام حالات میں بالاولیٰ داخل نہیں ہوسکتا، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک تمام حرم کا یہی حکم ہے، امام مالک کے نزدیک مشرک (کافر) کسی مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک حرم مکہ کے سوا مساجد میں مسلمانوں کی اجازت سے داخل ہوسکتا ہے، احناف کے نزدیک غیر معاہد یعنی جن کا مسلمانوں سے معاہدہ نہ ہو، کو حرم اور باقی مساجد میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا، لیکن اہل ذمہ کو حرم اور باقی تمام مساجد میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا جائے گا۔ ❷ حج کو حج اکبر کہتے ہیں، اور عمرہ کو حج اصغر، اور حج اکبر کا دن، قربانی کا دن ہے، اور مجاہد کے نزدیک حج قران، حج اکبر ہے اور حج افراد، حج اصغر ہے، اور بقول بعض عرفہ کا دن حج اصغر ہے، اور قربانی کا دن حج اکبر، اور امام ثوری کے نزدیک حج کے تمام ایام ہی حج اکبر کے دن ہیں، ان تمام اقوال میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ یہاں محض اضافت ونسبت کی بنا پر حج اکبر یا حج اصغر کا نام دیا ہے اور اس کی بڑی دلیل یہی دی جاتی ہے کہ جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا، اس سال یوم عرفہ، جمعہ کے دن تھا، اور اس حج کو آپ نے حج اکبر کا نام دیا تھا، حالانکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حج کے موقع پر عرفہ کا دن جمعہ کا دن نہیں تھا، اور اس میں مشرکوں سے برأت کا اعلان قربانی کے دن کیا گیا ہے اور اس اعلان کے بارے میں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (التوبۃ:۳)

''اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کو صاف اطلاع ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہے۔''

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حج اکبر کا دن، قربانی کا دن ہے، جس میں حج کے سب سے زیادہ اور اہم مناسک ادا کیے جاتے ہیں، اس لیے اس دن منیٰ میں اعلان براءت کیا گیا تھا، اس لیے یہ بات بلا دلیل ہی مشہور

← (سننہ) فی المناسك باب: یوم الحج الاکبر برقم (١٩٤٦) والنسائی فی (المجتبی) فی مناسك الحج باب: قول عزوجل: ﴿خذوا زینتکم عند کل مسجد﴾ برقم (٥/ ٢٣٤) انظر (التحفة) برقم (٦٦٢٤)

ہے کہ جو حج جمعہ کے دن آئے، وہ حج اکبر ہے، اسی طرح یہ حدیث بھی بے اصل ہے، کہ جب جمعہ کا دن، عرفہ کا دن ہوتا ہے تو یہ حج باقی دنوں کے ستر (۷۰) حجوں سے افضل ہے۔

۸۳...... بَاب: فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب ۸۳: عرفہ، حج، عمرہ اور عرفہ کے دن کی فضیلت

(پاکستانی نسخوں میں پہلی حدیث پر عرفہ کے دن کی فضیلت کا باب قائم کیا گیا ہے، اور بعد والی روایتوں پر حج اور عمرہ کی فضیلت کا باب ہے۔)

[3288] ٤٣-(١٣٤٨) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ)).

[3288] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا، اور وہ قریب ہوتا ہے، اور فرشتوں کے سامنے (وہاں موجود) لوگوں پر فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے، یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟''

فائدہ:...... مصنف عبدالرزاق میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جس سے اس حدیث کا صحیح معنی معلوم ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور فرشتوں کو فرماتا ہے، میرے یہ بندے پراگندہ بال، خاک آلود آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، میرے عذاب سے خوف زدہ ہیں، حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہے، اگر یہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔'' اس فخر و مباہات کے اظہار کے بعد ان سے پوچھتا ہے، آخر ان لوگوں نے اپنا گھر بار، اہل عیال، کاروبار کس مقصد کے لیے چھوڑا ہے، اپنے مال، وقت کو خرچ کر کے، سفر کی صعوبتیں اور مشقتیں برداشت کرتے ہوئے کیوں آئے ہیں، یعنی میری بخشش، رضا مندی اور قرب و لقاء کے سوا ان کا کوئی اور مقصد نہیں ہو سکتا، صرف مجھے راضی کرنے اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے آئے ہیں، تاکہ انہیں میرا تقرب حاصل ہو۔

[3288] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی المناسك الحج باب: ما ذكر فی يوم عرفة برقم (٥/ ٢٥١-٢٥٢) وابن ماجه فی (سننه) فی المناسك باب: الدعاء بعرفة برقم (٣٠١٤) انظر (التحفة) برقم (١٦١٣١)

٨٤...... بَاب: فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب ٨٤: حج اور عمرہ کی فضیلت

[3289] ٤٣٧-(١٣٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)).

[3289]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ ان کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا جنت سے کم نہیں۔''

فائدہ:...... سال کے ہر حصہ میں عمرہ کے جواز پر جمہور کا اتفاق ہے، البتہ امام ابو یوسف قربانی اور ایام تشریق میں، اور امام ابوحنیفہ عرفہ اور قربانی کے دن اور ایام تشریق میں عمرہ کرنے کو صحیح نہیں سمجھتے، جمہور کے نزدیک جو شخص حج نہیں کر رہا، وہ ان دنوں میں عمرہ کر سکتا ہے، لیکن حج کرنے والا نہیں کر سکتا، امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام مالک اور ابو ثور کے نزدیک عمرہ سنت ہے، اور حضور اکرم ﷺ نے سال میں ایک ہی مرتبہ عمرہ فرمایا ہے، جمہور کے نزدیک سال میں عمرہ بار بار کیا جا سکتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے، اگر ہو سکے تو ہر ماہ عمرہ کرو، امام مالک نے ایک سے زائد عمروں کو مکروہ قرار دیا ہے، زاد المعاد ج ٢ ص ٩٣ طبع جدید مکتبہ (مؤسسۃ الرسالہ)

حج مبرور:...... وہ حج جس میں کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو یا وہ حج جو ریاء اور سمع کے لیے نہ کیا گیا ہو، محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہو، یا وہ حج جس سے حاجی متاثر ہو اور حج کے بعد گناہوں سے احتراز کرے، اور بقول بعض جو حج مقبول ہو، ظاہر ہے وہ حج مقبول ہو گا، جو اخلاص نیت سے، حج کے پورے آداب اور احکام کو ادا کرتے ہوئے، گناہوں سے بچتے ہوئے کیا جائے۔

[3290] (. . .) وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ

[3289] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العمرة باب: وجوب العمرة وفضلها برقم (١٧٧٣) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: فضل العمرة برقم (٥/ ١١٥) وابن ماجه في سننه في المناسك باب: فضل الحج والعمرة برقم (٢٨٨٨) انظر التحفة برقم (١٢٥٧٣)

[3290] طريق سعيد بن منصور تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٥٨) طريق محمد بن عبدالملك الاموي اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: فضل الحج المبرور برقم (٥/ ١١٢-١١٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٦١) وطريق ابن نمير تفرد به مسلم۔ انظر ←

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ انس.

[3290] امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے بہت سے اساتذہ سے روایت کی ہے۔

[3291] ٤٣٨-(١٣٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَنْ اَتَى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ))**.

[3291] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بیت اللہ آیا (حج کیا) فحش اور بے ہودہ کام نہ کیا اور نہ نافرمانی کی، تو وہ اس حال میں لوٹے گا، جیسا اسے اس کی والدہ نے جنا تھا۔

[3292] (. . .) وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ

عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ.

[3292] امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے کئی اور اساتذہ سے کرتے ہیں، جس میں ہے کہ جس نے حج کیا، بے ہودہ حرکت اور نافرمانی نہ کی۔''

← (التحفة) برقم (١٢٥٦٤) وطريق ابى كريب ومحمد بن المثنى اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الحج باب: ما ذكر فى فضل العمرة برقم (٩٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٥٦)

[3291] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المختصر باب: قوله تعالى: ﴿فلا رفث﴾ برقم (١٨١٩) وفى باب: قوله عزوجل: ﴿ولا فسوق ولا جدال فى الحج﴾ برقم (١٨٢٠) والترمذى فى (جامعه) فى الحج باب: ما جاء فى ثواب الحج والعمرة برقم (٨١١) والنسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج باب: فضل الحج برقم (٥/ ١١٤) وابن ماجه فى (سننه) فى المناسك باب: فضل الحج والعمرة برقم (٢٨٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٣١)

[3292] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٢٧٨)

[3293] (. . .) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[3293] امام صاحب ایک اور سند سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... انسان جب اخلاص اور حسن نیت سے سنت کے مطابق حج کرتا ہے، تو وہ ہر قسم کے گناہوں بچتا ہے، اور گزشتہ گناہوں سے توبہ واستغفار کرتا ہے، اس لیے اس کے تمام چھوٹے اور بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے، جس طرح نومولود بچہ گناہوں سے پاک وصاف ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حج مبرور کرنے کی توفیق ارزاں فرمائے اور انہیں پیدا ہونے والے بچے کی طرح پاک صاف کر کے آئندہ زندگی میں راہ راست پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

۸۵...... بَاب: نُزُولِ بِمَكَّةَ لِلْحَاجِ وَتَوْرِيثُ دُورِهَا

باب ۸۵: حاجی کا مکہ مکرمہ میں اترنا اور مکہ کے گھروں کی وراثت کا مسئلہ

[3294] ۴۳۹-(۱۳۵۱) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ)) وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

[3294]۔ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ

[3293] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: فضل الحج المبرور برقم (١٥٢١) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٠٨)

[3294] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: توريث دور مكة وبيعها وشرائها وان الناس في المسجد الحرام سواء خاصة لقوله تعالى: ﴿ان الذين كفروا ويصدون عن سبيل الله والمسجد الحرام الذي جعلناه للناس سواء العاكف فيه والباد ومن يرد فيه بالحاد بظلم نذقه من عذاب اليم﴾ برقم (١٥٨٨) وفي الجهاد باب: اذا اسلم قوم في دار الحرب ولهم مال وارضون في لهم برقم (٣٠٥٨) وفي المغازي باب: اين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح برقم (٤٢٨٢) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: التحصيب برقم (٢٠١٠) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: دخول مكة برقم (٢٩٤٢) وفي الفرائض باب: ميراث اهل الاسلام من اهل الشرك برقم (٢٧٣٠) انظر (التحفة) برقم (١١٤)

مکہ میں اپنے (آبائی) گھر میں ٹھہریں گے (اتریں گے) تو آپ نے جواب دیا، ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی ٹھکانا یا گھر چھوڑے ہیں؟'' عقیل اور طالب دونوں ابو طالب کے وارث ٹھہرے تھے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو وراثت سے کچھ نہ ملا تھا، کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے، اور عقیل اور طالب دونوں کافر تھے۔

[3295] ٤٤٠ـ(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَذٰلِكَ فِي حَجَّتِهٖ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا)).

[3295]۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کل کہاں قیام کریں گے؟ اور یہ آپ کے حج کے موقع کی بات ہے، جب ہم مکہ کے قریب پہنچ گئے تھے، تو آپ نے جواب دیا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان یا قیام گاہ چھوڑی ہے؟''

[3296] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ)).

[3296] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اور انہوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! ان شاء اللہ آپ کل کہاں نزول فرمائیں گے؟ اور یہ فتح مکہ کی بات ہے، آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے۔''

فائدہ:...... مکہ مکرمہ کے مکانات اور زمینوں کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیا ان میں وراثت چلے گی، اور ان کی خرید و فروخت اور ان کو کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں، اس اختلاف کی دو وجوہ ہیں۔ (۱) مکہ صلح سے فتح ہوا ہے یا جنگ اور قوت کے بل بوتے پر، اگر قوت و طاقت کے بل بوتے پر فتح ہوا ہے، تو مکہ کے گھر مسلمانوں کے تھے، یا احسان کرتے ہوئے مکہ والوں کو دے دیئے گئے۔ (۲) المسجد الحرام سے مراد، بیت اللہ ہے یا پورا حرم کا علاقہ، نیز سواء العاكف فيه والباد، اس میں مقیم اور باہر سے آنے والے برابر ہیں، سے مراد امن و احترام میں

[3295] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٨١)

[3296] تقدم تخريجه برقم (٣٢٨١)

برابر یا ہر چیز میں برابر ہیں۔ اس وجہ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے فتح مکہ کے وقت بھی سوال کیا، کہ آپ کہاں ٹھہریں گے، تو آپ نے جواب دیا کہ عقیل نے بنو عبدالمطلب کے تمام مہاجر لوگوں کے مکانات فروخت کر دیئے ہیں، کیونکہ ابو طالب کی وفات کے وقت، عقیل اور طالب دونوں کافر تھے، اس لیے وہ دونوں ہی وارث بنے تھے، اور عقیل نے صلح حدیبیہ کے بعد اسلام قبول کیا تھا، اور عبدالمطلب کا وارث ابو طالب بنا تھا، اور جاہلیت کے اصول کے مطابق بڑا بیٹے ہونے کے سبب عبدالمطلب کی تمام جائیداد اس کے پاس تھی، اس لیے حضور ابو طالب کے گھر میں رہتے تھے، حج کے موقع پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے خیال کیا، شاید فتح مکہ کے بعد، آپ نے اپنے گھر کو واپس لے لیا ہوگا۔ بقول امام نووی، امام شافعی اور ان کے ہم نوا حضرات کے نزدیک مکہ صلح سے فتح ہوا تھا، اس لیے اس کے مکانات مکہ کے باشندوں کی ملک میں رہے، اور ان کا حکم باقی شہروں کی طرح ہے، ان میں ان کی وراثت جاری ہوگی اور ان کے لیے ان کا بیچنا، رہن رکھنا، کرایہ پر دینا، ہبہ کرنا، ان کے بارے میں وصیت کرنا اور باقی تمام تصرفات صحیح ہوں گے، لیکن امام ابوحنیفہ، مالک، اوزاعی اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک مکہ بزور بازو فتح ہوا ہے، اس لیے یہ تمام تصرفات ناجائز ہوں گے۔ صحیح مسلم، ج ۱، ص ۴۳۶۔ لیکن درمختار میں ہے "جاز بیع بناء بیوت مکة وارضها بلا کراهة ربه قال الشافعی وبه یفتٰی" (فتح الملهم ۳/ ۳۸۷)

مکہ کی عمارات اور ان کی جگہ بیچنا بلا کراہت جائز ہے، یہی امام شافعی کا قول ہے، اور اس پر ہمارا فتویٰ ہے، صاحب لامع الدراری نے صاحبین کا قول یہی قرار دیا ہے، اور امام ابوحنیفہ، اسے بھی ایک روایت یہی کی ہے، ((لانها مملوكة لاهلها)) کیونکہ مکہ کے باشندوں کی ملکیت ہیں۔ ج ۵، ص ۱۷۳۔ حافظ ابن قیم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مکہ کی عمارات کے سلسلہ میں ہر قسم کا تصرف جائز ہے، خواہ خرید وفروخت ہو یا ہبہ یا وراثت یا کرایہ پر دینا، لیکن اگر عمارت گر جائے تو محض خالی زمین کے سلسلہ میں کسی قسم کا تصرف درست نہیں ہے۔

۸۶...... بَاب: جَوَازِ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ

باب ۸۶: مکہ سے ہجرت کر جانے والے کے لیے حج اور عمرہ سے فراغت کے بعد تین دن تک ٹھہرنا جائز ہے، اس سے زائد ٹھہرنا درست نہیں ہے۔

[**3297**] ۴۴۱۔(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ

[**3297**] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی مناسب الانصار باب: اقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه برقم (۳۹۳۳) والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی ان يمكث المهاجر بمكة بعد الصدر ثلاثا برقم (۹۴۹) والنسائی فی (المجتبی) فی تقصير الصلاة باب:←

عَنْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا)).

[3297] ۔حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے سائب بن یزید رحمہ اللہ سے سوال کیا، کیا تو نے مکہ میں اقامت اختیار کرنے کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو سائب رحمہ اللہ نے جواب دیا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ''مہاجر (منیٰ سے) واپسی کے بعد تین دن ٹھہر سکتا ہے۔'' گویا کہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس سے زائد قیام نہ کرے۔

[3298] ٤٤٢۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا.

[3298] ۔عبد الرحمن بن حمید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے ہم نشینوں یا مجلس میں موجود لوگوں سے پوچھا، کیا تم نے مکہ میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں کچھ سنا ہے، تو سائب بن یزید نے کہا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر، مناسک حج ادا کرنے کے بعد، تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔''

[3299] ٤٤٣۔(. . .) وحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ.

← تقصير الصلاة في السفر باب المقام الذي يقصر الصلاة برقم (٣/ ١٢٢) وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة باب: كم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة برقم (١٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (١١٠٠٨)

[3298] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٢٨٤)

[3299] تقدم تخريجه برقم (٣٢٨٤)

[3299] ۔حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے سائب بن یزید رحمہ اللہ سے پوچھا، تو سائب نے جواب دیا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''منیٰ سے واپسی کے بعد، مہاجر، مکہ میں تین راتیں ٹھہر سکتا ہے۔''

[3300] ٤٤٤۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ.

[3300] ۔حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مناسک حج سے فراغت کے بعد، مکہ میں، مہاجر، تین دن تک قیام کر سکتا ہے۔''

[3301] (. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3301] امام صاحب ایک اور سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... جو لوگ فتح مکہ سے پہلے، مکہ سے ہجرت کر گئے تھے، اگر وہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ آئیں، تو انہیں، حج و عمرہ کی ادائیگی کے بعد صرف تین دن مکہ میں ٹھہرنے کی اجازت دی گئی تھی، جس سے ثابت ہوتا ہے، کہ اگر انسان سفر پر جائے، اور وہ کہیں تین دن یا ان سے کم رہنے کا ارادہ کرے گا، تو وہ مسافر کے حکم میں ہو گا، اور اگر وہ تین دن سے زائد قیام کرنے کی نیت کرے، تو وہ مقیم تصور ہو گا، مسافر نہیں ہو گا، کیونکہ آپ نے مہاجر کے لیے تین دن ٹھہرنے کو اقامت قرار نہیں دیا۔

٨٧...... بَاب: تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ

باب ٨٧: مکہ حرم ہے، اس میں شکار کرنا، گھاس کاٹنا، درخت کاٹنا یا ہمیشہ اعلان کرنے کی نیت کے سوا وہاں سے گری پڑی چیز اٹھانا جائز نہیں ہے

[3302] ٤٤٥۔(١٣٥٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ

[3300] تقدم تخريجه برقم (٣٢٨٤)
[3301] تقدم تخريجه برقم (٣٢٨٤)
[3302] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز باب: الاذخر والحشيش فى القبر برقم (١٣٤٩) ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ((إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)).

[3302]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب ہجرت کا حکم نہیں رہا، لیکن جہاد ہے، اور نیت، تو جب تمہیں جہاد کے لیے کوچ کرنے کو کہا جائے تو چل پڑو۔'' اور فتح کے دن فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: ''یہ شہر اللہ نے اس کو اس دن سے محترم قرار دیا ہے، جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا، لہٰذا اللہ کے حکم سے قیامت تک کے لیے اس کا ادب واحترام ضروری ہے، اور مجھ سے پہلے اللہ نے کسی کو یہاں قتال کرنے کی اجازت نہیں دی، اور مجھے بھی دن کے تھوڑے سے وقت کے لیے وقتی اجازت دی گئی (اور وقت ختم ہو جانے کے بعد) اب قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ کے محترم قرار دینے سے اس کا ادب واحترام واجب ہے (اور ہر وہ اقدام اور عمل جو اس کے تقدس واحترام کے منافی ہے، حرام ہے) اس علاقہ کے خاردار درخت اور جھاڑ بھی نہ کاٹے اور نہ چھانٹیں جائیں، یہاں کے کسی قابل شکار جانور کو پریشان نہ کیا جائے، اور اگر کوئی گری پڑی چیز نظر آئے تو اس کو وہی اٹھائے جو اس کا اعلان اور تشہیر کرتا رہے، اور یہاں کی سبز گھاس نہ کاٹی

← تعليقا وفي الحج باب: فضل الحرم برقم (١٥٨٧) وفي جزاء الصيد باب: لا يحل القتال بمكة برقم (١٨٣٤) وفي الجهاد والسير باب: فضل الجهاد والسير برقم (٢٧٨٣) وفي باب: وجوب التفسير برقم (٢٨٢٥) وفي باب: لا هجرة بعد الفتح برقم (٣٠٧٧) وفي الجزية والموادعة باب: اثم الغادر للبر والفاجر برقم (٣١٨٩) ومسلم في (صحيحه) في الامارة باب: المبايعة بعد فتح مكة على الاسلام الجهاد والخير وبيان معنى لا هجرة بعد الفتح برقم (٤٨٠٦) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: تحريم حرم مكة برقم (٢٠١٨) وفي الجهاد باب: في الهجرة هل انقطعت برقم (٢٤٨٠) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في الهجرة برقم (١٥٩٠) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: حرمة مكة برقم (٥/ ٢٠٣، ٥/ ٢٠٤) وفي باب: تحريم القتال فيه برقم (٢٨٧٥) وفي البيعة باب: ذكر الاختلاف في انقطاع الهجرة برقم (٧/ ١٤٦) انظر (التحفة) برقم (٥٧٤٨)

اکھاڑی جائے۔'' (اس پر آپ کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اذخر گھاس مستثنیٰ فرما دیجئے، کیونکہ یہاں کے کاریگر، لوہار، زرگر) اس کو استعمال کرتے ہیں، اور گھروں کی چھتوں کے لیے بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اذخر گھاس مستثنیٰ ہے۔''

فائدہ:...... فتح مکہ سے پہلے، جب مکہ پر اہل کفر اور شرک کا اقتدار تھا، جو اسلام اور اہل اسلام کے جانی دشمن تھے، مکہ میں رہ کر کسی مسلمان کے لیے اسلامی زندگی گزارنا تقریباً ناممکن تھا، اور مدینہ جو اس وقت اسلامی مرکز روئے زمین پر اسلام زندگی کی واحد تعلیم گاہ اور تربیت گاہ تھی، اس میں مسلمانوں کی قوت مجتمع کرنا ضروری تھا، ان حالات میں ہجرت فرض تھی اور بڑی فضیلت اور اہمیت کی حامل تھی، جب ۸ھ میں اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ پر اسلامی اقتدار و غلبہ قائم کروا دیا، تو پھر مکہ سے ہجرت کی ضرورت ختم ہو گئی، آپ نے فتح مکہ ہی کے دن اعلان کر دیا، اب ہجرت کا حکم ختم ہو گیا، اس لیے اب اپنے علاقہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا نہیں ہے، لیکن اگر کوئی انسان ایسے علاقہ میں رہتا ہے، جہاں اسلام اور اہل اسلام کو برداشت نہیں کیا جاتا، اور اہل اسلام کا ایمان اور جان محفوظ نہیں ہے، وہ اجتماعی طور پر اپنا دفاع نہیں کر سکتے، بلکہ کفر اختیار کرنے پر مجبور ہیں، تو پھر انہیں ایسے علاقہ کو چھوڑنا، اگر ان کے لیے ممکن ہو، انہیں کہیں پناہ مل سکتی ہو، تو انہیں ایسے علاقہ سے ہجرت کرنا چاہیے، اب عام لوگوں کے لیے ہجرت کی فضیلت و سعادت حاصل کرنے کا دروازہ بند ہو چکا ہے، لیکن جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ، گناہوں اور برے اعمال سے باز آنے کا راستہ کھلا ہے، اور گناہوں اور منہیات کو چھوڑنے والے کو بھی، آپ نے مہاجر کا نام دیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام اور دین کی پابندی کی نیت اور بالخصوص اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر ہر قسم کی قربانی کی نیت سے انسان اپنے لیے سعادت و فضیلت حاصل کر سکتا ہے، دوسرا اعلان آپ نے یہ فرمایا کہ شہر مکہ کی عظمت و حرمت دور قدیم سے چلی آ رہی ہے اور یہ محض رسم و رواج یا کسی فرد یا پنچایت اور حکومت کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے، اور قیامت تک کے لیے ہے، اگرچہ اس کی حرمت کی تشہیر، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی ہے، کیونکہ کعبہ کی تعمیر جدید انہوں نے کی اور اس وقت اس جگہ آبادی شروع ہوئی جو اب قیامت تک قائم رہے گی۔

(۳) اس ادب و احترام کا تقاضا ہے کہ حرم مکہ کی حدود میں بالاتفاق کسی جانور کا شکار کرنا یا شکار کو ڈرانا اور پریشان کرنا اور اس کا پیچھا کرنا ناجائز ہے، خواہ انسان احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو، اور جمہور ائمہ کے نزدیک جو شخص حرم کی حدود میں شکار کرے گا، اس کے ذمہ وہی فدیہ ہے جو احرام کی حالت میں شکار کرنے پر عائد ہوتا ہے، اس طرح اس پر بھی اجماع ہے کہ حرم کی حدود میں ہر اس درخت کا توڑنا اور کاٹنا ناجائز ہے، جو قدرتی طور پر اگا ہو، البتہ اذخر، سبزیاں اور ترکاریاں یا پھول جنہیں انسان اپنی محنت سے اگاتا ہے، انہیں کاٹنا اور توڑنا جائز ہے، اور جمہور ائمہ کے نزدیک ایسے درخت کا توڑنا اور کاٹنا بھی جائز ہے، جسے انسان نے خود اپنی محنت سے اگایا ہو، لیکن امام

شافعی کے نزدیک ایسے درخت کا کاٹنا بھی جائز نہیں ہے، البتہ اس سے مسواک کاٹی جاسکتی ہے اور حنابلہ میں سے ابن قدامہ نے امام شافعی کے قول کو ترجیح دی ہے۔ (المغنی، ج ۵، ص ۱۸۵۔۱۸۶) (قتل وقتال کی بحث آگے آرہی ہے۔)

[3303] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ)) وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ ((الْقَتْلَ)) وَقَالَ ((لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا)).

[3303] امام صاحب یہ روایت ایک دوسرے استاد سے تھوڑے سے فرق سے لائے ہیں، اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ یہ حرمت آسمان وزمین کی تخلیق کے وقت سے ہے، اور قتال (لڑائی) کی جگہ قتل کا لفظ ہے، اور لا یلتقط (گری پڑی چیز اٹھانا) کے بعد لُقطته (اس کی گری پڑی چیز) کا ذکر ہے۔

[3304] ٤٤٦-(١٣٥٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

[3304]۔ حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا جبکہ وہ (یزید کی طرف

[3303] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٢٨٩)

[3304] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى العلم باب: ليبلغ العلم الشاهد الغائب برقم (١٠٤) وفى جزاء الصيد باب: لا يعضد شجر الحرم برقم (١٨٣٢) وفى المغازى باب: (٥١) برقم (٤٢٩٥) والترمذى فى (جامعه) فى الحج باب: ما جاء فى حرمة مكة برقم (٨٠٩) وفى الديات باب: ما جاء فى حكم ولى القتيل فى القصاص والعفوبرقم (١٤٠٦) والنسائى فى (المجتبى) فى مناسك الحج باب: تحريم القتال فيه برقم (٥/ ٢٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٠٥٧)

سے گورنر تھا اور اس کے حکم سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف) مکہ پر چڑھائی کرنے کے لیے لشکر تیار کر کے روانہ کر رہا تھا کہ: اے امیر! مجھے اجازت دیجئے، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان بیان کروں، جو آپ نے فتح مکہ کے اگلے دن (مکہ میں) ارشاد فرمایا تھا، میں نے اپنے کانوں سے وہ فرمان سنا تھا، اور میرے دل و دماغ نے اسے یاد کر لیا تھا، اور جس وقت وہ فرمان آپ کی زبان مبارک سے صادر ہو رہا تھا، اس وقت میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا تھا: ''مکہ کو اللہ تعالیٰ نے محترم قرار دیا ہے، اس کی حرمت یا احترام کا فیصلہ لوگوں نے نہیں کیا، اس لیے جو انسان اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ یہاں خون ریزی کرے، اور وہ یہاں کے درختوں کو بھی نہ کاٹے، اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کو سند بنا کر رخصت کا اپنے لیے جواز نکالے، تو اس کو کہہ دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی، اور تجھے اجازت نہیں دی ہے، اور مجھے بھی بس، اللہ تعالیٰ نے دن کے تھوڑے سے وقت کے لیے (عارضی اور وقتی) اجازت دی تھی، اور آج اس وقت اس طرح حرمت لوٹ آئی جس طرح حرمت موجود تھی، (اور آپ نے فرمایا) جو لوگ یہاں موجود ہیں، (جنہوں نے میری بات سنی ہے) وہ دوسرے غیر موجود لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں،'' تو ابو شریح رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا، آپ کو عمرو نے کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، اس نے کہا کہ: اے ابو شریح! میں یہ باتیں تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دے سکتا، نہ ہی کسی ایسے آدمی کو جو کسی کا ناحق خون کر کے بھاگ آئے، یا کسی کا نقصان کر کے بھاگ آئے، پناہ دے سکتا ہے۔

مفردات الحدیث ☆ خُرْبَة یا خَرْبَة کا اصل معنی اونٹ چرانا ہے، اس سے مراد زمین میں چوری یا ڈاکہ سے فساد پھیلانا بھی مراد لیا جاتا ہے۔

فوائد:...... (1) حرم کے اندر جنگ و جدال کسی صورت میں جائز نہیں ہے، اگر اہل مکہ کسی عادل حکمران کے خلاف بغاوت کر دیں، تو اس کے بارے میں دو نظریات ہیں، بقول امام ماوردی، جمہور کے نزدیک، جب تک لڑائی سے بچنا ممکن ہو، لڑائی سے گریز کرتے ہوئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے گا، جس سے بغاوت کو فرو کیا جا سکے، اگر لڑائی کے بغیر چارہ نہ رہے، تو پھر باغیوں سے لڑائی لڑی جائے گی، لیکن ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا جائے، جس سے وہ لوگ بھی متاثر ہوں، جو جنگ میں شریک نہیں ہوتے، باغیوں سے جنگ حقوق اللہ میں داخل ہے، اور حقوق اللہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، لیکن دوسروں کے نزدیک قتال کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے، احادیث کے ظاہر کا تقاضا یہی ہے، فتح الباری، ج ۴، ص ۶۳، اور حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نے یہی سمجھا تھا، اس لیے ابو شریح رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید کے جواب میں کہا تھا۔

((قَدْ كُنْتُ شاهدًا وَكُنْتَ غائِبًا امَرنَا انْ يُبلِّغَ شَاهِدُنَا غائبنا وقد بَلَّغْتُكَ))
میں حاضر تھا، اور تم موجود نہیں تھے، اور آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ جو یہاں موجود ہیں، وہ ان تک بات پہنچا دیں، جو حاضر نہیں ہیں، اور میں نے تم تک یہ بات پہنچا دی ہے۔ (فتح الباری، ج ۴، ص ۵۹)۔
حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد منشاء سمجھنے کے زیادہ حق دار وہ لوگ ہیں، جن کے سامنے آپ نے یہ بات فرمائی، اور جنہوں نے اس کا موقع اور محل دیکھا۔ ❷ اس حدیث میں ہے جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے، اس کے لیے مکہ میں خون بہانا جائز نہیں ہے، اور اللہ نے اپنے رسول کو کچھ وقت کے لیے قتال کی اجازت دی تھی، اس سے جمہور نے یہ استدلال کیا ہے کہ مکہ جبر و قوت سے فتح ہوا تھا، اور آپ نے اہل مکہ پر احسان و کرم فرماتے ہوئے انہیں طلقاء (آزاد) قرار دیا، اور ان کے اموال کو غنیمت کا مال نہ ٹھہرایا اور نہ ان کے اہل و عیال کو قیدی بنایا، لیکن امام شافعی کے نزدیک مکہ صلحاً فتح ہوا، (سبل السلام، ج ۲، ص ۲۹۲)۔ ❸ اگر کوئی انسان حرم کے اندر قابل حد جرم کا ارتکاب کرتا ہے، تو بالاتفاق اس پر حد جاری کی جائے گی، لیکن اگر کوئی انسان حرم سے باہر جرم کا ارتکاب کر کے حرم میں پناہ لیتا ہے، تو اس کے بارے میں اختلاف ہے، امام مالک اور شافعی کے نزدیک اس پر حد قائم کی جائے گی، امام ابو حنیفہ، اور امام احمد کے نزدیک حرم کے اندر حد نہیں لگائی جائے گی، بلکہ اس کا معاشرتی مقاطعہ کر کے یا وعظ و نصیحت کر کے حرم سے باہر نکالا جائے گا، اور خارج حرم، حد قائم کی جائے گی، حافظ ابن حزم نے اس موقف کی پرزور انداز میں تائید کی ہے۔

[3305] ٤٤٧ـ(١٣٥٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي
هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ

[3305] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللقطة باب: كيف تعرف لقطة اهل مكة برقم (٢٤٣٤) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: تحريم حرم مكة برقم (٢٠١٧) وفي العلم باب: في كتاب العلم برقم (٣٦٤٩) وبرقم (٣٦٥٠) وفي الديات باب: ولي العمد يرضى بالدية برقم (٤٥٠٥) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص والعفو برقم (١٤٠٥) وفي العلم باب: ما جاء في الرخصة فيه برقم (٢٦٦٧) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: هل يوخذ من قاتل العمد الدية اذا عفا ولي المقتول عن القود برقم (٨/ ٣٨) وابن ماجه في (سننه) في الديات باب: من قتل له قتيل فهو بالخيار بين احدى ثلاث برقم (٢٦٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٨٣)

وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُّفْدٰى وَإِمَّا أَنْ يُّقْتَلَ)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُوشَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَارَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ)) قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ ((اكْتُبُوا لِي)) يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

[3305]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر فتح دی، تو آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھ روک دیا، اور اس پر اپنے رسول اور مومنوں کو غلبہ عنایت فرمایا، واقعہ یہ ہے کہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا، (کسی کو اس پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں ملی) اور یہ میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے حلال ٹھہرایا گیا، (جنگ کی اجازت دی گئی) اور یہ میرے بعد ہرگز کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا۔لہٰذا اس کے شکار کو پریشان نہ کیا جائے، اور نہ یہاں سے کانٹے کاٹے جائیں، اور یہاں گری پڑی چیز اٹھانا صرف اس کے لیے جائز ہے، جو اس کی تشہیر اور اعلان کرنا چاہتا ہو، اور جس انسان کا کوئی قریبی قتل کر دیا جائے اس کو دو چیزوں میں سے ایک کے انتخاب کا حق ہوگا، یا دیت لے لے یا قاتل کو (قصاص میں) قتل کر دیا جائے۔'' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اذخر کو مستثنیٰ قرار دے دیں، اے اللہ کے رسول! کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذخر گھاس مستثنیٰ ہے۔'' تو ایک یمنی آدمی، ابو شاہ نامی کھڑا ہوا، اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ خطبہ مجھے لکھوا دیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو شاہ کو لکھ دو۔'' (امام اوزاعی کے شاگرد) ولید کہتے ہیں، میں نے اوزاعی سے پوچھا، ابو شاہ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ اے اللہ کے رسول! مجھے لکھوا دیجئے؟ انہوں نے جواب دیا، مراد یہ خطبہ ہے جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

فوائد:...... (1) جمہور کے نزدیک مکہ میں گری پڑی چیز وہی اٹھا سکتا ہے، جس نے ہمیشہ ہمیشہ تشہیر اور اعلان کرنا ہو، جو ایسا نہیں کر سکتا، وہ نہ اٹھائے، لیکن احناف، اکثر مالکیہ اور بعض شوافع کے نزدیک، اس کا حکم بھی باقی علاقوں جیسا ہے، اور یہاں مقصد مبالغہ ہے، اور اس تصور و خیال کو ختم کرنا ہے کہ حاجی مختلف اکناف و اطراف سے آتے ہیں اور پتہ نہیں یہ کس کی چیز ہے، اس لیے اعلان و تشہیر کا کیا فائدہ، اس لیے اس وہم کو دور کیا اور فرمایا،

اس کی تشہیر میں عام اصول اور ضابطہ کے مطابق ضروری ہے، (لقطہ کا حکم اپنے موقع اور محل پر آئے گا اور ساعت مخصوصہ عصر تک تھی) ❷ جمہور کے نزدیک کانٹے کاٹنا بھی جائز نہیں ہے، اور بعض شوافع کا یہ موقف درست نہیں ہے کہ تکلیف دہ کانٹے کاٹے جا سکتے ہیں، اس طرح شکار کو اس کی جگہ سے اٹھانا اور پریشان کرنا بھی جائز نہیں ہے، مالکیہ اور احناف کے نزدیک حرم کی گھاس چرانا بھی جائز نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک جس طرح اذخر انسانی ضرورت ہے، گھاس حیوانوں کی ضرورت ہے، اس لیے جانوروں کو چرانا جائز ہے۔ ❸ جمہور کے نزدیک قتل اور دیت میں سے کسی ایک کے انتخاب کا حق، مقتول کے ورثاء کو ہے، لیکن امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اختیار قاتل کو ہے، ظاہر بات تو یہ ہے، اس کا فیصلہ باہمی رضامندی سے ہو سکتا ہے، کیونکہ اصل تو قصاص ہے، اب اگر ورثاء دیت قبول نہیں کرتے، یا قاتل دیت کی ادائیگی پر آمادہ نہیں ہے، تو پھر جبر کیسے ممکن ہے۔ ❹ حضرت ابوشاہ رضی اللہ عنہ کے لکھوانے کے سوال سے ثابت ہوتا ہے، آپ کی زندگی کے آخری دور میں لکھنے کا رواج ہو چکا تھا، اس لیے آپ نے کسی کو شخصی طور پر لکھنے کا حکم نہیں دیا، بلکہ عام حکم دیا کہ ((اکتبوا لابی شاہ)) ابوشاہ کو لکھ دو، آپ کی زندگی میں ہی احادیث لکھنے کا کام شروع ہو گیا تھا، لیکن تمام احادیث کو یکجا کرنے کا کام بعد میں ہوا۔

[3306] ٤٤٨-(. . .) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَّمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْطٰى يَعْنِي الدِّيَةَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)).

[3306] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: كتابة العلم برقم (١١٢) وفي الديات باب: من قتل له قتيل فهو بخير النظرين برقم (٦٨٨٠) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٧٢)

[3306] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خزاعہ نے فتح مکہ کے سال بنولیث کا ایک آدمی اپنے ایک مقتول کے بدلہ میں جو بنولیث نے قتل کیا تھا،قتل کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی، تو آپ نے اپنی سواری پر سوار ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ میں ہاتھی کو (داخل ہونے سے) روک دیا تھا، اور اس پر اپنے رسول اور مومنوں کو غلبہ عنایت فرمایا ہے، خبردار! یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال قرار نہیں دیا گیا (کہ وہ اس پر حملہ آور ہو) اور نہ ہرگز میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، خبردار! میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے حلال قرار دیا گیا تھا، خبردار! اب وہ اس وقت محترم ہے، اس کے کانٹے، گرائے نہیں جا سکیں گے، اور نہ ہی اس کے درخت کاٹے جائیں گے، اور اس کی گری پڑی چیز وہی اٹھا سکے گا، جو تشہیر کرنا چاہتا ہو، اور جس شخص کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں سے ایک کے انتخاب کا حق حاصل ہوگا، یا تو اسے دیت دلوائی جائے گی یا مقتول کے ورثاء کو قصاص دلوایا جائے گا، (قاتل ان کے حوالہ کیا جائے گا کہ وہ قتل کر دیں) اس کے بعد ایک یمنی آدمی ابوشاہ نامی آیا اور اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے لکھوا دیں، تو آپ نے فرمایا: ''ابو شاہ کو لکھ دو۔'' قریش میں سے ایک آدمی نے عرض کیا، اذخر کو مستثنیٰ قرار دیں، کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اذخر مستثنیٰ ہے۔''

فائدہ:...... اذخر کا استثناء آپ نے وحی سے فرمایا یا عدم حرج کے اصول کے مطابق، وضع حرج کے لیے اجتہاد فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ نے برقرار رکھا، اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ آپ کو احکام صادر کرنے کا اختیار تھا اور آپ حلال وحرام کا اختیار رکھتے تھے۔

۸۸...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ بِلَا حَاجَةٍ

باب ۸۸: مکہ مکرمہ میں بلاضرورت ہتھیار اٹھانا منع ہے

[3307] ۴۴۹-(۱۳۵۶) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ)).

[3307] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، ''تم میں سے کسی کے لیے روا نہیں کہ وہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔''

فائدہ:...... جمہور علماء امت کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مکہ اور حدود حرم میں کسی مسلمان کو دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھانا اور اس کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے، اگر اس کے ہاتھ میں لینے سے کسی کو اذیت اور زخم لگنے کا خطرہ نہ ہو تو محض ہتھیار ہاتھ میں لے لینا ناجائز نہیں ہے۔

[3307] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۲۹۵۵)

٨٩...... بَاب: جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

باب ۸۹: بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے

[3308] ٤٥٠-(١٣٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ و قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ أَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ.

[3308]۔ امام یحییٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام مالک سے پوچھا، کیا آپ کو ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنائی کہ نبی اکرم ﷺ فتح کے سال مکہ میں اس حال میں داخل ہوئے تھے کہ آپ کے سر پر خود تھا، جب آپ نے خود اتارا، تو ایک شخص نے آ کر بتایا، ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔'' امام مالک نے جواب دیا، ہاں۔

فائدہ:...... اس روایت میں ہے کہ آپ کے سر پر خود تھا، اگلی روایت میں ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا، اصل بات یہ ہے کہ جب آپ داخل ہوئے ہیں، تو آپ کے سر پر خود تھا، پھر جب آپ نے اسے اتار لیا، تو پھر سر پر سیاہ پگڑی باندھ لی اور بغیر احرام کے داخل ہونے کا باعث یہ ہے کہ آپ کا عمرہ کرنا مقصود تھا، آپ تو فتح مکہ کے لیے نکلے تھے، مسئلہ گزر چکا ہے، اور ابن خطل کو اس لیے قتل کروا دیا، کیونکہ وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا تھا، اور اپنے مسلمان خادم کو قتل کر دیا تھا، نیز وہ آپ کی ہجو کرتا تھا، اور اس نے دو لونڈیاں رکھی تھیں، جو آپ کو اور مسلمانوں کو برا بھلا کہتی تھیں، اور اس حدیث سے امام مالک اور امام شافعی نے حد قائم کرنے کے جواز پر استدلال کیا ہے، لیکن دوسروں کے نزدیک اس کو ارتداد کی بنا پر قتل کیا تھا، قصاص کے طور پر قتل نہیں کیا تھا۔

[3308] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد باب: دخول الحرم ومكة بغير احرام برقم (١٨٤٦) وفي الجهاد باب: قتل الاسير وقتل الصبر برقم (٣٠٤٤) وفي المغازي باب: اين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح برقم (٤٢٨٦) وفي اللباس باب: المغفر برقم (٥٥٠٨) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: قتل الاسير ولا يعرض عليه الاسلام برقم (٢٦٨٥) والترمذي في (جامعه) في الجهاد، باب: ما جاء في المغفر برقم (١٦٩٣) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: دخول مكة بغير احرام برقم (٥/ ٢٠١) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: السلاح برقم (٢٠٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٢٧)

[3309] ٤٥١ ـ(١٣٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ الثَّقَفِيُّ و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارِ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

[3309]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے، قتیبہ کی روایت ہے، فتح مکہ کے دن داخل ہوئے، اور آپ کے سر پر بلا احرام ہونے کی بنا پر سیاہ عمامہ تھا۔

[3310] (. . .) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[3310] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

[3311] ٤٥٢ ـ(١٣٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[3311]۔جعفر بن عمرو بن حریث اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس حال میں خطاب فرمایا کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

[3309] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: دخول مكة بغير احرام برقم (٥/ ٢٠١) وفي الزينة باب: لبس العمائم السود برقم (٨/ ٢١١) انظر (التحفة) برقم (٢٩٤٧)

[3310] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء في الالوية برقم (١٦٧٩) م والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: لبس العمائم السود برقم (٨/ ٢١١) انظر (التحفة) برقم (٢٨٩٠)

[3311] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في العمائم برقم (٤٠٧٧) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: لبس العمائم الحر قانية برقم (٨/ ٢١١) وفي باب: ارخاء طرف العمامة بين الكتفين برقم (٨/ ٢١١) وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الخطبة يوم الجمعة برقم (١١٠٤) وفي الجهاد باب: لبس العمائم في الحرب برقم (٢٨٢١) وفي اللباس باب: العمامة السوداء برقم (٣٥٨٤) وفي باب: ارخاء العمامة بين التكفين برقم (٣٥٨٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٧١٦)

[3312] ٤٥٣ـ(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي وَفِي رِوَايَةِ الْحُلْوَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ.

[3312] ـ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا کہ میں اپنی آنکھوں سے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے (سر پر) سیاہ عمامہ ہے، اور آپ نے اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں، ابو بکر کی روایت میں منبر کا ذکر نہیں ہے۔

۹۰...... بَاب: فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا

باب ۹۰: مدینہ کی فضیلت اور نبی اکرم ﷺ کا اس کے لیے برکت کی دعا کرنا، اور اس کی حرمت وعظمت کا بیان، اس کے شکار اور درختوں کی حرمت اور اس کے حرم کی حدود کا بیان

[3313] ٤٥٤ـ(١٣٦٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ)).

[3313] ـ حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت کی تشہیر کی اور اس کے باشندوں کے حق میں دعا فرمائی، اور میں مدینہ کو حرام قرار دیتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا، اور میں اس کے صاع اور مد کے بارے میں اس سے دگنی دعا کرتا ہوں، جتنی ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔

[3314] ٤٥٥ـ(. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ ح و

[3312] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣٢٩٨)

[3313] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: برکة صاع النبی ﷺ ومده برقم (٢١٢٩) انظر (التحفة) برقم (٥٣٠١)

[3314] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣٣٠٠)

حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ كُلُّهُمْ

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى هُوَ الْمَازِنِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَدِيثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ((بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ)) وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِي رِوَايَتِهِمَا مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ.

[3314] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت کئی دوسرے اساتذہ سے کرتے ہیں، وہیب کی روایت میں دراوردی کی روایت کی طرح، ابراہیم علیہ السلام سے دگنی دعا کا ذکر ہے، لیکن سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز بن مختار کی روایت میں ہے، جیسی ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔

[3315] ٤٥٦۔(١٣٦١) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ)).

[3315] ۔حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں مدینہ کے دونوں سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان والے علاقے کو حرام قرار دیتا ہوں۔''

مفردات الحدیث

☼ **لابة:** اس علاقہ کو کہتے ہیں جس میں سیاہ پتھر ہوں، اور مدینہ کے مشرق اور مغرب کے دونوں علاقے پتھریلے ہیں۔

[3316] ٤٥٧۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكَهُ قَالَ فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ.

[3315] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥٦٧)

[3316] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥٨٠)

[3316] ۔ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کیا اور اس میں مکہ، اہل مکہ اور وہاں کے ادب و احترام کا ذکر کیا، تو اسے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے آواز دی، کیا وجہ ہے، میں تم سے مکہ، اہل مکہ اور اس کی حرمت کا تذکرہ سن رہا ہوں، لیکن تم نے مدینہ، اہل مدینہ اور اس کی حرمت کا ذکر نہیں کیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کے علاقہ کو حرم قرار دیا ہے، اور آپ کا یہ فرمان، ہمارے پاس خولانی چمڑے پر لکھا ہوا موجود ہے، اگر چاہو تو میں تمہیں اسے پڑھا سکتا ہوں، اس پر مروان خاموش ہو گیا، پھر کہا، اس کا کچھ حصہ میں نے بھی سنا ہے۔

[3317] ٤٥٨ ـ (١٣٦٢) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَسْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ **((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا)).**

[3317] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے حرم ہونے کا اعلان کیا، اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے علاقوں کے درمیان کے حصہ کے حرم ہونے کا اعلان کرتا ہوں، اس کے کانٹے دار درخت نہیں کاٹے جائیں گے، اور نہ اس کا شکار کیا جائے گا۔''

[3318] ٤٥٩ ـ (١٣٦٣) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).**

[3318] ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ کے دونوں حدوں کے درمیانی علاقہ کو، اس کے خار دار درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کے شکار کو قتل نہ کیا جائے۔'' اور آپ نے یہ بھی فرمایا: ''مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے، اگر وہ (اس کی خیر و برکت کو) جانتے ہوں، کوئی انسان

[3317] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٤٨)

[3318] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٨٥)

اس کو بے نیازی اختیار کرتے ہوئے نہیں چھوڑے گا، مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ، اس سے بہتر بندے کو بھیج دے گا، (جانے والا ہی خیر و برکت سے محروم ہوگا، اس کے جانے سے مدینہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی) اور جو کوئی بندہ اس کی تنگیوں ترشیوں اور مشقتوں پر صبر کر کے وہاں پڑا رہے گا، تو میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا، اور اس کے حق میں شہادت دوں گا۔''

مفردات الحدیث ❶ عِضَاهٌ، عِضَاهَة اور عِضْهَة کی جمع ہے، بڑا کانٹے دار درخت۔ ❷ لأواء: بھوک اور تنگدستی۔ ❸ جَهْد: مشقت و کلفت۔

فوائد:...... ❶ اس حدیث اور اس کے ہم معنی دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ طیبہ کا علاقہ بھی حرم ہے اور واجب الاحترام ہے، اور اس میں ہر وہ عمل اور اقدام منع ہے، جو اس کی عظمت اور حرمت کے خلاف ہو، اس کے درختوں کو کاٹنا اور جانوروں کا شکار کرنا جائز نہیں ہے، ائمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے لیکن ائمہ احناف کے نزدیک، درختوں کو کاٹنا اور جانوروں کا شکار کرنا جائز ہے، محض یہ اس کی زیبائش اور زینت کے خلاف ہے۔ ❷ مدینہ منورہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ جو انسان وہاں کی دقتوں، کلفتوں اور بھوک و شدت کو صبر و سکون سے برداشت کرے گا، وہ وہاں کی خیرات و برکات سے متمتع ہوگا اور اسے یہ شرف حاصل ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن اس کی سفارش کریں گے کہ اس کے قصور اور اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں، اور اس کو بخش دیا جائے اور اس کے اعمال صالحہ اور ایمان اور اس کے صبر و شکیب کی شہادت دیں گے، یا نیک اور اطاعت گزار لوگوں کے لیے شہادت دیں گے، اور اہل معاصی کے لیے سفارش فرمائیں گے۔

[3319] ٤٦٠-(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي

عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ.

[3319]۔ ایک اور استاد سے امام صاحب مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں، اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص بھی اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں اس طرح پگھلائے گا، جس طرح سیسہ پگھلتا ہے، یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

فائدہ:......دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ انجام قیامت کے دن ہوگا اور یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ ایسا انسان

[3319] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٨٨٥)

اپنے ارادہ اور عزم میں ناکام و نامراد ہوگا، اور جلدی دنیا میں اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔

[3320] ٦١-(١٣٦٤) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ.

[3320]۔ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سوار ہو کر اپنے گھر جو عقیق میں واقع تھا کی طرف چلے تو راستہ میں ایک غلام کو درخت کاٹتے یا اس کے پتے جھاڑتے پایا، تو اس کا سامان چھین لیا، تو جب حضرت سعد واپس آئے، ان کے پاس غلام کے مالک آئے اور ان سے کہا، (گفتگو کی) کہ ان کے غلام کو یا ان کو وہ کچھ واپس کر دیں، جو ان کے غلام سے لیا ہے، تو انہوں نے کہا، اللہ کی پناہ کہ میں وہ چیز واپس کر دوں جو رسول اللہ ﷺ نے بطور انعام عنایت فرمائی ہے، اور سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان مدینہ کی حرمت و عظمت کو پامال کرتے ہوئے، وہاں سے درخت کاٹے گا یا شکار کرے گا، تو اس سے اس کا ساز و سامان چھین لیا جائے گا، لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک اس نے ایک ناجائز کام کیا، لیکن اس پر کسی قسم کا تاوان یا فدیہ نہیں ہے، لیکن صحابہ کرام کا عمل تو اس حدیث کے مطابق رہا ہے، اگرچہ بعد والوں نے اس کو نظر انداز کر دیا ہے۔

[3321] ٤٦٢-(١٣٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ

[3320] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٦٨)

[3321] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد باب: فضل الخدمة فی الغزو برقم (٢٨٨٩) وفی احادیث الانبیاء باب: (١٠) برقم (٣٣٦٧) وفی المغازی باب: احد جبل یحبنا ونحبه برقم (٤٠٨٤) وفی الاعتصام بالکتاب والسنة باب: ما ذکر النبی ﷺ وحض علی اتفاق اهل العلم وما اجتمع علیه الحرمان مکة والمدینة وما کان بهما من مشاهد النبی ﷺ والمهاجرین والانصار ومصلی النبی ﷺ والمنبر والقبر برقم (٧٣٣٣) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی فضل المدینة برقم (٣٩٢٢) انظر (التحفة) برقم (١١١٦)

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ اِلْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ)).

[3321] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''انصاری لڑکوں سے کوئی لڑکا تلاش کرو، وہ میری خدمت کرے۔'' تو ابوطلحہ مجھے لے کر اپنے پیچھے سوار کر کے نکلے، جب بھی کسی منزل پر رسول اللہ ﷺ اترتے، میں آپ کی خدمت کرتا اور حدیث میں یہ بھی بیان کیا، پھر آپ واپس مدینہ کی طرف آئے، حتی کہ جب احد آپ پر نمایاں ہوا، آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' تو جب آپ مدینہ پر جھانکے (اس کے قریب پہنچے) فرمایا: ''اے اللہ میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی جگہ محترم قرار دیتا ہوں، جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! ان کے مد اور ان کے صاع میں برکت فرما۔''

[3322] (. . .) وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.

[3322] امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ما بین جبلیھا کی بجائے ما بین لا بتیھا ہے۔

فائدہ:...... مدینہ کے مشرق اور مغرب میں دو سنگریزوں کے علاقے ہیں، اور جنوب وشمال میں دو پہاڑ، عیر اور ثور ہیں، جن لوگوں نے ان دونوں کا یا ایک کا انکار کیا ہے، وہ ناواقفیت پر مبنی ہے، تفصیل کے لیے محمد فواد عبدالباقی کا حاشیہ، مسلم، ج ۲، ص ۹۹۶ تا ۹۹۸ دیکھئے۔

[3323] ٤٦٣ـ(١٣٦٦) وحَدَّثَنَاه حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ

[3322] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣٠٨)

[3323] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: حرم المدينة برقم (١٨٦٧) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: اثم من آوى محدثا برقم (٧٣٠٦) انظر (التحفة) برقم (٩٣٢)

كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي هٰذِهِ شَدِيدَةٌ ((مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) قَالَ فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ أَوْ آوٰى مُحْدِثًا.

[3323] ۔ عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن عیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک (عیر سے ثور تک) تو جس نے اس میں کوئی جرم کیا، پھر مجھ سے کہا، یہ بڑی شدید وعید ہے کہ ”جس نے اس میں کوئی جرم کیا، تو اس پر لعنت ہے، اللہ کی، فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی، اللہ اس سے قیامت کے دن کوئی توبہ وفدیہ یا فرض اور نفل قبول نہیں کرے گا۔“ ابن انس نے یہ اضافہ کیا اور جس نے مجرم کو پناہ دی، (اس کے لیے بھی یہی وعید ہے۔)

[3324] ٤٦٤ ۔(١٣٦٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَحَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

[3324] ۔ عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، وہ حرم ہے، اس کی گھاس نہیں کاٹی جائے گی، جس نے یہ حرکت کی، اس پر اللہ، فرشتوں، اور سب لوگوں کی طرف سے لعنت ہو۔

[3325] ٤٦٥ ۔(١٣٦٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ)).

[3325] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! ان کے (اہل مدینہ کے) پیمانہ میں برکت فرما، ان کے صاع میں برکت فرما کہ اور ان کے مد میں برکت فرما۔

[3324] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣١٠)

[3325] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بركة صاع النبي صلی اللہ علیہ وسلم ومده برقم (٢١٣٠) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبي صلی اللہ علیہ وسلم وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي صلی اللہ علیہ وسلم ولا مهاجرين والانصار ومصلى النبي صلی اللہ علیہ وسلم والمنبر والقبر برقم (٧٣٣١) انظر (التحفة) برقم (٢٠٣)

فائدہ:...... صاع اور مد دونوں پیمانے ہیں، اس دور میں غلہ وغیرہ کی خرید وفروخت ان ہی پیمانوں سے ہوتی تھی، اوران میں برکت کا مفہوم ومقصد یہ ہے کہ عام لوگوں کا ایک صاع یا ایک مد جتنے آدمیوں کے لیے یا جتنے دنوں کے لیے کفایت کرتا ہے، اہل مدینہ کا صاع اور مد اس سے زیادہ آدمیوں اور دنوں کے لیے کافی ہو۔

[3326] ٤٦٦ـ(١٣٦٩) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ))**.

[3326]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! مدینہ میں اس سے دگنی برکت فرما، جتنی مکہ میں برکت رکھی ہے۔''

[3327] ٤٦٧ـ(١٣٧٠) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَانْتَهٰى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ.

[3326] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب برقم (١٨٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٥٩)

[3327] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: حرم المدينة برقم (١٨٧٠) وفي الجزية والموادعة باب: ذمة المسلمين وجوارهم واحدة يسعى بها ادناهم برقم (٣١٧٢) وفي باب: اثم من عاهد ثم غدر برقم (٣١٧٩) وفي الفرائض باب: اثم من تبرا من مواليه برقم (٦٧٥٥) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين ←

[3327]۔ ابراہیم تیمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا اور کہا، جس کا یہ گمان ہے کہ ہمارے پاس پڑھنے کے لیے اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ (ان کی تلوار کی نیام کے ساتھ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا) کے سوا کچھ ہے وہ جھوٹ بولتا ہے، اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمروں اور کچھ زخموں (کی دیت) کا ذکر ہے، اور اس میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ، عیر سے لے کر ثور تک حرم ہے، تو جس نے اس میں کسی قسم کا جرم کیا یا مجرم کو تحفظ و پناہ دی، اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن، اس کا کوئی فرض قبول کرے گا، نہ نفل، مسلمانوں کی امان و پناہ یکساں ہے، ان کا کم حیثیت فرد بھی یہ کام کر سکتا ہے، اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف نسبت کی یا جس نے اپنے آزاد کرنے والوں کے سوا کی طرف نسبت کی، اس پر اللہ، فرشتوں، اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ قیامت کے دن اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں فرمائے گا۔'' ابو بکر اور زہیر کی حدیث، ''ان کا ادنیٰ فرد پناہ دے سکتا ہے۔'' پر ختم ہو گئی، ان کی روایت میں بعد والا حصہ نہیں ہے، اس طرح، ان کی روایت میں صحیفہ کے تلوار کی نیام کے ساتھ لٹکنے کا ذکر نہیں ہے۔

فوائد:...... ❶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی بعض لوگوں نے یہ بات پھیلا رکھی تھی کہ حضرت علی کے پاس موجودہ قرآن کے سوا کچھ اور علوم بھی ہیں، جو صرف آپ کو ہی بتائے گئے ہیں، اس لیے آپ سے اس کے بارے میں مختلف مواقع پر سوال کیا گیا اور آپ نے بھی مختلف مواقع اور مختلف مناسبتوں سے اس کی تردید اور تکذیب فرمائی، لیکن اس تصریح کے باوجود بھی بعض لوگوں کا اب بھی یہی دعویٰ ہے، کہ نعوذ باللہ قرآن میں بھی کمی کر دی گئی ہے، جبکہ وہ فرما رہے ہیں، ہم بھی وہ کتاب اللہ پڑھتے ہیں، جو سب کے پاس ہے، ہمارے پاس اس سے زائد نہیں ہے، اور ان کے صحیفہ کی اشیاء بھی دوسرے صحابہ کرام سے مروی ہیں۔ ❷ حدث سے مراد، جرم یا بدعت ہے، اور محدث سے مراد مجرم یا بدعتی ہے، جس طرح جرم اور بدعت پر سخت وعید ہے، اس طرح بدعتی اور مجرم کو تحفظ اور پناہ دینا بھی شدید جرم ہے، جس کی بنا پر انسان، اللہ، فرشتوں، اور تمام انسانوں کی لعنت کا حقدار ٹھہرتا ہے، اور جمہور کے نزدیک صرف سے مراد فرض ہے، اور عدل سے نفل، اللہ کی لعنت سے مراد، اس کی رحمت سے محرومی ہے اور فرشتوں کی لعنت سے مراد، اس دعا اور استغفار سے محرومی ہے جو وہ مومنوں کے لیے کرتے ہیں، جس کی تفصیل سورہ مومن کی آیات ۷ تا ۹ میں ہے، اور لوگوں کی لعنت سے مراد، اس کے لیے رحمت سے محرومی کی بددعا کرنا ہے۔ ❸ مسلمانوں کا امان اور پناہ دینا یکساں اور برابر حیثیت رکھتا ہے، کوئی بھی مسلمان کسی بھی کافر

← والبدع برقم (۷۳۰۰) ومسلم في صحيحه في العتق باب: باب: تحريم تولي العتيق غير مواليه برقم (۳۷۷۳) وابو داود في (سننه) في المناسك باب: تحريم المدينة برقم (۲۰۳٤) والترمذي في (جامعه) في الولاء والهبة عن رسول الله ﷺ باب: ما جاء فيمن تولى غير مواليه او ادعى الى غير ابيه برقم (۲۱۲۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۳۱۷)

کو اگر امان اور تحفظ دے دے تو سب مسلمان اس کے پابند ہوں گے، جمہور کا یہی قول ہے۔ ❹ کسی مسلمان کا اپنے نسب کو چھوڑ کر کسی اور خاندان کی طرف نسبت کرنا یا غلام کا اپنے آزاد کرنے والوں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرنا بھی انتہائی شدید جرم ہے۔ ❺ عیر اور ثور جنوب شمال مدینہ میں دو پہاڑ ہیں، تفصیل کے لیے (دیکھئے فواد عبدالباقی کا حاشیہ مسلم ج۲، ص ۹۹۵ تا ۹۹۷)۔

[3328] ٤٦٨-(. . .) وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلٰى آخِرِهٖ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ((**فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ**)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ((**مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ**)) وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

[3328]۔ امام صاحب اعمش ہی کی سند سے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اور اس میں یہ اضافہ ہے، جس نے کسی مسلمان کی پناہ کو توڑا، اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اس کے فرض اور نفل قبول نہیں کیے جائیں گے، ان دونوں کی حدیث میں، جس نے اپنے باپ کے غیر کی طرف نسبت کی کا ذکر نہیں ہے، اور حکیم کی روایت میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

[3329] (. . .) وحَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٍ إِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهٗ.

[3329] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے ابن مسہر اور وکیع کی اعمش سے مذکورہ بالا سند والی حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں، جس نے اپنے موالی کے غیر کی طرف نسبت کی،" کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی اس پر لعنت کا ذکر ہے۔

[3330] ٤٦٩-(١٣٧١) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ

[3328] تقدم تخريجه برقم (٣٣١٤)

[3329] تقدم تخريجه برقم (٣٣١٤)

[3330] اخرجه مسلم في (صحيحه) في العتق باب: تحريم تولي العتيق غير مواليه برقم (٣٧٧١) ←

عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ)).

[3330]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ حرم ہے، اس لیے جس نے اس میں جرم کیا یا مجرم کو پناہ اور ٹھکانا دیا، اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اس کے نفل اور فرض قبول نہیں کیے جائیں گے۔

فائدہ :...... ان حدیثوں میں قبول نہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ ان پر اجر وثواب نہیں دے گا اور نہ یہ گناہوں کا کفارہ بنیں گے، اور نہ ہی ان سے درجات میں رفعت و بلندی حاصل ہوگی، اگرچہ وہ ان کا تارک شمار نہیں ہوگا۔

[3331] ۴۷۰۔(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَّسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ)).

[3331]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے، اور یہ اضافہ ہے، مسلمانوں کا عہد و پیمان برابر ہے، ان کا ادنیٰ فرد بھی یہ کام سرانجام دے سکتا ہے، تو جو شخص کسی مسلمان کی پناہ کو توڑے گا، اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اس کے نفل اور فرض قبول نہیں ہوں گے۔

[3332] ۴۷۱۔(۱۳۷۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ)).

← وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الرجل ينتمي الى غير مواليه برقم (٥١١٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٣٧٦)

[3331] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٨٥)

[3332] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: لا بتي المدينة برقم (١٨٧٣) والترمذي←

[3332]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، اگر میں مدینہ میں ہرنیاں چرتی دیکھوں تو میں انہیں پریشان یا ہراساں نہیں کروں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''اس کے دونوں حروں کا درمیان کا علاقہ حرم ہے۔''

[3333] ٤٧٢-(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى.

[3333]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں حروں کے درمیانی علاقہ کو حرمت والا قرار دیا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تو اگر میں اس کے دونوں حروں کے درمیان ہرنیوں کو پاؤں تو انہیں ہراساں یا خوف زدہ نہیں کروں گا، اور آپ نے مدینہ کے گرد بارہ (۱۲) میل کے علاقہ کو حمیٰ (ممنوعہ علاقہ جس میں نہ کوئی درخت کاٹا جا سکتا ہے، اور نہ کسی جانور کا شکار کیا جا سکتا ہے) قرار دیا ہے۔

[3334] ٤٧٣-(١٣٧٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ)) قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

[3334]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا دستور تھا کہ جب وہ درخت پر پہلا پھل (نیا پھل) دیکھتے (تو اس کو لاکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے، آپ اس کو قبول فرما کر یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت پیدا کر، اور ہمارے پھلوں اور پیداوار میں برکت فرما، اور ہمارے صاع میں برکت رکھ اور ہمارے مد میں برکت دے، اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے خاص بندے، تیرے

← في (جامعه) في المناقب باب: في فضل المدينة برقم (٣٩٢١) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٣٥)

[3333] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٤)

[3334] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما يقول اذا راى الباكورة من الثمر برقم (٣٤٥٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٤٠)

خلیل اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، اور انہوں نے مکہ کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے ویسی ہی دعا کرتا ہوں، جیسی انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی تھی، اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید۔'' پھر آپ سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ نیا پھل اسے دے دیتے۔

[3335] ٤٧٤ـ(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ.

[3335]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سب سے پہلا پھل لایا جاتا تھا، تو آپ یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت دے اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت در برکت فرما۔'' پھر آپ وہ پھل موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو عنایت فرماتے۔

فائدہ:...... مدینہ میں برکت کا مطلب یہ ہے کہ وہ خوب آباد و شاداب رہے، اور اس کے مکینوں پر اللہ کا فضل و کرم ہو، پھلوں اور پیداوار میں برکت کا مطلب یہ ہے کہ پھل اور پیداوار زیادہ سے زیادہ ہوں، یعنی فصل بھرپور ہو، قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے، جو انہوں نے اس وقت کی تھی، جب اپنی بیوی اور شیرخوار بچے کو مکہ کی بے آباد اور بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ رہے تھے: ''اے اللہ! تو اپنے بندوں کے دلوں میں ان کی محبت و الفت پیدا کر دے، اور ان کو ان کی ضرورت کا رزق اور پھل پہنچا اور اس کو امن و سلامتی والا علاقہ بنا دے، (سورۂ بقرہ، سورۂ ابراہیم) رسول اللہ ﷺ نے بطور نظیر اس دعا کا ذکر کر کے، اللہ تعالیٰ سے یہی دعا، مزید اضافے کے ساتھ کی، اس دعا کا نتیجہ ہے کہ دنیا بھر کا رزق اور پھل مکہ کی طرح مدینہ میں پہنچ رہا ہے، اور جن ایمان والے بندوں کو مکہ سے محبت ہے، ان سب کو مدینہ سے بھی محبت و پیار ہے، اور اس محبوبیت میں مدینہ کا حصہ مکہ سے بڑھ کر ہے، نیز آپ نے اس دعا میں ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کا بندہ، اس کا خلیل اور اس کا نبی کہا ہے، لیکن اپنے آپ کو صرف بندہ اور نبی کہا، خلیل ہونے کا تذکرہ نہیں کیا، یہ تواضع اور کسر نفسی آپ کا اخلاق ہے، اور پھر آپ نیا اور درخت کا پہلا پھل نئے پھل اور کمسن بچے کی مناسبت سے، یہ سبق دینے کے لیے، اس کو عنایت فرماتے، کہ ایسے موقعوں پر چھوٹے معصوم بچوں کو مقدم رکھنا چاہیے، کیونکہ وہ تھوڑی چیز لے کر خوش ہو جاتے ہیں۔

[3335] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: اذا اتی باول الثمرة برقم (٣٣٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٧)

۹۱...... بَاب التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا

باب ۹۱: مدینہ میں رہائش رکھنے اور اس کی تکالیف ومصائب پر صبر کرنے کی ترغیب

(پاکستانی نسخوں میں یہ باب حدیث ۱۳۷۷، ص ۴۸۱ سے شروع ہوتا ہے، جبکہ یہ حدیث ۱۳۷۴ ہے۔)

[3336] ٤٧٥-(١٣٧٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّهُ حَدَّثَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلْ الْزَمْ الْمَدِينَةَ فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللَّهِ مَا نَحْنُ هَا هُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((مَا هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ)) مَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَ ((وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ إِنْ شِئْتُمْ)) لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ ((لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ)) وَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا)) ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتّٰى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ.

[3336]۔ مہری رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت ہے کہ مدینہ میں گزران کی مشکل اور شدت سے دوچار ہونا پڑا تو وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ میرے بال بچے

[3336] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤١٦)

بہت ہیں، اور ہم مشقت و تنگی میں مبتلا ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں، اپنے اہل و عیال کو کسی سرسبز و شاداب علاقہ میں منتقل کر لوں، تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایسے نہ کر، مدینہ کو ہی لازم پکڑ، کیونکہ ہم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، میرا خیال ہے، انہوں نے کہا، حتی کہ ہم عسفان پہنچ گئے، تو وہاں آپ نے چند راتیں قیام فرمایا، تو لوگوں نے کہا، ہم یہاں بے مقصد یا بے کار ٹھہرے ہوئے ہیں اور پیچھے ہمارے بال بچوں کی نگہداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے، ہم ان کے بارے میں بے خوف نہیں ہیں اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گئی، تو آپ نے فرمایا: ''مجھے تمہاری طرف سے یہ کیا بات پہنچی ہے؟ (راوی کا قول ہے، میں نہیں جانتا، آپ نے کیا الفاظ فرمائے) اس ذات کی قسم، جس کی میں قسم اٹھاتا ہوں، یا جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں، یا اگر تم چاہو (راوی کا قول ہے، میں نہیں جانتا، آپ نے ان دونوں میں سے کیا کہا) میں اپنی اونٹنی پر پالان رکھنے کا حکم دوں اور جب تک مدینہ نہ پہنچ جاؤں، اس کی کوئی گرہ نہ کھولوں (یعنی مدینہ تک مسلسل سفر کروں) اور آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کی حرمت کا اعلان کیا، میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، اس کے دونوں طرف کے دروں (پہاڑوں) کے درمیان کا علاقہ واجب الاحترام ہے، اس میں خون ریزی نہ کی جائے اور نہ اس میں کسی کے خلاف ہتھیار اٹھایا جائے، اور کسی درخت کے پتے جانوروں کی ضرورت کے سوا نہ جھاڑے جائیں، اے اللہ! ہمارے شہر میں برکت دے، اے اللہ! ہمارے مد میں برکت ڈال ہمارے صاع میں برکت ڈال اے اللہ ہمارے مد میں برکت ڈال اے اللہ ہمارے صاع میں برکت ڈال، اے اللہ! ہمارے شہر مدینہ میں برکت نازل فرما، برکت کے ساتھ دو برکتیں اور نازل فرما، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کی قسم! مدینہ کی کوئی گھاٹی یا درہ نہیں ہے، جس پر تمہاری واپسی تک دو فرشتے پہرہ نہ دے رہے ہوں'' پھر آپ نے لوگوں کو فرمایا: ''کوچ کرو'' تو ہم چل پڑے، اور ہم مدینہ کی طرف بڑھے، پس اس ذات کی قسم! جس کی ہم قسم اٹھاتے ہیں، یا جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے، حماد کو شک ہے کیا لفظ کہا، ہم نے مدینہ میں داخل ہو کر ابھی پالان بھی نہیں اتارے تھے کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا، اس سے پہلے انہیں کسی چیز نے انہیں (حملہ پر) برانگیختہ نہیں کیا۔

مفردات الحدیث ❶ رِيف ج اریاف: سرسبز و شاداب علاقہ۔ ❷ خُلُوف: ان کی حفاظت و نگہداشت کرنے والا ان کے پاس کوئی نہیں ہے۔ ❸ مازم: پہاڑ درہ یا پہاڑی، شعب، گھاٹی، درہ۔ ❹ شعب: پہاڑی راستہ۔

فائدہ :...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق صحابہ کرام کی غیر حاضری میں، مدینہ منورہ کی حفاظت و نگرانی فرشتے کر رہے تھے، اس لیے کسی کو مدینہ پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی، حالانکہ صحابہ کرام کی آمد سے پہلے کوئی

ظاہری مانع یا روکاوٹ موجود نہ تھی، لیکن ان کی آمد کے ساتھ ہی مدینہ پر حملہ ہوگیا، جب ظاہر طور پر حفاظت و نگہداشت کرنے والے آچکے تھے، تو فرشتوں کی حفاظت ختم ہوگئی اور حملہ ہوگیا۔

[3337] ٤٧٦-(. . .)وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا

أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ)).

[3337]۔مہری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! ہمارے لیے، ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اور ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں عطا فرما، (یعنی مکہ کی ایک برکت کے مقابلہ میں مدینہ میں دگنی برکت پیدا کر۔)

[3338] (. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ح و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3338]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[3339] ٤٧٧-(. . .)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِي الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذٰلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا)).

[3339]۔مہری کے مولیٰ ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ میں جنگ حرہ کے زمانہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مدینہ سے کہیں اور چلے جانے کا مشورہ لیا، اور ان سے وہاں کی مہنگائی (گرانی) اور اپنے بال بچوں کی کثرت کی شکایت کی، اور ان سے عرض کیا، میں مدینہ کی بھوک اور تکالیف پر صبر نہیں کر سکتا، تو انہوں نے اسے جواب دیا تجھ پر افسوس، میں تمہیں یہ مشورہ نہیں دے سکتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

[3337] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤١٧)

[3338] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤١٧)

[3339] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤١٥)

یہ فرماتے سنا ہے: ''کوئی انسان یہاں کی تکالیف پر صبر کرتے ہوئے نہیں مرتا، مگر میں اس کی قیامت کے دن، بشرطیکہ وہ مسلمان ہو، سفارش کروں گا، یا شہادت دوں گا۔''

فائدہ :...... واقعہ حرہ سے مراد، وہ واقعہ جو ۶۳ھ میں پیش آیا، جس میں مدینہ منورہ میں بہت قتل و غارت ہوئی تھی، کیونکہ اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کے خلیفہ بننے کے بعد، اس کی بجائے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا، اور حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ، زین العابدین نے اس میں یزید کا ساتھ دیا تھا (طبقات لابن سعد، ج ۵، ص ۲۱۵)

امام زین العابدین یزید کے سپہ سالار کے پاس گئے، اس نے آپ کو خوش آمدید کہا، اور کہا: ((ان امير المؤمنين اوصاني بك خيراً)) مجھے امیر المؤمنین نے آپ کے ساتھ خوش اسلوبی اور بہترین رویہ اختیار کرنے کی تلقین کی تھی، امام زین العابدین نے فرمایا، ((وصل الله امير المؤمنين)) اللہ امیر المؤمنین کو اپنے ساتھ بہتر رابطہ قائم کرنے کی توفیق دے۔ (حوالہ بالا) گویا حضرت زین العابدین، یزید کے طرز عمل پر مطمئن تھے۔

[3340] ٤٧٨۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ)) قَالَ ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرُ فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ يُرْسِلُهُ.

[3340]۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''میں نے مدینہ کے دونوں سنگریزوں (پتھریلے میدانوں) کا درمیانی علاقہ حرم قرار دیا ہے، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔'' حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد الرحمٰن کہتے ہیں، ابو سعید ہم میں سے کسی کے ہاتھ میں پرندہ دیکھتے یا کسی کو اس حال میں پکڑ لیتے کہ اس کے ہاتھ میں پرندہ ہے، تو وہ اس کے ہاتھ سے چھڑوا کر اسے آزاد کر دیتے۔

فائدہ :...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ حرم کے کسی پرندہ کو پکڑنا درست نہیں ہے۔

[3341] ٤٧٩۔(١٣٧٥) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو

[3340] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤١٢٣)
[3341] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٦٦٦)

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَهْوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ.

[3341] ۔حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''یہ حرم ہے، امن کی جگہ ہے۔''

[3342] ٤٨٠ـ(١٣٧٦)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلَالٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَحَوِّلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ)).

[3342] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہم مدینہ پہنچے، تو وہ وبائی علاقہ تھا، (جس میں پردیسی کثرت سے بیمار ہو رہے تھے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، بیمار ہو گئے، اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی بیمار پڑ گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی بیماری کو دیکھا تو دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت ڈال دے، جیسے مکہ کی محبت رکھی ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر اور اس کو صحت بخش شہر بنا دے، اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت ڈال دے، اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔

مفردات الحدیث ✻ **وبيئة:** وبائی علاقہ، جہاں لوگ جلد جلد موت کا شکار ہوتے ہیں۔

فائدہ:......آپ کی ہجرت کے وقت جحفہ میں یہود آباد تھے، آپ نے وبا کے ادھر منتقل ہونے کی دعا فرمائی، جس سے ثابت ہوا کفار کے لیے بیماری اور ہلاکت وتباہی کی دعا کرنا جائز ہے، اس طرح مسلمانوں کے لیے صحت وسلامتی کی اور مسلمانوں کے ملک کے لیے صحت افزا مقام ہونے کی دعا کرنا چاہیے، بعض متصوفین (تصوف زدہ) کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ دعا خلاف توکل ہے، کیونکہ دعا بھی اللہ کے حضور جاتی ہے، جو افتقار و احتیاج کی علامت ہے اور بہت بڑی عبادت ہے، اس طرح معتزلہ کا اس کو خلاف تقدیر کہہ کر بے فائدہ کہنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ دعا بھی تقدیر کا حصہ ہے، اور آپ کی دعا ہی کا یہ اثر ہے کہ جحفہ کا پانی بخار کا سبب بنتا ہے۔

[3343] (...)وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3343] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[3342] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٨٢)

[3343] اخرجه البخاری فی صحیحه) فی الحج باب: (١٢) برقم (١٨٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١٦)

[3344] ٤٨١۔(١٣٧٧)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَآئِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[3344]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو بندہ بھی مدینہ کی تنگی و ترشی پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا، یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

فائدہ:......اس حدیث میں ''او'' کا لفظ اگر تنویع و تقسیم کے لیے ہو تو اس کا یہ معنی ہوگا، کہ آپ اہل مدینہ میں سے گناہ گاروں کی سفارش فرمائیں گے، اور نیکوکاروں کے حق میں گواہی دیں گے، یا اپنے دور کے لوگوں کے حق میں گواہی دیں گے، اور بعد کے لوگوں کے بارے میں سفارش کریں گے، اگر ''او'' واؤ کے معنی میں ہو تو سفارش اس کی کہ ان کے قصور اور کوتاہیاں معاف کر دی جائیں اور ان کو بخش دیا جائے اور شہادت اس کے ایمان اور اعمال صالحہ کی اور اس بات کی کہ یہ بندہ تنگیوں اور تکلیفوں پر صبر کیے مدینہ ہی میں پڑا رہا، اور یہ اپنے دور کے لوگوں کے حق میں ہوگی۔

[3345] ٤٨٢۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُاللّٰهِ اقْعُدِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَآئِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[3345]۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ یحنس بیان کرتے ہیں کہ میں فتنہ (واقعہ حرہ) کے عرصہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو ان کے پاس ان کی آزاد کردہ لونڈی سلام عرض کرنے کے لیے آئی، اور کہا، اے ابو عبد الرحمٰن! میں نے یہاں سے نکلنے کا ارادہ کر لیا ہے، ہمارے حالات بڑے تنگ ہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا، اے بے وقوف اور نادان عورت بیٹھ رہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو بندہ مدینہ کی تنگیوں اور سختیوں پر صبر کرے گا، قیامت کے دن میں اس کی سفارش کروں گا، یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

[3344] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٢٤٩)

[3345] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٥٦١)

[3346] ٤٨٣ـ(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

[3346]۔حضرت مصعب (بن زبیر) کے مولیٰ یحنس ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، ''جو مدینہ کی تنگیوں اور تکالیف پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا، یا اس کی سفارش کروں گا۔''

[3347] ٤٨٤ـ(١٤٧٨)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا)).

[3347]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا جو امتی مدینہ کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کر کے وہاں رہے گا، میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا، یا اس کے حق میں شہادت دوں گا۔''

[3348] (. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسٰى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَّاظَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3348]۔امام صاحب ایک اور سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[3349] (. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسٰى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَّاظَ يَقُولُ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِهِ)).

[3346] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٥٦١)

[3347] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٩٩٣)

[3348] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٣٠٨)

[3349] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی فضل المدينة برقم (٣٩٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٨٠٤)

[3349]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی بندہ مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے گا'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ :...... اہل مدینہ کے حق میں آپ کی خصوصی سفارش ہوگی، اس لیے آپ نے ایک دوسری روایت میں فرمایا: ''جو اس کی کوشش کر سکے کہ اس کی موت مدینہ میں واقع ہو تو وہ مدینہ میں مرے، کیونکہ میں مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔ (احمد، ترمذی) اور اس شفاعت کا مقصد یہ ہوگا کہ ان کے درجات زیادہ بلند ہوں، یا ان کے لیے حساب وکتاب آسان ہو، یا اللہ تعالیٰ ان کو عرش کا سایہ فراہم کر کے ان کی عزت افزائی کرے، ان کو نورانی منبر ملیں اور یہ لوگ جلد جنت میں داخل ہو جائیں، اس لیے بعض علماء خیال ہے کہ اگر مدینہ منورہ میں رہائش کا موقع ملے، تو وہاں رہائش اختیار کر لینا چاہیے، کیونکہ عام طور پر موت وہیں آتی ہے، جہاں انسان رہتا ہے، تاہم بندہ دوسری جگہ فوت ہونے کی دعا اور آرزو ضرور کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سعادت سے مشرف فرمائے، جو ذات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بظاہر ناممکن بات یعنی مدینہ میں شہادت دے سکتی ہے، وہ ہمیں مدینہ میں موت بھی دے سکتی ہے۔ (آمین)

٩٢...... بَاب: صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالدَّجَّالُ إِلَيْهَا

باب ٩٢: مدینہ کی اس میں طاعون اور دجال کے داخل ہونے سے حفاظت

[3350] ٤٨٥۔(١٣٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

[3350]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کے ابواب یعنی داخلہ کی جگہوں پر فرشتے ہیں اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوگا۔

[3351] ٤٨٦۔(١٣٨٠) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ)).

[3350] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: لا يدخل الدجال المدينة برقم (١٨٨٠) وفي الطب باب: ما يذكر في الطاعون برقم (٥٧٣١) وفي الفتن باب: لا يدخل الدجال المدينة برقم (٧١٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٤٢)

[3351] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٩٤)

[3351]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح (دجال) مدینہ کا عزم کر کے آئے گا یہاں تک کہ احد کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا۔

فائدہ:...... مسند احمد اور سنن ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا کہ دجال کا ظہور خراسان سے ہوگا پھر خراسان سے گزرے گا جہاں یہودی رہائش پذیر ہوں گے، پھر شام وعراق کے درمیان کے مدینہ کا قصد کرے گا یہ تینوں علاقے مدینہ منورہ کے مشرق میں ہے۔

۹۳...... باب المدينة تنفي شرارها وتسمى طابة وطيبة

باب ۹۳: مدینہ بھٹی کی طرح اپنے شہروں کو چھانٹ دے گا اور اس کا نام طابہ اور طیبہ ہے

[3352] ٤٨٧۔(١٣٨١)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

[3352]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا آدمی اپنے چچا زاد اور قریبی کو دعوت دے گا، سہولت وآسائش کی طرف سہولت وآسائش کی طرف آ، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ علم رکھتے ہوں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں کوئی ایک اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر جانشین پیدا کرے گا، خبردار مدینہ بھٹی کی طرح ہے یا دھونکی کی طرح ہے جو ردی، نکمے کو نکال دے گا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتی کہ مدینہ اپنے بروں کو نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال دیتی ہے۔

[3353] ٤٨٨۔(١٣٨٢)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

[3352] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٥٩)

[3353] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: فضل المدينة وانها تنفى الناس برقم (١٨٧١) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٨٠)

[3353]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی، لوگ اس کو یثرب کا نام دیتے ہیں، حالانکہ وہ مدینہ ہے، وہ لوگوں کو اس طرح ممتاز کر دیتا ہے، جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو الگ کر دیتی ہے۔''

فائدہ: ......''بستیوں کو کھا جائے گی۔'' کا مطلب ہے کہ جس طرح کھانے والا کھانے پر غلبہ پاتا ہے، اس طرح یہاں سے اسلامی لشکر فتوحات حاصل کر کے مختلف ممالک پر غلبہ حاصل کر لیں گے اور اس سے ہر طرف دین کی نشر و اشاعت ہوگی، لوگ ان کے مطیع اور فرمانبردار ہوں گے، جیسا کہ خلفائے راشدین کے دور میں اس کا ظہور ہو چکا ہے، اور دوسرا معنی یہ ہے، کہ اہل مدینہ کو غلہ اور رزق، دوسرے علاقوں کی غنیموں اور خراج و فے سے حاصل ہوگا، منافق اور بدعقیدہ لوگ مدینہ کو یثرب کا نام دیتے تھے، لیکن آپ کو یہ نام اس لیے پسند نہیں تھا، کہ اگر اس کو تثریب'' سے ماخوذ مانیں تو اس کا معنی سرزنش و توبیخ اور طعن و ملامت ہوگا اور اگر ''یثرب'' سے ماخوذ مانیں، تو پھر معنی، بگاڑ اور فساد ہوگا، اور یہ دونوں باتیں ناپسندیدہ ہیں، اور مدینہ کا لفظ اگر دین سے ماخوذ مانیں، تو دین کا معنی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور یہ اہل اطاعت کا سب سے پہلا مرکز بنا تھا، اور اگر اس کو مدن سے مانیں تو اس کا معنی اجتماع اور اکٹھ ہے اور یہ مسلمانوں کی ہجرت گاہ ہونے کی بنا پر ان کا مرکز تھا اور آپ اچھا نام رکھنا پسند فرماتے تھے اور برے نام ناپسند کرتے تھے۔

(۲) بعض حضرات نے بستیوں کو کھا جائے گی، سے یہ استدلال کیا ہے کہ مدینہ منورہ، مکہ معظمہ سے افضل ہے حالانکہ آپ نے فتح مکہ سے واپسی کے سفر میں فرمایا تھا: ((واللهِ اِنَّكَ لَخَيْرُ اَرْضِ اللهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللهِ)) ''اللہ کی قسم، تو اللہ کی زمین میں سب سے بہتر جگہ ہے اور اللہ کی نگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) دوسری روایت میں ہے: ((ما اَطْيَبَكَ مِنْ بَلَد واَحَبَّكَ اِلَیَّ)) (ترمذی) ''تو کس قدر پاکیزہ اور دل پسند شہر ہے، اور تو مجھے کس قدر محبوب ہے۔''

ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، کہ مکہ معظمہ تمام روئے زمین میں سب سے افضل اور باعظمت مقام ہے اور اللہ کے نزدیک محبوب ترین جگہ ہے، اور ہونا بھی یہی چاہیے کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں کا محل ہے اور قیامت تک کے لیے تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے، اور اس کے حرم کے آداب و احترام اور اس کی حرمت کو پامال کرنے پر سزا پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے، اور حرم مدینہ کے بارے میں اختلاف موجود ہے، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک مدینہ افضل ہے، اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک مکہ مکرمہ افضل ہے۔

[3354] (. . .) وحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى

[3354] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٣٤٠)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ.

[3354]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں،لیکن اس میں (خبث) میل کچیل کے بعد الحدید (لوہا) کا ذکر نہیں ہے۔

[3355] ٤٨٩ - (١٣٨٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا)).

[3355]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بدو (جنگلی) نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، تو اسے مدینہ میں شدید بخار چڑھ گیا،تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا،اے محمد! میری بیعت واپس کرو، رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا، پھر وہ دوبارہ آپ کے پاس آ کر کہنے لگا، میری بیعت واپس کر دو، تو آپ نے انکار کر دیا، تیسری دفعہ حاضر ہو کر پھر کہنے لگا، میری بیعت واپس کر دو، آپ نے پھر انکار کر دیا، تو بدو چلا گیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ تو بس بھٹی کی طرح ہے، میل کچیل اور گندگی کو الگ کر دیتا ہے، اور پاک چیز کو خالص اور ممتاز کر دیتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ يَنْصَعُ: خالص اور صاف کر دیتا ہے، اس لیے خالص اور صاف کو الناصع کہتے ہیں۔

فائدہ:......آپ کے دور میں خالص اور پاک صاف ایمان والے لوگ دوسروں سے ممتاز ہو جاتے تھے، اگرچہ عارضی اور وقتی طور پر چھپ جاتے تھے، جن کی طرف ((لا تعلمهم نحن نعلمهم)) (آپ انہیں نہیں جانتے، ہم جانتے ہیں) میں اشارہ ہے۔

[3355] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: بيعة الاعراب برقم (٧٢٠٩) وفي باب: ما بايع ثم استقال البيعة برقم (٧٢١١) وفي الاعتصام بالكتاب والسنةباب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبي ﷺ والمنبر والقبر برقم (٧٣٢٢) والترمذي في (جامعه) ي المناقب باب: في فضل المدينة برقم (٣٩٢٠) والنسائي في (المجتبى) في البيعة باب: استقالة البيعة برقم (٤١٩٦) انظر (التحفة) برقم (٣٠٧١)

[3356] ٤٩٠-(١٣٨٤) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ ((وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ)).

[3356]۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طابہ ہے، اور یہ گندگی اور پلیدی کو الگ کر دیتا ہے، جس طرح آگ چاندی کی میل کچیل کو علیحدہ کر دیتی ہے۔''

[3357] ٤٩١-(١٣٨٥) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ

[3357]۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ''طابہ'' رکھا ہے۔''

فائدہ:...... طابہ اور طیبہ کا معنی پاکیزہ اور خوشگوار ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اسم بامسمیٰ کر دیا، مدینہ میں روحوں کے لیے جو خوشگواری، جو سکون وطمانیت اور پاکیزگی ہے، وہ اسی کا خاصہ اور امتیاز ہے۔

۹۴...... بَاب: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ

باب ۹٤: اہل مدینہ کے لیے جو برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ اس کو پگھلا دے گا

[3358] ٤٩٢-(١٣٨٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ

[3356] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: المدينة تنفي الخبث برقم (١٨٨٤) وفي المغازي باب: غزوة احد وقوله تعالى: ﴿واذ غدوت من اهلك تبوى المومنين مقاعد للقتال والله سميع عليم﴾ برقم (٤٠٥٠) وفي التفسير باب: قوله تعالى: ﴿فما لكم في المنافقين فئتين والله اركسهم﴾ برقم (٤٥٨٩) ومسلم في (صحيحه) في صفات المنافقين واحكامهم باب: برقم (٦) (٦م) مطولا۔ والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة النساء برقم (٣٠٢٨) انظر (التحفة) برقم (٣٧٢٧)

[3357] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٧١)

[3358] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٠٧)

عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوءٍ)) يَعْنِي ((الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

[3358]۔ ابوعبداللہ قراظ کہتے ہیں، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں شہادت سے کہتا ہوں، کہ انہوں نے کہا، ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جو اس شہر یعنی مدینہ کے باشندوں سے برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا، جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔''

[3359] ٤٩٣۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ يُرِيدُ)) الْمَدِينَةَ ((أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)) قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ يُحَنَّسَ بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ شَرًّا.

[3359]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا، جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔'' ابن حاتم کہتے ہیں، ابن یحنس کی روایت میں، "سوء" کی جگہ "شر" کا لفظ ہے۔

[3360] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسٰى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَّاظَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3360]۔ امام صاحب، اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں۔

[3361] ٤٩٤۔(١٣٨٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ أَخْبَرَنِي دِينَارٌ الْقَرَّاظُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبَا وَقَّاصٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

[3361]۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اہل مدینہ سے برائی

[3359] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٠٧)
[3360] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٠٧)
[3361] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٤٩)

کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا، جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔''

[3362] (. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوءٍ.

[3362]۔ حضرت سعد بن مالک کی مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان ہے، جس میں ہے، ''کسی ناگوار اور گھناؤنی یا برائی کا۔''

مفردات الحدیث ❊ **دَهْمٌ**: آفت یا مصیبت یا انتہائی ناگوار اور خطرناک کام۔

[3363] ۴۹۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَعْدًا يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

[3363]۔ حضرت ابو ہریرہ اور سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اہل مدینہ کے مد میں برکت ڈال دے، حدیث بیان کی، جس میں ہے، جو اس کے باشندوں سے برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا، جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے، (حل ہو جاتا ہے)

نوٹ:...... ان احادیث کا مفہوم حدیث نمبر ۴۶۰ کے تحت گزر چکا ہے۔

۹۵...... بَابُ: التَّرْغِيبِ فِي الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ

باب ۹۵: فتوحات کے دور میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب

[3364] ۴۹۶۔(۱۳۸۸) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ

[3362] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۸٤۹)

[3363] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۸٤۹)

[3364] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل المدينة باب: من رغب عن المدينة برقم (۱۸۷۵) انظر (التحفة) برقم (٤٤٧٧)

قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ)).

[3364]۔حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شام فتح ہوگا، تو مدینہ سے کچھ لوگ اپنے اہل وعیال کو لے کر اپنی سواریوں کو ہانکتے ہوئے نکلیں گے، حالانکہ مدینہ میں ان کے لیے رہنا بہتر ہوگا، اے کاش! وہ اس کو جانتے، پھر یمن فتح ہوگا، تو کچھ لوگ مدینہ سے اپنے متعلقین کو لے کر اپنی سواریوں کو ہانکتے ہوئے نکلیں گے، درآں حالیکہ مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، کاش وہ اس حقیقت کو جانتے، پھر عراق فتح ہوگا، تو کچھ لوگ اپنے اہل کو لے کر، سواریوں کو ہانکتے نکلیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا، کاش وہ سمجھتے۔''

مفردات الحدیث ✲ يُبُسُّون (ض۔ ن، افعال): بقول ابوعبید، اپنی سواریوں کو ہانکیں گے، اور بقول داؤدی، اپنی سواریوں کو ڈانٹ ڈپٹ کریں گے، اور بقول بعض لوگوں کو سرسبز وشاداب علاقوں کی دعوت دیں گے۔

فائدہ:......اس حدیث میں آپ نے چند پیش گوئیاں فرمائی ہیں، جن کا ظہور ہو چکا ہے:

(ا) آپ نے یہ خبر دی کہ شام، یمن اور عراق فتح ہوں گے، اور یہ تینوں علاقے خلفائے راشدین، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے دور میں فتح ہوئے، جس سے ان کی خلافت کی حقانیت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ ﴿وَعَدَ اللهُ الذین آمنوا منکم .....الآیة﴾ کا وعدہ انہیں کے ہاتھوں پورا ہوا۔

(ب) آپ نے فرمایا تھا، ان علاقوں کی فتوحات کے وقت کچھ لوگ مدینہ کو چھوڑ کر ان علاقوں میں جا بسیں گے، حالانکہ مدینہ میں اقامت ان کے لیے بہتر ہوگی، تو واقعی کچھ لوگ اہل وعیال اور اپنے متعلقین کو لے کر ان ملکوں میں جا بسے۔

(ج) ان علاقوں کی فتوحات آپ کے بیان کردہ فرمودہ ترتیب کے مطابق واقع ہوئیں، پہلے یمن فتح ہوا، پھر شام اور عراق، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے، لیکن اس کا مصداق وہ لوگ ہیں، جو دوسرے علاقوں کو ترجیح دیتے ہوئے اور مدینہ سے بے نیازی اختیار کرتے ہوئے بغیر کسی دینی ضرورت کے دوسرے علاقوں میں جا بسے، جو مدینہ کی محبت کو دل میں بٹھائے ہوئے کسی دینی ضرورت کے تحت دوسری جگہ جا بسے، وہ اس کا مصداق نہیں ہیں۔

[3365] ۴۹۷۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ

[3365] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۳۵۱)

يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ)).

[3365] ۔حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یمن فتح کیا جائے گا تو کچھ لوگ سواریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے، اور اپنے اہل وعیال اور اپنے فرمانبردار لوگوں کو سوار کر کے لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، کاش وہ (اس کی خوبیوں اور برکات) کو جانتے پھر شام فتح کیا جائے گا، تو کچھ لوگ اس علاقہ کو مزین اور محبوب ٹھہراتے ہوئے لوگوں کو چلنے کی دعوت دیں گے، اور اپنے اہل اور اطاعت گزار لوگوں کو سوار کر کے لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ کی رہائش ان کے حق میں بہتر ہوگی، کاش وہ سمجھتے، پھر عراق مفتوح ہوگا، کچھ لوگ اس کی سرسبز و شادابی کی دعوت دیں گے، اور اپنے متعلقین اور اطاعت کیشوں کو سوار کر کے لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ کی اقامت ان کے لیے بہتر ہوگی، کاش وہ اس کا ادراک کر سکتے۔''

۹۶...... باب: اخباره صلی اللہ علیہ وسلم بترك الناس المدينة على خير ما كانت

باب ۹۶: وہ وقت جب مدینہ کے باشندے اس کے بہترین حالات میں اس کو چھوڑ جائیں گے

[3366] ۴۹۸۔(۱۳۸۹) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْمَدِينَةِ ((لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي)) يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِم أَبُو صَفْوَانَ هٰذَا هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حَجْرِهِ.

[3366] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے بارے میں فرمایا: ''اس کے باشندے یقیناً اسے اس کی بہترین حالت میں رزق کے متلاشیوں کی ماتحتی میں چھوڑ جائیں گے،'' رزق کے متلاشیوں سے مراد درندے اور پرندے ہیں، امام مسلم فرماتے ہیں، ابوصفوان عبداللہ بن عبدالملک یتیم تھا، اور

[3366] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۵۹)

اس نے دس سال ابن جریج کی گود میں پرورش پائی۔

مفردات الحدیث ✲ **عوافی**: عافیۃ کی جمع ہے، خالی جگہ میں رزق کی تلاش میں آنے والے درندوں اور پرندوں کو کہتے ہیں۔

[3367] ٤٩٩-(. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ((ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوهِهِمَا)).

[3367] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ مدینہ کو اس کی بہترین حالت میں چھوڑ جائیں گے، اس میں صرف عوافی ٹھہریں گے، عوافی سے مراد درندے اور پرندے ہیں، پھر مزنیہ قبیلے کے دو چرواہے مدینہ جانے کے ارادے سے نکلیں گے، اپنی بکریوں کو آواز دیں گے، اور اسے وحشیوں کی زمین پائیں گے، جب ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے، تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔'' اور یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ وہ بکریوں کو وحشی پائیں گے، کیونکہ وہ مدینہ تو پہنچ ہی نہیں سکیں گے۔

فائدہ:......آپ کی یہ پیشین گوئی یقیناً سچی ہے، جس کا ظہور قیامت کے قریب ہوگا، کہ مدینہ آبادی سے بالکل خالی ہو جائے گا، اور اس میں جنگلوں کے درندے اور پرندے ڈیرہ ڈال لیں گے، مزینہ کے دو چرواہے اس کا رخ کریں گے، تو وقوع قیامت کی بنا پر اس میں داخل نہیں ہو سکیں گے، ان کے داخلہ سے پہلے قیامت برپا ہو جائے گی۔

٩٧...... بَاب: مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنبَرِ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

باب ٩٧: قبر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے

[3368] ٥٠٠-(١٣٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)).

[3367] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٢٠) وبرقم (١٣٢٢١)

[3368] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدینة باب: فضل ما بین المنبر والقبر برقم (١١٩٥) انظر (التحفة) برقم (٥٣٠٠)

[3368] ۔حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کی درمیان جگہ جنت کے چمنوں میں سے ایک چمن ہے۔''

[3369] ٥٠١-(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)).

[3369]۔حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''میرے گھر اور منبر کا درمیانی علاقہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔''

[3370] ٥٠٢-(١٣٩١)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي)).

[3370] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

فوائد:...... ❶ میرے گھر سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارکہ ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے، اس لیے بعض روایتوں میں بیتی کی جگہ قبری کا لفظ آیا ہے، روضة من رياض الجنة کا معنی یہ ہے کہ یہ ٹکڑا جنت میں منتقل کر دیا جائے گا۔اس لیے یہاں ذکر وفکر اور عبادت میں مصروف ہونا، مسجد نبوی کی باقی جگہ کے مقابلہ میں زیادہ نزول رحمت اور حصول سعادت کا باعث ہے، وگرنہ عام مفہوم کے اعتبار سے تو آپ نے تمام

[3369] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣٥٥)

[3370] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة باب: فضل ما بين القبر والمنبر برقم (١١٩٦) وفي فضائل المدينة باب: (١٢) برقم (١٨٨٨) وفي الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٨٨) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبي ﷺ والمنبر والقبر برقم (٧٣٣٥) وبرقم (١٢٢٦٧)

مساجد کو ریاض الجنۃ قرار دیا ہے، کیونکہ ایک خالص مسلمان کے لیے ان میں عبادت، دخول جنت کا باعث ہے، اور یہ معنی نہیں ہے کہ یہ فی الوقت جنت کا ٹکڑا ہے اگر چہ بعض نے یہ بھی مراد لیا ہے کہ یہ ٹکڑا جنت سے اترا ہے اس لیے جنت میں واپس جائے گا۔ کیونکہ دنیا ایک عارضی اور فانی جگہ ہے، اس کی کسی چیز کو دوام و استمرار حاصل نہیں ہے، مزید برآں جنت کی صفت تو یہ ہے کہ وہاں نہ بھوک لگے گی نہ پیاس، اور نہ دھوپ ستائے گی، اور نہ برہنگی ہوگی، جب کہ یہاں تو آپ کو بھوک اور پیاس لاحق ہوتی تھی، اس لیے اس حدیث کو بنیاد بنا کر اور قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہوئے اس پر اجماع کا دعوی کرنا، کہ آپ کا روضہ کعبہ اور عرش سے افضل ہے، اور اس کی بنا پر حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو محض تشنیع اور کفر و فسق کا نشانہ بنانا، محض سینہ زوری ہے صحابہ و تابعین یا خیر القرون کے کن ائمہ اور علماء نے اس کی تصریح کی ہے، کہ آپ کا روضہ، عرش و کعبہ سے افضل ہے؟ کیا ان ادوار کے لوگوں کو آپ سے محبت و عقیدت یا پیار ہم سے کم تھا؟ ❷ میرا منبر حوض پر ہے، منبر کے قریب طہارت کا التزام و پابندی، آپ کے حضور حوض کوثر سے سیرابی کا باعث بنے گا، اور آپ حوض پر اپنے منبر مبارک پر ہی تشریف فرما ہوں گے، دنیوی منبر کو ہی نیا وجود مل جائے، تو اللہ کی قدرت کے سامنے، یہ بھی کوئی ناممکن نہیں ہے، اور یہ جنت سے نیا منبر بھی مراد ہو سکتا ہے۔

۹۸...... بَاب: أُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

باب ۹۸: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا اور ہمیں اس سے محبت ہے۔

[3371] ۵۰۳-(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)).

[3371]۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک کے سفر کا تذکرہ کرتے ہیں، اس میں ہے، واپسی پر جب ہم وادی

[3371] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: المدينة طابة برقم (١٨٧٢) وفي المغازي باب: نزول النبي ﷺ الحجر برقم (٤٤٢٢) وفي المناقب باب: فضل دور الانصار برقم (٣٧٩١) ومسلم في (صحيحه) في الفضائل باب: في معجزات النبي ﷺ برقم (٥٩٠٧) وبرقم (٥٩٠٨) وابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفي برقم (٣٠٧٩) انظر (التحفة) برقم (١١٨٩١)

القرٰی (جو تیماء اور خیبر کے درمیان ہے) پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جلدی ہے، تم میں سے جو چاہے، وہ میرے ساتھ جلد چل پڑے، اور جو چاہے ٹھہر جائے۔'' تو ہم آپ کے ساتھ چل پڑے، حتی کہ ہم مدینہ پر جھانکنے لگے، یعنی قریب پہنچ گئے، تو آپ نے فرمایا: ''یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے، اور یہ ایسا پہاڑ ہے، جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

[3372] ٥٠٤-(١٣٩٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)).

[3372]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احد ایسا پہاڑ ہے، جو ہم سے محبت کرتا، اور ہمیں اس سے محبت ہے۔''

[3373] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

[3373]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا: ''احد کو ہم سے محبت ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

فائدہ: ......اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں ادراک اور شعور رکھا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتار دیتے، تو وہ بھی اللہ کی خشیت کے خوف سے، فروتنی اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا (سورہ حشر) اور دوسری جگہ فرمایا، ''ہر چیز اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ اور حنانہ بھی آپ کے فراق پر ہچکیاں لے کر رویا تھا، اس ادراک اور شعور کی بنا پر احد پہاڑ آپ سے محبت کرتا تھا اور جوابا آپ بھی اس سے محبت کرتے تھے، اسی لیے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ آپ سے محبت کرے، کیونکہ انسان پتھر سے گیا گزرا نہیں ہوسکتا، اور محبت کا معیار آپ کی اطاعت واتباع ہے۔

٩٩...... بَاب: فَضْلِ الصَّلٰوةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ

باب ٩٩: مکہ اور مدینہ کی مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت

[3374] ٥٠٥-(١٣٩٤) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[3372] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: احد جبل يحبنا ونحبه برقم (٤٠٨٣) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٥)

[3373] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣٥٩)

[3374] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء في فضل الصلاة←

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

[3374] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا، مسجد حرام کے سوا مساجد میں، ایک ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے۔''

[3375] ٥٠٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَ حَدَّثَنَا. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

[3375] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نماز میری اس مسجد میں، دوسری مساجد میں ہزار نماز سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام کے۔''

[3376] ٥٠٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَأَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِاللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ

← في المسجد الحرام ومسجد النبي ﷺ برقم (١٤٠٤م) انظر (التحفة) برقم (١٣١٤٤)

[3375] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٧)

[3376] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة باب: فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة برقم (١١٩٠) والترمذي في (جامعه) في الصلاة باب: ما جاء في اى المساجد افضل برقم (٣٢٥) والنسائي في (المجتبى) في الصلاة باب: فضل مسجد النبي ﷺ والصلاة برقم (٢/ ٣٥) وفي مناسك الحج باب: فضل الصلاة في المسجد الحرام برقم (٥/ ٢١٤) وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي ﷺ برقم (١٤٠٤) وانظر (التحفة) برقم (١٣٤٦٤) وبرقم (١٣٥٥١)

عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ)).

[3376] ۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور جہینوں کے آزاد کردہ غلام ابوعبداللہ الاغر (جو حضرت ابو ہریرہ کے تلامذہ میں سے ہیں) دونوں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنا، مسجد حرام کے سوا باقی مساجد سے ہزار نماز افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں، اور آپ کی مسجد (انبیاء کی) آخری مسجد ہے، ابوسلمہ اور ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی بنا پر کہتے تھے، اس چیز نے ہمیں ابو ہریرہ سے اس حدیث کے بارے میں تحقیق کرنے سے روک دیا، حتی کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، ہم نے باہمی اس بات کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ ہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں گفتگو کیوں نہ کی تاکہ اگر انہوں نے یہ حدیث آپ سے سنی تھی، تو اس کی نسبت آپ کی طرف کر دیتے، ہم یہی گفتگو کر رہے تھے کہ ہمارے پاس عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ آ کر بیٹھ گئے، تو ہم نے یہ حدیث بیان کر کے کہ ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صراحت کروانے کے سلسلہ میں جو کوتاہی ہوئی تھی، اس کا تذکرہ کیا تو عبداللہ بن ابراہیم نے ہم سے کہا، میں شہادت دے کر کہتا ہوں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔''

فائدہ:...... مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب کس قدر ہے، اس کی تفصیل ہم آخر میں پیش کریں گے، پہلے صرف اس قدر بتانا مطلوب ہے کہ مرزائی حضرات کا اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ جب آخر المساجد کے بعد نئی مساجد بنانا آپ کی مسجد کے آخر المساجد ہونے کے منافی نہیں ہے تو آپ کے بعد کسی نبی کا آنا، آپ کے آخر الانبیاء ہونے کے بھی منافی نہیں ہے، کیونکہ اس حدیث کی وضاحت کشف الاستار عن زوائد بزار، ج ۲، ص ۵۶، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت کی حدیث سے ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا:

((اَنَا خَاتَمُ الاَنبياء او مسجدی خاتم مساجد الانبياء))

''میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد، انبیا کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔''

اس لیے یہ حدیث بھی ان کے خلاف ہے، حق میں نہیں ہے۔

[3377] ٥٠٨ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِيعُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ

يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

[3377]۔ یحیٰ بن سعید کہتے ہیں، میں نے ابو صالح سے پوچھا، کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث سنی ہے، انھوں نے کہا، نہیں، لیکن مجھے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے بتایا کہ اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد سے سوائے مسجد حرام کے ہزار نماز سے بہتر ہے، یا ہزار کے برابر ہے۔''

[3378] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3378]۔ یہی روایت امام صاحب نے چند اور اساتذہ سے بیان کی ہے۔

[3379] ٥٠٩ـ(١٣٩٥)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

[3379]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز، مسجد حرام کے سوا باقی مساجد سے ایک ہزار نماز سے بہتر ہے۔''

[3380] (. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَاه

[3377] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣٦٣)

[3378] تقدم تخريجه

[3379] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٢٠٠)

[3380] طريق ابى بكر بن ابى شيبة وطريق محمد بن المثنى تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة)←

ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ۔

[3380]۔امام صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت چند اوراساتذہ سے عبید اللہ کی سند سے ہی بیان کرتے ہیں۔

[3381] (. . .) وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[3381]۔امام صاحب ایک اور سند سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[3382] (. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3382]۔امام صاحب ایک اور سند سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[3383] ۵۱۰-(۱۳۹۶) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ إِنْ شَفَانِيَ اللَّهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذَٰلِكَ فَقَالَتْ اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**صَلَوٰةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَوٰةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ**)).

[3383]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت، ایک بیماری میں مبتلا ہوگئی، تو اس نے کہا، اگر

← برقم (۷۸۵۵) وبرقم (۸۰۳۸) وطريق ابن نمير اخرجه ابن ماجه في سننه في اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي ﷺ برقم (۱۴۰۵) انظر (التحفة) برقم (۷۹۴۸)

[3381] اخرجه النسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: فضل الصلاة في المسجد الحرام برقم (۵/ ۲۱۳) وبرقم (۲۸۹۸) انظر (التحفة) برقم (۸۴۵۱)

[3382] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۵۷۷)

[3383] اخرجه النسائي في (المجتبى) في المساجد باب: فضل الصلاة في المسجد الحرام برقم (۲/ ۳۳) وفي مناسك الحج باب: فضل الصلاة في المسجد الحرام برقم (۵/ ۲۱۳) مختصراً۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۵۷)

اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخش دی تو میں جا کر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھوں گی، وہ شفایاب ہوگئی، پھر نکلنے کی تیاری کی تو سلام عرض کرنے کے لیے حضرت میمونہ، نبی اکرم ﷺ کی بیوی کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور انہیں اپنے ارادہ سے آگاہ کیا، تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹھ رہو اور جو کھانا (سفر کے لیے) تیار کیا ہے کھالو، اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ لو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''اس میں نماز باقی مساجد سے ہزار نماز سے افضل ہے، سوائے مسجد کعبہ کے۔''

نوٹ:...... امام صاحب نے یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کی ہے، لیکن امام بخاری نے ابراہیم بن عبداللہ بن معبد عن میمونہ بیان کی ہے، ابن عباس کا واسطہ بیان نہیں کیا، اور ائمہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، اور ابن عباس کے واسطہ کو وہم قرار دیا ہے۔

فائدہ:...... ان حدیثوں میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب عام مساجد سے ایک ہزار گنا زیادہ ہے، لیکن مسجد حرام کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، ظاہر ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد حرام سے اس قدر زیادہ ثواب نہیں ہے، اور دوسری صحیح احادیث میں تصریح موجود ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مسجد میں نماز مسجد حرام کو چھوڑ کر باقی مساجد سے ایک ہزار گنا افضل ہے، اور مسجد حرام میں اس کو چھوڑ کر ایک لاکھ گنا افضل ہے۔ (عمدة القاری، ج ۳، ص ۶۸۵، حدیث ابو ہریرہ کے تحت) اور حضرت ابو الدرداء کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہے، اور میری مسجد میں نماز ایک ہزار نماز کے برابر ہے، اور بیت المقدس میں پانچ سو نماز کے برابر ہے۔ (عینی ج ۳، ص ۶۸۶)

امام نجار نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے، اور صحیح ابن حبان کی روایت ہے، جو صحیح ابن خزیمہ، مسند احمد اور دوسری کتب میں بھی موجود ہے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں نماز، مسجد حرام کے علاوہ مساجد سے ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، اور مسجد حرام میں نماز میری اس مسجد سے سو گنا افضل ہے۔ (الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، ج ۴، ص ۴۹۹، الدکتور شعیب ارناؤط وغیرہ)

اب ان روایات سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ عام مساجد سے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار گنا زیادہ ہے، اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کا ثواب رکھتا ہے، جو مسجد نبوی سے سو گنا زیادہ ہے، اور ان حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں ہے، اور بعض معاصرین نے حضرت جابر کی مذکورہ بالا روایت کو علامہ عینی کے حوالہ سے تحریف کرتے ہوئے یوں لکھا ہے: ((صلوة فی مسجدی هذا فضل من مأة الف صلاة فيما سواه الا المسجد الحرام))

''میری مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ مساجد سے ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام کا ثواب بھی عام مساجد سے ایک لاکھ نمازوں سے زیادہ ہے۔''

اس طرح دونوں حدیثوں میں تعارض ثابت کر دیا، حالانکہ عمدۃ القاری میں ((صلوٰۃ فی مسجدی هذا افضل من الف صلاة فيما سواه)) (ج ۳، ص ۶۸۵، فتح الملہم، ج ۳، ص ۴۱۷) میں بھی یہی الفاظ ہیں، مزید برآں ان صحیح احادیث کو چھوڑ کر قیاسی گھوڑے چلاتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کے لیے مکہ کے مقابلہ میں ((ضعفی ما جعلت بمکة)) کی دعا فرمائی ہے، تو معنی ہوا، مدینہ میں مکہ سے چوگنی برکتیں نازل فرما، حالانکہ دوسری روایات میں لفظ مثلی آیا ہے، یعنی دو چند، اب اس پر یہ عمارت استوار کی، کہ مسجد حرام میں پڑھی ہوئی نمازوں کا اجر اس سے چار گنا زیادہ ہوگا، تو کیا کوئی مسلمان بقائمی ہوش و حواس، صحیح احادیث کے مقابلہ میں، یہ طرز اختیار کر سکتا ہے کہ حدیثوں میں تحریف کرے اور صحیح حدیث کے مقابلہ میں قیاسی گھوڑے دوڑائے)

نوٹ:...... احادیث کی تحقیق و تخریج کرتے ہوئے ایک عجیب انکشاف ہوا کہ صاحب مرعاۃ المفاتیح نے ملا علی قاری کے حوالہ سے لکھا ہے:

((صلاة فی المسجد الحرام افضل من الصلاة فی مسجدی هذا بماة الف صلاة و اسناده علی شرط الشيخين)) ''مسجد حرام میں ایک نماز مسجد نبوی کی ایک نماز سے ایک لاکھ گنا افضل ہے۔''

اور یہ بات مرقاۃ ج ۲ ص ۱۸۷ پر موجود ہے، اور حوالہ حافظ ابن حجر کا دیا ہے، حالانکہ فتح الباری، ج ۳، ص ۶۷، طبعہ سلفیہ میں یہ روایت صحیح ابن حبان اور مسند احمد کے حوالہ سے لکھی ہے، اور ماۃ صلاۃ ایک سو گنا افضل ہے، لکھا ہے، اور صحیح ابن حبان، میں بھی جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے، ماۃ صلاۃ ہی ہے، اس طرح دونوں حضرات سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ ابن حزم کے حوالہ سے حضرت عمر کی طرف یہ قول منسوب کیا ہے کہ

((صلاة فی المسجد الحرام افضل من مائة الف صلوٰة فی مسجد النبی ﷺ))

''مسجد حرام میں نماز پڑھنا، مسجد نبوی سے ایک لاکھ گنا افضل ہے۔''

اور اسی طرح مرقات سے علامہ شبیر احمد نے بھی فتح الملہم ج ۳، ص ۴۱۸، ۴۱۸، یہ دونوں باتیں نقل کی ہیں، حالانکہ حافظ ابن حزم نے محلی ج ۷، ص ۲۸۷ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے،

((صلاة فی المسجد الحرام افضل من مائة صلاة فی مسجد النبی ﷺ وهذا سند كاشمس فی الصحة))

اس طرح علامہ عبید اللہ اور علامہ شبیر احمد دونوں نے فتح الباری اور محلی کی طرف مراجعت کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی، حالانکہ یہ دونوں باتیں بالکل خلاف واقعہ تھیں، اس کا معنی تو یہ ہوا کہ مسجد حرام میں نماز عام مساجد کی نماز سے دس کروڑ گنا افضل ہے، جس کا ان میں کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

نوٹ:...... عجیب بات یہ ہے کہ علامہ شبیر احمد مرقاۃ کے حوالہ سے، عبد اللہ بن زبیر سے غلط روایت نقل کرتے ہیں، اور اسی

صفحہ پراو پر یہی روایت حافظ ابن حجر کے حوالہ سے جہاں سے ملاعلی قاری نے لیا، صحیح نقل کر آئے ہیں، فتح الملہم ج ۳ص ۴۱۷۔
اسی طرح علامہ عبید اللہ مرعاۃ، ج ۱،ص ۴۵۳ پر فتح الباری سے صحیح الفاظ نقل کر آئے ہیں، اور یہاں، مائۃ کے بعد الف کا اضافہ نقل کر رہے ہیں اور اس کے معنی و مفہوم پر غور نہیں کرتے، اس سے یہ اصول صحیح ثابت ہوتا ہے کہ اصل کی طرف مراجعت کرنی چاہیے، محض نقل پر اعتماد نہیں کر لینا چاہیے، کیونکہ بسا اوقات نقل، اصل کے مطابق نہیں ہوتی۔
اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ علامہ نووی کے نزدیک مسجد نبوی میں اس جگہ نماز پڑھنا قابل فضیلت ہے، جو حضور اکرم ﷺ کے دور میں تعمیر ہو چکی تھی، بعد میں تعمیر ہونے والے حصہ کو یہ شرف حاصل نہیں ہے، لیکن حافظ ابن تیمیہ نے اس کی پرزور دلائل سے تردید کی ہے، اور بعد کی تعمیرات کو بھی اس ثواب کا حامل قرار دیا ہے۔

(۳) مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کی قدر: امام مالک، شافعی، اور احمد کا موقف یہ ہے کہ اگر کوئی انسان مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں سے کسی میں نماز پڑھنے کی نذر مانتا ہے، تو اس پر اس نذر کا پورا کرنا لازم ہے، لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس نذر کو پورا کرنا ضروری نہیں ہے، مگر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے قول سے معلوم ہوتا ہے، اگر افضل مسجد میں نماز پڑھ لی جائے، تو مفضول مسجد میں پڑھنا ضروری نہیں ہے، مسجد اقصیٰ کی بجائے مسجد نبوی میں اور مسجد نبوی کی بجائے مسجد حرام میں پڑھ لے، اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، کہ آپ سے ایک آدمی نے پوچھا، میں نے نذر مانی ہے، جب مکہ فتح ہو گا، تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا، آپ نے فرمایا: ''یہیں نماز پڑھ لو۔'' (فتح الملہم، ج ۳، ص ۴۲۳)

۱۰۰...... بَابُ: فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

باب ۱۰۰: سفر صرف تین مساجد کے لیے اختیار کیا جائے، (تین مساجد کی فضیلت)

[3384] ۵۱۱-(۱۳۹۷) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى)).

[3384]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین مسجدوں کے سوا کجاوے نہ کسے جائیں (سواری پر سفر نہ کیا جائے) میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔''

[3384] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة باب: فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة برقم (۱۱۸۹) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: فی اتيان المدينة برقم (۲۰۳۳) والنسائی فی (المجتبى) فی المساجد باب: ما تشد الرحال اليه من المساجد برقم (۲/ ۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۳۰)

[3385] ٥١٢ـ(. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ)).

[3385]۔امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کجاوے یا پالان تین مسجدوں کے لیے ہی کسے جائیں۔''

[3386] ٥١٣ـ(. . .)وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يُسَافَرُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ إِيلِيَاءَ.

[3386]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر بس تین مسجدوں کے لیے کیا جا سکتا ہے، مسجد کعبہ، میری مسجد، اور مسجد ایلیا (بیت المقدس)۔''

فائدہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی جگہ کو مقدس و متبرک سمجھ کر، یا اس کو اجر و فضیلت میں اضافہ کا باعث سمجھ کر، وہاں نماز پڑھنے یا دعا مانگنے یا عبادت کی غرض سے جانا جائز نہیں ہے، مقدس و متبرک اور عظمت و احترام یا تقرب الٰہی کا باعث صرف یہی تین مساجد ہیں، لیکن جگہ کو محترم و معظم سمجھے بغیر کہیں دینی و دنیوی ضرورت مثلاً حصول علم، تجارت، کاروبار، عزیز و اقارب کی ملاقات، جہاد اور سیر و سیاحت کے لیے جانا اس کے منافی نہیں ہے، کیونکہ ان صورتوں میں جگہ کو متبرک و مقدس نہیں سمجھا جاتا۔ (حجۃ اللہ، ۳، ج ۱، ص ۱۹۲)

١٠١...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى هو مسجد النبي ﷺ بالمدينة

باب ١٠١: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی ہے، وہ مسجد مدینہ کی مسجد نبوی ہے

[3387] ٥١٤ـ(١٣٩٨)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ ((هُوَ مَسْجِدُكُمْ

[3385] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء في الصلاة في مسجد البيت المقدس برقم (١٤٠٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٨٣)

[3386] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٤٦٧)

[3387] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٢٧)

هٰذَا)) لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هٰكَذَا يَذْكُرُه.

[3387]۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری گزرے، تو میں نے ان سے پوچھا، وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، اس کے بارے میں تو نے اپنے والد کو کیا بیان کرتے سنا ہے؟ اس نے بتایا، میرے والد نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، آپ کی کسی زوجہ محترمہ کے گھر میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! وہ دونوں مساجد میں سے کون سی مسجد ہے، جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ تو آپ نے کنکریوں کی ایک مٹھی لے کر اسے زمین پر مارا، پھر فرمایا: ''وہ تمہاری یہ مسجد ہے۔'' یعنی مسجد مدینہ، تو میں نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں، میں نے تیرے والد سے اسی طرح بیان کرتے سنا ہے۔

[3388] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَحَدَّثَنَا . وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيسَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ.

[3388]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ابوسلمہ، براہ راست ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، عبدالرحمٰن بن ابی سعید کا ذکر نہیں کرتے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسجد جس کو قرآن مجید نے اسس علی التقویٰ قرار دیا ہے، اس کا اولین اور اصلی مصداق مسجد نبوی ہے، کیونکہ آپ نے زور پیدا کرنے اور تاکید کے لیے کنکریاں اٹھا کر زمین پر مار کر اس کی توثیق کی ہے، اور اس سے پہلے منافقین کی بنا کردہ مسجد ضرار کا تذکرہ ہے۔ جس کے بارے میں فرمایا: ﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا﴾ اس میں کبھی قیام نہ کریں، اور آپ کا دائمی قیام مسجد نبوی میں رہا ہے، اگرچہ ثانوی طور پر اور بالتبع مسجد قبا بھی اس کا مصداق ہے، اور اس کو اسس علی التقویٰ قرار دینا مسجد نبوی کے اسس علی التقویٰ ہونے کے منافی نہیں ہے، دونوں اپنی اپنی جگہ اسس علی التقویٰ ہیں، کیونکہ دونوں کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی ہے، اس لیے آپ ہر ہفتہ قبا تشریف لے جاتے تھے، اور وہاں نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۲...... بَاب: فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ

باب ۱۰۲: مسجد قبا کی فضیلت، اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کی زیارت کے لیے جانا

[3389] ٥١٥۔(١٣٩٩) حَدَّثَنَا أَبُوجَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

[3388] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٢٧)

[3389] اخرجه البخاري في (صحيحه)، برقم (١١٩١) انظر (التحفة) برقم (٧٥٣٢)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ كَانَ يَزُورُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا.

[3389]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء کی زیارت کے لیے سوار ہو کر اور پیدل چل کر جایا کرتے تھے۔

[3390] ٥١٦۔(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُوبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔

[3390]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں تشریف لے جاتے، سوار اور پیدل، اور اس میں دو رکعتیں پڑھتے، ابوبکر اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں، ابن نمیر نے کہا، اس میں دو رکعتیں پڑھتے۔

[3391] ٥١٧۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا۔

[3391]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قباء، سوار اور پیدل تشریف لاتے تھے۔

[3392] (. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ.

[3392]امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اور استاد کی توثیق کرتے ہیں۔

[3393] ٥١٨۔(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ

[3390] طريق ابی بكر بن ابی شيبة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٥٦) وطريق محمد بن عبدالله بن نمير اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة برقم (١١٩٤) تعليقا۔ وابو داود فی (سننه) فی المناسك برقم (٢٠٤٠) انظر (التحفة) برقم (٧٩٤١)

[3391] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة باب: اتيان مسجد قباء ماشيا وراكبا برقم (١١٩٤) وابو داود فی (سننه) فی المناسك باب: فی تحريم المدينة برقم (٢٠٤٠) انظر (التحفة) برقم (٨١٤٨)

[3392] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٣٥)

[3393] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی المساجد، برقم (٢/ ٣٧) انظر (التحفة) برقم (٧٢٣٩)

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ أَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي قُبَآءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا۔

[3393]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، قباء، سوار اور پیدل تشریف لایا کرتے تھے۔

[3394] ۵۱۹۔(. . .)وحَدَّثَنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي قُبَآءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا۔

[3394]۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، قباء، سوار ہو کر اور پیدل چل کر تشریف لایا کرتے تھے۔

[3395] ۵۲۰۔(. . .)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ وَّكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ۔

[3395]۔عبد اللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ کے دن قباء تشریف لے جاتے اور بیان کرتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہاں ہر ہفتہ تشریف لاتے دیکھا ہے۔

[3396] ۵۲۱۔(. . .)وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَآءَ يَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

[3396]۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، قباء، ہر ہفتہ تشریف لاتے، کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل چل کر، ابن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

[3397] ۵۲۲۔(. . .)وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ.

[3394] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۱۴۳)

[3395] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۱۷۲)

[3396] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۱۷۲)

[3397] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام والسنة باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبي ﷺ والمنبر برقم (۷۳۲۶) انظر (التحفة) برقم (۷۱۵۲)

[3397]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ہر ہفتہ کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... نبی اکرم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے ہیں، تو آپ ﷺ نے چند دن قباء میں قیام فرمایا تھا، اور یہاں مسجد کی تعمیر شروع کی تھی، اور آپ یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، اسی طرح آپ نے سب سے پہلے اس مسجد کی بنیاد رکھی تھی، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس مسجد کو اسس علی التقویٰ کا نام دیا تھا، لیکن مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ نے بنفس نفیس حصہ لیا تھا، اور وہیں ہمیشہ نمازیں ادا فرماتے تھے، اس لیے آپ نے اس کو اسس علی التقویٰ فرمایا، اور آغاز تعمیر کے اعتبار سے مسجد قباء اولین مسجد ہے، اس لیے جمہور اس کو بھی اس کا مصداق قرار دیتے ہیں، مسجد قباء مدینہ منورہ کے بالائی علاقہ میں، دو، تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے، جس میں عمرو بن عوف کا خاندان مقیم تھا، اور آپ سب سے پہلے انہیں کے ہاں آ کر ٹھہرے تھے، اس لیے آپ ﷺ ہر ہفتہ، وہاں مسجد میں تشریف لے جاتے، تاکہ ان لوگوں کے حالات سے آگاہ ہو سکیں، اور جو لوگ جمعہ پڑھنے مسجد نبوی میں کسی عذر کی بنا پر نہیں آ سکتے تھے، ان سے مل لیں، اور بقول علامہ عینی، جمعہ کے دن چونکہ جمعہ کے وقت، مسجد قباء میں نماز نہیں ہوتی تھی، اس لیے آپ کی تشریف آوری اور نماز سے اس کا بھی تدارک ہو جاتا، اور اس طرح یہود کی بھی مخالفت ہو جاتی تھی، جو ہفتہ کے دن میں کام کے لیے نہیں نکلتے تھے، اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے، انسان اپنے طور پر کسی نیک کام کے لیے، دن مقرر کر سکتا ہے، لیکن اس کو دین و شریعت قرار دے کر دوسروں کو اس کی تلقین و تبلیغ نہیں کر سکتا، اور نہ ہی اس میں تقدیم و تاخیر کو جرم و گناہ قرار دے سکتا ہے، اپنی سہولت و آسانی کے لیے اس میں تبدیلی کر سکتا ہے۔

حدیث نمبر 3398 سے 3567 تک

١٧...... كِتَابُ النِّكَاحِ

١٧. نکاح کا بیان

١...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنْ تَاقَتْ نَفْسُهُ إِلَيْهِ وَوَجَدَ مُؤْنَةً، وَاشْتِغَالِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الْمُؤَنِ بِالصَّوْمِ

باب ١: جس شخص کا دل چاہتا ہو اور کھانا پینا میسر ہو اس کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے اور جو شخص کھانا پینا مہیا کرنے سے قاصر ہو وہ روزوں میں مشغول رہے

[3398] ١-(١٤٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)).

[3398] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصوم باب: الصوم لمن خاف علی نفسه العزبة برقم (١٩٠٥) وفی النکاح باب: قول النبی ﷺ (من استطاع الباة فلیتزوج) برقم (٥٠٦٥) وابو داود فی (سننه) فی النکاح باب: التحریض علی النکاح برقم (٢٠٤٦) والترمذی فی (جامعه) فی النکاح باب: ما جاء فی فضل التزویج والحث علیه برقم (١٠٨١) تعلیقا۔ والنسائی فی (المجتبی) فی الصیام باب: ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب فی حدیث ابی امامة فی فضل الصائم برقم (٤/ ١٧٠، ٤/ ١٧١) وفی النکاح باب الحث علی النکاح برقم (٦/ ٥٧) ←

[3398]۔علقمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں جا رہا تھا کہ انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے، اور وہ ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ٹھہر گئے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم تمہاری شادی کسی نوجوان لڑکی سے نہ کر دیں، شاید وہ تمہیں گزشتہ دور کی یاد تازہ کر دے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اگر آپ یہ بات کہتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ فرما چکے ہیں، ''اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کے اخراجات برداشت کر سکتا ہو، وہ شادی کر لے، کیونکہ نکاح سے نظریں خوب جھک جاتی ہیں اور شرم گاہ اچھی طرح محفوظ ہو جاتی ہے اور جو شخص (نان ونفقہ کی ادائیگی) کی استطاعت نہیں رکھتا، وہ روزوں کی پابندی کرے، کیونکہ اس سے شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث ① النِکاح: دفعتاً ملاپ اور تداخل کو کہتے ہیں، جیسا کہ کہتے ہیں، ((نکح المطر الارض))، بارش زمین میں جذب ہوگئی، ((نکح النعاس العَیْن)) اونگھ آنکھ میں سرایت کرگئی، ((نکحتُ القمح فی الارض)) میں نے زمین میں گندم بودی، ((نکحتِ الحصاۃ اخفاف الابل)) کنکر اونٹوں کے پاؤں میں چھپ گئے، اس لیے امام زہری کہتے ہیں، کلام عرب میں نکاح تعلقات قائم کرنے کو کہتے ہیں، اور شادی کرنے کو بھی، اس لیے نکاح کہتے ہیں، کہ دو زن وشوہر کے تعلقات کا سبب ہے اور امام زجاجی کے نزدیک کلام عرب میں نکاح کا اطلاق، عقد (نکاح پڑھانے) اور تعلقات قائم کرنے پر ہوتا ہے، ابوعلی فارسی کا قول ہے، اگر یوں کہیں، ((نکح فلانۃ، او بنت فلان)) تو معنی ہوگا اس سے شادی کی، اور اگر کہیں ((نَکَحَ امراتہ اوزوجتَہ)) تو معنی ہوگا، تعلقات قائم کیے۔

لیکن قرآن مجید میں عام طور پر یہ شادی کرنے کے معنی میں آیا ہے، شوافع کے نزدیک اس کا حقیقی معنی عَقد (شادی کرنا) ہے اور تعلقات قائم کرنا مجازی معنی ہے اور احناف کے نزدیک اس کے برعکس ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں معنی میں حقیقی استعمال ہوتا ہے، مشترک لفظی ہے، قرینہ سے ایک معنی کا تعین ہو جاتا ہے۔ ② الباءۃ: یہ مُبَاوۃ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے، (منزل، ٹھکانہ) اور اس کا لغوی معنی جماع ہے، اور شادی کرنے پر اس کا اطلاق اس لیے ہوتا ہے کہ خاوند، بیوی کو گھر مہیا کرتا ہے، وِجاءٌ: اس کا اصل معنی دبانا ہے، اس لیے خصی کرنے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

فائدہ:...... اگر ایک انسان، قوت مردانہ رکھنے کی بنا پر، نکاح کرنے کا شوق ورغبت رکھتا ہے اور وہ اس کی بھی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ نکاح کے اخراجات برداشت کر سکتا ہے، یعنی بیوی کو گھر، لباس، طعام، اور اس کے لوازمات مہیا کر سکتا ہے، تو وہ شادی کر لے، اگر بیوی کے اخراجات یا اس کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا، تو ضبط نفس کے لیے روزے رکھے۔

← وبرقم (٦/ ٥٨) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: ما جاء فی فضل النكاح برقم (١٨٤٥) انظر (التحفة) برقم (٩٤١٧)

اگر انسان نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اور شادی نہ کرنے کی صورت میں زنا کا خطرہ ہے، امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک اس صورت میں نکاح کرنا فرض ہے، اور ظاہریہ کا قول بھی یہی ہے، اور اس صورت میں یہ عبادت ہے، شوافع کے نزدیک اس صورت میں نکاح کرنا مستحب ہے اور انہوں نے جمہور کا یہی قول قرار دیا ہے، اگر انسان کے اندر غلبہ شہوت نہ ہو اور نکاح کی طاقت ہو تو شوافع کے نزدیک عبادت کے لیے نکاح نہ کرنا بہتر ہے، لیکن امام ابوحنیفہ، بعض شوافع اور بعض مالکیہ کے نزدیک نکاح کرنا افضل ہے، اور صحیح بات یہی ہے، کیونکہ ((من رغب عن سنتی فلیس منی)) جو شخص میرے طریقہ سے یا عمل اور رویہ سے اعراض کرتا ہے، وہ مجھ سے نہیں ہے، اور آپ نے جوانوں سے خطاب اس لیے فرمایا، کیونکہ عام طور پر شادی کا محرک اور داعیہ ان میں موجود ہوتا ہے، اور عمر ڈھلنے سے کمی آ جاتی ہے، مطلب یہ نہیں ہے کہ بڑی عمر کو اس کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی، یا وہ شادی نہیں کر سکتا، بلکہ اگر بڑی عمر والا، باکرہ دوشیزہ سے شادی کر لے تو اس میں عہد شباب کا دور لوٹ آتا ہے، اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، کہ ہم تیری نوجوان لڑکی سے شادی کر دیں، اور وہ تمہیں گزشتہ دور کے ایام یاد کرا دے، لیکن وہ اپنے ظروف و حالات کی بنا پر اس کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے، اس لیے جواب دیا، کہ اس کی اصل ضرورت تو نوجوانوں کو ہے، مجھے اس عمر میں اس کی خواہش نہیں رہی۔

[3399] ۲-(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُاللّٰهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

[3399] علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا، کہ ان کی اچانک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، تو انہوں نے کہا، آیئے، اے ابو عبدالرحمٰن! انہیں الگ لے گئے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جان لیا، انہیں خواہش نہیں ہے، انہوں نے مجھے بلایا، اے علقمہ آؤ، میں آ گیا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا، اے ابوعبدالرحمان! ہم آپ کی شادی دوشیزہ لڑکی سے نہ کر دیں، شاید وہ تمہارے اندر گزشتہ دور کی یاد تازہ کر دے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اگر آپ یہ بات کہتے ہیں، پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

[3399] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣٨٤)۔

[3400] ٣-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)).

[3400] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نوجوانوں کا گروہ! تم میں سے جو گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ نکاح کر لے، کیونکہ اس سے نظر خوب نیچی ہوتی ہے، اور شرم گاہ اچھی طرح (غلط کاری) سے بچ جاتی ہے، اور جو گھر آباد نہ کر سکتا ہو، وہ روزوں کی پابندی کرے، وہ اس کی شہوت کو توڑ دیں گے۔

فائدہ:...... انسان کے اندر جب جنسی قوت کو غلبہ اور زور ہوتا ہے، تو اس سے اس کا دل و دماغ متاثر ہوتا ہے، اس لیے وہ خوبصورت اور حسین و جمیل عورتیں دیکھنے کا دلدادہ ہو جاتا ہے، اور ان سے دل کے اندر پیار و محبت محسوس کرتا ہے، اور اس کی قوت رجولیت بھی اس سے متاثر ہوتی ہے، اس لیے اگر جائز طریقہ سے پانی کے اخراج کا موقعہ نہ ملے تو وہ اس کے لیے غلط ذرائع استعمال کرتا ہے، موجودہ دور میں پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا، جنسی ڈائجسٹ اور ناول اور عریاں و فحش تصاویر کے حامل اخبارات و رسائل اور ٹی وی، نوجوانوں میں جنسی ہیجان برپا کر کے انہیں جنس کے لیے بلا رہے ہیں، اگر مناسب وقت پر شادی کر دی جائے، تو انسان نظر بازی سے بچ سکتا ہے، جو غلط کاری کا بنیادی ذریعہ اور سبب ہے اور اس طرح انہیں شرم گاہ کو بھی گناہوں کی آلودگی سے بچا سکتا ہے، اگر کسی وجہ سے کسی پر نظر پڑ جائے اور وہ اس سے متاثر ہو جائے، تو اس کا علاج اور مداوا بھی کر سکتا ہے، جیسا کہ آگے آ رہا ہے، اگر کسی وجہ سے شادی نہ کر سکے، تو روزہ رکھ کر اپنی غذا اور خوراک میں کمی کرے تو قوت شہوت پر کنٹرول کر سکے گا، لیکن ہم نے تو بدقسمتی سے روزہ کو بسیار خوری اور خوش خوری کا ذریعہ بنا کر، اس کو جنسی قوت میں اضافہ کا باعث بنا چھوڑا ہے، اور ضبط نفس کے مقصد کو پس پشت پھینک دیا ہے، اس لیے روزوں سے بھی یہ مقصد پورا نہیں ہو رہا۔

[3401] ٤-(. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

[3400] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: من لم يستطع الباءة فليصم برقم (٥٠٦٦) والترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء في فضل التزويج والحث عليه برقم (١٠٨١) والنسائي في (المجتبى) في الصيام باب: ذكر الاختلاف على محمد بن ابي يعقوب في حديث ابي امامة في فضل الصائم برقم (٤/ ١٦٩) وبرقم (٤/ ١٧١) وفي النكاح باب: الحث على النكاح برقم (٦/ ٥٨) انظر (التحفة) برقم (٩٣٨٥)۔

[3401] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣٨٦)۔

مَسْعُودٍ قَالَ وَأَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رُئِيتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَزَادَ قَالَ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ۔

[3401]۔عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا چچا علقمہ اور (بھائی) اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور میں ان دنوں نوجوان تھا، تو میرے خیال میں انہوں نے میری ہی خاطر ایک حدیث بیان کی، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی اور آگے یہ اضافہ ہے، تھوڑے ہی عرصہ کے بعد میں نے شادی کر لی۔

[3402] (. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ۔

[3402]۔عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور میں سب میں سے نوخیز یا نوعمر تھا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، لیکن یہ نہیں ہے، میں نے تھوڑے ہی عرصہ بعد شادی کر لی۔

[3403] ٥۔(١٤٠١) وحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)).

[3403]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چند ساتھیوں نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپ کے خفیہ اعمال یا پوشیدہ عبادات کے بارے میں دریافت کیا، اس کے بعد ان میں سے ایک نے کہا، میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا، اور دوسرے نے کہا، میں گوشت نہیں کھاؤں گا، تیسرے نے کہا، میں بستر پر نہیں سوؤں گا، (آپ کو پتہ چلا) تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، انہوں نے اس اس طرح کہا ہے؟ لیکن میرا طریقہ یہ ہے، نماز پڑھتا ہوں، اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا ہوں، اور چھوڑتا بھی

[3402] تقدم تخريجه برقم (٣٣٨٦)۔

[3403] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: النهي عن التبتل برقم (٦/ ٦٠) انظر (التحفة) برقم (٣٣٤)۔

ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی کی ہے، تو جو شخص میرے طرز عمل سے اعراض کرے گا، تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ۔"

فائدہ:...... حضرت سعید بن المسیب کی مرسل روایت سے معلوم ہوتا ہے، ازواج مطہرات سے پوچھ کر، کہ آپ کا گھر میں عمل کیا تھا، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمرو اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم نے یہ باتیں کیں، کیونکہ انہیں اپنے اعتبار سے ازواج مطہرات کے بیان کردہ اعمال کم محسوس ہوئے، اور انہوں نے خیال کیا، آپ کے اعتبار کے لحاظ سے تو یہ کافی ہیں، لیکن ہماری حیثیت و مقام کے لحاظ سے ہمیں ان سے زیادہ اعمال کی ضرورت ہے، تو آپ نے غلط فہمی دور فرمائی اور ایک اصول بیان فرمایا، کہ میں تم سب سے اللہ تعالیٰ کا خوف وخشیت زیادہ رکھتا ہوں، اور اللہ کے احکام وحدود کا سب سے بڑھ کر پابند ہوں، (جیسا کہ بخاری شریف میں تصریح موجود ہے) اس لیے تمہارے لیے میرا طرز عمل یا طریق کار اور رویہ مشعل راہ ہے، تمہیں اس کی پابندی کرنی چاہیے، اور جو میرا لائحہ عمل اور طریقہ کافی نہیں سمجھتا، اس کا میرے ساتھ کوئی محبت وعقیدت کا تعلق نہیں ہے، اور وہ میرا ساتھی نہیں ہے۔

[3404] ٦-(١٤٠٢) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا۔

[3404]۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو الگ تھلگ رہنے کی اجازت نہیں دی، اگر آپ ﷺ اس کو اجازت دے دیتے، تو ہم اپنی جنسی قوت کو ختم کر ڈالتے، (خصی ہو جاتے)

[3405] ٧-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رُدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلُ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

[3404] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: ما يكره من التبتل والخصاء برقم (٥٠٧٣) وبرقم (٥٠٧٤) والترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء في النهي عن التبتل برقم (١٠٨٣) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: النهي عن التبتل برقم (٦/ ٥٨) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: النهي عن التبتل برقم (١٨٤٨) انظر (التحفة) برقم (٣٨٥٦)۔

[3405] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣٩٠)۔

[3405] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو لذات وشہوات ترک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، اگر ان کو اجازت مل جاتی تو ہم خصی ہو جاتے۔

[3406] ۸۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ

عَنِ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أَنْ يَتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذٰلِكَ لَاخْتَصَيْنَا.

[3406] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے دنیوی لذائذ سے الگ تھلگ ہونے کا ارادہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرما دیا، اور اگر آپ ﷺ انہیں اس کی اجازت مرحمت فرما دیتے، تو ہم اپنی جنسی خواہش ختم کر ڈالتے۔

فائدہ :..... تبتل کا اصل معنی علیحدگی اور یکسوئی اختیار کرنا ہے، یعنی دنیوی لذات وشہوات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر چھوڑ دینا، اور رہبانیت اختیار کر لینا ہے، اور اس میں سب سے بڑی رکاوٹ، گھر، اور اہل وعیال اور ان کے معاش کے انتظامات ہیں، اس لیے اگر انسان شادی نہ کرے، تو دنیا کے اکثر جھمیلوں سے آزاد ہوتا ہے، اور اس کے لیے ترک دنیا آسان ہو جاتا ہے، اس لیے جب انسان خصی ہو جائے تو نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری، کے مطابق، خلوت یا ترک دنیا میں حائل روکاوٹ ختم ہو جاتی ہے، لیکن اسلام رہبانیت کی اجازت نہیں دیتا، وہ جلوت وخلوت میں چاہتا ہے کہ انسان کاروبار حیات میں مصروف رہ کر عبادت کے لیے وقت نکالے اور اللہ کا طاعت گزار بنے۔

۲...... بَاب نَدْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ اِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتِهِ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُوَاقِعَهَا

باب ۲: پسندیدہ عمل یہ ہے کہ اگر کسی عورت پر نظر پڑ جائے اور اس پر دل ریجھ جائے یا وہ دل میں جم جائے تو وہ اپنی بیوی یا اپنی لونڈی سے خواہش پوری کر لے

[3407] ۹۔(۱۴۰۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

[3406] تقدم تخریجه برقم (۳۳۹۰)۔

[3407] اخرجه ابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما يؤمر به من غض البصر برقم (۲۱۵۱) والترمذي في (جامعه) في الرضاع باب: ما جاء في الرجل يرى المرأة تعجبه برقم (۱۱۵۸) انظر (التحفة) برقم (۲۹۷۵)۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ)).

[3407] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک عورت پر پڑ گئی، تو آپ ﷺ اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے اور وہ ایک کھال کو رنگنے کے لیے مل رہی تھیں، ان سے اپنی خواہش پوری کی، پھر باہر ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''عورت شیطان کی شکل میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی شکل میں واپس مڑتی ہے، تو جب تم میں سے کسی کی نظر کسی عورت پر پڑ جائے (اور اس کا خیال دل میں جگہ بنا لے) تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے (اور اپنی ضرورت پوری کر لے) تو اس سے اس کے دل کے خیالات ختم ہو جائیں گے۔''

مفردات الحدیث: ① تَمْعَسُ: وہ مل رہی تھیں۔ ② مَنِيئَةٌ: وہ کھال جو دباغت کے لیے پھیلائی جائے۔ ③ **تقبل المرأة وتدبر في صورة شيطان:** جس طرح شیطان انسان کو برے خیالات وافکار اور برے اعمال وافعال پر آمادہ اور برانگیختہ کرتا ہے، اور راہ راست سے ورغلاتا ہے، اس طرح عورت کی آمدورفت، انسان کے دل میں شہوانی خیالات وتصورات کو ابھارتی ہے، اور انسان اس کو جنسی تصورات سے دیکھتا ہے اور اس کے دل ودماغ پر شہوانی خیالات چھا جاتے ہیں، اور اس میں ہیجان انگیز حرکات ابھرتی ہیں۔

فائدہ: ...... جب انسان کی کسی عورت پر نظر پڑ جائے، اور اس کے تصورات دل میں جم جائیں، جس سے اس کے دل میں جنسی ہیجان پیدا ہو جائے، اسے دیکھ کر اس کے دل میں اس کی طرف رغبت اور میلان پیدا ہو تو وہ بجائے اس کے کہ نظر بازی میں مبتلا ہو وہ اگر شادی شدہ ہے، فوراً اپنی بیوی کے پاس آ کر، اپنی خواہش پوری کر لے، اگرچہ دن کا وقت ہو اور وہ کسی کام کاج میں مصروف ہو، اور بیوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی صورت میں اپنا کام کاج چھوڑ کر، اپنے خاوند کے پاس آئے، رسول اللہ ﷺ چونکہ امت کے لیے اسوہ اور نمونہ ہیں، اس لیے آپ نے اس صورت حال کا ادراک کر کے امت کو اپنے قول اور عمل سے اس کا حل بتا دیا تاکہ انسان سارا دن ان خیالات میں کھویا نہ رہے، لیکن اگر انسان غیر شادی شدہ ہے، تو وہ فوراً نظر بازی یا دیدہ پھاڑنے سے باز آئے اور شیطان سے اللہ کی پناہ میں آئے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا ورد کرے اور ان خیالات کو جھٹک دے، اگر استطاعت ہو تو فوراً شادی کا بندوبست کرے، وگرنہ روزوں کے ذریعے ضبط نفس کا ملکہ پیدا کرے، اگر وہ شہوانی اور جنسی خیالات کا اسیر رہے گا، تو اس سے اس کا ہی دل ودماغ اور بدن ونظر متاثر ہوں گے اور اس میں اخلاقی بگاڑ پیدا ہوگا، جس سے اس کی قوت کار متاثر

ہوگی، اس طرح دینی و دنیوی نقصانات کا شکار ہوگا۔

[3408] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً وَلَمْ يَذْكُرْ تُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ.

[3408]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی نظر ایک عورت پر پڑ گئی، آگے اس فرق کے ساتھ روایت بیان کی کہ آپ اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے اور وہ ایک چمڑا رنگنے کے لیے مل رہی تھیں، اور اس میں عورت کے شیطانی صورت میں واپس مڑنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

[3409] ۱۰۔(. . .) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ

قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ)).

[3409]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کو عورت اچھی لگے اور اس کا تصور دل میں جاگزیں ہو جائے، تو وہ اپنی بیوی کا رخ کرے، اور اس سے تعلقات قائم کرلے، اس سے اس کے جی میں آنے والے خیالات جاتے رہیں گے۔''

۳...... بَابُ: نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب ۳: نکاح متعہ، وہ مباح تھا، اس کی اباحت منسوخ ہوگئی، پھر ضرورت کے تحت مباح ٹھہرا، پھر یہ اباحت قیامت تک کے لیے ہمیشہ کے لیے منسوخ کر دی گئی

[3410] ۱۱۔(۱۴۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ

[3408] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲٦٨٥)۔

[3409] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹٦٤)۔

[3410] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: قوله تعالیٰ: ﴿لا تحرموا طيبات ما﴾

عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلٰى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُاللّٰهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ. [المائدة:٨٧]

[3410]۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے، اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں ہوتی تھیں، تو ہم نے عرض کیا، کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ تو آپ نے ہمیں اس سے روک دیا، پھر آپ ﷺ نے ہمیں عورت سے ایک کپڑے کے عوض ایک مدت مقررہ تک کے لیے نکاح متعہ کی اجازت دی، پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی، ''اے ایمان والو! نہ حرام ٹھہراؤ ان پاک چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال ٹھہرائی ہیں، اور نہ حدود سے تجاوز کرو، یقیناً اللہ حدود توڑنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، (المائدہ، آیت ۸۷)

[3411] (. . .) وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عَبْدُاللّٰهِ.

[3411]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں قرأ عبد الله کی بجائے قرأ علينا هذه الآية (انہوں نے ہمیں یہ آیت سنائی) کے الفاظ ہیں۔

[3412] ۱۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَسْتَخْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو.

[3412]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، اس میں كُنَّا (ہم) کے بعد نغزو کا لفظ نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ ہم نوجوان تھے، تو ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟

← احل الله لكم﴾ برقم (٤٦١٥) وفي النكاح باب: تزويج المعسر الذي معه القرآن والاسلام برقم (٥٠٧١) وفي باب: ما يكره من التبتل والخصاء برقم (٥٠٧٥) انظر (التحفة) برقم (٩٥٣٨)۔

[3411] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٣٩٦)۔

[3412] تقدم تخريجه برقم (٣٣٩٦)۔

فائدہ:...... انسان کے اندر جنسی قوت ایک فطری اور طبعی قوت ہے، جس سے انسان اپنی اولاد کے حصول کی خواہش جو طبعی اور فطرتی ہے، کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے یہ ایک طیب اور پاکیزہ خواہش ہے، خصی ہو کر اپنے آپ کو اس جائز اور حلال چیز سے محروم کرنا درست نہیں ہے، اس لیے ایسی دواؤں کا استعمال جائز نہیں ہے، جس سے یہ قوت ختم ہو جائے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ﴿لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم﴾ کی تلاوت فرما کر خصی ہونے کی حرمت پر استدلال فرمایا ہے، نہ کہ حلت متعہ پر۔

[3413] ۱۳-(۱٤۰۵) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ.

[3413]۔ حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ہمارے سامنے آ کر اعلان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

[3414] ۱٤-(. . .) وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَانَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ.

[3414]۔ حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں متعہ کی اجازت دی۔

فائدہ:...... جاہلیت کے دور میں شراب نوشی اور زنا کی وبا عام تھی اور نچلی سطح کے لوگ اس میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے، بلکہ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے خود اپنی بیویوں کو شکیل و وجیہ یا بہادر و شہسوار اور خطیب و شاعر کے پاس بھیجتے تھے، تاکہ بیٹا انہی صفات کا حامل پیدا ہو، اس طرح پست قبائل کی عورتیں اور لونڈیاں، چند مخصوص یا عام لوگوں سے جنسی تعلقات قائم کرتی تھیں، لیکن ان صورتوں میں وہ کسی نہ کسی کا بیٹا ٹھہرتا تھا، اور وہ اس کو لینے پر مجبور ہوتا تھا، اور ایک صورت متعہ کی تھی جس کا تعلق سفر سے تھا، حضر و اقامت سے نہ تھا،

[3413] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: نهى رسول الله ﷺ عن نكاح المتعة آخرا برقم (۵۱۱۷) وبرقم (۵۱۱۸) انظر (التحفة) برقم (۲۲۳۰)۔

[3414] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۳۹۹)۔

جس کی صورت یہ تھی کہ کوئی انسان کسی علاقہ میں کسی ضرورت و حاجت کے تحت جاتا اور اسے وہاں چند دن ٹھہرنے کی ضرورت ہوتی، تو وہ اپنے قیام و طعام اور ساز و سامان کی حفاظت کی خاطر کسی عورت سے اتنے عرصہ کے لیے جتنا اس نے قیام کرنا ہوتا، شادی کر لیتا، ابتدائے اسلام میں متعہ کی اس صورت کو جنگی سفروں میں گوارا کیا گیا، اور پھر بتدریج آہستہ آہستہ، شراب کی حرمت کے انداز میں منع کر دیا گیا، اب اس کا کیا حکم ہے، اس پر ہم آخر میں بحث کریں گے۔

[3415] ١٥ـ(. . .) وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

[3415]۔ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما عمرہ کرنے کے لیے تشریف لائے تو ہم ان کی قیام گاہ پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو لوگوں نے ان سے مختلف مسائل دریافت کیے، پھر متعہ کا ذکر چھیڑ دیا، تو انہوں نے کہا، ہاں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں اس سے فائدہ اٹھایا۔ (متعہ کیا)

[3416] ١٦ـ(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ.

[3416]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم کھجور اور آٹے کی ایک مٹھی کے عوض چند دن کے لیے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ادوار میں متعہ کر لیا کرتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے واقعہ پر منع کر دیا۔

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی سے متعہ کیا ہے، وہ کوفہ میں تھے، اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے اعتراف کر لیا، اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دور کا حوالہ دیا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، اور فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، کہ حضور اکرم ﷺ کے منع کرنے کے بعد نکاح متعہ کرتے ہیں، دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن کے لیے اجازت دی تھی پھر منع فرما دیا تھا، آپ نے منبر پر، برملا اس کا تذکرہ کیا، لیکن کسی صحابی نے اس

[3415] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٤٦٣)-
[3416] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٠)-

کا انکار نہیں کیا، حالانکہ جب انہوں نے مہر میں زیادتی سے روکا تھا، تو ایک عورت نے انہیں ٹوک دیا تھا، اس لیے اگر حضرت عمر کی بات ان کے ہاں قابل قبول نہ ہوتی، تو وہ اس پر اعتراض کرتے، اعتراض نہ کرنا اسی بات کی بین دلیل ہے کہ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے اس سے منع فرما دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اس حدیث حرمت کی تشہیر اور اعلان فرما دیا، تو سب کو پتہ چل گیا، جنہیں پہلے معلوم نہ تھا، انہیں بھی معلوم ہو گیا، حضرت جابر اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما نے عدم علم کی بنا پر، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں سفر میں اس سے فائدہ اٹھایا، جب پتہ چل گیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سے باز آ گئے۔

[3417] ١٧-(. . .) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

[3417]۔ ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا، اور اس نے کہا، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان عورتوں سے متعہ اور حج تمتع میں اختلاف ہو گیا ہے، تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نے یہ دونوں کام رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کیے ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے منع کر دیا، تو ہم نے پھر یہ نہیں کیے۔

فائدہ:...... حج تمتع کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نظریہ، حج تمتع کی بحث میں گزر چکا ہے، اور متعۃ النساء، کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

[3418] ١٨-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا.

[3418]۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اوطاس والے سال (فتح مکہ کے سال) عورتوں سے متعہ کرنے کی تین دن کے لیے اجازت دی تھی، پھر اس سے منع فرما دیا تھا۔

[3417] تقدم تخريجه في الحج باب: التقصير في العمرة برقم (٣٠١٥)۔
[3418] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٢٠)۔

[3419] ۱۹۔(۱۴۰۶)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ

عَنْ سَبْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَآءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَآءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَآئِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَآءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا**)).

[3419] ۔حضرت سبرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی، تو میں اور ایک اور آدمی بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، وہ گویا کہ ایک کڑیل جان اور دراز گردن اونٹنی تھی، ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا، تو اس نے کہا، کیا دو گے؟ میں نے کہا، اپنی چادر اور میرے ساتھی نے بھی کہا، اپنی چادر اور میرے ساتھی کی چادر، میری چادر سے عمدہ تھی، اور میں اپنے ساتھی سے زیادہ جوان تھا، جب وہ میرے ساتھی کی چادر پر نظر ڈالتی تو اس کو پسند کرتی اور جب مجھ پر نظر ڈالتی تو میں اسے پسند آتا، پھر اس نے کہا، تو اور تیری چادر میرے لیے کافی ہیں، تو میں اس کے ساتھ تین دن رہا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرما دیا، ''جس کے پاس متعہ کے لیے کوئی عورت ہو، وہ اس کو چھوڑ دے۔''

[3420] ۲۰۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِي عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ

[3419] اخرجه ابو داود في (سننه) في النكاح باب: في نكاح المتعة برقم (٢٠٧٢) وبرقم (٢٠٧٣) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: تحريم المتعة برقم (٦/ ١٢٧) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: النهي عن نكاح المتعة برقم (١٩٦٢) انظر (التحفة) برقم (٣٨٠٩)۔

[3420] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٤٠٥)۔

مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

[3420]۔ ربیع بن سبرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میرا باپ فتح مکہ کے غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، اس نے کہا، ہم وہاں پندرہ یعنی رات دن شمار کر کے تیس دن، رات رہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعۃ النساء (عورتوں سے متعہ کرنے) کی اجازت دے دی، تو میں اور میرے خاندان کا ایک آدمی چلے، اور میں اس سے زیادہ خوبصورت تھا، اور وہ قریباً بدصورت تھا، ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک چادر تھی، میری چادر پرانی تھی اور میرے عمزاد کی چادر نئی تھی اور تازہ چمکدار، حتی کہ جب ہم مکہ کے نشیب یا بالائی حصہ میں پہنچے، تو ہمیں ایک نوجوان عورت ملی جو طاقت ور نوجوان، دراز گردن اونٹ کی طرح تھی، تو ہم نے کہا، کیا ہم میں سے ایک کے ساتھ متعہ کرنے کے لیے آمادہ ہے، اس نے پوچھا تم دونوں کیا خرچ کرو گے تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلا دی۔ تو وہ دونوں مردوں کو دیکھنے لگی، اور میرا ساتھی اس کو دیکھ رہا تھا، وہ اس کے میلان کا منتظر تھا، یا اس کے پہلو کو دیکھ رہا تھا، اس لیے کہا، اس کی چادر بوسیدہ ہے، اور میری چادر نئی اور تر و تازہ ہے، (خوش رنگ ہے) تو اس نے دو تین بار کہا، اس کی چادر میں کوئی حرج نہیں، یعنی کوئی مضائقہ نہیں، پھر میں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور اس کے پاس سے اس وقت تک نہیں گیا، جب تک رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو حرام قرار نہیں دیا۔

مفردات الحدیث ❊ **بکرة:** طاقتور نوجوان اونٹ۔ **عیطاء:** دراز گردن معتدل جسم۔ **عنطنطة** کا بھی یہی معنی ہے۔

[3421] (. . .) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيهِ قَالَ إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مَحٌّ.

[3421] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔

[3421]۔ ربیع بن سبرۃ جہنی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم فتح مکہ کے سال، مکہ گئے، آگے مذکورہ بالا روایت کی جس میں یہ اضافہ ہے، اس عورت نے پوچھا، کیا یہ درست ہے؟ اور یہ بھی ہے، میرے ساتھی نے کہا، اس کی چادر پرانی اور بوسیدہ ہے۔

[3422] ۲۱۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا))

[3422]۔ حضرت ربیع بن سبرہ جہنی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں نے واقعی تمھیں عورتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دے دی تھی۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لیے حرام قرار دے دیا ہے تو جس کے پاس ان میں سے کوئی ہو، اس کا راستہ چھوڑ دے اور جو کچھ تم نے انھیں دے دیا ہے اس میں سے کچھ نہ لو۔

[3423] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3423]۔ امام صاحب عمر بن عبدالعزیز سے اسی سند سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود اور دروازے کے درمیان کھڑے دیکھا، آگے اوپر والی روایت ہے۔

[3424] ۲۲۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا.

[3424]۔ حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فتح مکہ کے موقع پر متعہ کرنے کا حکم دیا جبکہ ہم مکہ میں داخل ہوئے اور ہمیں اس سے نکلنے سے پہلے ہی روک دیا۔

[3422] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔
[3423] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔
[3424] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔

[3425] ٢٣۔(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَخَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِفِرَاقِهِنَّ.

[3425]۔حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے سال اپنے ساتھیوں کو عورتوں سے لطف اندوز ہونے کا حکم دیا تو میں اور بنو سلیم سے میرا ساتھی نکلے حتی کہ ہم نے بنو عامر کی ایک دوشیزہ کو پالیا جو طاقت ور نوجوان دراز گردن اونٹ کی طرح تھی تو ہم نے اسے اس کی ذات کے بارے میں پیغام دیا اور ہم نے اسے اپنی چادریں پیش کیں تو دیکھنے لگی تو مجھے اپنے ساتھی سے زیادہ خوبصورت دیکھتی اور میرے ساتھی کی چادر کو میری چادر سے بہتر دیکھتی، کچھ وقت اس نے اپنے نفس سے مشورہ کیا، پھر مجھے میرے ساتھی پر پسند کیا، تو ہم تین دن اکٹھے رہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان سے الگ ہو جانے کا حکم دیا۔

[3426] ٢٤۔(. . .) عَنْ سَبْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ.

[3426]۔ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نکاح متعہ سے منع فرمایا۔

[3427] ٢٥۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ.

[3427]۔ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے وقت متعۃ النساء سے منع فرمایا۔

[3428] ٢٦۔(. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

[3425] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔
[3426] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔
[3427] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔
[3428] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ.

[3428] ۔ ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دور میں متعہ یعنی متعۃ النساء سے منع فرمایا، اور میرے باپ نے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا۔

فائدہ :...... حضرت ربیع کے باپ اور ان کے ساتھی نے دو سرخ چادریں عورت پر پیش کی تھیں، اور عورت نے ان کو پسند کیا تھا۔

[3429] ٢٧ ۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ عَلٰى عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللّٰهِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللّٰهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللّٰهُ الدِّينَ وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ.

[3429] ۔ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مکہ میں کھڑے ہو کر کہا، کچھ لوگ جن کے دل اللہ نے اندھے کر دیے ہیں، جس طرح ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے، وہ متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں، ایک مرد (عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کی طرف اشارہ کر رہے تھے، انہوں نے بلند آواز سے جواب دیا،

[3429] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥)۔

تم کم فہم، کم علم ہو، مجھے اپنی عمر کی قسم! پرہیزگاری کے امام، رسول اللہ ﷺ کے دور میں متعہ کیا جاتا تھا، تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، خود اس کا تجربہ کرو، اللہ کی قسم! اگر تم یہ کام کرو گے، تو میں تمہیں یقیناً تمہارے مناسب پتھروں سے رجم کر دوں گا، مذکورہ بالا سند سے ہی ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے خالد بن مہاجر بن سیف اللہ (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے خبر دی کہ وہ ایک آدمی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک آدمی نے آ کر اس سے متعہ کے بارے میں فتویٰ پوچھا، تو اس نے، اسے اس کا فتویٰ دے دیا تو اسے ابن ابی عمرة انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، ذرا توقف کرو! اس نے کہا، کیوں کس وجہ؟ اللہ کی قسم! یہ کام امام المتقین کے عہد میں کیا جا چکا ہے، ابن ابی عمرة رضی اللہ عنہ نے کہا، آغاز اسلام ایک لاچار اور مضطر کے لیے اس کی رخصت تھی، جیسا کہ اس کے لیے مردار، خنزیر کے گوشت اور خون کی رخصت ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے دین کو محکم کر دیا، اور اس سے روک دیا، ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے ربیع بن سبرة جہنی نے اپنے باپ سے روایت سنائی، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بنو عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں کے عوض فائدہ اٹھایا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ سے منع فرما دیا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، میں نے ربیع بن سبرة سے یہ روایت اس وقت سنی تھی، جبکہ وہ میری موجودگی میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو سنا رہے تھے۔

مفردات الحدیث ✻ **جلف:** جاف دونوں ہم معنی ہے۔ کم فہم، کم علم، سخت مزاج۔

فائدہ :...... حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے دور خلافت میں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر اشارۃً سخت الفاظ میں تنقید کی، کیونکہ وہ سمجھتے تھے، جب حضور اکرم ﷺ نے کھلے انداز میں مختلف مواقع پر (فتح مکہ، حجۃ الوداع) سب کے سامنے منع فرما دیا تھا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے فرمان کی تشہیر اور اعلان فرما دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی دو ٹوک انداز میں بیان کر دیا، تو اب کسی کے لیے اس کی گنجائش نہیں رہی، اس لیے انہوں نے یہ بھی کہا، کہ دوسروں کو فتویٰ دیتے ہو، ذرا خود کرو تو پھر دیکھو، ہم تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا نظریہ یہ تھا، جب آپ نے فتح مکہ کے وقت مجبوری کے تحت رخصت دے دی تھی، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہی انتہائی مجبوری کی صورت میں، مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح اس رخصت کو استعمال کیا جا سکتا ہے، اس لیے انہوں نے بھی ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو کم فہم، کم علم اور بے ادب و نادان قرار دیا، اور بقول قاضی عیاض، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آخر کار اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا، بہر حال ان سے دونوں قسم کی روایات مروی ہیں، لیکن پانی کی موجودگی میں تیمم کی ضرورت نہیں رہتی، صحیح احادیث کی موجودگی میں کسی کی رائے معتبر نہیں ہے۔

[3430] ٢٨-(. . .) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ

[3430] تقدم تخريجه برقم (٣٤٠٥).

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ ((أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِّنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ)).

[3430]۔ ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ متعہ سے منع کیا اور فرمایا، ''خبردار، سنو! متعہ آج سے قیامت کے دن تک کے لیے حرام ہے'' اور جس نے کوئی چیز دے رکھی ہے، وہ اسے واپس نہ لے۔''

[3431] ۲۹۔(۱۴۰۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[3431]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، خیبر کے موقعہ پر عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

[3432] (. . .)وحَدَّثَنَاه عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ

عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلَانٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ.

[3432]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، کہ محمد بن علی نے (اپنے باپ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

[3431] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢١٦) وفي النكاح باب: نهى رسول الله ﷺ عن نكاح المتعة آخرا برقم (٥١١٥) وفي الذبائح والصيد باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٣) والحيل باب: الحيلة في النكاح برقم (٦٩٦١) ومسلم في (صحيحه) في الصيد والذبائح باب: تحريم اكل لحم الحمرة الانسية برقم (٤٩٨١) وبرقم (٤٩٨٢) والترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء في تحريم نكاح المتعة برقم (١١٢١) وفي الاطعمة باب: ما جاء في لحوم الحمرة الانسية برقم (١٧٩٤) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: تحريم المتعة برقم (٦/ ١٢٥، ٦/ ١٢٦) وفي الصيد والذبائح باب: تحريم اكل لحوم الحمر الاهلية برقم (٧/ ٢٠٢، ٧/ ٢٠٣) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: النهي عن نكاح المتعة برقم (١٩٦١) انظر (التحفة) برقم (١٠٢٦٣)۔

[3432] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٤١٧)۔

ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا، تم سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہو، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3433] ۳۰۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[3433]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے وقت نکاح متعہ اور گھریلو (پالتو) گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

[3434] ۳۱۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[3434]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ عورتوں سے متعہ کے بارے میں گنجائش پیدا کر رہے ہیں، تو کہا، ٹھہرو! اے ابن عباس! کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔

[3435] ۳۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[3435]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا، رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقعہ پر، متعۃ النساء، اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے روک دیا تھا۔

فوائد:...... ❶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ جنگ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرما دیا تھا، اور فتح مکہ کے وقت عارضی اجازت ایک استثنائی رخصت تھی، اور کوئی استثنائی صورت دلیل وحجت

[3433] تقدم تخريجه برقم (٣٤١٧)۔

[3434] تقدم تخريجه برقم (٣٤١٧)۔

[3435] تقدم تخريجه برقم (٣٤١٧)۔

نہیں بن سکتی، اسی لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا استدلالی نظریہ درست نہیں ہے، انہیں اس سے باز آنا چاہیے، اس لیے عرض کیا، تم راہ راست سے سرگرداں اور بھٹکے ہوئے ہو۔ ❷ جاہلیت کے دور میں نکاح متعہ کی دو صورتیں تھیں، ایک میں کم اجرت یا مزدوری پر چند دنوں کے لیے، محض مرد اور عورت کی رضامندی سے بغیر والدین کی اجازت اور گواہوں کے متعہ کیا جاتا تھا، جس کو نکاح متعہ کا نام دیا جاتا ہے، اس میں متعہ کرنے والا، گھر بسانے کی اور حمل کی صورت میں نتیجہ حمل کو قبول کرنے کی نیت نہیں کرتا تھا، اور نہ عورت کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہوتا تھا، اس میں طلاق، ظہار، ایلا، لعان، وراثت وغیرہ نکاح کے احکام جاری نہیں ہوتے تھے۔ اور دوسری صورت نکاح موقت کی تھی، جس میں والدین کی رضامندی سے طویل عرصہ کے لیے، مہر مقرر کرکے، گھر بسانے کے لیے نکاح کیا جاتا تھا، اس میں گواہ بھی ہوتے تھے، اور طلاق بھی، ائمہ اربعہ اور جمہور امت کے نزدیک دونوں صورتیں ناجائز اور حرام ہیں، لیکن امام زفر کے نزدیک نکاح موقت جائز ہے، وقت مقررہ پر طلاق دینے کی شرط ناجائز ہے اور یہ نکاح ابدی ہوگا، وقت مقررہ کالعدم ہوگا، اصل بات یہ ہے کہ شریعت نے نکاح کچھ اغراض ومقاصد کے لیے مقرر کیا ہے، محض جنسی ہوس پوری کرنا اور پانی کا اخراج مطلوب نہیں ہے، کیونکہ فطرتی اور طبعی طور پر مرد اور عورت حصول اولاد کے لیے ایک دوسرے کے لیے کشش کا باعث ہیں، اور اس کے لیے گھر بسانے پر آمادہ رہتے ہیں، جس میں سکون واطمینان کے ساتھ زندگی گزار سکیں، اور اسی مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی میں ایک دوسرے کے لیے محبت ومودت اور رحمت وشفقت رکھی ہے اور عورت کو مرد کے لیے باعث سکون قرار دیا ہے، اگر انسان کی فطرت مسخ نہ ہو جائے، تو مرد اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ اس کی بیوی ہرجائی ہو، اور نہ کوئی عورت اس بات کو برداشت کرتی ہے کہ اس کے میاں کے دل میں کسی اور کے لیے جگہ ہو، اور ہر جگہ منہ مارتا پھرے، اس لیے وہ سوکن کو بھی ٹھنڈے پیٹ قبول نہیں کرتی، شریعت اسلامیہ نے کچھ عرصہ تک کے لیے وقتی ظروف واحوال اور لوگوں کے رسوم ورواج کو ملحوظ رکھتے ہوئے، جاہلیت کے طریقہ پر قدغن عائد نہیں کی، اگرچہ اس کی حوصلہ افزائی بھی نہیں کی، اس لیے صرف جنگی سفروں میں، اس کو گوارا کیا، لیکن جب حالات بہتر ہو گئے، مسلمانوں کی حکومت مستحکم ہوگئی اور وہ سیاسی طور پر ایک قوت غالبہ بن گئے، تو اس پر کلہاڑا چلا دیا اور جنگ خیبر کے وقت اس کو منع قرار دے دیا، پھر فتح مکہ کے موقعہ پر انتہائی شدید ضرورت کی بنا پر صرف تین دن کے لیے اس میں استثنائی صورت پیدا کی گئی، اور اس کے بعد اس کو ہمیشہ کے لیے منع قرار دے دیا گیا، اب چونکہ کسی نئے رسول یا نبی کی آمد کا امکان نہیں رہا، اس لیے استثنائی صورت کی گنجائش نہیں رہی تھی، اس لیے آپ نے جنگ خیبر کے موقعہ پر تو قیامت تک کے لیے حرمت کی بات نہیں کی تھی، لیکن فتح مکہ کے موقعہ پر، قیامت تک کے لیے حرمت کا اعلان فرمایا، اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر جہاں ہر علاقہ اور ہر جگہ کے مسلمان کثیر تعداد میں موجود تھے، اس کا دوبارہ اعلان فرمایا، نکاح متعہ میں مقصود صرف چند دن کے لیے پانی کا اخراج ہے جبکہ دین وشریعت کی رو سے عورت حرث ہے، یعنی کھیتی ہے، جس سے پیداوار مقصود ہوتی ہے،

محض بیج ڈال کر اس کو ضائع کرنا مطلوب نہیں ہوتا، اسی لیے دبر میں تعلقات قائم کرنا جائز نہیں ہے، اگر پانی کا بہاؤ ہی مقصد ہوتا یا ضرورت و مجبوری ہوتی، تو کم از کم حیض کے دنوں میں اس کی گنجائش رکھ لی جاتی، اس لیے متعہ کی حرمت میں عقل ونقل اور فطرت انسانی کی رو سے کوئی شک وشبہ نہیں، ہاں نکاح موقت میں، اگر حقیقی نکاح کی تمام شروط موجود ہوں، یعنی طلاق، ایلاء، لعان، ظہار، عدت، وراثت، نان ونفقہ اور اولاد کی ذمہ داری کی قبولیت، صرف یہ ناجائز شرط ہو کہ میں اتنے عرصہ کے بعد تمہیں طلاق دے دوں گا، تو پھر اس شرط کو باطل ٹھہرا کر، اس کو نکاح صحیح قرار دینے کی گنجائش حنفی مسلک میں موجود ہے، جیسا کہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے، اگر شرط اتنی طویل مدت کی رکھی گئی، جتنی مدت عام طور پر انسان زندہ نہیں رہ سکتا، تو پھر یہ نکاح صحیح ہے، (فتح الملہم، ج ۳، ص ۷۳۹) مگر متعہ کی حرمت کی صریح احادیث کی موجودگی میں اس نکاح کو صحیح قرار دینا کسی طرح درست نہیں ہے۔

۴...... بَاب: تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ

باب ٤: عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہیں کیا جا سکتا

[3436] ۳۳-(۱۴۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا))**.

[3436]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوی اور اس کی پھوپھی کو، اور بیوی اور اس کی خالہ کو بیک وقت نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا۔

[3437] ۳۴-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

[3437]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عورتوں کو نکاح میں جمع کرنے سے

[3436] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: لا تنكح المرأة على عمتها برقم (٥١٠٩) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: الجمع بين المرأة وعمتها برقم (٦/ ٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٨١٢)۔

[3437] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: الجمع بين المرأة وعمتها برقم (٦/ ٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٤١٥٦)۔

منع فرمایا ہے، بھتیجی اور اس کی پھوپھی، بھانجی اور اس کی خالہ۔

[3438] ٣٥۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ ابْنُ ابى امامة مَسْلَمَةَ مَدَنِيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ وَلَدِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ)).

[3438]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''بھتیجی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے، اور بھانجی کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح نہ کیا جائے۔''

[3439] ٣٦۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرٰى خَالَةَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ.

[3439]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مرد بھتیجی اور اس کی پھوپھی، بھانجی اور اس کی خالہ کو نکاح میں جمع کرے، ابن شہاب کہتے ہیں، عورت کے باپ کی خالہ اور اس کے باپ کی پھوپھی کا بھی ہمارے خیال میں یہی حکم ہے۔

[3440] ٣٧۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا)).

[3440]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی

[3438] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى النكاح باب: لا تنكح المرأة على عمتها برقم (٥١١٠) وابو داود فى (سننه) فى النكاح باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء برقم (٢٠٦٦) والنسائى فى (المجتبى) فى النكاح باب: الجمع بين المرأة وعمتها برقم (٦/ ٩٦) انظر التحفة برقم (١٤٢٨٨)۔

[3439] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٤٢٤)۔

[3440] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٣٠)۔

پھوپھی کے ساتھ یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے۔''

[3441] (. . .)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3441]۔امام صاحب ایک اور استاد سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3442] ۳۸۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا)).

[3442]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح کے بعد اپنا پیغام نہ بھیجے، اور نہ ہی اپنے بھائی کے بھاؤ کے بعد بھاؤ لگائے، اور نہ ہی کسی عورت سے نکاح کے بعد اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ سے نکاح کرے اور نہ ہی کوئی عورت نکاح کے لیے پچھلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے کہ نتیجتاً اس کا برتن انڈیل دے، وہ نکاح کرے، جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھا ہے، وہ اس کو مل کر رہے گا۔

فوائد:...... ❶ اصول یا ضابطہ یہ ہے کہ جن دو عورتوں میں سے ایک کو مرد فرض کرنے کی صورت میں اس کا دوسری سے نکاح نہ ہو سکے، ان کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے خالہ اور بھانجی، بھتیجی اور پھوپھی کو بیک وقت نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا، خواہ یہ رشتہ نسب وخون سے ہو یا دودھ سے، خوارج اور بعض شیعہ کے سوا تمام امت کا اس پر اتفاق ہے، پھوپھی، باپ کی بہن ہو یا دادا اور اس کے اوپر کے اعتبار سے، اسی طرح خالہ، ماں کی بہن ہو یا نانی اور اس کے اوپر کے اعتبار سے، خوارج اور شیعہ نے قرآنی آیت ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَاءَ ذَٰلِكُمْ﴾ مذکورہ عورتوں کے سوا، تمہارے لیے حلال ہیں۔ (نساء، آیت نمبر۲۴) سے استدلال کیا ہے، حالانکہ قرآن مجید کی دوسری آیت میں ﴿لا تنكحوا المشركات﴾ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو۔ (البقرہ، آیت نمبر۲۲۱) کے ذریعہ مشرکات سے نکاح حرام کیا جا چکا ہے، آیت کے عموم کی تخصیص کے بعد خبر واحد سے تخصیص، احناف کے نزدیک بھی جائز ہے، جبکہ باقی ائمہ کے نزدیک بلا قید، آیت کی تخصیص خبر واحد سے جائز ہے، اور یہ حدیث تو کئی صحابہ سے مروی ہے۔ ❷ اگر ایک مرد کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے چکا ہے، اور اس کے ولی نے

[3441] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۷۹)۔

[3442] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها برقم (۱۹۲۹) انظر (التحفة) برقم (۱۴۵۶۲)۔

اس کی طرف اپنے میلان کا اظہار کر دیا ہے، یا ہاں کر دی ہے، تو پھر کسی دوسرے مرد کے لیے پیغام دینا جائز نہیں، اس طرح اگر ایک انسان کا دوسرے سے بھاؤ طے ہو رہا ہے یا طے ہو چکا ہے تو دوسرے کا دخل درست نہیں ہے، ایک مرد کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اس کی پہلی بیوی موجود ہے، تو اس دوسری عورت کے لیے پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ جائز نہیں ہے، کیونکہ اس طرح پہلی بیوی ظاہری اسباب کی رو سے، نان ونفقہ، گھر بار اور خاوند سے محروم ہو سکتی ہے، اس طرح اس کو نقصان پہنچانا درست نہیں ہے، یہ دوسری شادی کر لے، اس کی قسمت کا اس کو مل کر رہے گا، اس کے لیے پہلی کو نقصان پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے۔

[3443] ٣٩-(...) وحَدَّثَنِي مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا.

[3443]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ایک عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے، یا کوئی عورت نکاح کے لیے اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کر کے اس کے برتن میں جو کچھ ہے اس کو انڈیل دے، یقیناً اللہ اس دوسری کا بھی رازق ہے، (پہلی کے برتن کو اپنے لیے انڈیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔)

[3444] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ نَافِعٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

[3444]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد عورت کی موجودگی میں اس کی پھوپھی کو یا اس کی خالہ کو نکاح میں لائے۔

[3445] (...) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3443] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٦٦)۔

[3444] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی النکاح باب: الجمع بين المرأة وعمتها برقم (٦/ ٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٩٠)

[3445] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٤٣٠)۔

[3445] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۵...... بَاب: تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ

باب ۵: محرم کا نکاح کرنا یا منگنی کا پیغام دینا (محرم کے لیے نکاح کرنا حرام ہے اور پیغام نکاح مکروہ ہے)

[3446] ۴۱۔(۱۴۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذٰلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ**)).

[3446] ۔نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کی شادی، شیبۃ بن جبیر کی بیٹی سے کرنے کا ارادہ کیا، تو ابان بن عثمان جو امیر الحج تھے کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ نکاح میں آئیں، تو ابان نے جواب دیا، میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم نہ اپنا نکاح کرے اور نہ دوسرے کا نکاح کروائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔''

[3447] ۴۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أُرَاهُ أَعْرَابِيًّا إِنَّ الْمُحْرِمَ **لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ** أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[3447] ۔نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں، مجھے عمر بن عبید اللہ بن معمر نے بھیجا، وہ شیبۃ بن عثمان کی بیٹی اپنے بیٹے کے لیے لینا چاہتے تھے، تو مجھے ابان بن عثمان کی طرف بھیجا، وہ موسم حج کے امیر تھے، تو انہوں نے جواب دیا،

[3446] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المحرم يتزوج برقم (۱۸۴۱) وبرقم (۱۸۴۲) والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی كراهة تزويج المحرم برقم (۸۴۰)۔ والنسائی فی (المجتبى) فی مناسك الحج باب: النهی عن ذلك برقم (۵/ ۱۹۳) وفی النكاح باب: النهی عن نكاح المحرم برقم (۶/ ۸۸۔ ۶/ ۸۹) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: المحرم يتزوج برقم (۱۹۶۶) انظر (التحفة) برقم (۹۷۷۶)۔

[3447] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۳۴۳۲)۔

میرے خیال میں وہ (عمر) بدوی ہے، ''محرم نہ اپنی شادی کر سکتا ہے، اور نہ ہی دوسرا اس کی شادی کر سکتا ہے،'' یہ بات مجھے حضرت عثمان نے، رسول اللہ ﷺ سے نقل کی تھی۔

[3448] ٤٣-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى ح قَالَ وحَدَّثَنِي أَبُوالْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((**لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ**)).

[3448]۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم نہ اپنی شادی کرتا ہے، اور نہ دوسرے کی شادی کرتا ہے اور نہ نکاح کا پیغام دیتا ہے۔''

[3448] ٤٤-(...) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ**)).

[3449]۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''محرم نہ نکاح کرتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دیتا ہے،'' یعنی اس کے لیے یہ کام روا نہیں ہے۔

[3450] ٤٥-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِاللهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ طَلْحَةَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ فَأُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا إِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ**)).

[3450]۔ نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر نے اپنے بیٹے طلحہ کی شادی شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے حج کے دنوں میں کرنے کا ارادہ کیا، اور ابان بن عثمان اس وقت امیر حج تھے، اس لیے ابان کی طرف

[3448] تقدم تخريجه برقم (٣٤٣٢)۔
[3449] تقدم تخريجه برقم (٣٤٣٢)۔
[3450] تقدم تخريجه برقم (٣٤٣٢)۔

پیغام بھیجا، میں نے طلحہ بن عمر کی شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے، تو میں چاہتا ہوں، آپ بھی اس میں حاضر ہوں، تو ابان نے اسے جواب دیا، میرے خیال میں تم عراقی، نادان اور کم فہم ہو، میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محرم نکاح نہیں کرتا ہے، یعنی نکاح نہیں کرسکتا۔''

فائدہ:...... حضرت ابان بن عثمان نے عمر بن عبیداللہ کو عراقی کا نام دیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، منکرین سنت یا سنت سے ناواقف لوگوں کی کثرت، عراق میں تھی، اس علاقہ کے لوگ سنت سے جاہل تھے، جس طرح جنگلی اور بدوی لوگ سنت سے ناواقف ہوتے ہیں، اس لیے عراق کی سرزمین تمام بدعتیوں کے لیے زرخیز رہی ہے، اور اس سرزمین سے مختلف قسم کے فتنہ پرور لوگوں نے سر اٹھایا ہے، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام لیث، امام اسحاق، امام اوزاعی وغیرہم کا قول اس حدیث کے مطابق ہے، اگر امام بخاری اس حدیث کو نہیں لائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ حدیث ان کے نزدیک ضعیف ہے۔

[3451] ٤٦-(١٤١٠) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ

ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

[3451]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے شادی کی جبکہ آپ محرم تھے، ابن نمیر (مصنف کے استاد) یہ اضافہ کرتے ہیں، کہ یہ روایت میں نے زہری کو سنائی، تو اس نے کہا، مجھے یزید بن الاصم نے بتایا، کہ آپ نے اس وقت، ان سے نکاح کیا تھا، جبکہ آپ حلال تھے۔

[3452] ٤٧-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[3451] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: نكاح المحرم برقم (٥١١٤) والترمذی فی (جامعه) فی الحج باب: ما جاء فی الرخصة فی ذلك برقم (٨٤٤) والنسائی فی المجتبى فی مناسك الحج باب: الرخصة فی النكاح للمحرم برقم (٥/ ١٩١) وفی النكاح باب: الرخصة فی نكاح المحرم برقم (٦/ ٨٨) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: المحرم يتزوج برقم (١٩٦٥) انظر (التحفة) برقم (٥٣٧٦)۔

[3452] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٤٣٧)۔

[3452]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی، اس وقت کی جبکہ آپ محرم تھے۔

[3453] ٤٨۔(١٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[3453]۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی جبکہ آپ حلال تھے، یزید بن الاصم کہتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا، میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی خالہ ہیں۔

فائدہ:...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح عمرۃ القضاء ۷ھ میں کیا ہے، ظاہر ہے اس عمرہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابن عباس اور یزید بن الاصم میں سے کوئی بھی نہ تھا، اس لیے دونوں نے کسی دوسرے سے سنا ہے، یزید بن الاصم براہ راست حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی حلال ہونے کی حالت میں کی، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اگر چہ، یزید سے علم وفضل اور مقام ومرتبہ کے اعتبار سے بہت بلند ہیں، لیکن یہ کوئی فکری یا نظری یا استنباطی چیز نہیں ہے، جس میں علم وجہ ترجیح بن سکے، یہ تو ایک بات یا واقعہ کو یاد رکھنا ہے، جس کو بسا اوقات ایک جاہل زیادہ یاد رکھتا ہے، نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام رساں ابورافع بھی، یزید بن الاصم کی تائید کرتے ہیں، اور اگر عمرو بن دینار نے، یزید بن الاصم پر اعرابی بوّال علی عقبہ، کہ وہ جنگلی تھا، اور اپنی ایڑھیوں پر پیشاب کرتا تھا کی پھبتی کسی ہے، تو یہ بلا محل ہے، کیونکہ جیسا کہ ہم بتا چکے واقعہ یاد رکھنے میں جنگلی، عالم پر فائق ہوسکتا ہے، نیز سعید بن المسیب، سعید التابعین نے، اس کے مقابلہ میں یہ کہا ہے، جبکہ میمونہ جو صاحب واقعہ ہیں، خود یہ فرماتی ہیں، کہ میرے ساتھ آپ نے شادی حلال ہونے کی حالت میں کی، تو پھر ابن عباس کا قول وہم پر محمول ہوگا۔ (سبل السلام، ج ٣، ص ١٠٧، جمعیہ احیاء التراث الاسلامی)

مزید برآں اگر بالفرض حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ترجیح بھی دی جائے، تو یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جو قولی ہے، معارض ہے، اور احناف کا اصول ہے قول اور فعل میں تعارض تو قول کو ترجیح دی جائے گی یا بقول شاہ ولی اللہ فعل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہوگا، یا فعل قول سے منسوخ ہوگا۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ١، ص ١٢٨)

[3453] اخرجه ابو داود في (سننه) في المناسك باب: المحرم يتزوج برقم (١٨٤٣) والترمذي في (جامعه) في الحج باب: ما جاء في الرخصة في ذلك برقم (٨٤٥) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: المحرم يتزوج برقم (١٩٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٨٠٨٢)۔

٦..... بَاب: تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ

باب ٦: بھائی کی منگنی پر منگنی کرنا ناجائز ہے الا یہ کہ وہ اجازت دے دے یا چھوڑ دے

[3454] ٤٩-(١٤١٢) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ)).

[3454]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے کے سودے کے اوپر سودا نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کی منگنی پر منگنی کرو۔''

[3455] ٥٠-(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَبِعْ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ)).

[3455]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص، اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے، الا یہ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔''

[3454] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: لا يبيع على بيع اخيه ولا يسوم على سوم اخيه حتى يأذن له او يترك برقم (٢١٣٩) وفي باب: النهي عن تلقي الركبان برقم (٢١٦٥) ومسلم في (صحيحه) في البيوع باب: تحريم بيع الرجل على بيع اخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التعرية برقم (١٧٩٠) وفي باب: تحريم تلقي الجلب برقم (٣٧٩٩) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في التلقي برقم (٣٤٣٦) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في النهي عن البيع على بيع اخيه برقم (١٢٩٢) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: النهي ان يخطب الرجل على خطبة اخيه برقم (٦/ ٧١) وفي البيوع باب: بيع الرجل على بيع اخيه برقم (٧/ ٢٥٨) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: لا يبيع الرجل على بيع اخيه ولا يسوم على سومه برقم (٢١٧١) انظر (التحفة) برقم (٨٢٨٤)۔

[3455] اخرجه مسلم في (صحيحه) في البيوع باب: تحريم بيع الرجل على بيع اخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التعرية برقم (٣٧٩١) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: لا يخطب الرجل على خطبة اخيه برقم (١٨٦٨) انظر (التحفة) برقم (٨١٨٥)۔

[3456] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3456]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[3457] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3457]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

[3458] ٥١۔(١٤١٣) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَنَاجَشُوا أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا أَوْ مَا فِي صَحْفَتِهَا زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ.

[3458]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے، جنگلی (بدوی) کے لیے شہری سودا کرے، یا کوئی شخص، خریدنے کی نیت کے بغیر بھاؤ چڑھائے، یا کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے

[3456] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٧٢)۔

[3457] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٧٢)۔

[3458] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: لا يبيع على بيع اخيه ولا يسوم على سوم اخيه حتى يأذن له او يترك برقم (٢١٤٠) ومسلم فی (صحيحه) فی البيوع باب: تحريم بيع الحاضر للبادی برقم (٣٨٠٣) وابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: فی كراهية ان يخطب الرجل على خطبة اخيه برقم (٢٠٨٠) وفی البيوع والاجارات باب: فی النهی عن النجش برقم (٣٤٣٨) والترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما جاء ان لا يخطب الرجل على خطبة اخيه برقم (١١٣٤) وفی الطلاق باب: ما جاء لا تسال المرأة طلاق اختها برقم (١١٩٠) وفی البيوع باب: ما جاء لا يبيع حاضر لباد برقم (١٢٢٢) وفی باب: ما جاء فی كراهية النجش فی البيوع برقم (١٣٠٤) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: لا يخطب الرجل على خطبة اخيه برقم (١٨٦٧) وفی باب: التجارات باب: لا يبيع الرجل على بيع اخيه ولا يسوم على سومه برقم (٢١٧٢) وفی باب: ما جاء فی النهی عن النجش برقم (٢١٨٤) وفی باب: النهی ان يبيع حاضر لباد برقم (٢١٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٣١٢٣)۔

یا بھائی کے سودا پر سودا کرے، اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے، تاکہ جو کچھ اس کے برتن یا پلیٹ میں ہے، اپنے لیے انڈیل لے، عمرو کی روایت میں یہ اضافہ ہے، نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرے۔

[3459] ٥٢-(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبِ الْمَرْءُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرٰى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا)).

[3459]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خریدنے کی نیت کے بغیر نرخ نہ چڑھاؤ، نہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ شہری جنگلی کے لیے سودا کرے، اور نہ کوئی شخص بھائی کی منگنی پر منگنی کرے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کا مطالبہ کرے، تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے، اپنے لیے انڈیل لے۔''

[3460] ٥٣-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ.

[3460]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اتنا فرق ہے، ''کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر قیمت نہ بڑھائے۔''

[3461] ٥٤-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ)).

[3459] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٤)۔

[3460] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشروط باب: ما يجوز من الشروط في النكاح برقم (١٧٢٣) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: سوم الرجل على سوم اخيه برقم (٧/ ٢٥٨) وفي باب: النجش برقم (٧/ ٢٥٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٧١)۔

[3461] اخرجه مسلم في (صحيحه) في البيوع باب: تحريم بيع الرجل على بيع اخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التعرية برقم (٣٧٩٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٩٥)۔

[3461]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مسلمان اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور نہ اس کی منگنی پر منگنی کرے۔''

[3462] ٥٥-(. . .) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3462]۔امام صاحب ایک اور استاد سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔

[3463] (. . .) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا ((عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخِطْبَةِ أَخِيهِ)).

[3463]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائے، نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجے۔''

[3464] ٥٦-(١٤١٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَذَرَ)).

[3464]۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن، مومن کا بھائی ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے، اور اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے، حتی کہ وہ اسے چھوڑ دے۔''

فائدہ:...... بیوع سے متعلقہ احکام کی وضاحت آگے، کتاب البیوع میں آئے گی، اور اس بات پر جمہور کا اتفاق ہے، کہ جب پیغام بھیجنے والے کا پیغام منظور کر لیا جائے، تو پھر اس کے بعد پیغام بھیجنا اور نکاح کرنا ناجائز ہے، اگر

[3462] تقدم

[3463] اخرجه مسلم فی (صحيحه) فی البيوع باب: تحريم بيع الرجل على بيع اخيه وسومه على سومه وتحريم والنجش وتحريم التعرية برقم (٣٧٩٣) انظر (التحفة) برقم

[3464] اخرجه مسلم فی (صحيحه) فی البيوع باب: تحريم بيع الرجل على بيع اخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التعرية برقم (٣٧٩٣) انظر (التحفة) برقم (٩٩٣٢)۔

نکاح کر لے گا، گناہ گار ہو گا، لیکن نکاح صحیح ہو گا اور امام داؤد ظاہری کے نزدیک یہ نکاح فسخ کر دیا جائے گا، اور امام مالک کے نزدیک تعلقات سے قبل پتہ چل جائے گا تو نکاح فسخ ہو گا، بعد میں پتہ چلے تو فسخ نہیں ہو گا۔

٧...... بَاب: تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ

باب ٧: نکاح شغار کی حرمت اور اس کا باطل ہونا

[3465] ٥٧-(١٤١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

[3465]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے، اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کی شادی دوسرے شخص سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دے، اور ان کے درمیان مہر نہ ہو۔"

[3466] ٥٨-(...) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِاللهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ.

[3466]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن یہاں یہ اضافہ ہے، عبید اللہ کہتے ہیں، میں نے نافع سے پوچھا، شغار کسے کہتے ہیں؟ (گویا مذکورہ بالا روایت میں شغار کی تعریف نافع نے کی ہے، مرفوع نہیں ہے)

[3467] ٥٩-(...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ عَنْ نَافِعٍ

[3465] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: الشغار برقم (٥١١٢) وابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: فی الشغار برقم (٢٠٧٤) والترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما جاء فی النهی عن نكاح الشغار برقم (١١٢٤) والنسائی فی (المجتبى) فی النكاح باب: تفسير الشغار برقم (٦/ ١١٢) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: النهی عن الشغار برقم (١٨٨٣) انظر (التحفة) برقم (٨٣٢٣)۔

[3466] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحيل باب: الحيلة فی النكاح برقم (٦٩٦٠) وابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: فی الشغار برقم (٢٠٧٤) والنسائی فی (المجتبى) فی النكاح باب: الشغار برقم (٦/ ١١٠) انظر (التحفة) برقم (٨١٤١)۔

[3467] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٥٥)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

[3467]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔

[3468] ٦٠۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ)).

[3468]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں شغار نہیں ہے۔''

[3469] ٦١۔(١٤١٦) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوأُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيالزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأُزَوِّجُكَ ابْنَتِي أَوْ زَوِّجْنِي أُخْتَكَ وَأُزَوِّجُكَ أُخْتِي.

[3469]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے، ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، شغار یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو یوں کہے، تم اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کردو اور میں اپنی بیٹی کی شادی تجھ سے کردوں گا، یا اپنی بہن کی شادی مجھ سے کردو، میں اپنی بہن کی شادی تجھ سے کر دیتا ہوں۔

[3470] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوكُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3470]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اور اس میں ابن نمیر کا اضافہ نہیں ہے۔

[3471] ٦٢۔(١٤١٧) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ.

[3471]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

[3468] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٧٩)۔

[3469] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: تفسير الشغار برقم (٦/ ١١٢) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: النهي عن الشغار برقم (١٨٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٧٩٦)۔

[3470] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٤٥٤)۔

[3471] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥١)۔

رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔

مفردات الحدیث ✽ شغار: کا لغوی معنی اٹھانا ہے، کہتے ہیں۔ شَغَرَ الْكَلْبُ: کتے نے پیشاب کرنے کے لیے ٹانگ اٹھائی، گویا نکاح شغار کا معنی ہوا، تم میری بیٹی سے نکاح اس صورت میں کر سکتے ہو، جب تم مجھے اپنی بیٹی کا نکاح دو، اس کے بغیر تم میری بیٹی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے، ہمارے عرف میں اس کو وٹہ سٹہ کا نکاح کہا جاتا ہے۔

فائدہ :...... وٹہ سٹہ کا نکاح بالاتفاق ممنوع ہے، لیکن اس میں اختلاف ہے، یہ نکاح ہو جانے کی صورت میں باطل ہوگا یا نہیں، امام شافعی، اور امام احمد کے نزدیک باطل ہوگا، اور امام مالک کے نزدیک اگر تعلقات قائم نہیں ہوئے تو باطل ہے، اور اگر تعلقات قائم ہو چکے ہیں، تو باطل نہیں ہے، صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے، اگر اس کے ناجائز ہونے کا علم ہے تو پھر تو یہ باطل ہوگا، اگر نکاح کے بعد پتہ چلا تو پھر حالات وظروف کا لحاظ رکھا جائے گا، اگر نکاح ختم کرنے سے خرابی اور فساد زیادہ پیدا ہوتا ہو، تو اس شرط کو کالعدم قرار دے کر نکاح کو قائم رکھا جائے، شرط کے کالعدم ہونے کا معنی یہ ہے، اگر ایک سے کسی وجہ سے نباہ نہیں ہوا، تو اس کے مقابلہ میں بلاوجہ، طلاق نہ دی جائے، یا ایک کے خاوند نے کسی سبب اور وجہ کی بنا پر بیوی کو سرزنش وتوبیخ کی ہے، تو دوسری پر بلاوجہ غصہ نہ نکالا جائے، یا وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنے اپنے میکے نہ بیٹھ رہیں، لیکن احناف کے نزدیک چونکہ شغار کی ممانعت کا سبب بلا مہر نکاح کرنا اور فرج کو مہر قرار دینا ہے، اس لیے اگر مہر مثل مقرر کر دیا جائے تو نکاح صحیح ہو جائے گا، حالانکہ وٹہ سٹہ کی حرمت کا سبب وہ بگاڑ اور فساد ہے، جو اس کے نتیجہ میں رونما ہوتا ہے، اور ہمارے معاشرہ میں اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ مہر کے مقرر کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

٨...... بَاب: الْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

باب ٨: نکاح میں مقررہ کردہ شرطوں کو پورا کرنا

[3472] ٦٣-(١٤١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)) هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ ((الشُّرُوطِ)).

[3472] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشروط باب: الشروط في المهر عند عقده النكاح

[3472]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب شرطوں سے زیادہ پورا کرنے کی حقدار وہ شرطیں ہیں، جن سے تم نے شرم گاہوں کو اپنے لیے حلال ٹھہرایا ہے۔'' بعض راویوں نے شرط کا لفظ مفرد بولا اور بعض نے شروط جمع کا لفظ استعمال کیا۔

فائدہ:...... میاں بیوی جب شادی کرتے ہیں، تو نکاح سے ان کے کچھ مقاصد اور اغراض ہوتے ہیں، اور کچھ شروط ایسی ہوتی ہیں، جو خود نکاح کا تقاضا ہیں، اس لیے ان شروط سے مراد وہ شرطیں ہیں، جو تقاضا کے منافی نہ ہوں، اگرچہ وہ نکاح کے مقتضی سے زائد ہوں، مثلاً عورت مہر مثل سے زیادہ کا تقاضا کرے، یا بہتر اور اچھی رہائش کی شرط لگائے، اور خاوند اس کے دوشیزہ ہونے یا کسی مخصوص خاندان سے ہونے کی شرط لگائے، لیکن عورت یہ شرط لگائے کہ پہلی بیوی کو طلاق دو یا خاوند شرط لگائے کہ میں نان ونفقہ نہیں دوں گا، یا تجھے اپنے ساتھ نہیں رکھوں گا، تو یہ درست نہیں ہے، یا فریقین میں کوئی خلاف اسلام شرط لگائے، مثلاً مرد کہے، تم پردہ نہیں کر سکو گی یا عورت کہے، میں پردہ نہیں کروں گی، تو ایسی شرطوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

٩...... بَاب: اِسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ

باب ٩: شوہر دیدہ سے نکاح کی اجازت بول کر اور کنواری سے سکوت کا کافی ہونے کا بیان

[3473] ٦٤-(١٤١٩) حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ ((أَنْ تَسْكُتَ)).

← برقم (٢٧٢١) وفي النكاح باب: الشروط في النكاح برقم (٥١٥١) وابو داود في (سننه) في النكاح باب: في الرجل يشترط لها دارها برقم (٢١٣٩) والترمذي في ((جامعه)) في النكاح باب: ما جاء في الشرط عند عقده النكاح برقم (١١٢٧) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: الشروط في النكاح برقم (٦/ ٩٢-٩٣) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الشروط في النكاح برقم (١٩٥٤) انظر (التحفة) برقم (٩٩٥٣)۔

[3473] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: لا ينكح الاب وغيره البكر والثيب الا برضاهما برقم (٥١٣٦) وفي الاكراه باب: لا يجوز نكاح المكره برقم (٦٩٤٦) وفي الحيل باب: في النكاح برقم (٦٩٦٨) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: اذن البكر برقم (٦/ ٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٤٢٥)۔

[3473]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شوہر دیدہ کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہ کیا جائے، اور کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اس کی اجازت کی کیفیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی خاموشی، (سکوت)۔''

فائدہ:...... ایم کا اصل معنی ہے، بے شوہر والی عورت، جیسا کہ فرمان باری ہے، ﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ﴾ (اپنی بے شوہر والی عورتوں کی شادی کرو) لیکن اس باب میں مذکورہ احادیث میں، اس سے مراد ایسی عورت ہے، جو شادی شدہ ہو اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد کسی سبب سے خواہ وہ شوہر کا انتقال ہو یا طلاق و خلع، بے شوہر ہو گئی، بعض روایات میں اس کو ثیب کا نام دیا گیا ہے، ایسی عورت کے بارے میں ہدایت دی گئی ہے کہ اس کی رائے اور مرضی معلوم کیے بغیر اس کی شادی نہ کی جائے، اور یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی رائے یا رضا مندی کا اظہار زبان سے یا واضح اشارے سے کرے اور کنواری لڑکی کے بارے میں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اس کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے، لیکن دوشیزہ لڑکیوں کو جبکہ وہ شرم و حیاء سے متصف ہوں، آزاد اور کھلی نہ ہوں، زبان یا اشارہ سے اجازت دینا مشکل ہوتا ہے، اس لیے ان کی اجازت کے لیے ان کی خاموشی یا رضامندی کا کوئی قرینہ یا اشارہ ہی کافی ہے، اور یہ بات واضح ہے، وہی لڑکی زبان سے یا سکوت سے رضامندی کا اظہار کر سکتی ہے، جو سن شعور و تمیز کو پہنچ چکی ہو، اور سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہو، شادی کے مقصد اور مفہوم کو سمجھتی ہو، لیکن اگر کوئی لڑکی ابھی نکاح و شادی کے بارے میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے عاری ہے اور کسی مجبوری یا مصلحت کے تقاضہ کے تحت اس کی شادی کرنی ہے، کوئی بہت اچھا اور مناسب رشتہ ملتا ہے، اور ولی خیر خواہ اور ذمہ دار ہے، کسی خودغرض یا دنیوی مفاد کا حریص و لالچی نہیں ہے، بلکہ بچی کی بہتری اور بھلائی کے جذبہ کے تحت اس کی شادی کرنا چاہتا ہے، تو اپنی خیر خواہانہ صوابدید کے مطابق خود فیصلہ کرسکتا ہے۔

[3474] (. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ كُلُّهُمْ

[3474] طریق زهیر بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٦٤) وطریق ابراهیم بن موسی اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی النکاح باب: ما جاء فی استئمار البکر والثیب برقم (١١٠٧) وابن ماجه فی (سننه) فی النکاح باب: استئمار البکر والثیب برقم (١٨٧١) انظر و←

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

[3474]۔ امام صاحب نے بہت سے اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے، اور تین راویوں، ہشام، شیبان اور معاویہ بن سلام کے الفاظ بھی یکساں ہیں۔

[3475] ٦٥۔(١٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلٰى عَائِشَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ)).

[3475]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سند سے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے لڑکی کے بارے میں دریافت کیا، جب اس کے گھر والے اس کی شادی کرنا چاہیں، تو کیا اس سے مشورہ لیا جائے گا، یا نہیں؟ (تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جواب دیا، ''ہاں۔'' اس سے مشورہ لیا جائے گا؛'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا، وہ تو شرم و حیا محسوس کرے گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی اجازت یہی ہے کہ وہ خاموشی اختیار کرے۔''

← (التحفة) برقم (١٥٣٨٤) وطريق زهير بن حرب عن حسين بن محمد اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحيل باب: فی النكاح برقم (٦٩٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٧١) وطريق عمرو الناقد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤١٩) وطريق عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤١٧)۔

[3475] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: لا ينكح الاب وغيره والبكر والثيب الا برضاهما برقم (٥١٣٧) وفی الحيل باب: فی النكاح برقم (٦٩٧١) والنسائی فی (المجتبى) فی النكاح باب: اذن البكر برقم (٦/ ٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٠٧٥) [٣٤٦١ اخرجه ابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: فی الثيب برقم (٢٠٩٨) وبرقم (٢٠٩٩) وبرقم (٢١٠٠) والترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما جاء فی استئمار البكر والثيب برقم (١١٠٨) والنسائی فی (المجتبى) فی النكاح باب: استئذان البكر فی نفسها برقم (٦/ ٨٤-٨٥) وفی باب: استئما الاب البكر فی نفسها برقم (٦/ ٨٥) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: استئمار البكر والثيب برقم (١٨٧٠) انظر (التحفة) برقم (٦٥١٧)۔

[3476] ٦٦ـ(١٤٢١) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا**)).

[3476]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شوہر دیدہ عورت کا اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سرپرست سے زیادہ حق ہے، اور کنواری کا باپ، اس کے نفس (نکاح) کے بارے میں اس سے اجازت حاصل کرے، اور اس کی اجازت، اس کی خاموشی ہے؟'' امام مالک نے اس بات کی تصدیق کی کہ میں نے یہ روایت سنی ہے۔

[3477] ٦٧ـ(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا**)).

[3477]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت اپنے ولی کی بنسبت اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے، اور کنواری لڑکی سے رائے لی جائے گی، اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔

[3478] ٦٨ـ(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((**الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَرُبَّمَا قَالَ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا**)).

[3478]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت میں کہ ''شوہر دیدہ اپنے ولی کے اعتبار سے اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے، اور اس کی اجازت، اس کی خاموشی ہے۔'' اور بسا اوقات آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا سکوت ہی اس کا اقرار ہے۔''

فائدہ:...... اسلام دین فطرت ہے، کیونکہ خالق فطرت کا نازل کردہ ہے، اس لیے اس میں اعتدال اور توازن کو قائم رکھا گیا ہے، جس مسئلہ کا تعلق دو فریقوں سے ہوتا ہے، اس میں دونوں کی رعایت اور لحاظ رکھا جاتا ہے، کسی ایک فریق کو دوسرے کا حق مارنے یا جبر کرنے کی جازت نہیں دی جاتی، نکاح کا مسئلہ دو فریقوں سے تعلق رکھتا

[3476] تقدم

[3477] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣٤٦١)۔

[3478] تقدم تخریجه برقم (٣٤٦١)۔

ہے، عورت اور اس کے سرپرست یعنی اس کی پرورش و پرداخت کرنے والا اس کا والد، اس لیے شریعت اسلامیہ میں، دونوں کی رائے اور رضامندی کو اہمیت دی گئی ہے، یہ بات عورت کے شرم و حیاء اور اس کے شرف کے منافی ہے کہ وہ اپنا نکاح خود کرے، اور اس سے خرابیاں اور مفاسد پیدا ہوتے ہیں، شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں، صرف عورتوں کو نکاح کا فیصلہ کرنے کا اختیار دینا درست نہیں ہے، کیونکہ وہ اپنی کم عقلی کی بنا پر بدفکری کا شکار ہو جاتی ہیں، اور صحیح فیصلہ نہیں کر پاتیں، اور بسا اوقات ایسی جگہ شادی رچا لیتی ہیں، جو ان کے خاندان کے لیے عار اور بدنامی کا باعث بنتی ہیں، اور لوگوں میں طبعی اور جبلی طور پر یہ بات عام ہے کہ وہ اس معاملہ میں حل وعقد کا اختیار مردوں کو دیتے ہیں، کیونکہ تمام نفقات انہوں نے برداشت کیے ہوتے ہیں، ولی کو نکاح میں اہمیت دینا اس کے مقام وشرف کا اقرار ہے، اور عورت کو اختیار دینا اس کی بےحیائی اور بےشرمی کا شاخسانہ ہے، اور ولی کو نظر انداز کر کے اس کا حق مارنا ہے۔ (حجۃ اللہ، ج ۲، ص ۱۲۷)

امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد کے نزدیک ولی کی اجازت کے بغیر عورت نکاح نہیں کر سکتی، لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک شوہر دیدہ اور بالغہ کنواری کا ولی کے بغیر نکاح کرنا صحیح ہے، اگرچہ بہتر اور اولیٰ یہی ہے کہ وہ ولی کی اجازت سے نکاح کرے، فرق صرف اس قدر ہے، ان کے نزدیک ولی کی اجازت شرط نہیں ہے، امام داؤد ظاہری نے کنواری کے لیے ولی کی اجازت کو شرط قرار دیا ہے، اور شوہر دیدہ کے لیے شرط قرار نہیں دیا، ائمہ کی آراء سے یہ حقیقت سامنے آ جاتی ہے کہ اختلاف صرف ولی کی اجازت کی شرط میں ہے، اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نکاح ولی ہی کے ذریعہ ہونا چاہیے، عورت کے لیے یہ ٹھیک نہیں ہے کہ وہ خود اپنا نکاح کرے اور بےشرمی و بےحیائی کا مظاہرہ کرے اور نہ سرپرست کے لیے اس پر جبر کرنا اور اس کی رائے اور مشورہ کو نظر انداز کرنا، یا اس کے مفادات کو نقصان پہنچانا درست ہے، دونوں کو ایک دوسرے کے حق کو خوش دلی سے تسلیم کرنا اور ادا کرنا چاہیے اور باہمی مشورہ سے اس کا فیصلہ کرنا چاہیے اور آج کے مغربی تہذیب کے دلدادہ افراد سے پہلے یہ مسئلہ کبھی اختلافی نہیں رہا، ہمیشہ عورت اپنے سرپرستوں کے خیر خواہانہ اور ناصحانہ طرز عمل پر مطمئن رہی ہیں، آج کل کی مادر پدر آزادی نے اس کو مسئلہ بنایا ہے۔

۱۰...... بَاب: تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ

باب ۱۰: باپ کا نابالغہ دوشیزہ کا نکاح کر دینا

[3479] ٦٩-(١٤٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[3479] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی مناقب الانصار باب: تزويج النبی ﷺ عائشة وقدومها المدينة وبنائه بها برقم (٣٨٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٩)۔

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لِسِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا فَوَفَى شَعْرِي جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَهْ هَهْ حَتَّى ذَهَبَ نَفَسِي فَأَدْخَلَتْنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ.

[3479]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی، جبکہ میں چھ برس کی تھی اور میرے ساتھ شب زفاف گزاری یا میری رخصتی اس وقت ہوئی، جبکہ میں نو برس کی تھی، اور جب ہم مدینہ پہنچے تو مجھے ایک ماہ تک بخار چڑھتا رہا (اور میرے بال گر گئے) میرے بال کانوں تک بڑھ گئے، تو (میری ماں) ام رومان میرے پاس آئیں، جبکہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے پر تھی، اس نے مجھے بلند آواز سے بلایا، تو میں اس کی خدمت میں حاضر ہوگئی، اور مجھے معلوم نہیں تھا، وہ مجھ سے کیا چاہتی ہیں، تو اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لا کر اس نے دروازہ پر روک لیا، میں نے ہاہ، ہاہ کیا، حتی کہ میرا سانس پھولنا رک گیا، اور وہ مجھے گھر لے گئیں اور وہاں انصاری عورتیں موجود تھیں، انہوں نے کہا، خیر و برکت پاؤ، اور بہترین نصیبہ ہو، تو ماں نے مجھے ان کے سپرد کر دیا، انہوں نے میرا سر دھویا اور میرا بناؤ سنگھار کیا، اور مجھے خوف زدہ صرف اس چیز نے کیا کہ چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور انہوں نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔

مفردات الحدیث ❶ **بنٰی بِیْ**: میری رخصتی عمل میں آئی، کیونکہ عورت کے لیے شب زفاف الگ جگہ تیار کی جاتی تھی۔ ❷ **وُعِكْتُ**: مجھے بخار آنے لگا۔ ❸ **جُمَيْمة**: وہ بال جو کانوں تک پہنچتے ہوں۔ ❹ **أُرْجُوْحة**: جھولا، وہ لمبی لکڑی جس کے درمیان حصہ کو زمین میں نصب لکڑی پر رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے دونوں طرف بچیاں بیٹھ کر اس کو اوپر نیچے کرتی ہیں، **هه هه**: اکھڑی اکھڑی سانس کی آواز۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی مصلحت اور حکمت و ضرورت کے تحت نابالغہ بچی کی شادی بھی ہو سکتی ہے، اور رخصتی اس وقت عمل میں آئے گی، جب بچی خاوند کے پاس جا سکتی ہو، اس کے لیے کسی عمر کی قید یا حد نہیں ہے، کیونکہ عورتوں کی صحت و قوت، مزاج اور قد و کاٹھ اور نشوونما کی کیفیت یکساں نہیں ہوتی، نکاح کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر متفق علیہ کی روایت کے مطابق چھ سال سے اوپر اور سات سال سے کم تھی، اس لیے بعض روایات میں چھ سال آیا، اور بعض میں کسر کو پورا کرتے ہوئے یا تغلیباً سات سال کہہ دیا گیا ہے۔

اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ باپ دادا چونکہ انتہائی خیر خواہ اور مشفق و مہربان ہوتے ہیں، اور وہ کبھی اپنے مفادات کو بچی کے نقصان وضرر پر ترجیح نہیں دیتے، اس لیے وہ نابالغہ لڑکی کا نکاح کر سکتے ہیں، باپ دادا کے سوا اور کوئی ولی نابالغہ کی شادی نہیں کر سکتا، اور بالغہ ہو جانے کے بعد امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور تمام علمائے حجاز کے نزدیک بچی کو نکاح فسخ کروانے کا حق حاصل نہیں ہوگا، لیکن اہل عراق کے نزدیک اس کو خیار فسخ حاصل ہوگا، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، اور جمہور کے نزدیک اگر باپ دادا کے سوا کسی ولی نے نابالغہ کا نکاح کر دیا تو وہ باطل ہوگا، لیکن امام ابوحنیفہ، امام اوزاعی، اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک، لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوگا، اور امام ابو یوسف کے نزدیک فسخ کا اختیار نہیں ہوگا۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، رخصتی کے وقت عورتیں جمع ہو سکتی ہیں، اور دلہن کا بناؤ سنگھار کرنا بھی صحیح ہے، اور عورتیں جمع ہو کر دلہن کی خوشی اور شادمانی کا باعث بنیں اور اس کو دعا کے ساتھ رخصت کریں، اور دلہن کو دن کے وقت بھی دولہا کے پاس بھیجا جا سکتا ہے۔

[3480] ۷۰-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

[3480] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی، جبکہ میں چھ برس کی تھی اور میرے ساتھ زفاف اس وقت منایا جبکہ میں نو برس کی ہو گئی تھی۔

[3481] ۷۱-(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ۔

[3481] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے شادی کی جبکہ وہ سات برس کی تھیں، اور آپ کے پاس اس وقت بھیجا گیا، جبکہ وہ نو برس کی تھیں، اور ان کی گڑیاں ان کے ساتھ تھیں، اور ان سے فوت اس وقت ہوئے جبکہ وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نابالغہ بچیاں، گڑیوں سے کھیل سکتی ہیں، اور یہ گڑیاں محض نام کی تصویریں ہوتی ہیں، کیونکہ خود بچیاں، کپڑوں سے بناتی ہیں، گویا نقل، اصل کے مطابق نہیں ہوتی، اور اگر ان کو

[3480] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٦٦)۔
[3481] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٥٨)۔

تصویریں مان لیا جائے، تو ظاہر یہ ہے، ہجرت کے ابتدائی دور کا واقعہ ہے، اور تصویروں کی حرمت بعد میں ہوئی ہے، اس لیے اس حدیث سے بچیوں کے لیے موجودہ دور کی مشینی گڑیوں کا جواز نہیں نکالا جا سکتا، الا یہ کہ وہ محض خاکہ ہوں، اس میں رنگ نہ بھرا گیا ہو۔

[3482] ۷۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ أَنَا وقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

[3482]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی کی، جبکہ وہ چھ برس کی تھیں، اوران کی رخصتی عمل میں آئی، جبکہ وہ نو برس کی تھیں، اوران سے وفات ہوئی جبکہ وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

۱۱...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ وَالتَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ

باب ۱۱: شادی کروانا اور شادی کرنا، شوال میں بہتر ہے اوراس میں رخصتی پسندیدہ ہے

[3483] ۷۳۔(۱۴۲۳)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَانَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَائَهَا فِي شَوَّالٍ.

[3483]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شوال میں میرے ساتھ شادی کی اور شوال میں میری رخصتی ہوئی، اور رسول اللہ ﷺ کی نظر میں آپ کی ازواج میں سے، مجھ سے زیادہ کون خوش نصیب تھی، (کس سے زیادہ پیار تھا) اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہی پسند تھا کہ وہ اپنے خاندان کی بچیوں کو شوال میں رخصت کریں۔

[3482] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: انكاح الرجل ابنته الصغيرة برقم (٦/ ٨٢-٨٣) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٥٦)۔

[3483] اخرجه الترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء في الاوقات التي يستحب فيها النكاح برقم (١٠٩٣)۔ والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: التزويج في شوال برقم (٦/ ٧٠) وفي باب: البناء في شوال برقم (٦/ ١٣٠) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: متى يستحب البناء برقم (١٩٩٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٥٥)۔

[3484] (. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ.

[3484]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... زمانہ جاہلیت میں لوگ ماہ شوال میں شادی اور زفاف کو منحوس خیال کرتے تھے، جیسا کہ اب بھی بعض لوگوں میں اس کے اثرات باقی ہیں، اس جاہلی نظریہ کی تردید کی خاطر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ماہ شوال میں شادی اور رخصتی کو بہتر اور پسندیدہ سمجھتی تھیں، اسی طرح بعض لوگ محرم میں شادی کو منحوس خیال کرتے ہیں، یہ بھی جاہلانہ خیال ہے۔

۱۲...... بَاب: نَدْبِ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ وَكَفَّيْهَا لِمَنْ يُّرِيدُ تَزَوُّجَهَا

باب ۱۲: جو کسی عورت سے شادی کا ارادہ کرے، تو اس کے لیے اس کے چہرے اور ہتھیلیوں پر نظر ڈال لینا پسندیدہ ہے

[3485] ۷۴۔(۱۴۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا))**.

[3485]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اور اس نے عرض کیا، اس نے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا ہے، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تو نے اس پر نظر ڈال لی ہے؟'' اس نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اس کو دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب و نقص) ہے۔''

[3486] ۷۵۔(. . .) وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

[3484] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٤٦٨)۔

[3485] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: اذا استشار رجل رجلا في المرأة هل يخبره بما يعلم برقم (٦/ ٧٧) وفي باب: اباحة النظر قبل التزويج برقم (٦/ ٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٤٦)۔

[3486] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٤٧٠)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا)) قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ ((عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا)) قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ)) مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي عَبْسٍ بَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ.

[3486]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میں نے ایک انصاری عورت کو شادی کا پیغام دیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے؟ کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔'' اس نے کہا، میں دیکھ چکا ہوں، آپ نے دریافت فرمایا: ''اس کا کتنا مہر رکھا ہے؟'' اس نے عرض کیا، چار اوقیہ چاندی پر (نکاح کیا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے (تعجب سے) فرمایا: ''چار اوقیہ پر؟'' گویا تم اس پہاڑ کے پہلو یا کونہ سے چاندی تراش لیتے ہو، ہمارے پاس تجھے دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، لیکن ممکن ہے، ہم تمہیں کسی لشکر میں بھیج دیں، تجھے اس سے کچھ مل جائے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے بنو عبس کی طرف ایک پارٹی بھیجی اور اس آدمی کو بھی اس میں بھیج دیا۔

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ کے اس قسم کے ارشادات کا مقصد یہ ہے کہ نکاح اور شادی کا معاملہ بہت اہم ہے، ساری عمر کی رفاقت کے لیے ایک فیصلہ اور معاہدہ ہوتا ہے، اس لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ معاملہ ناواقفی و بے خبری کے ساتھ اندھیرے میں ہو، اس کو واقفیت اور بصیرت کے ساتھ ہونا چاہیے، اس کی ایک صورت تو یہ ہے، اگر پہلے سے عزیز برادری اور شناسائی نہیں ہے، (کیونکہ خاندانی عورتوں کو انسان عام طور پر جانتا پہچانتا ہوتا ہے) تو اپنی عورتوں کے ذریعہ صحیح معلومات حاصل کرے یا اس پر خود ایسے طریقہ سے نظر ڈال لے، کہ اس کو پتہ بھی نہ چل سکے، لیکن اس کام کو نظر بازی کا ذریعہ نہ بنائے، عورت کا چہرہ اور ہاتھ چونکہ عورت نہیں ہیں، گھر میں عورت ان کو ننگا رکھتی ہے، صرف باہر نکلتے وقت یا گھر میں غیر محرم کی آمد کے وقت ہی اس کا پردہ کرتی ہے، اس لیے منگیتر کے لیے ایک دفعہ دیکھنے کی ائمہ اربعہ کے نزدیک اس کی اجازت ہے، بلکہ بہتر ہے، اور آپ نے انصاری عورتوں کی آنکھوں میں عیب کی نشان دہی فرمائی ہے، ثابت ہوتا ہے، ضرورت کے وقت جذبہ خیر خواہی سے کسی عیب کی نشان دہی کی جا سکتی ہے، اور آپ کا یہ فرمانا، گویا کہ تم پہاڑ سے کچھ تراش لیتے یا کاٹ لیتے ہو، اس سے معلوم ہوتا ہے، مہر مقرر کرتے وقت اپنی حیثیت اور اپنی آمدن کا لحاظ رکھنا چاہیے کیونکہ مہر کی ادائیگی ضروری ہے، اتنا مہر مقرر نہیں کرنا چاہیے کہ انسان دے ہی نہ سکے، یا پھر معاف کروانے کے لیے حیلے، بہانے کرے، اور یہ بھی درست

نہیں ہے کہ انسان صاحب حیثیت ہو، شادی پر لاکھوں خرچ کرے، اور مہر معمولی باندھے، افراط وتفریط دونوں ہی شریعت کی منشاء کے خلاف ہیں، حضور اکرم ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے سوا، تمام ازواج کا مہر پانچ سو درہم باندھا تھا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر نجاشی نے ادا کیا تھا، اس لیے وہ زیادہ تھا، مستدرک حاکم کی روایت کے مطابق چار ہزار دینار تھا، اور اس کو ترجیح دی گئی ہے، اگرچہ سنن کی روایت میں چار ہزار درہم ہے۔

۱۳...... بَاب: الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَّخَاتَمَ حَدِيدٍ وَغَيْرَ ذٰلِكَ

باب ۱۳: مہر کا بیان اور وہ قرآن کی تعلیم، لوہے کی انگوٹھی اور ان کے سوا کم وبیش ہوسکتا ہے اور اگر خاوند کی استطاعت سے باہر یا اس کی بربادی کا باعث نہ ہو تو پانچ سو درہم بہتر ہے

[**3487**] ۷۶-(۱۴۲۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَائَتْ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ ((**فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ**)) فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((**اذْهَبْ إِلٰى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا**)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**انْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِّنْ حَدِيدٍ**)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَآءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَّبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ**)) وَّإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ ((**مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ**)) قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ

[**3487**] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: تزويج المعسر لقوله تعالى: ﴿ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله﴾ برقم (۵۰۸۷) وفي اللباس باب: خاتم الحديد برقم (۵۸۷۱) انظر (التحفة) برقم (۴۷۱۸)۔

كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ ((تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ.

[3487] ۔حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! میں اپنا نفس آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، اسے اوپر سے دیکھا، پھر نیچے سے دیکھا، یعنی نیچے سے اوپر تک دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا، جب عورت نے دیکھا، کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا، تو بیٹھ گئی، اس پر آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی اٹھا، اور اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے، تو آپ اس سے میرا نکاح کر دیں، تو آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ ہے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، اور دیکھو تمہیں کچھ ملتا ہے؟'' وہ گیا پھر واپس آ کر کہنے لگا، نہیں، اللہ کی قسم، مجھے کچھ نہیں ملا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دیکھو، تلاش کرو، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔'' وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا، نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! لوہے کی انگوٹھی بھی میسر نہیں، لیکن میری یہ تہبند ہے، حضرت سہل کہتے ہیں، اس کے پاس اوپر والی چادر بھی نہ تھی، اس کو آدھی دے دوں گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اپنی چادر (تہبند) کا کیا کرو گے؟'' اگر تو اسے پہنے گا تو اس پر کچھ نہ ہوگا اگر وہ پہنے گی تو مجھ پر کچھ نہیں ہوگا اگر وہ پہنے تو وہ آدمی بیٹھ گیا، حتی کہ کافی دیر بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا، تو اسے بلانے کا حکم دیا، جب وہ واپس آ گیا، آپ نے فرمایا: ''تمہیں قرآن مجید کس قدر یاد ہے؟'' اس نے عرض کیا، مجھے فلاں، فلاں سورۃ آتی ہے، اس نے سورتیں شمار کیں، آپ نے پوچھا، انہیں زبانی پڑھتے ہو؟'' اس نے کہا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، جو قرآن مجید تمہیں یاد ہے، اس کے عوض، اسے تیرے نکاح میں کر دیا۔'' یہ ابن ابی حازم کی روایت ہے، اور یعقوب کی روایت کے الفاظ بھی اس سے ملتے جلتے ہیں۔

[3488] ۷۷۔(. . .) وحَدَّثَنَاه خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ

[3488] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٧٢)۔

زَائِدَةَ قَالَ ((انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ)).

[3488] ۔مصنف یہی روایت چند اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، جو ایک دوسرے سے کم و بیش بیان کرتے ہیں، زائدہ رحمہ اللہ کی روایت میں یہ ہے، جاؤ، میں نے اس کی تیرے ساتھ شادی کر دی ہے، اسے قرآن مجید کی تعلیم دو۔'

فوائد:...... ❶ کسی عورت کا کسی نیک اور صالح انسان کو خود بخود نکاح کی پیش کش کرنا جائز اور درست ہے لیکن بلامہر نکاح کرنا قرآن کی آیت خالصة لك (یہ آپ کا خاصہ) کی رو سے، حضور اکرم ﷺ کے سوا جائز نہیں ہے، اس کو مہر دینا پڑے گا، اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، اگر کوئی عورت نکاح کی پیشکش کرے تو اسے اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھا جا سکتا ہے، بشرطیکہ پسندیدگی کی صورت میں نکاح کرنے کی نیت ہو، اور اگر اس کی ضرورت نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ زبان سے جواب دینے کی بجائے خاموشی اختیار کر لی جائے، تاکہ وہ سمجھ جائے کہ میری پیشکش منظور نہیں ہے، اور اگر وہ خاموشی سے نہ سمجھ سکے تو پھر اس کو اچھے طریقہ سے جواب دے دیا جائے، جیسا کہ عورت کا بار بار پوچھنے پر آپ نے آخر کار فرما دیا تھا، ((مالی فی النساء من حاجة)) مجھے عورت کی خواہش نہیں ہے۔ (فتح الملہم، ج ۳، ص ۴۷۷) ❷ بہتر یہ ہے کہ نکاح کے وقت مہر کا تعین کر دیا جائے، اور مہر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، اس میں میاں بیوی کی حیثیت اور مقام کا لحاظ رکھ جائے گا، جیسا کہ ہم حدیث نمبر ۷۵ کے تحت لکھ چکے ہیں، امام مالک کے نزدیک مہر کم از کم ۱/۴ چوتھائی دینار ہوگا، اور احناف کے نزدیک دس درہم، اس سے کم نہیں ہوگا، بعض حضرات نے اس سے کم و بیش حد مقرر کی ہے، لیکن صحیح احادیث کی رو سے جمہور کے نزدیک اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ ❸ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، تعلیم قرآن کو مہر بنانا اور تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز نہیں ہے، لیکن متاخرین احناف نے اس کو جائز قرار دیا ہے، لیکن قرآن مجید کو مہر ٹھہرانے میں ائمہ نے بلاضرورت تاویل سے کام لیا ہے، امام ابو حنیفہ، امام مالک اور ایک قول کی رو سے امام احمد کے نزدیک اس کو مہر مثل ادا کرنا پڑے گا۔ ❹ اگر عورت، مفلس مرد کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے تیار ہو، اور وہ تنگی، ترشی میں گزارہ کر سکتی ہو، تو پھر نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر عورت آسودہ حال خاندان کی ہو اور وہ فقر و فاقہ کی زندگی نہ گزار سکتی ہو تو پھر اس کا نکاح ایک مفلس سے نہیں کیا جائے گا، جیسا کہ آپ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا، ''معاویہ تو مفلس ہے، تو حضرت زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر لے،'' اور آپ نے اس عورت کی شادی اس سے پوچھ کر اس کی رضامندی سے کی تھی، اور آپ اس کے ولی تھے، اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، نکاح کے لیے خطبہ ضروری نہیں ہے، اگرچہ اہل ظاہر خطبہ کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ (فتح الملہم، ج ۳، ص ۴۸۴)

[3489] ٧٨-(١٤٢٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ.

[3489]۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ نے (اپنی بیویوں کو) کتنا مہر دیا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، آپ کی بیویوں کا مہر، بارہ اوقیہ اور ایک نشّ تھا، اور پوچھا، تمہیں نش کے بارے میں علم ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں، انہوں نے بتایا، آدھا اوقیہ کو کہتے ہیں، اس طرح پانچ سو درہم ہو گئے، اور یہی رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا مہر ہے۔

فائدہ:...... ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں، اور بارہ اوقیہ کے ۴۸۰ (چار سو اسی) درہم بن گئے، اور نش کی مقدار بیس (۲۰) درہم ملا کر پانچ سو درہم ہو گئے، لیکن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چونکہ نجاشی نے ادا کیا تھا، اس لیے اس نے چار ہزار درہم یا چار ہزار دینار دیے تھے، اور حضرت صفیہ کا مہر ان کی آزادی تھی، اور بہتر یہ ہے کہ مہر کا کم از کم حصہ پہلی رات ہی ادا کر دیا جائے، جیسا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا۔

[3490] ٧٩-(١٤٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ

[3489] اخرجه ابو داود في (سننه) في النكاح باب: الصداق برقم (٢١٠٥) والنسائي في (المجتبى) في النكاضح باب: القسط في الاصدقة برقم (٦/ ١١٦، ٦/ ١١٧) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: صداق النساء برقم (١٨٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٧٣٩)۔

[3490] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: كيف يدعى للمتزوج برقم (٥١٥٥) وفي الدعوات باب: الدعاء للمتزوج برقم (٦٣٨٦) والترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء في الوليمة برقم (١٠٩٤) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: دعاء من لم يشهد التزويج برقم (٦/ ١٢٨) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الوليمة برقم (١٩٠٧) انظر (التحفة) برقم (٢٨٨)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ ((فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

[3490]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے (کپڑوں) پر زرد رنگ کے آثار دیکھے، تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا، کے عوض شادی کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی ہو۔

فوائد:...... ❶ امام مالک کے نزدیک کپڑوں، پر زعفران چھڑکنا جائز ہے، امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور بعض حضرات کے نزدیک شادی کے وقت رنگدار خوشبو کا استعمال مرد کے لیے بھی جائز ہے، لیکن عام طور پر یہی کیا جاتا ہے، یہ رنگ عورت کی خوشبو سے لگ گیا تھا، کیونکہ عورتوں کی خوشبو رنگدار اور بلا مہک ہونی چاہیے، اور گٹھلی کے برابر سونا، پانچ درہم ہوتا ہے۔ ❷ نکاح کے بعد ولیمہ کرنا سنت ہے، اگرچہ اہل ظاہر اور بعض شوافع نے اسے فرض قرار دیا ہے، اور بہتر یہ ہے کہ یہ شب زفاف کے بعد ہو،، اور بعض مالکیوں کے نزدیک نکاح کے فوراً بعد بہتر ہے، اور ولیمہ کے لیے کوئی مقدار معین نہیں ہے، اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق کرنا چاہیے۔

[3491] ٨٠۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

[3491]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سونے کی گٹھلی کے عوض نکاح کیا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ولیمہ کرو، خواہ بکری ہی ہو۔''

[3492] ٨١۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ

[3491] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٠)۔

[3492] طريق شعبة عن حميد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٩٤) وطريق شعبة عن قتاده اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: قوله تعالى: ﴿وآتوا النساء صدقاتهن نحلة﴾ برقم (٥١٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٥)۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((**أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ**)).

[3492] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے سونے کی گٹھلی کے عوض نکاح کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''ولیمہ کرو، خواہ بکری ہی ہو۔''

[3493] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَانَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً.

[3493] ۔امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ سے نقل کرتے ہیں، لیکن ابن وہب کی روایت میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے ایک عورت سے شادی کی۔

[3494] ۸۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا أَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ ((**كَمْ أَصْدَقْتَهَا**)) فَقُلْتُ نَوَاةً وَفِي حَدِيثِ إِسْحٰقَ مِنْ ذَهَبٍ.

[3494] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ مجھ پر شادی کی مسرت و شادمانی کے آثار تھے، میں نے عرض کیا، میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے، آپ ﷺ نے پوچھا، ''تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے؟'' تو میں نے کہا، ایک گٹھلی، اسحاق کی روایت میں ہے، سونے کی گٹھلی۔

[3495] ۸۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَاسْمُهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

[3493] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٤٧٧)۔

[3494] تقدم تخريجه برقم (٣٤٧٧)۔

[3495] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٣)۔

[3495]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے کے عوض شادی کی۔

[3496] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ

[3496]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ ہے، سونے سے کا ذکر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے کسی نے کیا۔

فوائد:...... ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام شادی کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کو بلانا ضروری خیال نہیں کرتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے، وہ اس موقعہ پر اکٹھ نہیں کرتے تھے، اپنے ہی خاندان کے چند افراد کے سامنے یہ فریضہ سرانجام دے دیا جاتا تھا، اگر وہ اس کے لیے زیادہ اہتمام کرتے ہوتے تو حضور اکرم ﷺ کو کیسے نظرانداز کرسکتے تھے؟ گھر کی برکت کے لیے، نکاح کے لیے تو آپ ﷺ ضرور تکلیف دیتے کہ آپ ﷺ نکاح پڑھائیں۔ ❷ "اولم ولوبشاة" ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہو۔ بعض نے کم ازکم مقدار پر محمول کیا ہے جیسا کہ آپ نے مفلس آدمی کو کہا تھا،" ولو خاتما من حدید" چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی ہو، بعض نے اس کو کثرت پر محمول کیا ہے۔

۱۴...... بَاب: فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب ١٤: لونڈی کو آزاد کرکے اس سے شادی کرنے کی فضیلت

[3497] ٨٤۔(١٣٦٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَإِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ ((أَكْبَرُ

[3496] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٣)

[3497] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصلاة باب: ما یذکر فی الفخذ برقم (٣٧١)۔ ومسلم فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: غزوة خیبر برقم (٤٦٤١) وابو داود فی (سننه) فی الخراج والامارة والفی باب: ما جاء فی حکم ارض خیبر برقم (٣٠٠٩) والنسائی فی (المجتبی) فی النکاح باب: البناء فی السفر برقم (٦/ ١٣٢) انظر (التحفة) برقم (٩٩٠)۔

خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ ((اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً)) فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدِ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ((ادْعُوهُ بِهَا)) قَالَ فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا)) قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا فَقَالَ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ)) قَالَ وَبَسَطَ نِطَعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[3497]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا قصد کیا اور ہم نے اس کے قریب صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ کے پیچھے سوار تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے (اپنی سواری) خیبر کی گلیوں میں دوڑا دی (اور ہم نے بھی اپنی سواریاں دوڑائیں) اور میرا گھٹنا نبی اکرم ﷺ کی ران سے چھو رہا تھا، اور نبی اکرم ﷺ کی ران سے تہبند کھسک گئی یا سرک گئی تو مجھے نبی اکرم ﷺ کی ران کی سفیدی نظر آنے لگی، جب آپ ﷺ بستی میں داخل ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! خیبر تباہ و برباد ہو یا خیبر ویران ہو گیا ہم جب کسی قوم کے آنگن یا چوک میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔'' آپ نے یہ کلمات تین دفعہ فرمائے، اور لوگ اپنے کام کاج کے لیے نکل چکے تھے۔ اس لیے انہوں نے کہا: محمد، اللہ کی قسم! عبدالعزیز کی روایت میں ہے، ہمارے بعض ساتھیوں نے یہ الفاظ بیان کیے۔ محمد لشکر کے ساتھ آ گیا، اور ہم نے خیبر کو طاقت اور زورِ بازو سے فتح کیا، اور قیدیوں کو یکجا اکٹھا کیا گیا، تو آپ کے پاس حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عنایت فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''جاؤ اور ایک باندی لے لو۔'' تو انہوں نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو لے لیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! آپ نے دحیہ کو قریظہ اور بنونضیر کی آقا صفیہ بنت حیی عنایت کر دی ہے؟ وہ تو آپ کے شایانِ شان تھی، آپ نے فرمایا: ''اسے اس سمیت بلاؤ۔'' تو وہ اس کو لے

کر حاضر ہوا تو جب نبی اکرم ﷺ نے اس پر نظر ڈالی فرمایا: ''قیدیوں میں سے اس کے سوا کوئی اور لونڈی لے لو۔'' اور آپ نے اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی، حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، اے ابوحمزہ! (حضرت انس کی کنیت ہے) اس کو مہر کیا دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، اس کا نفس، اس کو آزاد کیا اور اس سے شادی کر لی، حتی کہ جب (واپسی پر) راستہ میں ہی تھے، تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں تیار کر کے رات کو آپ کو پیش کر دیا، اور آپ ﷺ صبح کو نوشہ (دولہا) بن چکے تھے اور آپ نے فرمایا: ''جس کے پاس کچھ ہو وہ لے آئے۔'' اور آپ نے چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا، تو کوئی آدمی پنیر لا رہا ہے اور کوئی آدمی کھجور لا رہا ہے اور کوئی گھی لا رہا ہے۔ ان سے صحابہ کرام نے مالیدہ تیار کیا، اور یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

فوائد:...... ❶ حضور اکرم ﷺ اپنی سواری دوڑا رہے تھے اور دوسرے صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ اپنی سواریاں دوڑا رہے تھے، تیز رفتاری کی بنا پر آپ ﷺ کی ران کھل گئی اور بھیڑ کی بنا پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گھٹنا آپ ﷺ کی ران سے مل گیا اور ان کی نظر آپ کی ننگی ران پر پڑ گئی، آپ نے عمداً اپنی ران ننگی نہیں کی تھی۔

❷ چونکہ لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں، سب سے اگلا حصہ مقدمہ، سب سے پچھلا حصہ ساقہ، درمیان والا حصہ قلب جس پر اصل انحصار ہوتا ہے، دایاں حصہ میمنہ اور بایاں حصہ میسرۃ۔ اس لیے لشکر کو خمیس کہہ دیتے ہیں۔

❸ بقول بعض حضرت صفیہ کا نام زینب تھا۔ آپ کے اپنے لیے انتخاب کرنے پر صفیہ کا نام دیا گیا، چونکہ وہ حسین وجمیل اور خاندانی طور پر حسب ونسب والی شریف اور بنوقریظہ اور بنونضیر کی آقا تھیں، اس لیے جب حضرت دحیہ کی درخواست پر انہیں بطور فضل وانعام ایک لونڈی لینے کا حق دیا گیا اور انہوں نے حضرت صفیہ کو پسند کر لیا، اس پر ایک آدمی نے اعتراض کیا اور عرض کیا وہ تو آپ ہی کے لائق اور مناسب ہے۔ تو آپ نے حضرت دحیہ کو اس کے عوض سات لونڈیاں دے کر انہیں واپس لے لیا، تاکہ دوسروں کے دلوں میں ان کے بارے میں حسد وکینہ پیدا نہ ہو، جو کسی خرابی یا فساد کا باعث بنے۔ اس لیے اس ہبہ کی واپسی کا جواز نہیں نکلتا۔ ❹ اس حدیث سے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے جواب سے) ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان اپنی لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ وہ اس سے، اس کی آزادی کے عوض میں شادی کرے گا تو یہ جائز ہے اور اس لونڈی کو اپنے آقا سے بلا مہر نکاح کرنا ہوگا۔ امام احمد، امام ابویوسف، امام اسحاق اور امام اوزاعی وغیرہم کا یہی موقف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ، امام مالک، اور امام شافعی کے نزدیک یہ شرط صحیح نہیں ہے۔ اس کو الگ مہر دینا ہوگا یا لونڈی کی قیمت مقرر کر کے، اس قیمت کو مہر قرار دینا ہوگا، اور آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو تبرعاً (اللہ کی رضا کے لیے) آزادی دی تھی۔ پھر اس کی رضامندی سے بلا مہر شادی کر لی تھی، اور یہ آپ کی خصوصیت ہے عورت بلا مہر اپنے آپ کو پیش کر سکتی ہے، لیکن ظاہر حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ جب آقا لونڈی سے بلا نکاح اور بلا مہر فائدہ اٹھا سکتا ہے، تو اگر وہ اس پر احسان کرتے ہوئے اس کو آزاد کر کے بلند مقام دے کر اس سے شادی کر لے تو اس کے لیے مہر کو کیوں لازم ٹھہرایا

جائے۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے مہر دے دے تو اچھی بات ہے۔ (5) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے سفر میں شادی اور رخصتی عمل میں لائی جاسکتی ہے اور ولیمہ میں رفقاء حصہ ڈال سکتے ہیں۔ اور ولیمہ کی دعوت کے لیے گوشت کا اہتمام کرنا ضروری نہیں ہے۔

[3498] ٨٥-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَعَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ حَبْحَابٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ

عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا.

[3498]۔ امام صاحب اپنے چھ مختلف اساتذہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ اور معاذ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے صفیہ سے شادی کی اور اسے اس کی آزادی کا مہر دیا یعنی آزادی کو مہر ٹھہرا لیا۔

[3498] طريق ابى الربيع الزهرانى وطريق قتيبة بن سعيد بن حماد وطريق قتيبة عن ابى عوانة اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الخوف باب: التكبير والغلس بالصبح والصلاة عند الاغارة والحرب برقم (٩٤٧) وفى النكاح باب: من جعل عتق الامة صداقها برقم (٥٠٨٦) وابو داود فى (سننه) فى النكاح باب: فى الرجل يعتق امة ثم يتزوجها برقم (٢٠٥٤)۔ والترمذى فى (جامعه) فى النكاح باب: ما جاء فى الرجل يعتق الامة ثم يتزوجها برقم (١١١٥) والنسائى فى (المجتبى) فى النكاح باب: التزويج على العتق برقم (٦/ ١١٤) وابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: الرجل يعتق امته ثم يتزوجها برقم (١٩٥٧) انظر (التحفة) برقم (٢٩١) وبرقم (١٠١٧) وبرقم (١٠٦٧) وبرقم (١٤٢٩) وطريق محمد بن عبيد الغبرى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥١٧) وطريق زهير بن حرب وطريق محمد بن رافع اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى النكاح باب: الوليمة ولو بشاة برقم (٥١٦٩) والنسائى فى (المجتبى) فى النكاح باب: التزويج على العتق برقم (٦/ ١١٥) انظر (التحفة) برقم (٩١٢)

[3499] ٨٦-(١٥٤)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ.

[3499] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اس سے شادی کرتا ہے فرمایا: ''اس کے لیے دو اجر ہیں۔''

فائدہ :......**اس حدیث کی تشریح کتاب الایمان، حدیث نمبر ۱۵۴ کے تحت گزر چکی ہے۔**

[3500] ٨٧-(١٣٦٥)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلَى عَجُزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَنَدَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِي وَاللهِ لَقَدْ وَقَعَ.

[3499] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العتق باب: فضل من ادب جاریته وعلمها برقم (٢٥٤٤) وابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: فی الرجل یعتق امته ثم یتزوجها برقم (٢٠٥٣) والنسائی فی (المجتبی) فی النكاح باب: عتق الرجل جاریته ثم یتزوجها برقم (٦/ ١١٥) انظر (التحفة) برقم (٩١٠٨)۔

[3500] اخرجه مسلم فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: غزوة خیبر برقم (٤٦٤٢) انظر (التحفة) برقم (٣٤٩)۔

قَالَ أَنَسٍ وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ ((**سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ**)) فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدْ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ ((**لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ**)) [الاحزاب:٥٣].

[**3500**] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے موقع پر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدم سے لگ رہا تھا۔تو ہم ان کے پاس سورج کے روشن ہونے (اچھی طرح طلوع ہونے پر) پہنچے اور انہوں نے (گھروں سے) اپنے مویشی نکال لیے تھے، اور اپنے کلہاڑے، ٹوکریاں، بیلچے، کدال، یارسیاں بھی ساتھ لے جارہے تھے، تو وہ کہنے لگے، محمد لشکر کے ساتھ آگئے۔اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیبر برباد ہو یا خیبر تباہ ہوگیا، ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ عزوجل نے انہیں شکست سے دو چار کیا اور حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک خوبرو لونڈی آئی، اور اسے رسول اللہ ﷺ نے سات لونڈیوں کے عوض خرید لیا پھر اسے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمایا تاکہ وہ اسے بنا سنوار کر، اسے تیار کرے۔راوی کا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ وہ ام سلیم ہی کے گھر (ان کے پاس) عدت گزارے (یعنی استبرائے رحم ہو، جو لونڈی کے لیے ضروری ہے) اور وہ لونڈی صفیہ بنت حیی تھی، اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے ولیمہ میں، کھجور، پنیر اور گھی رکھا۔زمین کو کرید کر، چمڑے کے دسترخوان لا کر اس میں رکھے گئے، اور پنیر اور گھی لایا گیا جس سے لوگ سیر ہوئے۔لوگ کہنے لگے ہمیں معلوم نہیں ہے کہ آپ نے اس سے شادی کی ہے یا اسے ام ولد بنایا ہے۔کہنے لگے اگر آپ نے اسے پردہ میں رکھا تو وہ آپ کی بیوی ہوگئی اور اگر اسے پردہ میں نہ رکھا تو وہ ام ولد ہوگی، تو جب آپ ﷺ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا، اسے پردہ میں کیا اور وہ اونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھیں تو لوگوں نے جان لیا کہ آپ نے اس سے شادی کی ہے، تو جب صحابہ کرام مدینہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے سواری کو تیز کردیا اور ہم نے

بھی سواریاں دوڑائیں، اور (آپ کی) عضباء اونٹنی نے ٹھوکر کھائی، جس سے رسول اللہ ﷺ گر گئے اور وہ بھی گر گئیں، آپ نے کھڑے ہو کر اسے پردہ کیا، اور عورتیں دیکھ رہی تھیں، اس لیے کہنے لگیں اللہ تعالیٰ یہود کو دور کرے۔ ثابت نے پوچھا اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ گر پڑے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! آپ گر پڑے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر فرمایا، اور آپ لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجتے تھے، تو جب فارغ ہو گئے اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، دو آدمی (کھانے سے فراغت کے بعد) پیچھے رہ گئے اور بات چیت میں محو ہو گئے، اور گھر سے نہ نکلے۔ آپ اپنی ازواج کے ہاں سے گزرنے لگے، ان میں سے ہر ایک کو ان الفاظ میں سلام کہتے، السلام علیکم، تم پر سلامتی ہو، اے گھر والو! تمہارا کیا حال ہے؟'' وہ جواب میں کہتیں، اے اللہ کے رسول! خیریت ہے، آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ آپ فرماتے: ''اچھی یا بہتر ہے۔'' جب اس سے فارغ ہو کر لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا تو جب (گھر کے) دروازہ پر پہنچے، تو ان دونوں آدمیوں کو بات چیت میں مشغول پایا، جب انہوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ واپس آ گئے ہیں اٹھ کر چل دیے، اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں میں نے آپ کو خبر دی یا آپ پر وحی اتری کہ وہ دونوں گھر سے نکل گئے ہیں۔ تو آپ لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں دروازے کی دہلیز (چوکھٹ) پر رکھا۔ تو میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: ''نبی کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہو۔'' (سورۃ الاحزاب: ۵۳)

مفردات الحدیث ❶ **تصنعها**: اسے بنائے سنوارے۔ ❷ **فؤوس**: فاس کی جمع ہے۔ کلہاڑا، تیشہ۔ ❸ **مکاتل**: مکتل کی جمع ہے، ٹوکری۔ ❹ **مرور**: مر کی جمع ہے، بیلچہ اور بقول قاضی عیاض رسیاں جن کے ذریعہ کھجور کے درخت پر چڑھا جاتا ہے۔ ❺ **تعتد فی بیتها**: ام سلیم کے پاس مدت حیض گزارے تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ حاملہ نہیں ہے۔ ❻ **الافاحیص**: افحوص کی جمع ہے، مقصد یہ ہے کہ دستر خوان بچھانے کے لیے زمین کو تھوڑا سا کھودا گیا۔ ❼ **ندر**: ندور سے ماخوذ ہے جس کا معنی الگ ہونا اور نکلنا ہے اور یہاں مراد گرنا ہے۔

فوائد:...... ❶ نکاح کے وقت سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر نہ تھے اور نہ ہی سب دعوت ولیمہ میں شریک تھے۔ اس لیے سب کو اس نکاح کا پتہ نہ چل سکا۔ اس لیے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نکاح گواہوں کے بغیر ہو سکتا ہے جیسا کہ امام مالک کا نظریہ ہے۔ ❷ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوی اہل البیت کا اولین اور اصلی مصداق ہے، اور اس کے لیے جمع مذکر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے آپ نے فرمایا: سلام علیکم، کیف انتم یا اهل البیت؟ یقولون: (ہر بیوی نے پوچھا) اور پردہ کا حکم حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کے وقت نازل ہوا۔

[3501] ۸۸-(۱۳۶۵)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح وحَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا

أَنَسٌ رضي الله عنه قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ أَصْلِحِيهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيقِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى جَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَطِيَّتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَتَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَ وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا.

[3501] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ، حضرت دحیہ کے حصہ میں آئیں اور صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کی تعریف بیان کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے قیدیوں میں اس کی نظیر نہیں دیکھی۔آپ نے دحیہ کو طلب کیا اور اس کے عوض جو انہوں نے مانگا دے دیا، پھر اسے میری والدہ (ام سلیم) کے سپرد کر دیا اور فرمایا: ''اس کا بناؤ سنگھار کرو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے روانہ ہوگئے، حتی کہ جب اسے پیچھے چھوڑ آئے تو پڑاؤ کیا۔ پھر حضرت صفیہ کے لیے (استبرائے رحم کے بعد) خیمہ لگوایا، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زادِ راہ بچا ہو، وہ اسے ہمارے پاس لے آئے۔'' تو کوئی آدمی بچی ہوئی کھجوریں لایا تو کوئی بچے ہوئے ستو لایا، حتی کہ اس سے لوگوں نے ان چیزوں کے آمیزہ کا ڈھیر لگا دیا، اور اس آمیزہ سے کھانے لگے، اوران کے پہلو میں آسمانی پانی کے جو حوض تھے، ان سے پانی پی لیتے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ

[3501] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤١٦)۔

بیان کرتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کا صفیہ کے لیے ولیمہ تھا۔ پھر ہم چل پڑے حتی کہ جب ہم نے مدینہ کی دیواروں کو دیکھا تو ہمارے اندر نشاط اور اس کا شوق پیدا ہوگیا اور ہم نے اپنی سواریوں کو تیز کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری کو تیز کر دیا، اور صفیہ کو آپ نے اپنے پیچھے سوار کیا ہوا تھا۔ آپ کی سواری کو ٹھوکر لگی (لڑکھڑائی) جس سے آپ اور وہ گر گئیں، لوگوں میں سے کوئی ایک آپ کو اور انہیں دیکھ نہیں رہا تھا، حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں پردہ کیا، پھر ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔'' ہم مدینہ میں داخل ہو گئے تو آپ کی بیویوں کی باندیاں نکلیں وہ انہیں (صفیہ کو) ایک دوسری کو دکھاتی تھیں اور ان کے گرنے پر خوش ہو رہی تھیں۔

۱۵...... بَاب: زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ

باب ۱۵: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی، پردہ کا نزول اور شادی کے ولیمہ کا ثبوت

[3502] ۸۹-(۱۴۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيعًا نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ وَهٰذَا حَدِيثُ بَهْزٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي حَتّٰى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقِبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أُوَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أَخْبَرَنِي قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ مَعَهُ فَأَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوا بِهِ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي

[3502] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی النکاح باب: صلاة المرأة اذا خطبت واستخارتها بها برقم (٦/ ٧٩) انظر (التحفة) برقم (٤١٠)

حَدِيْثٍ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ.

[3502]۔ بہز رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو آپ نے (اس کے سابقہ خاوند) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میری طرف سے اسے پیغام دو۔'' تو حضرت زید گئے۔ جب اس کے پاس پہنچے تو وہ اپنے آٹے کا خمیر اٹھا رہی تھیں (گوندھنے کے بعد بہتر ہونے کے لیے رکھ چھوڑا تھا) حضرت زید بیان کرتے ہیں تو جب میں نے اسے دیکھا تو میرے دل میں ان کی قدر ومنزلت کی بڑائی بیٹھ گئی (کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ بننے والی تھیں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے منگنی کا پیغام دینے کی بنا پر میں اسے دیکھ نہیں سکتا تھا (ہیبت وجلال کی بنا پر) میں نے اس کی طرف اپنی پشت کردی اور اپنی ایڑیوں پر لوٹ کر عرض کیا۔ اے زینب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے پیغام بھیجا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ جب تک میں اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں (استخارہ نہ کرلوں) میں کوئی جواب نہیں دوں گی۔ وہ اپنی سجدہ گاہ میں (استخارہ کے لیے) کھڑی ہوئیں اور قرآنِ مجید کا نزول ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا اجازت اس کے پاس چلے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ساتھیوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن چڑھے ہمیں روٹیاں اور گوشت کھلایا، لوگ (فارغ ہوکر) گھر سے نکل گئے اور کچھ آدمی کھانے کے بعد گھر میں باتوں میں لگ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا، آپ یکے بعد دیگرے اپنی بیویوں کے کمروں میں جانے لگے۔ انہیں سلام کہتے اور وہ پوچھتیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے معلوم نہیں میں نے آپ کو بتایا کہ لوگ چلے گئے ہیں یا آپ نے مجھے خبر دی، پھر آپ چلے حتی کہ گھر میں داخل ہوگئے اور میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور پردہ کا حکم نازل ہوگیا۔ اور لوگوں کو اس کے مناسب نصیحت کی گئی۔ ابن رافع کی حدیث میں آیت کا تذکرہ ہے کہ ''نبی کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہو، الا یہ کہ کھانے کے لیے بلایا جائے۔ لیکن اس کے پکنے کے انتظار میں نہ بیٹھ رہو...... اور اللہ حق کے بیان میں نہیں شرماتا۔''

فائدہ: ...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کی رسم کو ایک آزاد کردہ غلام، کسی شریف زادی اور اعلیٰ خاندان کی خاتون کا کفو نہیں ہوسکتا، چاہے وہ کس قدر خوبیوں اور صلاحیتوں کا مالک ہو اور دین وتقویٰ کے بلند معیار پر فائز ہو، لوگوں کے اس تصور کو توڑنے کے لیے اپنی پھوپی زاد حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، جو خاندانِ بنو اسد سے تعلق رکھتی تھیں، ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید کے ساتھ کردیا، لیکن یہ معاشرتی اصلاح کا پہلا واقعہ تھا۔ اس لیے منافق مرد اور عورتوں نے فتنہ اٹھایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک معزز گھرانے کی حسین وجمیل اور ذہین وفطین

شریف خاتون کا دامن اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے ساتھ باندھ دیا ہے، اس طرح حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا دونوں کو ایک دوسرے سے بدگمان کرنے کی کوشش کی۔ حضرت زید کو محسوس ہوا کہ زینب اپنی نسبی شرافت کی بنا پر اپنے آپ کو مجھ سے فائق اور برتر سمجھتی ہیں۔ اس وجہ سے میرے ساتھ نکاح کو ناپسند کرتی ہیں، اور میری اطاعت نہیں کرتیں اور حضرت زینب کے مزاج میں بھی کچھ تمکنت اور تیزی تھی جس کو حضرت زید کی حساس اور خود دار طبیعت نے زیادہ محسوس کیا اور طلاق دینے کا فیصلہ کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فیصلہ کو ایک دوسری جاہلی رسم کے خاتمہ کا ذریعہ بنانا چاہا جس کو قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''پس جب زید نے اپنی ضرورت وحاجت پوری کرلی (اور اپنا رشتہ کاٹ لیا، عدت ختم ہوگئی) تو ہم نے اس کو تم سے بیاہ دیا کہ مومنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملے میں، جب کہ وہ ان سے اپنا تعلق بالکل کاٹ لیں، کوئی تنگی باقی نہ رہے اور اللہ کا فیصلہ شدنی (اٹل) تھا۔'' (الاحزاب: ۳۷)

اس طرح اللہ کے فرمان کے مطابق ۵ ہجری کے آغاز یا اختتام پر آپ نے حضرت زینب سے نکاح کرلیا۔ چونکہ یہ نکاح اللہ کے فرمان اور حکم پر ہوا، اس کی صورت عام نکاح والی نہیں تھی کہ حضرت زینب کے استخارہ کا انتظار کیا جاتا اور اس کے اولیاء کی مرضی معلوم کی جاتی۔ اس لیے اس کو زوجنکھا (ہم نے اس سے آپ کی شادی کردی) سے تعبیر کیا ہے اور حضرت زینب بھی فخریہ طور پر فرماتی تھیں کہ اور بیویوں کے نکاح ان کے ولیوں نے کیے اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا۔ میرے نکاح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ حکم دیا اور دوسری ازواج کے نکاح کے لیے خصوصی حکم نازل نہیں ہوا۔ اس لیے اس کا یہ معنی لینا ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی نکاح کردیا۔ اس کے لیے ایجاب وقبول اور گواہوں کی ضرورت پیش نہیں آئی، بلکہ آپ کا یہ نکاح شرعی قواعد اور ضوابط کے مطابق ہوا۔ اور اس نکاح کے ولیمہ میں پردے کا حکم نازل ہوا۔ اور اس میں بتایا گیا جب کسی تقریب کے سلسلہ میں تمہیں کھانے کی دعوت دی جائے، تو جاؤ اور بلا اجازت ودعوت ناخواندہ مہمان بن کر خود ہی نہ پہنچ جاؤ۔ اور کھانے کے انتظار میں پکنے سے پہلے نہ جاؤ۔ جب بلایا جائے تو وقت کے وقت داخل ہو اور جب کھا چکو تو وہاں سے منتشر ہوجاؤ، باتوں میں لگے ہوئے وہاں بیٹھے نہ رہو۔

[3503] ۹۰-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ

[3503] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: من اولم على بعض نسائه اكثر من بعض برقم (۵۱۷۱) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی استحباب الوليمة عند النكاح برقم (۳۷۴۳) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: الوليمة برقم (۱۹۰۸) انظر (التحفة) برقم (۲۸۷)۔

عَنْ أَنَسٍ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً.

[3503] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے روایت کرتے ہیں۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنی بیویوں میں سے کس بیوی کے نکاح پر اس قدر ولیمہ کیا ہو۔ جس قدر زینب کے نکاح پر ولیمہ کیا۔کیونکہ آپ نے ایک بکری ذبح کی تھی۔

[3504] ۹۱۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بِمَا أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكُوهُ.

[3504] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں میں کسی بیوی سے نکاح پر اس سے زیادہ یا بہتر وعمدہ ولیمہ نہیں کیا جیسا ولیمہ حضرت زینب سے نکاح پر کیا۔ حضرت ثابت بنانی نے پوچھا وہ ولیمہ کیا تھا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، انہیں اس قدر روٹیاں اور گوشت کھلایا حتی کہ لوگوں نے (سیر ہوکر) باقی کھانا چھوڑ دیا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ ہر نکاح پر یکساں دعوت ولیمہ کرنا ضروری نہیں ہے۔موقع محل اور حالات کے مطابق جو چاہے کھلا سکتا ہے۔

[3505] ۹۲۔(...)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ مُعْتَمِرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا

[3504] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۲۵)۔

[3505] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: قوله تعالى: ﴿لا تدخلوا بيوت النبي الا ان يؤذن لكم الى طعام غير ناظرين اناه ولكن اذا دعيتم فادخلوا﴾ الى قوله: ﴿ان ذلكم كان عند الله عظيما﴾ برقم (۴۷۹۱) وفي الاستئذان باب: آية الحجاب برقم (۶۲۳۹) وفي باب: من قام من مجلسه او بيته ولم يستاذن اصحابه او تهيا للقيام ليقوم الناس برقم (۶۲۷۱) انظر (التحفة) برقم (۱۶۵۱)۔

ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا﴾.

[3505]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔لوگوں کو کھانے کی دعوت دی، وہ کھا کر باتوں میں مشغول ہو کر بیٹھ گئے۔آپ نے اٹھنے کا انداز اختیار کیا (تاکہ سب اٹھ جائیں، لیکن پھر بھی) کچھ لوگ نہ اٹھے،تو جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی اٹھ کھڑے ہوئے،تو جب آپ کھڑے ہوگئے، اکثر لوگ چل پڑے۔

عاصم اور ابن عبد الاعلیٰ کی روایت میں ہے تین آدمی بیٹھے رہے، نبی اکرم ﷺ (ازواج مطہرات کے پاس گھوم پھر کر) واپس آئے تاکہ گھر میں داخل ہوں، تو وہ (تینوں) بیٹھے ہوئے تھے۔پھر وہ بھی اٹھ کر روانہ ہوگئے۔ میں نے آکر آپ کو اطلاع دی کہ وہ چلے گئے ہیں، تو آپ آکر گھر میں داخل ہونے لگے، اور میں بھی داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا، اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿یایھا الذین آمنوا....﴾ ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تم کو کسی کھانے پر آنے کی اجازت دی جائے، نہ انتظار کرتے ہوئے کھانے کی تیاری کا...... سے لے کر...... یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنگین باتیں ہیں۔(احزاب:۵۳)

[3506] ۹۳۔(...)وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ إِنَّ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ

[3506] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: قوله تعالى: ﴿فاذا طعمتم فانتشروا﴾ برقم (٥٤٦٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٠٥)۔

حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ.

[3506]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پردے کے احکام کو سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح اس حال میں کی کہ آپ زینب بنت جحش کے دولہا بنے ہوئے تھے۔ آپ نے ان سے مدینہ میں شادی کی تھی، اور لوگوں کو دن چڑھے کھانے کے لیے بلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور عام لوگوں کے اٹھ جانے کے بعد کچھ آدمی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور چل پڑے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے دروازہ تک پہنچ گئے۔ پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں تو آپ واپس آ گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا لیکن وہ تو ابھی تک اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے، اس پر آپ دوبارہ واپس چلے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ تک پہنچ گئے اور وہاں سے لوٹ آئے، میں بھی لوٹ آیا۔ تو وہ جا چکے تھے۔ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل فرما دی تھی۔

[3507] ۹۴۔(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَالَ ((اذْهَبْ فَادْعُ لَنَا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّمَنْ لَقِيتَ)) قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَكُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيَتَحَلَّقْ عَشْرَةٌ عَشْرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ

[3507] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: الهدية للعروس برقم (٥١٦٣) تعليقا۔ والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة الاحزاب برقم (٣٢١٨) والنسائی فی (المجتبى) فی النكاح باب: الهدية لمن عرس برقم (٦/ ١٣٦) انظر (التحفة) برقم (٥١٣)۔

وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِىْ ((يَا اَنَسُ ارْفَعْ)) قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِىْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِىْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَّوَجْهُهَا اِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوْا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِى الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَىَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِىِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِىَّ اِلٰى﴾ اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِىِّ ﷺ.

[3507] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی اہلیہ کے پاس گئے میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (کھجور، ستو اور گھی کا) مالیدہ (حیس) تیار کر کے ایک تھال میں رکھا اور کہا، اے انس! اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرو، اور عرض کرو، یہ میری والدہ نے آپ کے لیے پیش کیا ہے۔ اور وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں، اے اللہ کے رسول! یہ ہماری طرف سے تھوڑا سا ہدیہ ہے، میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میری ماں آپ کو سلام کہتی ہیں اور عرض کرتی ہیں، یہ ہماری طرف سے آپ کے لیے معمولی سا تحفہ ہے۔ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' پھر فرمایا: ''جاؤ میری طرف سے فلاں، فلاں اور فلاں کو بلا لاؤ۔'' اور (ان کے علاوہ) جو بھی تمہیں ملے۔'' آپ نے چند آدمیوں کے نام لیے، تو میں بلا لایا، جن کے آپ نے نام لیے اور جو اور مجھے ملے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد کہتے ہیں، میں نے پوچھا، ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے کہا، تقریباً تین سو، اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے انس! تھال لے آؤ۔'' لوگ اندر آ گئے، حتی کہ چبوترہ اور حجرہ بھر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس دس آدمی حلقہ بنا لیں اور ہر آدمی اپنے آگے سے کھائے۔'' سب نے سیر ہو کر کھایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک گروہ نکلتا تو دوسرا گروہ داخل ہو جاتا، حتی کہ تمام لوگوں نے کھانا کھا لیا، پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''اے انس! اٹھا لو۔'' میں نے اٹھایا تو میں جان نہیں سکا جب میں نے رکھا تھا اس وقت کھانا زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا اس وقت زیادہ تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں لوگوں میں سے کچھ حضرات، رسول اللہ ﷺ کے

گھر میں باتوں میں مشغول ہو کر بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کی اہلیہ دیوار کی طرف منہ پھیر کر بیٹھی ہوئی تھیں، ان کا بیٹھنا آپ پر گراں گزرا، تو رسول اللہ ﷺ بیویوں کو سلام کرنے نکل گئے۔ پھر واپس آئے، جب انہوں نے آپ کو واپس لوٹتے دیکھا تو وہ سمجھ گئے کہ وہ آپ کے لیے گرانی کا سبب بنے ہیں تو وہ جلدی جلدی دروازے کی طرف لپکے، اور سب نکل گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پردہ لٹکا کر اندر داخل ہو گئے، اور میں (پردہ سے باہر) حجرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ تھوڑی دیر بعد نکل کر میرے پاس آ گئے اور یہ آیت اتری، اور رسول اللہ ﷺ نے باہر نکل کر لوگوں کو سنائی: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو مگر یہ کہ تم کو کسی کھانے پر آنے کی اجازت دی جائے، نہ انتظار کرتے ہوئے کھانے کی تیاری کا لیکن جب تم کو بلایا جائے تو داخل ہو، پھر جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں لگے ہوئے بیٹھے نہ رہو، یہ باتیں نبی کے لیے باعث اذیت تھیں، لیکن وہ تمہارا لحاظ کرتے تھے (شرم و حیا کی بنا پر) اور اللہ تعالیٰ حق کے اظہار میں شرم نہیں کرتا (کسی کا لحاظ نہیں کرتا) اور جب تم کو نبی کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کی اوٹ سے مانگو، یہ طریقہ تمہارے دلوں کے لیے بھی زیادہ پاکیزہ ہے اور ان کے دلوں کے لیے بھی اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم اس کی بیویوں سے کبھی اس کے بعد نکاح کرو یہ اللہ کے نزدیک بڑی سنگین باتیں ہیں۔'' (احزاب: ۵۳) حضرت جعد کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا سب سے پہلے یہ آیت میں نے سنیں اور نبی اکرم ﷺ کی ازواج کو پردے کا حکم دے دیا گیا۔ آپ نے لوگوں کو گوشت اور روٹی کھلوائی اس کے ساتھ ہی۔

فائدہ :......اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ ایک معجزے کا بیان موجود ہے کہ آپ کی برکت سے چند آدمیوں کا کھانا تقریباً تین سو آدمیوں نے کھایا، لیکن کھانا پھر بھی کم نہ ہوا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کھانا اب زیادہ ہے یا پہلے زیادہ تھا۔ نیز اس موقع پر، عورتوں کے لیے خصوصی طور پر ازواج مطہرات کے لیے جوامت کے لیے ماں کی حیثیت رکھتی ہیں، پردے کے احکام نازل ہوئے، جن کی یہ حکمت بیان کی گئی کہ اگر کسی کو ان سے کوئی چیز مانگنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ دندناتا ہوا ان کے سامنے نہ چلا جائے بلکہ پردے کی اوٹ سے مانگے کیونکہ یہ طریقہ تمہارے دلوں کو بھی زیادہ پاکیزہ رکھنے والا ہے اور ان کے دلوں کو بھی۔ اب اگر صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کے دلوں کی پاکیزگی اور طہارت کا طریقہ پردہ ہے۔ اور یہ طریقہ اس ذات کا تجویز کردہ ہے جس نے انسان کا دل بنایا ہے اور اس کی کمزوریوں سے اچھی طرح واقف ہے تو اب ہمارے لیے یہ کہنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ پردہ تو دل کی حیا کا نام ہے، اگر آنکھ میں شرم ہے اور دل میں حیا ہے تو پردہ کی کیا ضرورت، کیا آنکھ میں شرم اور دل میں حیا پردہ کے بغیر ممکن ہے یا ہماری آنکھوں میں شرم اور دل میں حیا، صحابہ کرام اور ازواج مطہرات سے بھی بڑھ کر ہے جن کے لیے ہر مسلمان کی آنکھ میں احترام و عقیدت کا جذبہ اور ہر مسلمان کے دل میں محبت و عظمت کا داعیہ موجزن

تھا اور ہے۔ اگر ان کو پردے کی ضرورت تھی تو آج تو اس سے بدرجہا زیادہ ضرورت ہے جبکہ شرم وحیا کا جنازہ بھی نکل چکا ہے اور عورتیں تنگ، چست، نیم عریاں بلکہ شوخ وشنگ، رنگ برنگ کے زرق وبرق لباس زیب تن کرکے، شمع محفل بننے کی شوقین، سڑکوں، بازاروں، دفتروں، ہسپتالوں میں دعوت نظارہ دیتی پھرتی ہیں اور گینگ ریپ کے واقعات عام ہو رہے ہیں بلکہ گھروں تک سے جوان لڑکیوں کو اٹھایا جا رہا ہے۔ دن بدن یہ مسئلہ شدت اور سنگین صورت اختیار کر رہا ہے اور اب تو ننھے منے بچوں کو اٹھا کر بدفعلی کر کے قتل کرنے کے واقعات دن بدن بڑھ رہے ہیں اور نوجوان بچوں، بچیوں کے ساتھ بدفعلی کے واقعات کی ویڈیو بنا کر ان کے ماں باپ کو بلیک میل کیا جا رہا ہے اور ویڈیو دکھانے کی دھمکیاں دے کر ان سے پیسے بٹورے جا رہے ہیں۔

[3508] ٩٥-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اذْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ))** فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ**﴾ قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ ﴿**طَعَامًا وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا حَتَّى بَلَغَ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ**﴾.

[3508]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں پتھر کے برتن میں مالیدہ پیش کیا۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور میرے پاس جو مسلمان بھی تمہیں ملے، لے آؤ۔'' مجھے جو بھی ملا میں نے اسے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے کہا، وہ آپ کے پاس آتے جاتے اور کھا کر نکل جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کھانے پر رکھا۔ اس میں برکت کی دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کو جو کلمات منظور تھے وہ اس کی خاطر پڑھے۔ میں نے کسی بھی ملنے والے کو دعوت دینا نہیں چھوڑا (ہر ملنے والے کو دعوت دی) لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور نکل

[3508] تقدم تخريجه برقم (٣٤٩٣)۔

گئے اور ان میں چند لوگ رہ گئے اور انہوں نے طویل گفتگو کی۔ اور نبی اکرم ﷺ (کریم النفس کی بنا پر) انہیں کچھ کہنے سے شرم محسوس کرنے لگے اور انہیں گھر میں چھوڑ کر باہر نکل آئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو۔ وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو، نبی کو تمہاری اس حرکت سے تکلیف ہوتی ہے، مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ تعالیٰ حق کے اظہار سے نہیں شرماتا اور جب تم ان سے (نبی کی بیویوں سے) کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو۔ یہی طریقہ تمہارے دلوں کے لیے بھی زیادہ پاکیزہ اور ان کے دلوں کے لیے بھی۔

١٦...... بَاب :الْأَمْرِ بِإِجَابَةِ الدَّاعِي إِلَى دَعْوَةٍ

باب ١٦: دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے کا حکم

[3509] ٩٦-(١٤٢٩)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا)).

[3509] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت کے لیے بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔“

[3510] ٩٧-(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عُبَيْدُ اللَّهِ يُنَزِّلُهُ عَلَى الْعُرْسِ)).

[3510] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ دی جائے تو وہ قبول کرلے۔“ عبید اللہ کے شاگرد خالد کہتے ہیں کہ عبید اللہ اس کو شادی کی دعوت پر محمول کرتے ہیں (جبکہ بعض کے نزدیک اس دعوتِ ولیمہ سے مراد ہر اجتماعی دعوت ہے)۔

[3511] ٩٨-(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

[3509] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: حق اجابة الوليمة والدعوة ومن اولم سبعة ايام ونحوه ولم يوقت النبي ﷺ يوما ولا يومين برقم (٥١٧٣)۔

[3510] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٨٤)۔

[3511] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: اجابة الداعي برقم (١٩١٤) انظر (التحفة) برقم (٧٩٤٩)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ)).

[3511]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو شادی کی دعوت کے لیے بلایا جائے تو قبول کرلے۔''

[3512] ۹۹۔(...)حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح قَالَ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).

[3512]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعوت کے لیے حاضر ہو، جب تمہیں دعوت دی جائے۔''

[3513] ۱۰۰۔(...)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ)).

[3513]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا بھائی دعوت دے، تو وہ قبول کرلے شادی کی دعوت ہو یا اس جیسی اور تقریب۔

[3514] ۱۰۱۔(...)وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيُجِبْ)).

[3514]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے شادی کی دعوت دی جائے یا اس جیسی تقریب کی تو وہ قبول کرلے۔''

[3515] ۱۰۲۔(...)حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

[3512] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی اجابة الدعوة برقم (۳۷۳۸) انظر (التحفة) برقم (۷۵۳۷)

[3513] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۳۴۹۸)۔

[3514] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی اجابة الدعوة برقم (۳۷۳۹) انظر (التحفة) برقم (۸۴۴۲)۔

[3515] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما جاء فی اجابة الداعی برقم (۱۰۹۸) انظر (التحفة) برقم (۷۴۹۸)۔

بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).

[3515] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعوت میں حاضر ہو جب تمہیں دعوت دی جائے۔''

[3516] ۱۰۳۔(...)وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا)) قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

[3516] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دعوت کو قبول کرو جب تمہیں اس کے لیے بلایا جائے۔'' اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، بقول نافع رحمہ اللہ ہر دعوت میں حاضر ہوتے تھے شادی کی ہوتی یا کوئی اور، اور اس میں روزہ کی حالت میں بھی حاضر ہوتے تھے۔

[3517] ۱۰۴۔(...)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيتُمْ إِلٰى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا)).

[3517] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں بکری کے پائے کی بھی دعوت دی جائے، تو اسے قبول کرو۔''

[3518] ۱۰۵۔(۱۴۳۰)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى ((إِلٰى طَعَامٍ)).

[3516] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح باب: اجابة الداعی فی العرس وغیره برقم (۵۱۷۹) انظر (التحفة) برقم (۸۴۶۶)۔

[3517] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۳۹)۔

[3518] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی اجابة الدعوة برقم (۳۷۴۰) انظر (التحفة) برقم (۲۷۴۳)۔

[3518] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے، وہ قبول کرے۔ اگر چاہے تو کھالے اور چاہے تو نہ کھائے، ابن المثنیٰ کی روایت میں الی طعام (کھانے کے لیے) کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ :...... دعوتِ ولیمہ کا اطلاق عام طور پر شادی کے بعد کی دعوت کے لیے ہوتا ہے۔ اور یہ دعوت ظاہریہ، امام مالک کے مشہور قول اور امام شافعی کے ایک قول کے مطابق فرض ہے۔ اور شافعیہ کے زیادہ صحیح قول کے مطابق اس دعوت کو قبول کرنا فرض ہے اور کسی عذر کی بنا پر اس کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ امام مالک اور حنابلہ کا بھی یہی قول ہے۔ صاحب ہدایہ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ بعض نے قبولیت کو فرض کفایہ اور بعض نے مستحب قرار دیا ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ بلا عذر شرعی کسی دعوت کو رد نہیں کرنا چاہیے۔ جبکہ جمہور کے نزدیک دعوت ولیمہ کے سوا دعوت قبول کرنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن کھانا کھانا ضروری نہیں ہے۔ حاجت ہو تو کھائے ورنہ محض حاضری سے مسلمان بھائی کی دلجوئی کرے، اس کو دعا دے۔

[3519] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[3519] امام صاحب نے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

[3520] ١٠٦ ـ(١٤٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ)).

[3520] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو جب دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے، پھر اگر روزہ دار ہو تو دعا کردے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھالے۔''

فائدہ :...... اگر دعوت قبول کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ یا عذر نہ ہو تو اسے روزہ کی حالت میں بھی قبول کر لینا چاہیے، اگر صاحب دعوت اصرار کرے اور روزہ نفلی ہو تو اس کو توڑا بھی جا سکتا ہے، اگر وہ اصرار نہ کرے تو پھر روزہ کی حالت میں اس کے لیے خیر و برکت اور رحمت و مغفرت کی دعا کردے یا اس کے گھر میں خیر و برکت کے لیے نماز پڑھ لے۔

[3519] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الصيام باب: من دعى الى طعام وهو صائم برقم (١٧٥١) انظر (التحفة) برقم (٢٨٣٠)۔

[3520] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥١٧)۔

[3521] ۱۰۷۔(۱۴۳۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

[3521]۔حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہا کرتے تھے۔اس دعوت ولیمہ کا کھانا بہت برا کھانا ہے جس کے لیے دولت مندوں کو بلایا جائے اور محتاجوں کو چھوڑ دیا جائے ، اور جس نے اس دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

فائدہ :...... دعوت ولیمہ ہو یا عام دعوت، اس کو امیروں کے لیے مخصوص کرنا یا بہترین اور اعلیٰ کھانوں کے لیے ان کو ترجیح دینا اور فقراء ومساکین کو نظر انداز کرنا، جیسا کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق آج کل ہو رہا ہے یہ دعوت ولیمہ کے مقصد کے منافی ہے۔دعوت میں محتاجوں اور ضرورت مندوں کا حق ہے۔

[3522] ۱۰۸۔(. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هٰذَا الْحَدِيثُ ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ)) فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ)).

[3522]۔سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوبکر! یہ حدیث کس طرح ہے کہ برا کھانا، امیروں کا کھانا ہے؟ تو انہوں نے ہنس کر کہا، حدیث اس طرح نہیں ہے کہ بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے،سفیان کہتے ہیں، میرے والد امیر تھے،اس لیے جب میں نے یہ حدیث سنی تو میں گھبرا گیا (مجھے پریشانی لاحق ہوئی) اس لیے میں نے اس کے بارے میں زہری سے دریافت کیا،تو انہوں نے مجھے عبدالرحمن اعرج کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ کی حدیث سنائی کہ بدترین کھانا، ولیمہ کا کھانا ہے اور اوپر والی امام مالک کی حدیث سنائی۔

[3521] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله برقم (۵۱۷۷) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: ما جاء في اجابة الدعوة برقم (۳۷۴۲) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: اجابة الداعي برقم (۱۹۱۳) انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۵۵)۔

[3522] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۵۰۷)۔

[3523] ١٠٩-(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَعَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[3523]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدترین کھانا، ولیمہ کا کھانا ہے، آگے امام مالک کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[3524] وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذٰلِكَ.

[3524] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3525] ١١٠-(. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

[3525]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بدترین کھانا ولیمہ کا کھانا ہے۔ حاضر ہونے والوں کو محروم رکھا جاتا ہے، اور انہیں دعوت دی جاتی ہے، جو آنے سے انکار کرتے ہیں، اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا، تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

فائدہ:...... عام طور پر فقراء اور مساکین یا محتاج وضرورت مند دعوت کو بلا حیل وحجت شوق ورغبت سے قبول کر لیتے ہیں، لیکن ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور اصحاب مال وثروت، دعوت قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں اس میں شرکت کے لیے ناز نخرے کرتے ہیں بلکہ حاضری کو اپنا احسان سمجھتے ہیں، لیکن ان کو باصرار دعوت دی جاتی ہے۔ جبکہ اسلامی اخوت وبھائی چارے اور اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ اگر دعوت میں کسی معصیت یا بدعت وخرافات کا دخل نہ ہو تو اس کو ہر صورت میں قبول کرنا چاہیے، اگر دعوت میں دکھاوا، نام آوری اور خودستائی وشہرت مقصود ہو یا کسی مطلب برآری کے لیے بلایا ہو یا کوئی شرعی قباحت ہو تو نہیں جانا چاہیے۔

[3523] تقدم تخريجه في حديث الاعرج عن ابي هريرة برقم (٣٥٠٧) وعن سعيد بن المسيب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٨٩)۔

[3524] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧١١)۔

[3525] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٢٢٩)۔

۱۷...... بَاب: لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

باب ۱۷: جس عورت کو تین طلاقیں مل چکی ہو، وہ طلاق دینے والے کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک اور خاوند سے شادی کر کے، اس سے تعلقات قائم نہ کرے اور پھر وہ اسے اپنی مرضی سے چھوڑ دے اور اس کی عدت گزر جائے

[3526] ۱۱۱-(۱۴۳۳) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَآءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ)) قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدٌ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادٰى يَا أَبَابَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3526]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رفاعہ کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، اس نے مجھے تیسری طلاق دے دی، تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی اور اس کے پاس تو بس کپڑے کے ڈورے کی طرح ہے (جس میں تناؤ نہیں ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ''کیا تو رفاعہ کی طرف لوٹنا چاہتی ہے؟ یہ نہیں ہوگا، جب تک تو اس سے لطف اندوز نہ ہولے اور وہ تجھ سے لذت و مٹھاس حاصل نہ کر لے (تم ایک دوسرے سے تعلقات قائم نہ کر لو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ حضرت ابوبکر بھی آپ کے پاس موجود تھے اور حضرت خالد (ابن سعید) دروازہ پر اجازت کے منتظر کھڑے تھے، تو اس نے بلند آواز سے کہا، اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کو سن نہیں رہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا پکار رہی ہے (شرم و حیا والی بات کو بے باکی سے کہہ رہی ہے۔)

[3526] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: شهادة المختبي برقم (٢٦٣٩) والترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء فيمن يطلق امرأته ثلاثا فيتزوجها آخر فيطلقها قبل ان يدخل بها برقم (١١١٨) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الرجل يطلق امرأته ثلاثا فتزوجت فيطلقها قبل ان يدخل بها اترجع الى الاول برقم (١٩٣٢) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٣٦)۔

[3527] ١١٢ ـ (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ نَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَأَنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا فَقَالَ ((**لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ**)) وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

[3527]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو فیصلہ کن تیسری طلاق دے دی، تو اس نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی، پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! میں رفاعہ کی بیوی تھی، تو اس نے مجھے آخری تیسری طلاق دے دی، اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی اور وہ اللہ کی قسم! اس کے پاس تو بس اس پھندنے کی طرح ہے اور اس نے اپنی بڑی چادر کا ڈورا پکڑ لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہنس کر مسکراتے ہوئے فرمایا: ''شاید تو رفاعہ کی طرف لوٹنا چاہتی ہے، یہ نہیں ہوگا، حتی کہ تو اس کی حلاوت ومٹھاس چکھ لے اور وہ تجھ سے حلاوت وشیرینی چکھ کے (تم دونوں ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو لو) اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے، اور خالد بن سعید بن عاص حجرہ کے دروازہ پر تھے۔ ابھی انہیں اجازت نہیں ملی تھی، تو خالد ابوبکر کو پکارنے لگے، تم اس عورت کو ان باتوں کو کھلم کھلا رسول اللہ ﷺ کے سامنے کہنے سے روکتے کیوں نہیں ہو یا ڈانٹتے کیوں نہیں ہو؟

مفردات الحدیث

❋ **بت طلاق** اس نے آخری فیصلہ کن طلاق دے دی، کوئی طلاق باقی نہیں چھوڑی یعنی آخری تیسری طلاق دے دی جس کے بعد کوئی طلاق نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی تمیمہ بنت وھب کے واقعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب عورت کو الگ الگ تین طلاقیں مل جائیں، تو وہ تیسری طلاق کے بعد پہلے خاوند کے لیے، اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی، جب

[3527] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٢٧)۔

تک وہ کسی اور خاوند سے نکاح کر کے اس سے خوش دلی کے ساتھ آباد رہنے کے لیے تعلقات زن وشوہر قائم نہ کر لے، کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر، صاحب اولاد تھے، لیکن یہ دوسری بیوی، ان سے خوش دلی کے ساتھ تعلقات قائم نہیں کرتی تھی اس لیے انہیں انتشار نہیں ہوتا تھا یا اس کی تسلی نہیں ہوتی تھی جب کہ یہ اصل میں پہلے خاوند کو دل دے چکی تھی، اس لیے آپ نے فرمایا: اپنے خاوند سے خود بھی لذت اندوز ہو اور اس کو بھی لطف اندوز ہونے کا موقع دے۔

حضرت سعید بن المسیب کے سوا تمام صحابہ وتابعین کا اس پر اتفاق ہے اور یہی درست ہے کہ اگر دوسرا خاوند تعلقات قائم کرنے کے بعد اگرچہ انزال نہ بھی ہو، اپنی مرضی اور ارادے سے بلا کسی شرط وجبر یا حیلہ کے طلاق دے، تو وہ عدت گزارنے کے بعد پہلے خاوند سے شادی کر سکتی ہے، اور حضرت سعید بن المسیب کے نزدیک محض نکاح کرنا کافی ہے جبکہ حسن بصری کے نزدیک انزال شرط ہے۔

[3528] ١١٣ - (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[3528] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو (آخری) طلاق دے دی تو اس سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے شادی کر لی، وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کو کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! رفاعہ نے تین طلاقوں کی آخری طلاق دے دی ہے۔ آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3529] ١١٤ - (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ ((لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا)).

[3529] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا، جس سے ایک آدمی شادی کرتا ہے۔ پھر اسے طلاق دے دیتا ہے اور وہ دوسرے مرد سے شادی کر لیتی ہے اور وہ اسے اس سے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دیتا ہے۔ کیا وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ (وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے) آپ نے فرمایا: ''نہیں'' جب تک وہ اس سے (لطف اندوز نہ ہو لے۔)''

[3528] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: التبسم والضحك برقم (٦٠٨٤) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: طلاق البتة برقم (٦/ ١٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٣١)۔

[3529] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٤٣)۔

[3530] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3530] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت ہشام کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[3531] ١١٥ - (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((لَا حَتّٰى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ)).

[3531] ۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس عورت نے ایک اور آدمی نے نکاح کرلیا۔ پھر اسے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دی، تو اس کے پہلے خاوند نے اس سے نکاح کرنا چاہا، اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: ”نہیں“ جب تک دوسرا بھی، اس سے پہلے کی طرح لذت حاصل نہ کرلے۔

[3532] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ.

[3532] امام صاحب دو اور اساتذہ سے عبید اللہ کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3530] طريق ابى بكر بن ابى شيبة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢٤٠) وطريق ابى كريب اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الطلاق باب: من قال لامرأته: انت على حرام برقم (٥٢٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٠٠)۔

[3531] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الطلاق باب: من جوز لطلاق الثلاث لقوله تعالى: ﴿الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان﴾ برقم (٥٢٦١)۔ والنسائى فى (المجتبى) فى الطلاق باب: احلال المطلقة ثلاثا والنكاح الذى يحلها به برقم (٣٤١٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٥٣٦)۔

[3532] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٥١٧)

۱۸...... بَاب: مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَّقُولَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ

باب ۱۸ : تعلقات کے وقت کون سی دعا کرنا پسندیدہ ہے (جماع کے وقت کی پسندیدہ دعا)

[3533] ۱۱۶-(۱۴۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَا أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا)).

[3533] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی بیوی سے تعلقات قائم کرتے وقت یہ دعا پڑھ لے، اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان کے (شر سے) بچا اور ہم کو جو اولاد دے، اس سے بھی شیطان کو دور رکھ، تو اگر اس مباشرت کے نتیجہ میں ان کے لیے بچہ مقدر ہوگا، تو شیطان کبھی اس کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا (وہ ہمیشہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔)

فائدہ......: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مباشرت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اس طرح کی دعا نہ کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے غافل رہ کر جانوروں کی طرح شہوت نفس کا تقاضا پورا کرلیا جائے، تو ایسی مباشرت سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ شیطان کے شر سے محفوظ نہیں رہے گی اور اس دور میں پیدا ہونے والی نسل کے احوال، اخلاق، عادات جو عام طور پر خراب و برباد ہیں اس کی خاص بنیاد یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی ہدایات اور ارشادات سے استفادہ کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور ان کی قدر شناسی کی ہمت و حوصلہ دے۔

[3534] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و

[3533] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الوضوء باب: التسمية على كل حال وعند الوقاع برقم (١٤١) وفی بدء الخلق باب: ابليس وجنوده برقم (٣٢٧١) وبرقم (٣٢٨٣) وفی النكاح باب: ما يقول الرجل اذا اتى اهله برقم (٥١٦٥) وفی الدعوات باب: ما يقول اذا اتى اهله برقم (٦٣٨٨) وفی التوحيد باب: السوال باسماء الله تعالى والاستعاذة بها برقم (٧٣٩٦)۔ وابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: فی جامع النكاح برقم (٢١٦١)۔ والترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما يقول اذا دخل على اهله برقم (١٠٩٢) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: ما يقول اذا دخلت عليه اهله برقم (١٩١٩) انظر (التحفة) برقم (٦٣٤٩)۔

[3534] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٥١٩)۔

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ ((بِاسْمِ اللّٰهِ)) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ ((بِاسْمِ اللّٰهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُورٌ أُرَاهُ قَالَ ((بِاسْمِ اللّٰهِ)).

[3534] امام صاحب اپنے چار اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن شعبہ کی روایت میں باسم اللہ کا ذکر نہیں ہے اور عبدالرزاق کی روایت میں باسم اللہ کا ذکر ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں ہے منصور نے کہا، میرا خیال ہے استاد نے باسم اللہ کا لفظ کہا۔

فائدہ: ...... حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ فراغت کے وقت یہ دعا کرے: اللهم لا تجعل للشيطان فيما رزقتني نصيبا. اے اللہ! تو مجھے جو اولاد دے، اس میں شیطان کا دخل نہ رکھنا۔ (اس کا حصہ نہ ہو۔)

۱۹...... بَابُ: جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَّرَآئِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ

باب ۱۹: بیوی سے تعلقات قبل میں قائم کیے جائیں گے، آگے سے کرے یا پیچھے سے، دبر سے تعرض نہیں کیا جائے گا (بیوی کے اندام نہانی میں ہر جہت سے تعلقات قائم کرنا جائز ہے۔)

[3535] ۱۱۷۔(۱۴۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ. [البقرة:۲۲۳]

[3535]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی کہتے تھے، اگر مرد اپنی بیوی کے اگلے حصہ پیچھے سے (آگے) مباشرت کرے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا۔ اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی: ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، تو تم اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہو آ ؤ۔'' (البقرۃ:۲۲۳)

[3535] اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة البقرة برقم (۲۹۷۸) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: النهي عن اتيان النساء في ادبارهن برقم (۱۹۲۵) انظر (التحفة) برقم (۳۰۳۰)۔

[3536] ١١٨-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ ((نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ)).

[3536]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ جب عورت کی اندام نہانی میں پچھلی جہت (دبر) سے مباشرت کی جائے اور حمل ٹھہر جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا۔اس پر یہ آیت اتری: ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔''

[3537] ١١٩-(. . .) وحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ: وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً، وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

[3537]۔امام صاحب اپنے چھ اساتذہ سے حضرت جابر کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں نعمان اپنی حدیث میں زہری سے یہ اضافہ بیان کرتے ہیں۔ اگر چاہے تو بیوی کو الٹا لٹائے، اور چاہے تو کسی اور جہت سے مباشرت

[3536] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٠٣٩)-

[3537] طريق قتيبة بن سعيد وطريق عبد الوارث وطريق محمد بن المثنى عن وهب بن جرير وطريق عبيدالله بن سعيد وطريق سليمان بن معبد تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٠٠٩) وبرقم (٣٠٤١) وبرقم (٣٠٤٥) وبرقم (٣٠٧٩) وبرقم (٣٠٩١) وطريق محمد بن المثنى عن عبدالرحمن اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التفسير باب: قوله تعالى: ﴿نسائوكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم وقدموا لانفسكم﴾ برقم (٤٥٢٨)- وابو داود فى (سننه) فى النكاح باب: فى جامع النكاح برقم (٢١٦٣) انظر (التحفة) برقم (٣٠٢٢)-

کرے (سیدھا لٹا کر، پہلو پر لٹا کر، اکڑوں کر کے) لیکن مباشرت ایک ہی سوراخ (جو کھیتی کا محل ہے) میں ہوگی۔

فائدہ :......مختلف احادیث اور آیت مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مباشرت کا ایک محل اور جگہ ہے جس کو قرآنِ مجید نے کھیتی کے انتہائی جامع اور بلیغ لفظ سے تعبیر کیا ہے اور نکاح و مباشرت کے اصل مقصد کو بھی واضح کر دیا ہے کہ مباشرت سے مقصود اولاد کا حصول اور نسلِ انسانی کی افزائش ہے۔ کھیتی میں بیج، اس کو ضائع کرنے کے لیے نہیں ڈالا جاتا، اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حالت طہر یا حیض، کسی صورت میں بھی، محل کشت کو چھوڑ کر، محل فرث و پاخانہ کی جگہ میں نہیں آیا جا سکتا۔ کھیتی میں آنے کے لیے کوئی بھی جہت اور کیفیت اختیار کی جا سکتی ہے۔ لیکن جگہ ہر صورت میں ایک ہی رہے گی، جو بیج ڈالنے کا محل ہے اور مقصود حصول اولاد ہوگا۔

۲۰...... بَاب: تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

باب ۲۰: عورت کے لیے اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے رکنا ناجائز ہے

[3538] ۱۲۰۔(۱۴۳۶)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)).

[3538]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے خاوند کے بستر سے (بلا عذر و مجبوری) علیحدہ ہو کر رات گزارتی ہے تو فرشتے صبح ہونے تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔''

[3539] (...)وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: حَتَّى تَرْجِعَ.

[3539] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، جس میں (صبح ہونے تک کی بجائے) یہ الفاظ ہیں (حتی کہ وہ بستر کی طرف لوٹ آئے۔)

[3540] ۱۲۱۔(...)حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

[3538] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح باب: اذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها برقم (۵۱۹۴) انظر (التحفة) برقم (۱۲۸۹۷)۔

[3539] تقدم

[3540] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۵۵)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا)).

[3540] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس مرد کی بیوی، اسے اپنے بستر پر بلانے پر، اس کے پاس آنے سے انکار کر دیتی ہے، تو وہ ذات جو اوپر ہے، اس وقت تک اس سے ناراض رہتی ہے، جب تک شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا۔''

[3541] ۱۲۲۔(...) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)).

[3541] ۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کی دعوت دیتا ہے، اور وہ اس کے پاس نہیں آتی جس سے وہ ناراضی کی حالت میں رات بسر کرتا ہے، تو فرشتے صبح ہونے تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔''

فائدہ:...... بیوی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی خواہش کا احترام کرے اور اس کے طلب کرنے یا اس کی خواہش کے مطابق اس کے بستر پر حاضر ہو اور بلا کسی عذر و مجبوری، حاضری سے انکار نہ کرے، حالت حیض میں بھی تعلقات زن و شوہر سے بچتے ہوئے، باہمی میل جول اور محبت و پیار کے اظہار میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر جماع کا خطرہ ہو تو پھر خاوند کو احتراز کرنا چاہیے، اور اگر خاوند اس کی خاطر بلائے، تو عورت کو انکار کر دینا چاہیے، اگر وہ بلا شرعی عذر یا مجبوری (بیماری، لاغری وغیرہ) کے انکار کرتی ہیں، تو پھر وہ فرشتوں کی لعنت کی مستحق ٹھہرتی ہے۔

۲۱...... بَاب: تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ

باب ۲۱: عورت سے مباشرت کا راز ظاہر کرنا حرام ہے

[3542] ۱۱۲۳۔(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

[3541] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: اذا قال احدكم: آمين والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه برقم (۳۲۳۷) وفي النكاح برقم (۵۱۹۳) وابو داود في (سننه) في النكاح برقم (۲۱۴۱) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۰۴)۔

[3542] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في نقل الحديث برقم (۴۸۷۰) انظر (التحفة) برقم (۴۱۱۴)۔

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)).

[3542] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ کے ہاں وہ انسان بدترین درجہ میں ہوگا، جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس سے ہم بستری کرتی ہے پھر وہ اس کا راز فاش کردیتا ہے۔''

[3543] ۱۲۴۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)) وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ ((إِنَّ أَعْظَمَ)).

[3543] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں قیامت کے دن وہ انسان سب سے بڑا امانت میں خیانت کرنے والا ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو اس کے حوالہ کردیتی ہے۔ پھر وہ اس کے راز کو ظاہر کردیتا ہے۔'' ابن نمیر کی روایت میں، اعظم سے پہلے من نہیں ہے۔

فائدہ:...... میاں بیوی، ایک دوسرے سے ہم بستری لوگوں سے چھپ کر کرتے ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ ایک پوشیدہ کام ہے، جس کا اظہار درست نہیں ہے۔ اس لیے اگر میاں بیوی اس حرکت وعمل کا نقشہ دوسروں کے سامنے کھینچتے ہیں، تو یہ امانت میں خیانت اور مخفی راز کا افشاء کرنا ہے، جو انتہائی قبیح حرکت اور قابل مواخذہ عمل ہے۔

۲۲...... بَاب: حُكْمِ الْعَزْلِ

باب ۲۲: عزل کا حکم (انزال کے وقت بیوی کو الگ کرکے مادہ منویہ باہر خارج کرنا تاکہ حمل نہ ٹھہرے)

[3544] ۱۲۵۔(۱۴۳۸) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ

[3543] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۵۲۷)۔

[3544] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الرقيق برقم (۲۲۲۹) وفي العتق باب:←

أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ بَلْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((**لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ**)).

[3544] ۔ ابن محیریز سے روایت ہے کہ میں اور ابوصرمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو ابوصرمہ نے ان سے دریافت کیا۔ اے ابوسعید! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سنا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بنو مصطلق (غزوۂ مریسیع) میں شریک ہوئے تو ہم نے عرب کی معزز عورتوں کو قیدی بنا لیا، ہمیں عورتوں سے علیحدہ ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا یا عورتوں سے علیحدگی ہمارے لیے شاق گزر رہی تھی اور ہم ان کے فدیہ کے بھی خواہاں تھے، (جو حاملہ ہونے کی صورت میں انہیں فروخت کرنا ممکن نہ تھا) اس لیے ہم نے چاہا ان سے لطف اندوز ہوں اور عزل کریں، پھر ہم نے سوچا کہ ہم یہ کام رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ان سے پوچھے بغیر ہی کر لیں! تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، آپ نے فرمایا: ''اگر عزل نہ کرو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت تک جس جان کے پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا (عزل اس میں حائل نہیں ہو سکے گا۔)

فائدہ: ...... غزوہ بنو مصطلق جسے غزوہ مریسیع بھی کہا جاتا ہے، یہ چھ ہجری شعبان میں پیش آیا تو بنو مصطلق ایک قبیلہ ہے اور مریسیع ایک چشمہ ہے۔ کرائم کریمہ کی جمع ہے۔ شریف اور نفیس، عزوبة: بیویوں سے علیحدگی۔ سبایا: سبیہ کی جمع ہے، قیدی لونڈیاں۔

[3545] ۱۲۶۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

← من ملك من العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وسبى الذرية برقم (٢٥٤٢) وفي المغازى باب: غزوة بني المصطلق من خزاعة وهى غزوذة المريسيع برقم (٤١٣٨) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿هو الله الخالق البارئ المصور﴾ برقم (٧٤٠٩) وفي القدر باب: وكان امر الله قدرا مقدورا برقم (٦٦٠٣) وفي النكاح باب: العزل برقم (٥٢١٠) وابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما جاء في العزل برقم (٢١٧٢) انظر (التحفة) برقم (٤١١١)۔

[3545] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٥٢٩)۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنٰى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ ((كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

[3545] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جن کو پیدا کرنا ہے ان کو لکھا جا چکا ہے، (ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے۔)

[3546] ۱۲۷۔(. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ

تحفة المسلم اردو شرح

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((لَنَا وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ)).

[3546] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے جنگ میں عورتیں قید کرلیں، ہم ان سے عزل کرنا چاہتے تھے۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے ہمیں فرمایا: ''تم یہ کرنا چاہتے ہو؟ کیا واقعی تم یہ کرتے ہو؟ اور تم یہ کرنا چاہتے ہو؟ اور تم یہ کر کے رہو گے؟ جس روح نے قیامت تک پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

صحیح مسلم مترجم اردو

جلد چہارم

[3547] ۱۲۸۔(. . .)وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)).

[3547] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم عزل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔''

[3548] ۱۲۹۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا نَا شُعْبَةُ

[3546] تقدم تخريجه برقم (۳۵۲۹)۔
[3547] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۰۳)۔
[3548] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۰۳)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَزْلِ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)) وَفِي رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ.

[3548] ۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے، شعبہ کی انس بن سیرین کے واسطہ سے سند سے مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں لیکن ان کی روایت میں یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عزل کے بارے میں فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر تم یہ کام نہ کرو کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔'' حمل کا ٹھہرنا، نہ ٹھہرنا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ بہز کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا، معبد نے انس سے پوچھا، کیا تو نے یہ روایت ابو سعید سے سنی ہے؟ اس نے کہا، ہاں۔

[3549] ۱۳۰ ۔ (. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ)).

[3549] ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں ہے، اگر تم یہ کام نہ کرو، کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔'' امام محمد بن سیرین کہتے ہیں، آپ ﷺ کا یہ فرمانا: ''لا علیکم تم پر کوئی حرج نہیں۔'' نہی پر زیادہ دلالت کرتا ہے، یعنی کام نہ کرنا بہتر ہے۔

[3550] ۱۳۱ ۔ (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتّٰى رَدَّهُ إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ ((فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ هٰذَا زَجْرٌ.

[3549] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: العزل برقم (٦/ ١٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٤١١٣)۔

[3550] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٥٣٤)۔

[3550] ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے عزل کا ذکر چھڑا تو آپ نے پوچھا: ''یہ کیوں کرتے ہو؟'' صحابہ نے عرض کیا۔ انسان کی بیوی دودھ پلا رہی ہوتی ہے اور وہ اس سے مباشرت کرتا ہے، لیکن وہ اس کے حاملہ ہونے کو پسند نہیں کرتا (اس لیے عزل کرتا ہے) اور ایک انسان کی لونڈی ہوتی ہے، وہ اس سے مباشرت کرتا ہے اور اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہے، آپ نے فرمایا: ''تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ (حمل) تو تقدیر کی بات ہے۔'' ابن عون کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث حسن بصری کو سنائی، تو اس نے کہا، اللہ کی قسم! یہ تو گویا کہ سرزنش وتوبیخ ہے یعنی عزل پر ناراضی کا اظہار ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے عزل کرنے کی دو وجوہ ثابت ہوتی ہیں، اور یہ دونوں شخصی اور انفرادی ہیں اور کسی خاص مجبوری اور عذر کی بنا پر ہیں۔ (۱) آزاد عورت سے، انزال کے وقت اس لیے الگ ہو کر مادہ منویہ باہر خارج کرتا ہے کیونکہ وہ دودھ پلا رہی ہوتی ہے اور حمل ٹھہرنے کی صورت میں، دودھ پینے والے بچہ کی صحت کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ (۲) لونڈی سے عزل اس لیے کرنا چاہتا ہے تاکہ اولاد لونڈی اور غلام بننے سے محفوظ ہو جائے یا اس کی قیمت میں کمی واقع نہ ہو جائے یا ام ولد بن جانے کی صورت میں اس کو فروخت کرنا ممکن نہ رہے۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ عزل کیا جائے گا تو بچہ پیدا نہیں ہوگا، اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچہ پید اکرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے تو اس کو روکنے کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ ہو کر رہے گا، جیسا کہ آگے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں تصریح آ رہی ہے، کیونکہ ایک آدمی اس مقصد سے بیوی سے عزل کرتا ہے کہ بیوی کو حمل نہ ٹھہرے، تو اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت بچہ پیدا کرنے کی ہوگی تو ایسا ہوگا کہ وہ وقت پر عزل نہ کر سکے گا اور مادہ منویہ اندر ہی خارج ہو جائے گا یا عزل کرے گا لیکن مادہ کا کوئی جز پہلے ہی خارج ہو جائے گا اور اسے پتہ بھی نہ چل سکے گا، اس طرح انسانی تدبیر ناکام رہے گی اور اللہ کا فیصلہ نافذ ہو کر رہے گا۔ اس لیے ان احادیث کی روشنی میں ائمہ نے عزل کو مکروہ ہی قرار دیا ہے۔ خلفائے راشدین حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا یہی موقف تھا۔ کیونکہ اس میں درحقیقت غیر شعوری یا شعوری طور پر نسل انسانی کی افزائش کو کم کرنا ہے اور عورت کی لذت کو بھی منقطع کرنا ہے۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت اولاد پر برانگیختہ کیا ہے اور ایسی عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے، جو بچہ پیدا کرنے والی ہو، احناف، موالک اور شوافع کے نزدیک آزاد عورت کی اجازت اور رضا کے بغیر اس سے عزل نہیں ہوسکتا۔ اب بالفرض اگر عزل کی اجازت بھی ہو تو اس کی بنیاد پر ضبط ولادت کی تحریک اور منصوبہ بندی کا جواز کیسے نکل سکتا ہے جس کی بنیاد زمانہ جاہلیت کا گمراہانہ نقطہ نظر ہے کہ اگر انسانی نسل بڑھتی رہے گی، آبادی میں اضافہ ہوتا رہے گا تو تمام انسانوں کو روٹی نہ ملے گی۔ گویا جو ذات انسانوں کو پیدا کرتی ہے وہ رازق نہیں ہے۔ انسان خود اپنا رازق ہے، شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ شخصی اور انفرادی مصلحت کا تقاضا تو عزل ہوسکتا ہے، لیکن نوع انسانی کی مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ عزل نہ کیا جائے تاکہ ولادت زیادہ ہو اور نسل انسانی بڑھتی رہے۔

[3551] (. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ۔

[3551] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3552] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ اِلٰى قَوْلِهِ ((الْقَدَرُ)).

[3552] معبد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابوسعید سے دریافت کیا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[3553] ۱۳۲۔(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَنَا سُفْيَانُ وقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَّخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا)).

[3553] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا تذکرہ ہوا تو آپ نے پوچھا: ''تم یہ کام کیوں کرتے ہو؟'' اور آپ نے یہ نہیں فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی یہ حرکت نہ کرے۔'' ''کیونکہ جو جان بھی پیدا ہونی ہے، اللہ اس کو پیدا کر کے رہے گا۔''

[3554] ۱۳۳۔(. . .) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ((مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ))

[3551] تقدم تخريجه برقم (٣٥٣٤)۔
[3552] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٠٣)۔
[3553] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿هو الله الخالق البارئ المصور﴾ برقم (٧٤٠٩) تعليقا۔ وابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما جاء في العزل برقم (٢١٧٠) والترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء في كراهية العزل برقم (١١٣٨) انظر (التحفة) برقم (٤٢٨٠)۔
[3554] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩٨٧)۔

[3554]۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا، اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے، تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔''

[3555] (. . .) حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ.

[3555] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......مرد وعورت کا ہر تعلق، حمل کا باعث نہیں بنتا، یعنی مباشرت سے حمل کا ٹھہرنا ضروری نہیں ہے۔ انسان بیوی سے مقاربت کرتا رہتا ہے، لیکن بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان کا پورا یا سب مادہ، حمل کا باعث نہیں ہوتا۔ اس کا کوئی بھی جز اس کا باعث بن سکتا ہے بہرحال حمل کا قرار اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادہ پر موقوف ہے۔ انسان کی قدرت سے باہر ہے، اس لیے عزل انسان کے لیے کارگر نہیں ہو سکتا۔

[3556] ١٣٤ ـ(٤٣٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ ((اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ)) لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ ((قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا)).

[3556]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، میری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت گار بھی ہے اور ہمارے لیے پانی بھی فراہم کرتی ہے اور میں اس سے مباشرت کرتا ہوں اور یہ نہیں چاہتا کہ اسے حمل قرار پائے، (کیونکہ حمل اور وضع حمل کے نتیجہ میں وہ سب کام کاج نہیں کر سکے گی) تو آپ نے فرمایا: ''اگر تو چاہتا ہے تو عزل کر کے دیکھ لے، کیونکہ اس کے لیے جو مقدر ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا۔'' کچھ دن ٹھہرنے کے بعد وہ آدمی آیا اور کہنے لگا، باندی تو حاملہ ہوگئی ہے آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں بتا چکا ہوں، اس کو پیدا ہو کر رہے گا، جو اس کے لیے مقدر ہو چکا ہے۔''

[3555] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩٨٧)۔

[3556] اخرجه ابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما جاء في العزل برقم (٢١٧٣) انظر (التحفة) برقم (٢٧١٩)۔

مفردات الحدیث ❀ وَسَانِيَتُنَا ، السانية: وہ اونٹ جس سے پانی کھینچا جاتا ہے، چونکہ وہ کنویں سے پانی لاتی تھی اس لیے اس کو سانیہ کا نام دیا۔

[3557] ۱۳۵۔(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**إِنَّ ذٰلِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللّٰهُ**)) قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**أَنَا عَبْدُاللهِ وَرَسُولُهُ**)).

[3557]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا، کہ میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرنا چاہتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام اللہ کے ارادہ ومشیت میں حائل نہیں ہوسکتا۔'' (کچھ عرصہ کے بعد) وہ آدمی آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! جس لونڈی کا آپ ﷺ سے ذکر کیا تھا اسے حمل ٹھہر گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' یعنی میں جو کچھ کہتا ہوں وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے یقینی اور اٹل ہوتا ہے۔

[3558] (...) وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُوأَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ قَاصُّ أَهْلِ مَكَّةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ النَّوْفَلِيُّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[3558] امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3559] ۱۳۶۔(۱٤٤۰) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ زَادَ إِسْحٰقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهٰى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ.

[3557] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۹٦)۔

[3558] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۹٦)۔

[3559] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح باب: العزل برقم (۵۲۰۸) والترمذی فی جامعه فی النکاح باب: ما جاء فی العزل برقم (۱۱۳۷) وابن ماجه فی (سننه) فی النکاح باب: العزل برقم (۱۹۲۷) انظر (التحفة) برقم (۲٤٦۸)۔

[3559]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نزولِ قرآن کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے۔ اسحاق کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ سفیان نے کہا، اگر یہ قابل نہی کام ہوتا یا اس سے روکنے کی ضرورت ہوتی تو ہمیں قرآنِ مجید کے ذریعہ اس سے روک دیا جاتا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کام یا عمل عہد نبوی میں ہوتا رہا، اور اس سے قرآن وسنت میں روکا نہیں گیا تو یہ اس کے جواز کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر یہ کام ناجائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کو وحی جلی یا وحی خفی کے ذریعہ اس سے آگاہ کر دیا جاتا اور قرآن یا حدیث میں اس کی نہی آ جاتی۔

[3560] ۱۳۷۔(. . .) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[3560]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں عزل کرتے تھے۔

[3561] ۱۳۸۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا.

[3561]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے دور میں عزل کیا کرتے تھے، نبی اکرم ﷺ تک بات پہنچی تو آپ نے ہمیں (دوٹوک انداز میں، قطعیت کے ساتھ) منع نہیں فرمایا۔

۲۳...... بَاب: تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ

باب ۲۳: حاملہ قیدی عورت سے مباشرت ممنوع ہے

[3562] ۱۳۹۔(۱۴۴۱) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ ((لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا)) فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ)).

[3562]۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خیمہ کے دروازہ پر ایک ایسی عورت سے

[3560] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲٤۸۹)۔

[3561] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۸۲)۔

[3562] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی النكاح برقم (۲۱۵٦) انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۲٤)۔

گزرے، جس کا زمانہ ولادت بالکل قریب تھا۔ تو آپ نے فرمایا: ''شاید وہ شخص اس سے قربت کرنا چاہتا ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا، جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا ارادہ ہے کہ میں اس شخص پر ایسی لعنت بھیجوں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے۔ وہ اس کو کیسے وارث بنائے گا جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہے؟ وہ اس سے کیسے خدمت لے گا، جبکہ وہ اس کے لیے جائز نہیں ہے؟ مجح: قریب الولادت۔

[3563] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3563] امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ......حاملہ عورت سے مباشرت جائز نہیں ہے کیونکہ وضع حمل میں تاخیر کے باعث، بچہ کے بارے میں شبہ پیدا ہوسکتا ہے کہ بچہ اس مسلمان کا ہے جس کی لونڈی ہے کیونکہ حمل چھ ماہ بعد وضع ہوا ہے، اور مسلمان کا بن سکتا ہے یا یہ پہلے خاوند کا ہے اور اس نے اس کی کشت کو سیراب کیا ہے۔ اگر وہ کافر خاوند کا بچہ ہے، تو وہ اس کا وارث کیسے بن سکتا ہے۔ اور اگر وہ اس مسلمان مالک کا بچہ ہے تو پھر وہ اس کو غلام کیسے بنا سکتا ہے۔ اپنے بیٹے کو تو غلام نہیں بنا سکتا اس لیے اس خرابی اور فساد سے بچنے کے لیے شریعت نے یہ اصول مقرر کیا ہے کہ حاملہ عورت سے مباشرت نہیں ہو سکتی۔

۲۴...... بَاب: جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْئُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ

باب ۲۴: غیلہ یعنی دودھ پلانے والی عورت سے مجامعت جائز ہے اور عزل ناپسندیدہ ہے۔

[3564] ۱۴۰۔(۱۴۴۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُوالْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ**)) قَالَ مُسْلِم وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيٰى بِالدَّالِ .

[3564]۔ حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں دودھ پلانے والی عورت سے مباشرت کرنے سے منع کردوں حتی کہ مجھے یاد آیا

[3563] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۵۴۷)۔

[3564] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطب باب: في الغيل برقم (۳۸۸۲) والترمذي في (جامعه) في الطب باب: ما جاء في الغيلة برقم (۲۰۷۶) وبرقم (۲۰۷۷) والنسائي في الغيل برقم (۲۰۱۱) انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۸۶)۔

کہ رومی اور فارسی دودھ پلانے والی عورت سے مجامعت کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچتا۔'' امام مسلم فرماتے ہیں: میرے استاد خلف نے جذامہ اسدیہ، ذال منقوطہ کے ساتھ کہا لیکن صحیح بات دوسرے استاد یحییٰ کی ہے کہ یہ دال بلا نقطہ ہے۔

مفردات الحدیث ☆ غیلہ اور غیلہ: زیر اور زبر کے ساتھ۔ دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنے کو کہتے ہیں اور ابن السکیت کے نزدیک حاملہ عورت کے دودھ پلانے کو غیلہ کہتے ہیں۔

فائدہ: ...... حکماء کا خیال ہے: حاملہ عورت کے دودھ میں بیماری پیدا ہو جاتی ہے، اور یہ دودھ پینے والا بچہ لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے، اس لیے عرب اس دودھ سے احتراز کرتے تھے۔ لیکن دودھ میں بیماری اور تبدیلی کا پیدا ہونا قطعی اور یقینی نہیں ہے، بعض دفعہ یہ نقصان کا باعث بنتا ہے خاص کر جبکہ بچہ چھوٹا ہو، اس لیے آپ نے جب فارسیوں اور رومیوں کے بارے میں یہ معلوم کر لیا۔ انہیں غیلہ سے نقصان نہیں پہنچتا تو آپ ﷺ نے عربوں کے بارے میں بھی یہی فیصلہ کیا کہ انہیں اس کام سے منع نہ کیا جائے۔ اگر کوئی احتراز کر لے، تو یہ بہتر ہے۔ (حجۃ اللہ، ج:۲، ص:۱۳۵)

[3565] ۱۴۱-(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَانَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُوالْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا)) ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ)) زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِءِ وَهِيَ ((وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ)).

[3565] ۔حضرت عکاشہ کی ہمشیرہ حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر تھی اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نے ارادہ کر لیا کہ میں غیلہ سے روک دوں، تو میں نے روم اور فارس کے بارے میں غور کیا، وہ اپنے دودھ پیتے بچوں کی ماں سے تعلقات قائم کرتے ہیں اور یہ کام ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں پہنچاتا۔'' پھر صحابہ کرام نے آپ سے عزل کے بارے میں پوچھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پوشیدہ طور پر زندہ کو دفن کرنا ہے۔'' عبید اللہ نے اپنی روایت میں اپنے استاد مقرء سے یہ اضافہ کیا، یہ فعل اس آیت کا مصداق ہے: ''جب زندہ دفن کی گئی سے سوال کیا جائے گا۔'' (التکویر: ۸)

فائدہ: ...... نطفہ چونکہ اولاد کا سبب اور باعث بنتا ہے، اس لیے اس کو ضائع کرنا سعی لا حاصل کرنا، اپنے طور پر تخم اور بیج کو ضائع کرنا ہے اور اس طرح یہ گویا اپنی نیت اور ارادے کے اعتبار سے پوشیدہ طور پر اولاد کو ضائع کرنا ہے،

[3565] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۵۴۹)۔

لیکن یہ حدیث دوسری حدیث کے منافی نہیں ہے، جس میں آپ نے یہود کے عزل کو موؤدہ صغریٰ قرار دینے کی تکذیب کی ہے۔ کیونکہ یہودیوں کا تصور یہ تھا کہ عزل کی صورت میں حمل کا قرار ممکن نہیں ہے۔ اس سے بچہ پیدا ہی نہیں ہوسکتا اور یہ بات قطعاً غلط ہے، جس بچے کے پیدا ہونے کا اللہ تعالیٰ فیصلہ کر چکا ہے وہ عزل کے باوجود پیدا ہو کر رہتا ہے۔

[3566] ١٤٢ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((**الْغِيَالِ**)).

[3566]۔حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آگے عزل اور غیلہ کے بارے میں مذکورہ بالا سعید بن ابی ایوب کی حدیث کی طرح بیان کیا اور غیلہ کی بجائے غیال کہا۔

[3567] ١٤٣ـ(١٤٤٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ**)) فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَآرًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ**)) وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ ((**إِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذٰلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ**)).

[3567]۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''یہ حرکت تم کیوں کرتے ہو؟'' تو اس آدمی نے جواب دیا، میں اس کے بچے یا اولاد کے بارے میں ڈرتا ہوں (کہ حمل قرار پکڑنے سے دودھ پینے والے بچے کو نقصان پہنچے گا۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ نقصان دہ ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کو نقصان پہنچاتا۔''

نمیر نے اپنی روایت میں بیان کیا: ''اگر یہ بات ہے تو عزل نہ کر، کیونکہ اس فعل سے فارس اور روم والوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔''

[3566] تقدم تخریجه برقم (٣٥٤٩)۔

[3567] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩٣)۔

حدیث نمبر 3568 سے 3651 تک

۱۸......كِتَابُ الرِّضَاعِ

۱۸. دودھ پلانا

۱...... بَاب: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

باب ۱: رضاعت سے ولادت کی طرح رشتے حرام ہوجاتے ہیں

[3568] ۱ـ(۱٤٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أُرَاهُ فُلَانًا)) لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ)).

[3568]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے میں نے ایک آدمی کی آواز سنی، وہ حضرت حفصہ کے گھر آنے کی اجازت طلب کررہا ہے، تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! یہ آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کررہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے، یہ فلاں ہے یعنی حضرت حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔'' تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! اگر فلاں زندہ

[3568] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الشهادات والانساب والرضاع المستفيض والموت القديم برقم (٢٦٤٦) وفی الخمر باب: ما جاء فی بيوت الزواج النبی ﷺ وما نسب من البيوت اليهن برقم (٣١٠٥) وفی النكاح باب: ﴿وامهاتكم اللاتی ارضعنكم﴾ برقم (٥٠٩٩) والنسائی فی (المجتبى) فی النكاح باب: لبن الفحل برقم (٦/ ١٠٢ـ١٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٠٠)

ہوتا، جو میرا رضاعی چچا تھا، وہ میرے پاس آ سکتا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت (نسب وخون) سے حرام ہوتے ہیں۔''

[3569] ٢-(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ وحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

[3569]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جو ولادت سے حرام ہو جاتا ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتا ہے۔''

[3570] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

[3570] امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث رضاع اور رضاعت: را کے زبر اور زیر دونوں طرح سے ہے اہل تہامہ کے نزدیک سمع سے ہے اور اہل نجد کے نزدیک (ضرب) سے، رضع الصبی کا معنی ہوگا: بچے نے عورت کا پستان چوسا۔

فائدہ:......عورت کے پستان کے دودھ کا مدت رضاعت کے دوران بچہ کے پیٹ میں پہنچنا، خواہ بچہ خود چوسے یا اس کے حلق میں دودھ ڈالا جائے یا ناک کے ذریعہ، اس کے پیٹ میں داخل کر دیا جائے۔ ان تینوں صورتوں میں رضاعت ثابت ہوگی۔ ماں کے علاوہ جو عورت دودھ مدت رضاعت میں پلاتی ہے، وہ چونکہ بچے کی نشوونما اپنے دودھ سے کرتی ہے اور اس کے گوشت، ہڈیوں اور خون میں اس کے دودھ کا دخل ہوتا ہے اور وہ اس کے پالنے پوسنے اور پرورش و پرداخت میں ماں کی طرح پیار ومحبت سے تمام تکالیف اور مصائب برداشت کرتی ہے۔ اس لیے وہ بھی ماں کے حکم میں ہوتی ہے اور اس کی اولاد بچے کے بہن بھائی بن جاتے ہیں اور اس کا خاوند اور اس کے عزیز و اقارب اس کے ماں، باپ کے رشتہ داروں کے قائم مقام ہو جاتے ہیں اور رضاعت کا حکم نسب وخون والا ہو جاتا ہے۔ اس لیے امت کے نزدیک بالاتفاق، رضاعی ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، اور چچا، ماموں، رضاعی بیٹے کی بیوی، اور رضاعی باپ کی بیوی، محرمات میں شمار ہوں گے، اگرچہ رضاعی بیٹے کی بیوی

[3569] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: ما يحرم من الرضاع برقم (٦/ ٩٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٠٢)

[3570] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٥٥٤)

اور رضاعی باپ کی بیوی میں رضاعت ومصاہرت دونوں کا دخل ہے یعنی اس کے رضاعی بیٹے کی بیوی ہے یا رضاعی باپ کی بیوی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ نسب اور صہر سے حرام ہونے والے تمام اصول اور فروع، رضاعت سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔

٢...... بَابُ تَحْرِيمِ الرَّضَاعَةِ مِنْ مَاءِ الْفَحْلِ

باب ٢: حرمت رضاعت میں نر (شوہر) کے نطفہ کا دخل ہے

[3571] ٣-(١٤٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ.

[3571]۔حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ابوالقعیس کا بھائی افلح آیا اور اس نے ان سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، وہ عائشہ کا رضاعی چچا تھا اور پردے کے احکام نازل ہو چکے تھے، اس لیے حضرت عائشہ نے اس کو اجازت دینے سے انکار کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہیں اپنے اس کام (عمل) کی خبر دی، تو آپ نے مجھے انہیں اجازت دینے کا حکم دیا۔

فائدہ:...... ابوالقعیس کا بھائی افلح جس کو بعض روایات میں ابوالجعد کہا گیا ہے اور بعض میں ابن القعیس ایک آدمی ہے جو حضرت عائشہ کا رضاعی چچا ہے، لیکن اس کو ابوالقعیس قرار دینا راوی کا وہم ہے۔

اور حدیث نمبر ا میں جس رضاعی چچا کو فوت شدہ قرار دیا گیا ہے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رضاعی بھائی تھا اور یہ افلح ان کے رضاعی باپ ابوالقعیس کا بھائی تھا، اور حضرت عائشہ نے دونوں کا حکم الگ الگ سمجھا، اس لیے اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حرمت رضاعت کا تعلق صرف مرضعہ (دودھ پلانے والی) سے نہیں ہے بلکہ اس کے خاوند کے اصول اور فروع سے بھی ہے۔ کیونکہ رضاعت میں خاوند کا بھی اثر اور عمل ودخل ہے اور یہ مسئلہ اب سب کے درمیان اتفاقی ہے۔ اگرچہ بعض صحابہ، تابعین اور بعض فقہاء خاوند کا دودھ میں دخل تسلیم نہیں کرتے تھے۔

[3571] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح باب: لبن الفحل برقم (٥١٠٣)۔ والنسائی فی (المجتبیٰ) فی النکاح باب: لبن الفحل برقم (٦/ ١٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٩٧)۔

[3572] ٤-(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ((تَرِبَتْ يَدَاكِ أَوْ يَمِينُكِ)).

[3572]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرا رضاعی چچا، افلح بن ابی قعیس آیا۔ آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی، اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ میں نے کہا، مجھے تو بس عورت نے دودھ پلایا ہے۔ مرد نے تو دودھ نہیں پلایا، آپ نے فرمایا: ''تیرے دونوں ہاتھ یا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (دودھ میں خاوند کی تاثیر ہے۔)''

فائدہ:......اس حدیث افلح کو ابوقعیس کا بیٹا بتایا گیا ہے، یہ راوی کا وہم ہے، ان ابوالقعیس، افلح کا بھائی ہے جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے اور پیچھے بھی گزر چکا ہے۔

[3573] ٥-(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ انَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لِأَفْلَحَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَائَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ائْذَنِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ.

[3573]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ابوالقعیس کا بھائی افلح پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد آیا اور ان سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، اور ابوالقعیس حضرت عائشہ کا رضاعی باپ تھا حضرت عائشہ نے جواب دیا، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک افلح کو اجازت نہیں دوں گی، جب تک رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ کرلوں، کیونکہ مجھے ابوالقعیس نے تو دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے دودھ تو اس کی بیوی نے پلایا ہے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ابوالقعیس کا بھائی

[3572] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی النکاح باب: لبن الفحل برقم (٦/ ١٠٣)۔ وابن ماجه فی (سننه) فی باب: لبن الفحل برقم (١٩٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٤٣)۔

[3573] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٣٧)۔

افلح میرے پاس آنے کی اجازت طلب کرنے آیا تھا، میں نے آپ سے پوچھے بغیر اس کو اجازت دینا اچھا نہیں سمجھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آنے کی اجازت دے دو۔'' عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں اس بنا پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں، جن رشتوں کو نسب وولادت سے حرام قرار دیتے ہو، ان رشتوں کو رضاعت سے بھی حرام قرار دو۔''

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ ''رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔'' لیکن مؤطا امام مالک میں ان کا یہ طرز عمل بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں اور بھتیجیوں نے جن بچیوں کو دودھ پلایا تھا، حضرت عائشہ ان کو تو اپنے پاس آنے کی اجازت دیتی تھیں، لیکن ان کے بھائیوں کی بیویوں نے جن کو دودھ پلایا تھا، وہ ان کے پاس نہیں آ سکتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے وہ رضاعت میں مرد کی تاثیر کی قائل نہ تھیں۔ اس کا جواب حافظ ابن عبدالبر نے یہ دیا ہے۔ اپنے محارم کو اپنے پاس آنے کی اجازت دینا ضروری نہیں ہے۔ عورت کو اختیار ہے اگر وہ کسی کو اجازت نہ دینا چاہے تو اجازت نہ دے۔ اور علامہ باجی نے اس کے دو جواب دیئے ہیں:

۱...... یہ قول ان کی اپنی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ روایت کے منافی ہے (بلکہ اپنے بیان کردہ اصول کے بھی منافی ہے) اس لیے یہ راوی کا وہم ہے۔

۲...... بہنوں اور بھتیجیوں کی اولاد کو تو ہر صورت میں آنے کی اجازت دیتی تھیں، لیکن بھائیوں کی بیویوں کی صرف اس اولاد کو اجازت دیتی تھیں، جو ان کے بھائیوں کے نکاح میں آنے کے بعد کی ہے، جن بچوں کو انہوں نے ان سے شادی سے پہلے دودھ پلایا تھا یا بڑی عمر کے ہونے کی صورت میں دودھ پلایا تھا، ان کو اجازت نہیں دیتی تھیں، حالانکہ وہ رضاعت کبیر کی قائل ہیں، اور حضرت شاہ ولی اللہ کا خیال ہے یہ حضرت عائشہ محض تورع اور احتیاط کے طور پر کرتی تھیں، جیسا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے ابن زمعہ سے پردہ کا حکم دیا تھا۔

[3574] ٦ ـ (. . . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ ((فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ)) وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ رضي الله عنها.

[3574] ۔ یہی حدیث امام صاحب، زہری کی مذکورہ اسناد سے بیان کرتے ہیں کہ ابوالقعیس کا بھائی افلح، ان کے ہاں اجازت طلب کرنے کے لیے آیا۔ اور اس میں یہ ہے: ''یہ تیرا چچا ہے، تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔'' اور ابوالقعیس اس عورت کا خاوند تھا جس نے حضرت عائشہ کو دودھ پلایا تھا۔

[3574] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٥٩)۔

[3575] ٧-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا أَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ))** قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ.

[3575] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرا رضاعی چچا میرے پاس آنے کی اجازت طلب کرنے آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر اس کو اجازت دینے سے انکار کردیا، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا۔ میرا رضاعی چچا میرے پاس آنے کی اجازت طلب کرتا تھا، میں نے اس کو اجازت دینے سے انکار کردیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا چچا ہے، وہ تیرے پاس آ سکتا ہے۔'' میں نے کہا، مجھے دودھ تو عورت نے پلایا ہے، مرد نے تو دودھ نہیں پلایا ہے، آپ نے فرمایا: ''وہ تیرا چچا ہے، تیرے پاس آ سکتا ہے۔''

فوائد:...... ❶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے، اگر مسئلہ کے بارے میں علم نہ ہو یا شک ہو، تو اس پر اہل علم سے پوچھے بغیر عمل نہیں کرنا چاہیے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیے بغیر افلح کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔ ❷ عورت کو غیر محرم سے پردہ کرنا چاہیے اور خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ ❸ محرم کو بھی اجازت لے کر آنا چاہیے۔ ❹ اگر سائل مفتی کے سامنے اپنے طور پر کوئی ترجیح یا تعلیل بیان کرے، جو درست نہ ہو تو اس کو مناسب تنبیہ کرنی چاہیے۔ جیسا کہ آپ حضرت عائشہ کی تعلیل، مجھے مرد نے تو دودھ نہیں پلایا نیز انکار وزجر کے طور پر فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔''

[3576] (. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[3576] امام صاحب ایک اور استاد سے ہشام کی مذکورہ سند سے بیان کرتے ہیں کہ ابوالقعیس کے بھائی نے مجھ سے اجازت طلب کی، آگے مذکورہ روایت ہے۔

[3575] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الرضاع باب: ما جاء في لبن الفحل برقم (١١٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨٢)۔

[3576] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٦٩)۔

[3577] (. . .) وحدثنا يحيى بن يحيى قال أنا أبو معاوية عن هشام بهذا الإسناد نحوه غير أنه قال استأذن عليها أبو القعيس.

[3577] امام صاحب ایک اور استاد سے ہشام ہی کی سند سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ ہے کہ ان سے ابوالقعیس نے اجازت طلب کی۔ اس کو ابوالقعیس قرار دینا راوی کا وہم ہے کیونکہ وہ تو رضاعی باپ ہے نہ کہ چچا۔

[3578] ٨۔(. . .) عن عائشة أخبرته قالت استأذن علي عمي من الرضاعة أبو الجعد فرددته قال لي هشام إنما هو أبو القعيس فلما جاء النبي ﷺ أخبرته بذلك قال ((**فهلا أذنت له تربت يمينك أو يدك**)).

[3578]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے میرے رضاعی چچا نے ملنے کی اجازت طلب کی جو ابوالجعد تھا، میں نے اس کو واپس لوٹا دیا۔ ہشام نے بتایا وہ ابوالقعیس تھا، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ بتایا، آپ نے فرمایا: ''تو نے اسے اجازت کیوں نہ دی؟ تیرا دایاں ہاتھ یا (صرف) ہاتھ خاک آلود ہو۔''

[3579] ٩۔(. . .) حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث ح قال وحدثنا محمد بن رمح أنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن عراك عن عروة

عن عائشة أنها أخبرته أن عمها من الرضاعة يسمى أفلح استأذن عليها فحجبته فأخبرت رسول الله ﷺ فقال ((**لها لا تحتجبي منه فإنه يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب**)).

[3579]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے افلح نامی رضاعی چچا نے مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کی، میں نے اس سے پردہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے انہیں فرمایا: ''اس سے پردہ نہ کرو، کیونکہ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔''

[3577] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢٢٤)۔

[3578] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: لبن الفحل برقم (٦/ ١٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٧٥)۔

[3579] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: الشهادة على الانساب والرضاع المستفيض والموت القديم برقم (٢٦٤٤) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: ما يحرم من الرضاع برقم (٦/ ٩٩) وفي باب: لبن الفحل برقم (٦/ ١٠٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٦٩)۔

[3580] ١٠-(. . .) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِنِّي عَمُّكِ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((لِيَدْخُلْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ)).

[3580]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے افلح بن قعیس نے ملنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اجازت نہ دی، اس نے پیغام دیا، میں تیرا چچا ہوں، میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا ہے میں نے اجازت دینے سے (پھر بھی) انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ بتایا آپ نے فرمایا: ''وہ تیرے پاس آ سکتا ہے، کیونکہ وہ تیرا چچا ہے۔''

٣...... بَابُ تَحْرِيمِ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

باب ٣: رضاعی بھائی کی بیٹی حرام ہے

[3581] ١١-(١٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا نَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ ((وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ)) قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)).

[3581]۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے آپ قریش سے انتخاب کرتے ہیں اور ہمیں (بنو ہاشم کو) نظر انداز کر دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تمہارے ہاں کوئی رشتہ ہے؟'' میں نے عرض کیا۔ جی ہاں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔''

[3580] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٥٦٤)۔

[3581] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: تحريم بنت الاخ من الرضاعة برقم (٦/ ٩٩، ٦/ ١٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٠١٧١)

مفردات الحدیث ٭ تَنَوَّقُ: اصل میں تتنوق ہے جو نیقہ سے ماخوذ ہے۔اعلیٰ اور عمدہ کو کہتے ہیں یہاں انتخاب کرنا پسند کرنا ہے۔

فائدہ:...... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور آپ سے عمر میں دو، چار سال بڑے تھے۔ اور انہیں ابولہب کی لونڈی نے دودھ پلایا تھا اور اس لونڈی ثویبہ نامی نے آپ کو بھی بعد میں دودھ پلایا تھا، ابولہب نے ثویبہ کو اس وقت آزاد کیا تھا جب آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا چکے تھے۔ (طبقات ابن سعد، ج:۱،ص: ۱۰۸) اور حضرت حمزہ کی اس بیٹی کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ مشہور نام عمارہ ہے جو مکہ میں اپنی والدہ کے پاس تھی اور عمرۃ القضا سے واپسی پر آپ کے ساتھ مدینہ آ گئی تھی اور آپ نے اسے حضرت جعفر کی حضانت میں دے دیا تھا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی صاحب علم وفضل کو اپنے خاندان اور قبیلہ کی بچی کے نکاح کی پیشکش کی جا سکتی ہے اور اس سلسلہ میں دوسری روایت کی روشنی میں اس کے حسن وجمال کا تذکرہ بھی کیا جا سکتا ہے، کیونکہ حسن وجمال بھی باعث کشش ہے۔

[3582] (. . .) وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيبَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3582] امام صاحب اپنے چار مختلف اساتذہ سے، اعمش کی مذکورہ سند سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[3583] ۱۲-(۱۴۴۷) وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ ((إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ)).

[3583]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کر لیں، تو آپ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور رضاعت سے وہ رشتہ حرام ہو جاتا ہے جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے۔''

[3582] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٥٦٦)۔

[3583] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: الشهادة على الانساب والرضاع المستفيض والموت القديم برقم (٢٦٤٥) وفي النكاح باب: ﴿وامهاتكم اللاتي ارضعنكم﴾ ويحرم من الرضاع ما يحرم من النسب برقم (٥١٠٠) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: تحريم بنت الاخ من الرضاع برقم (٦/ ١٠٠)۔ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب برقم (١٩٣٨) انظر (التحفة) برقم (٥٣٧٨)۔

[3584] ۱۳-(. . .) وحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ كِلَاهُمَا

عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هَمَّامٍ سَوَاءً غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ((ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)) وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ.

[3584]-امام صاحب اپنے تین مختلف اساتذہ کی سند سے ہمام کی مذکورہ سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں مگر شعبہ کی حدیث آپ کے اس قول پر ختم ہوگئی ہے ''وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔'' اور سعید کی روایت میں ہے ''واقعہ یہ ہے رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔'' (ہمام کی روایت میں نسب کی جگہ رحم کا لفظ ہے) اور بشر بن عمر کی روایت میں قتادہ نے سماع کی تصریح کی ہے۔ قتادہ مدلس راوی ہے اس لیے اس کا عنعنہ معتبر نہیں ہے۔

[3585] ۱۴-(۱۴۴۸) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَقُولُ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ ((إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)).

[3585]-حضرت ام سلمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کرنے سے کیوں گریز کرتے ہیں؟ یا آپ سے عرض کیا گیا، آپ حمزہ بن عبدالمطلب کی بیٹی کو نکاح کا پیغام کیوں نہیں دیتے؟ آپ نے فرمایا: ''حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے۔''

فائدہ: ......معلوم ہوتا ہے، حمزہ کی بیٹی سے نکاح کا سوال کرنے والوں کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ حضرت حمزہ صرف چچا ہی نہیں رضاعی بھائی بھی ہیں یا یہ مسئلہ عام نہیں ہوا تھا کہ حقیقی بھتیجی کی طرح رضاعی بھائی کی بیٹی سے بھی نکاح حرام ہے۔

[3584] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٥٦٨)۔

[3585] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٨١٤٨)

٤...... بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَأُخْتِ الْمَرْأَةِ

باب ٤: ربیبہ (بیوی کی بچی) اور بیوی کی بہن سے نکاح نہیں ہوسکتا

[3586] ١٥ ـ(١٤٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ ((أَفْعَلُ مَاذَا)) قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ ((فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي)) قُلْتُ فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ((بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ)).

[3586] ـ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا، کیا آپ میری بہن، ابوسفیان کی بیٹی سے رغبت نہیں رکھتے؟ آپ نے پوچھا: ''میں کیا کروں؟'' میں نے کہا، آپ اس سے نکاح کرلیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تو اس کو پسند کرتی ہے؟'' میں نے کہا، میں اکیلی ہی تو آپ کی بیوی نہیں ہوں، اور آپ کی رفاقت کی خیر میں مجھے اپنی بہن کی شراکت بہت محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تیری موجودگی میں وہ میرے لیے جائز نہیں ہے۔'' میں نے کہا، مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی دُرّہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، آپ نے پوچھا: ''ام سلمہ کی بیٹی۔'' میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے

[3586] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النكاح باب: ﴿وامهاتكم اللاتی ارضعنكم﴾ ويحرم من الرضاع ما يحرم من النسب برقم (٥١٠١) وفی باب: ﴿وربائبكم اللاتی فی حجوركم من نسائكم اللاتی دخلتم بهن﴾ برقم (٥١٠٦) وفی باب: ﴿وان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف﴾ برقم (٥١٠٦) وفی باب: عرض الانسان ابنته او اخته علی اهل الخير برقم (٥١٢٣) وفی النفقات باب: المراضع فی المواليات وغيرهن برقم (٥٣٧٢) والنسائی فی (المجتبی) فی النكاح باب: تحريم الربيبة التی فی حجرة برقم (٦/ ٩٤) وفی باب: تحريم الجمع بين الام والبنت برقم (٦/ ٩٥) وفی تحريم الجمع بين الاختين برقم (٦/ ٩٦) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب برقم (١٩٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٧٥)

فرمایا: ''اگر وہ میری گود میں پروردہ نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، اس لیے مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی پیشکش نہ کیا کرو۔''

[3587] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ كِلَاهُمَا

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً.

[3587] یہی روایت مصنف اپنے دو اور اساتذہ سے ہشام بن عروہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا چونکہ آپ کی اکیلی بیوی نہیں تھیں، آپ کی اور بیویاں بھی تھیں، اس لیے انہوں نے چاہا، جب میرے ساتھ اور بیویاں موجود ہیں کہ میں ان کو گوارا کر رہی ہوں تو اپنی بہن کو اس شرف و منزلت میں شریک کیوں نہ کر لوں، کیونکہ انہیں یہ پتہ نہیں تھا کہ بیک وقت دو بہنیں نکاح میں نہیں آسکتیں یا وہ سمجھتی تھیں جس طرح آپ چار سے زائد شادی کر سکتے ہیں، اسی طرح دو بہنوں سے بیک وقت نکاح بھی کر سکتے ہیں اور ان کی اس بہن کا نام جیسا کہ آگے آ رہا ہے عزہ تھا۔ اگرچہ بعض نے اس کا نام حمنہ اور دُرّہ بھی بیان کیا ہے، لیکن مسلم کی روایت کو ترجیح حاصل ہے۔ (۲) حضرت ابوسلمہ کی بیٹی کا صحیح نام دُرّہ ہی ہے۔ اس کو ذرّہ یا حمنہ کا نام دینا درست نہیں ہے۔ اس طرح اس کو زینب جس کا پہلا نام بَرّہ تھا، قرار دینا بھی درست نہیں ہے۔ (۳) ربیبہ سے مراد بیوی کی پہلے خاوند سے بیٹی ہے، جس کی دوسرا خاوند نگہداشت اور سرپرستی کرتا ہے۔ اگرچہ وہ اس کی تربیت و کفالت میں نہ ہو۔ اور گود کی قید اغلبی ہے یعنی عام طور پر ایسے ہوتا ہے یہ شرط اور احتراز کے لیے نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ربا کے ساتھ اضعافا مضاعفہ کی قید ہے، جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔

[3588] ۱۶۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ)) فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِي)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ((بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ)) قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّهَا لَمْ

[3587] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۵۷۱)۔

[3588] تقدم تخريجه برقم (۳۵۷۱)۔

تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ)).

[3588] ۔حضرت زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ میری ہمشیرہ عزہ سے نکاح کر لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تو اس کو پسند کرتی ہے؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں، اور مجھے یہ بات انتہائی پسند ہے کہ آپ کی زوجیت کے شرف و بھلائی میں، میری بہن شریک ہو جائے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے نکاح تو میرے لیے روا نہیں ہے۔'' تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی دُرّہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، آپ نے پوچھا: ''ابوسلمہ کی بیٹی؟'' میں نے عرض کی، جی ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ میری سرپرستی میں پرورش نہ پائے ہوتی۔ تو پھر بھی میرے لیے جائز نہ تھی۔ کیونکہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیوی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، اس لیے مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔''

[3589] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.

[3589] امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے یزید بن ابی حبیب کے واسطہ سے زہری کی سند سے بیان کرتے ہیں۔ لیکن کسی نے یزید بن ابی حبیب کے سوا عزہ کا نام نہیں لیا۔

۵...... بَابٌ فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ

باب ۵: ایک دو دفعہ پستان چوسنا

[3590] ۱۷۔(۱٤٥٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

[3589] تقدم تخريجه برقم (۳٥٧١)۔

[3590] اخرجه ابو داود في (سننه) في النكاح باب: هل يحرم ما دون خمس رضعات برقم (۲۰٦۳)←

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ)).

[3590] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''

مفردات الحدیث ☼ مصة(ن۔س) ایک بار پستان چوسنا۔

[3591] ۱۸۔(۱۴۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرٰى فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولٰى أَنَّهَا أَرْضَعَتْ امْرَأَتِي الْحُدْثٰى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)) قَالَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ۔

[3591] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور الفاظ یحییٰ کے ہیں، حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ میرے گھر میں تھے، اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میری ایک بیوی تھی، اس کی موجودگی میں، میں نے ایک اور عورت سے شادی کر لی، میری پہلی بیوی کا دعویٰ ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو دودھ پلایا ہے، ایک یا دو مرتبہ، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو چسکیوں سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

[3592] ۱۹۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ح وثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَانَا

← والترمذی فی (جامعه) فی الرضاع باب: ما جاء لا تحرم المصة والمصتان برقم (۱۱۵۰) والنسائی فی (المجتبی) فی النكاح باب: القدر الذی يحرم من الرضاعة برقم (۶/ ۱۰۱) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: لا تحرم المصة ولا المصتان برقم (۱۹۴۱) انظر (التحفة) برقم (۱۶۱۷۹)۔

[3591] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی النكاح باب: القدر الذی يحرم من الرضاعة برقم (۶/ ۱۰۰۔۱۰۱)۔ وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: لا تحرم المصة ولا المصتان برقم (۱۹۴۰) انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۵۱)۔

[3592] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۳۵۷۶)۔

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی أَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِی مَرْیَمَ أَبِی الْخَلِیلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِی عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ ((لَا)).

[3592]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! کیا ایک دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔''

[3593] ۲۰۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ أَبِی عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِی الْخَلِیلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّةُ أَوِ الْمَصَّتَانِ)).

[3593]۔حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دو دفعہ رضعة یا ایک دو دفعہ مصة سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

مفردات الحدیث ✲ رضعۃ اور مصۃ یا املاجۃ کا معنی ایک دفعہ چوسنا ہے۔

[3594] ۲۱۔(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ جَمِیعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحٰقُ فَقَالَ كَرِوَایَةِ ابْنِ بِشْرٍ ((أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا))ابْنُ أَبِی شَیْبَةَ فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ۔

[3594]۔یہی روایت مصنف اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔اسحاق نے رضعتان اور مصتان کہا اور ابن ابی شیبہ نے رضعتان ومصتان کہا (معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔)

[3595] ۲۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِی الْخَلِیلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)).

[3593] تقدم تخریجه برقم (۳۵۷٦)۔

[3594] تقدم تخریجه برقم (۳۵۷٦)۔

[3595] تقدم تخریجه برقم (۳۵۷٦)۔

[3595]۔حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دفعہ اور دو دفعہ دودھ چوسانا حرام قرار نہیں دیتا۔

[3596] ۲۳۔(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَأَلَ رَجُلُ النَّبِيَّ ﷺ أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ ((لَا)).

[3596]۔حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کیا ایک دفعہ چوسنا حرام قرار دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔''

فوائد:...... ❶ حدیث میں رضاعت کے لیے تین لفظ استعمال ہوئے۔ مصة: اس کا معنی ہوتا ہے، پستان چوسنا۔ بچہ جب ایک دفعہ عورت کا دودھ چوس لیتا ہے، چاہے وہ ایک قطرہ ہی ہو، تو یہ مصہ کہلاتا ہے۔ املاجۃ: اس کا معنی ہوتا ہے، عورت کا بچے کے منہ میں اپنا پستان ڈال دینا، جب عورت نے پستان بچہ کے منہ میں ڈال دیا، پھر بچہ نے نکال دیا، تو یہ املاجہ ہوگا۔ مرضعۃ: اس کا معنی علامہ شیرازی نے مہذب میں اور ابن قدامہ نے المغنی میں اور حافظ ابن قیم نے زاد المعاد، ج:۵،ص:۵۱۱ مکتبہ الفرقان میں یہ بیان کیا ہے کہ بچہ جب عورت کا پستان منہ میں ڈال کر پینا شروع کردے اور سیر ہو کر اپنی مرضی سے بلا کسی سبب اور وجہ کے چھوڑ دے، تو یہ ایک مرضعہ ہوگا، اگر سانس لینے کے لیے یا کسی چیز کو دیکھ کر اس میں دلچسپی لیتے ہوئے چھوڑا اور پھر فوراً دوبارہ پینا شروع کردیا یا ایک پستان کو چھوڑ کر فوراً دوسرا شروع کردیا تو یہ ایک ہی رضعہ ہوگا، جس طرح انسان کھانا کھاتا ہے درمیان میں پانی بھی پی لیتا ہے۔ ایک کھانا چھوڑ کر دوسری قسم کا کھانا، کھانا شروع کردیتا ہے، تو یہ ایک دفعہ کھانا (اکلۃ) ہی تصور ہوتا ہے۔ ❷ مقدار رضاعت میں ائمہ کا اختلاف ہے، مشہور اقوال اور مسالک تین ہیں: (۱) رضاعت کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں حرمت ثابت ہوگی، ایک گھونٹ جس سے روزہ افطار ہو جاتا ہے، وہ باعث حرمت ہے، امام ابوحنیفہ، امام مالک کا یہی موقف ہے۔ امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، بلکہ امام لیث بن سعد نے اس کو اجماعی مسئلہ قرار دیا ہے۔ زاد المعاد، ج:۵،ص:۵۰۷۔ لیکن امام شوکانی نے لیث بن سعد کو امام شافعی کا ہمنوا قرار دیا ہے۔ الدراری المضیہ، ج:۲،ص:۲۱۲۔ بہرحال اکثریت کا موقف یہی ہے۔ (۲) ایک دو دفعہ رضعہ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، تین اور اس سے زائد رضعہ سے حرمت ثابت ہوگی۔ امام ابوثور، ابوعبید، ابن المنذر، داؤد ظاہری کا نظریہ یہی ہے اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے۔ (۳) حرمت کے لیے کم از کم پانچ رضعات ہونا ضروری ہے امام شافعی، امام احمد کا راجح قول، امام ابن حزم اور اسحاق بن راہویہ کا یہی موقف ہے اور صحیح حدیث کی رو سے جیسا کہ آگے آرہی ہے۔ یہ راجح قول ہے، کیونکہ رضاعت سے اصل

[3596] تقدم تخريجه برقم (٣٥٧٦)۔

مقصود یہی ہے کہ وہ بچے کے جسم کی تعمیرانہ تشکیل میں اثر انداز ہو اس کے گوشت و پوست اور ہڈیوں میں اس کا دخل ہو۔ تفصیل کے لیے دیکھیے حجۃ اللہ، ج:۲،ص: ۱۳۱، ۱۳۲۔ (۴) حرمت کے لیے دس رضعات کی ضرورت ہے۔ حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

٦...... بَاب التَّحْرِيْم بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ

باب ٦: حرمت پانچ رضعات سے ثابت ہوتی ہے

[3597] ٢٤ـ(١٤٥٢)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

[3597]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں قرآنِ مجید میں نازل ہوا تھا کہ دس یقینی رضعات سے حرمت لازم ٹھہرتی ہے۔ پھر ان رضعات کو پانچ یقینی رضعات سے منسوخ کر دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات تک (بعض لوگ) ان کی قرآن کی طرح قراءت کرتے تھے۔

فائدہ:...... پانچ رضعات کی تلاوت بھی رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بالکل آخری دور میں منسوخ ہوگئی تھی، لیکن جن حضرات کو نسخ کا ابھی پتہ نہیں چل سکا تھا وہ اس کی قراءت کرتے تھے۔ لیکن چونکہ ان کی قراءت منسوخ ہو چکی تھی اس لیے مصحف امام میں ان کو لکھا نہیں گیا اور اس پر امت کا اتفاق ہے، لیکن ان کا حکم برقرار ہے۔

[3598] ٢٥ـ(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ.

[3597] اخرجه ابو داود في (سننه) في النكاح باب: هل يحرم ما دون خمس مصات برقم (٢٠٦٢) والترمذى فى (جامعه) فى الرضاع باب: ما جاء لا تحرم المصة ولا المصتان برقم (١١٥٠) م۔ والنسائى فى (المجتبى) فى النكاح باب: القدر الذى يحرم من الرضاعة برقم (٦/ ١٠٠) وابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: رضاع الكبير برقم (١٩٤٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٩٧)۔

[3598] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩٤٢)۔

[3598] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حرمت رضاعت کے سلسلہ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا، قرآنِ مجید میں دس یقینی رضعات کا حکم نازل ہوا پھر نیز پانچ یقینی کا حکم نازل ہوا۔

[3599] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[3599] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں۔

٧...... بَاب رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ

باب ۷: رضاعت کبیر (بالغ کا عورت کا دودھ پینا)

[3600] ٢٦۔(١٤٥٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرْضِعِيهِ)) قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ)) زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3600] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں سالم کے گھر آنے سے ابوحذیفہ کے چہرے پر ناگواری محسوس کرتی ہوں حالانکہ وہ اس کا حلیف ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کو اپنا دودھ پلا دے۔'' اس نے پوچھا میں اس کو دودھ کیسے پلا دوں؟ وہ تو بڑا آدمی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ''مجھے بھی معلوم ہے کہ وہ بڑا آدمی ہے یعنی جوان مرد ہے۔'' عمرو کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ وہ (سالم) بدر میں حاضر ہو چکا ہے اور ابن ابی عمر کی روایت میں تبسم کی جگہ فضحك کا لفظ ہے۔

فائدہ:......حضرت سالم بن معقل ایک انصاری عورت فاطمہ بنت یسار نامی کے غلام تھے۔ اس نے ان کو آزاد

[3599] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩٤٢)۔

[3600] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: رضاع الكبير برقم (٦/ ١٠٥)۔ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: رضاع الكبير برقم (١٩٤٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٨٤)۔

کر کے، آزاد چھوڑ دیا، تو وہ حضرت ابوحذیفہ کے حلیف بن گئے، جس کو مولی الموالاۃ کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ پھر حضرت ابوحذیفہ نے انہیں اپنا متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنالیا، اوران کو بیٹا تصور کرنے لگے۔ اس لیے وہ ان کے ساتھ ہی گھر میں رہتا تھا۔ جب قرآن مجید میں متبنیٰ بنانے سے منع کردیا گیا اور پردہ کا حکم بھی نازل ہوگیا، تو اس کی آمد ورفت سے حضرت ابوحذیفہ کراہت محسوس کرنے لگے، لیکن اب اس کو الگ کرنا بھی مشکل ہو چکا تھا۔ اس لیے حضرت ابوحذیفہ کی بیوی حضرت سہلہ نے آپ سے اس اشکال کا حل پوچھا، تو آپ نے فرمایا: اس کو دودھ پلا دو، لیکن چونکہ وہ جوان مرد ہو چکے تھے، اور مسجد قباء میں امام مسجد تھے، جن کی اقتدا میں مہاجرین اور انصار نماز پڑھتے تھے۔ اس لیے حضرت سہلہ نے عرض کیا، اس کو اپنا دودھ کیسے پلا دوں، پھر بقول ابن سعد، صاحب الطبقات الکبریٰ، انہوں نے پانچ دن تک ایک برتن میں بقدر ایک دفعہ دودھ نکال کر پلایا، جس سے پانچ رضعات مکمل ہوگئیں، اور حضرت ابوحذیفہ کے دل سے کراہت ختم ہوگئی۔

مسئلہ رضاعت کبیر: ائمہ کا مدت رضاعت کے بارے میں اختلاف ہے، حافظ ابن قیم نے زاد المعاد، ج:۵ میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں مشہور اقوال چار ہیں: (۱) جمہور امت کا موقف یہ ہے جس کی ظاہر قرآن سے تائید ہوتی ہے، مدت رضاعت دو سال ہے امام شافعی، امام احمد، صاحبین (ابویوسف، محمد) اور مؤطا کی رو سے امام مالک کا قول بھی یہی ہے۔ (۲) امام زفر کے نزدیک تین سال ہے (تکملۃ فتح الملہم، ج:۱، ص:۵۲) اور حافظ ابن قیم کے نزدیک امام زفر کا موقف امام ابوحنیفہ والا ہے۔ (۳) امام مالک کے نزدیک دو سال کے بعد کا کچھ عرصہ تاکہ بچہ دودھ چھوڑنے کا عادی ہوجائے معاف ہے، لیکن یہ عرصہ کتنا ہوگا اس کے بارے میں مختلف اقوال نقل ہوئے ہیں، لیکن مالکیہ کے نزدیک مختار قول دو ماہ کا عرصہ ہے۔ (۴) مدت رضاعت امام ابوحنیفہ کے نزدیک تیس ماہ یعنی ڈھائی سال ہے، اور بقول حافظ ابن قیم ایک قول صاحبین کے موافق ہے۔ لیکن امام ابوجعفر طحاوی نے، جمہور کے قول کو اختیار کیا ہے اور ابن نجیم نے دلیل کی رو سے اسے ہی قوی قرار دیا ہے اور علامہ تقی عثمانی نے بھی جمہور کے قول کو دلیل کی رو سے قوی قرار دیا ہے، اگرچہ امام ابوحنیفہ کے قول کو عقل ونقل کی رو سے صحیح قرار دینے کی پرزور وکالت کی ہے۔ (تکملہ فتح الملہم، ج:۱، ص:۵۴)۔ اس بنیاد پر جمہور کے نزدیک رضاعت کبیر سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور حضرت سالم کی رضاعت، ان کے ساتھ خاص ہے، لیکن حافظ ابن تیمیہ کے نزدیک رضاعت صغیر سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور مجبوری کی صورت میں استثنائی طور پر محض پردہ نہ کرنے کی رخصت کے لیے رضاعت کبیر جائز ہے لیکن یہ بہرحال ایک استثنائی اور مجبوری کی صورت ہے۔ عام اصول یا ضابطہ نہیں ہے۔ حافظ ابن قیم نے زاد المعاد، ج:۵ میں اور امام شوکانی نے نیل الاوطار (ج:۶) میں اس کی پرزور وکالت کی ہے۔ حافظ ابن حزم کے نزدیک رضاع کبیر اور رضاع صغیر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ حضرت عائشہ، حضرت علی، عروہ بن زبیر عطاء بن ابی رباح اور لیث بن سعد کا یہی قول ہے۔ حضرت حفصہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور قاسم بن محمد سے بھی یہی منقول ہے۔ حافظ ابن قیم نے ابن حزم اور داؤد کو جمہور کا ہمنوا قرار دیا ہے اور حضرت عائشہ کا ہمنوا بھی قرار

دیا ہے اور یہی بات صحیح ہے کیونکہ المحلی مسئلہ:۱۸۶۹،ص:۱۷میں یہی قول اختیار کیا گیا ہے۔

[3601] ۲۷-(...) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي ابْنَةَ سُهَيْلٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ **((أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ))** فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ۔

[3601] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ کا مولیٰ سالم ان کے ساتھ ان کے گھر میں رہائش پذیر تھا، تو ان کی بیوی (سہلہ بنت سہیل) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی۔ سالم مردوں کی حد بلوغ کو پہنچ گیا ہے اور جن باتوں کو وہ سمجھتے ہیں ان کو سمجھنے لگا ہے، اور وہ ہمارے ہاں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں، ابوحذیفہ دل میں اس سے کراہت محسوس کرتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس کو دودھ پلا دے اور اس کے لیے محرم بن جانا اور ابوحذیفہ کے دل کی کراہت ختم ہو جائے گی۔'' میں واپس آ گئی اور میں نے اس کو دودھ پلا دیا، اور ابوحذیفہ کے دل سے نفرت نکل گئی۔

[3602] ۲۸-(...) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَالِمًا لِسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ **((أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي))** عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَهِبْتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيهِ۔

[3601] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: رضاع الكبير برقم (٦/ ١٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦٤)۔

[3602] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥٨٦)۔

[3602]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! سالم، ابوحذیفہ کا حلیف ہمارے ساتھ گھر میں رہتا ہے اور وہ مردوں کی حد بلوغ کو پہنچ گیا ہے اور ان باتوں کو جاننے لگا ہے جن کو مرد جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''دودھ پلا کر اس کے لیے حرام ہو جاؤ۔'' ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں ایک سال یا اس کے قریب تک خوف اور ہیبت کے مارے میں نے یہ حدیث بیان نہ کی پھر میری ملاقات قاسم سے ہوئی، تو میں نے ان سے کہا آپ نے مجھے ایک حدیث سنائی تھی جو میں نے ابھی تک کسی کو نہیں سنائی۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی حدیث ہے؟ تو میں نے انہیں بتایا۔ انہوں نے کہا، اسے میرے واسطہ سے بیان کرو، بلاشبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث سنائی ہے۔

[3603] ۲۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُسْوَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**أَرْضِعِيهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ**)).

[3603]۔حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ کے پاس ایک بلوغت کے قریب لڑکا آتا ہے، جس کا میں اپنے پاس آنا پسند نہیں کرتی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ نہیں ہیں؟ ابوحذیفہ کی بیوی نے آپ سے کہا، اے اللہ کے رسول! سالم میرے پاس آتا ہے حالانکہ وہ جوان ہو چکا ہے، اور ابوحذیفہ کے دل میں اس سے کراہت پیدا ہوتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو تا کہ وہ تمہارے پاس آ جا سکے۔''

مفردات الحدیث ✻ **الا یفع**: جو نوجوان بلوغت کو پہنچ رہا ہوں لیکن ابھی بالغ ہوا نہ ہوا جمع ایفاع۔

[3604] ۳۰۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ

[3603] اخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح باب: رضاع الكبير برقم (٦/ ١٠٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٤١)۔

[3604] تقدم تخريجه برقم (٣٥٨٨)۔

أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَـقُـولُ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرْضِعِيهِ)) فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ ((أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ)) فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ.

[3604] ۔حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جو نبی اکرم ﷺ کی بیوی ہیں، حضرت عائشہ سے یہ کہتے ہوئے سنا، اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند نہیں کرتی یا میرا نفس گوارا نہیں کرتا کہ مجھے ایسا نوجوان دیکھے جو رضاعت سے مستغنی ہو چکا ہے، تو انہوں نے پوچھا کیوں؟ جبکہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ چکی ہے کہ اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں ابوحذیفہ کے چہرے پر، سالم کی آمد سے ناگواری محسوس کرتی ہوں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو۔'' اس نے عرض کیا۔ وہ تو داڑھی والا ہے (دودھ کیسے پلاؤں) آپ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو، ابوحذیفہ کے چہرے سے کبیدگی ختم ہو جائے گی۔''

[3605] ٣١-(١٤٥٤) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا

أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَرَى هٰذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِينَا.

[3605] ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ تمام ازواج مطہرات نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ رضاعت کبیر سے کسی کو اپنے پاس آنے دیں، اور حضرت عائشہ سے کہا، اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں یہ تو محض ایک رخصت تھی جو آپ نے مخصوص طور پر صرف سالم کو دی، اس لیے کوئی انسان ہمارے پاس اس رضاعت سے نہیں آ سکتا اور نہ ہی ہمیں دیکھ سکتا ہے۔

[3605] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی النكاح باب: رضاع الكبير برقم (٦/ ١٠٦)۔ وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: لا رضاع بعد فصال برقم (١٩٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٨٢٧٤)۔

فائدہ :......اصول رضعت، انما الرضاعة من المجاعة: رضاعت وہی معتبر ہے، جب اس سے بھوک ختم ہوتی ہو یعنی جب بچہ کی اصل غذا دودھ ہی ہو دوسری چیزیں اسے صرف ثانوی طور پر دی جاتی ہوں۔ اس لیے ازواج مطہرات کا یہ موقف تھا کہ رضاعت صرف اس وقت تک سبب حرمت بنتی ہے جب بچہ دودھ پی رہا ہو، مدت رضاعت جو دو سال ہے۔ اس کے بعد رضاعت معتبر نہیں ہے اور آپ نے جو سہلہ بنت سہیل کو اجازت دی تھی، وہ ان کے خصوصی حالات کی بنا پر ان کے لیے ہی سالم کے لیے مخصوص اجازت تھی۔

۸...... بَاب إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

باب ۸: رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے عرصہ میں ہو

[3606] ۳۲۔(۱۴۵۵) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ ((انْظُرْنَ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ))

[3606]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس اس وقت تشریف لائے جبکہ ایک آدمی میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو یہ چیز آپ کے لیے ناگوار گزری اور میں نے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھے۔ تو میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! یہ میرا رضاعی بھائی ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اپنے رضاعی بھائیوں کے بارے میں غور وفکر کرلیا کرو، رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کو ختم کرتی ہو۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے جب دودھ پینے والا بچہ صرف دودھ کا خواہش مند ہو اور اس سے اس کی بھوک مٹتی ہو تو ایسی صورت میں اگر وہ عورت کا دودھ کسی طریقہ سے بھی، پیٹ میں داخل ہونے دے گا تو وہ رضیع سمجھا جائے گا۔ اگر دودھ ایسے وقت میں بچہ کو دیا گیا ہے، جس سے اس کی بھوک نہیں ختم ہوتی، اور وہ اس کی غذا نہیں بنتا، تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں ہے لا رضاع الا ما شد العظم

[3606] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الشهادات باب: الشهادة على الانساب والرضاع المستفيض والموت القديم برقم (٢٦٤٧) وفی النكاح باب: من قال: لا رضاع بعد حولين برقم (٥١٠٢) وابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: فی رضاعة الكبير برقم (٢٠٥٨) والنسائی فی (المجتبى) فی النكاح باب: القدر الذی يحرم من الرضاعة برقم (٦/ ١٠٢) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: لا رضاع بعد فصال برقم (١٩٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٥٨)

وانبت اللحم، رضاعت وہی معتبر ہے، جو ہڈیوں کو مضبوط کرے اور گوشت کو نشو ونما دے، اور یہ حقیقت ہے کہ عام طور پر دودھ یہ کام اسی صورت میں کرتا ہے جب کئی دفعہ پیا جائے محض ایک دو دفعہ پینے سے یہ بچے کی نشو ونما اور تعمیر وتشکیل کا باعث نہیں بنتا۔ اور انتہائی عجیب بات ہے کہ علامہ تقی انما الرضاعة من المجاعة کی توضیح وتشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ اس رضاعت سے حرمت ثابت ہوگی جو چھوٹی عمر میں ہو جب بچہ دودھ پی رہا ہو اور ((یسد اللبن جوعته)) دودھ اس کی بھوک کو ختم کرے کیونکہ اس کا معدہ کمزور ہوتا ہے، اس لیے دودھ ہی اس کے لیے کافی ہوتا ہے اور اس سے اس کا گوشت نشو ونما پاتا ہے، جس سے وہ ایک طرح سے مرضعہ کا جزو بن جاتا ہے۔ تکملہ، ج:۱، ص: ۵۸۔ لیکن جب اس سے حافظ ابن حجر نے پانچ رضعات کے معتبر ہونے پر استدلال کیا، تو اس کا جواب دیا کہ من سببیہ ہے اور معنی یہ ہے کہ وہ رضاع باعث تحریم ہے ((ما کان بسبب الجوع)) جو بھوک کی وجہ سے ہو یہ معنی نہیں ہے، وہ رضاع محرم ہے جو ماسد الجوع، جو بھوک کا انسداد وخاتمہ کرے اور اس سے بچہ سیر ہو جائے، تکملہ، ج:۱، ص: ۶۵۔ اور آگے لکھتے ہیں، گوشت پوست کو نشو ونما کی معرفت کی کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ بسا اوقات رضاع قلیل سے وہ نشو ونما پا جاتا ہے اور بسا اوقات کثیر سے بھی نشو ونما نہیں پاتا۔ لہٰذا مطلق رضاع ہی محرم ہے۔ اگر یہی صورت حال ہے تو پھر آپ نے یہ کیوں فرمایا: ((لا یحرم من الرضاع الا ما انتقى الامعاء)) .وہی رضاع تحریم کا باعث ہے جو انتڑیوں کو کشادہ کر دے، پھر مطلق رضاعت ہی معتبر ہے۔ پھر تو ابن حزم کا قول صحیح ہے۔ مجاعۃکے عموم میں چھوٹے بڑے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لیے رضاعت کبیر معتبر ہے۔

[3607] (. . .) وحَدَّثَناه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا نَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَجَاعَةِ.

[3607] امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے چھ اور اساتذہ کی سند سے بیان کی ہے، لیکن ان کی حدیث میں، عن المجاعہ کی جگہ من المجاعۃ ہے۔ (امام صاحب کی اس کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلی حدیث میں عن المجاعۃ والا نسخہ صحیح ہے۔ من المجاعۃ کی صورت میں تو دونوں میں کوئی اختلاف نہیں رہتا، حالانکہ امام صاحب اختلاف ثابت کر رہے ہیں۔)

[3607] تقدم تخريجه برقم (٣٥٩١)

۹..... بَاب: جَوَازِ وَطْئِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الِاسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ

باب ۹: استبراء رحم کے بعد باندی سے تعلقات زن وشو قائم کرنا جائز ہے۔ اگر اس کا خاوند موجود ہو تو لونڈی بننے سے اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا

[3608] ۳۳۔(۱۴۵۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسَ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

[3608] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ حنین کے موقع پر ایک لشکر وادی اوطاس کی طرف روانہ کیا، ان کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا اور باہمی جنگ کے نتیجہ میں مسلمان ان پر غالب آ گئے اور ان کی عورتوں کو قید کر لیا، تو گویا رسول اللہ ﷺ کے بعض ساتھیوں نے، ان کے مشرک خاوند موجود ہونے کی وجہ سے ان سے صحبت کرنا گناہ خیال کیا۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''شادی شدہ عورتیں تمہارے لیے جائز نہیں ہیں مگر جو عورتیں تمہارے قبضہ میں آ جائیں وہ۔'' (نساء: ۲۴) یعنی وہ تمہارے لیے حلال ہیں جب ان کی عدت پوری ہو جائے۔

فائدہ: ..... جنگ اوطاس کا واقعہ فتح مکہ کے بعد پیش آیا، جس میں بنو ہوازن جو مشرک تھے شکست کھا کر بھاگ گئے لیکن چونکہ وہ ساتھ اپنی عورتوں کو بھی لائے تھے۔ اس لیے وہ مسلمانوں کی قید میں آ گئیں، اور امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جن کافروں سے جنگ ہے، ان کی عورت اگر بلا خاوند قید ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا

[3608] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: فی وطء السبايا برقم (۲۱۵۵) والترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما جاء فی الرجل يسبى الامة ولها زوج هل يحل له ان يطاها برقم (۱۱۳۲م) وفی التفسير باب: ومن سورة النساء برقم (۳۰۱۶) والنسائی فی (المجتبى) فی النكاح باب: تأويل قوله عزوجل: ﴿والمحصنات من النساء الا ما ملكت ايمانكم﴾ برقم (۶/ ۱۱۰) انظر (التحفة) برقم (۴۴۳۴)

اور جس کے حصہ میں آئے گی وہ ایک حیض کے ذریعہ یہ معلوم کرنے کے بعد کہ وہ حاملہ نہیں ہے اس سے صحبت کر سکے گا۔ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک مباشرت کے لیے باندی ہونے کے ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ وہ استبرائے رحم کے بعد، مسلمان ہو چکی ہو یا کتابی عورت ہو اگر بت پرست یا مجوسیہ ہو اور اسلام نہ لا چکی ہو تو پھر مباشرت جائز نہیں ہے۔ امام شافعی کے نزدیک فسخ نکاح کا سبب، عورت کا قید میں آنا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک میاں بیوی کے وطن کا مختلف ہونا ہے، اس لیے اگر خاوند دارالحرب میں ہے اور بیوی دارالسلام میں تو نکاح فسخ ہوگا۔ اگر میاں بیوی دونوں قید میں آگئے ہیں تو نکاح فسخ نہیں ہوگا۔ احناف کا یہی موقف ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک عورت اکیلی قید میں آئے یا میاں بیوی دونوں ہر صورت میں نکاح فسخ ہو جائے گا، لیکن اگر دارالسلام میں شادی شدہ باندی، آگے بیچ دی جائے، تو ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک خریدار کے لیے خاوند سے طلاق لیے بغیر محض استبراء رحم سے اس سے مباشرت کرنا جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ خرید وفروخت سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ اگرچہ بعض صحابہ اور تابعین خرید وفروخت کو بھی فسخ نکاح کا سبب قرار دیتے ہیں۔

[3609] ٣٤۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا نَا عَبْدُالْاَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيالْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

[3609]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حنین کے موقع پر ایک دستہ بھیجا، مذکورہ روایت بیان کی، مگر اس روایت میں یہ ہے، شادی شدہ عورتوں میں سے جو تمہارے ملک (قبضہ) میں آجائیں، وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ لیکن عدت کے خاتمہ کا ذکر نہیں کیا۔

[3610] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3610] امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے قتادہ کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

[3611] ٣٥۔(. . .) وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ

[3609] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٥٩٣)۔

[3610] تقدم تخريجه برقم (٣٥٩٣)۔

[3611] اخرجه الترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء في الرجل يسبي الامة ولها زوج ←

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾۔ [النساء: ٢٤]

[3611] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے جنگ اوطاس کے دن ایسی عورتوں کو قیدی بنایا جن کے خاوند موجود تھے، اس لیے ان سے صحبت سے اندیشہ محسوس کیا تو یہ آیت اتاری گئی: ''اور شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں، مگر وہ عورتیں جو تمہاری ملکیت میں آ جائیں۔''

[3612] (. . .) وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[3612] امام صاحب مذکورہ بالا روایت، قتادہ کی مذکورہ بالا سند ہی سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......حدیث نمبر ۳۴ میں امام قتادہ اپنے استاد ابوالخلیل اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوعلقمہ ہاشمی کا واسطہ بیان کرتے ہیں اور حدیث نمبر ۳۵ ابوالخلیل براہِ راست حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، اور سند دونوں طرح ہی صحیح ہے، کیونکہ ابوالخلیل نے دونوں طرح یہ حدیث سنی ہے، بلواسطہ بھی اور بلا واسطہ بھی۔

١٠...... بَابُ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ

باب ١٠: بچہ صاحب فراش کا ہے، اور شبہات سے بچنا چاہیے

[3613] ٣٦-(١٤٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى

← هل يحل له ان يطاها برقم (١١٣٢) في التفسير باب: ومن سورة النساء برقم (٣٠١٧) انظر (التحفة) برقم (٤٠٧٧)۔

[3612] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٥٩٦)۔

[3613] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه برقم (٢٢١٨) وفي باب: من ادعى اخا او ابن اخ برقم (٦٧٦٥) وفي الحدود باب: للعاهر الحجر برقم (٦٨١٧)۔ والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: الحاق الولد بالفراش اذا لم ينفعه صاحب الفراش برقم (٦/ ١٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٨٥٨٤)۔

شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ)) قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ ((يَا عَبْدُ)).

[3613] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک بچہ کے بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما نے جھگڑا کیا۔حضرت سعد نے کہا، یہ اے اللہ کے رسول! میرے بھائی کا بیٹا ہے اور میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے، آپ اس کی (عتبہ سے) مشابہت پر نظر دوڑائیں، اور عبد بن زمعہ نے کہا، یہ میرا بھائی ہے۔اے اللہ کے رسول! میرے باپ کے بستر پر، اس کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی شکل وشبہات پر نظر ڈالی، اور عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت دیکھی، اور فرمایا: اے عبد، یہ تجھے ملے گا۔ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے ناکامی ہے اور ''اے سودہ تم اس سے پردہ کرو۔'' حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں اس لڑکے نے کبھی حضرت سودہ کو نہیں دیکھا۔محمد بن رمح کی روایت میں یا عبد کا لفظ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ❋ **للعاهر الحجر:** عربوں کے محاورہ کے مطابق ''له الحجر یابفیه الحجر'' کا معنی ناکامی اور نامرادی ہوتا ہے۔اور اس حدیث میں یہی معنی مراد ہے، اگرچہ عام معنی کی رو سے یہ معنی بنتا ہے، زانی کے لیے پتھر ہیں۔

فائدہ :......فراش سے مراد وہ عورت ہے جس سے مباشرت کی جائے۔وہ آزاد ہو یا لونڈی، یہ لڑکا جس کے بارے میں اختلاف ہوا۔اس کا نام عبد الرحمان تھا، جو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد زمعہ کی لونڈی سے تھا۔جس سے حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی نے زنا کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں یہ بچہ پیدا ہوا تھا۔اس لیے عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد کو وصیت کی تھی کہ یہ میرا بچہ ہے۔عتبہ کافر ہی فوت ہوگیا اور فتح مکہ کے وقت حضرت سعد نے اس بچہ کو بھائی سے مشابہت کی بنا پر پکڑا۔زمعہ فتح مکہ سے قبل ہی کفر کی حالت میں فوت ہو چکا تھا۔اور اس کا بیٹا عبد، فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوگیا تھا۔اس لیے اس نے حضرت سعد سے جھگڑا کیا کہ یہ تو میرے والد کی مفروشہ لونڈی کا ہے۔اس لیے میرا بھائی ہے۔آپ نے اصول کے مطابق عبد کے حق میں کہا۔کیونکہ زمعہ نے انکار نہیں کیا تھا اور اس کی مفروشہ لونڈی سے تھا۔اس لیے اس کا ٹھہرا لیکن چونکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی اس لیے آپ نے حزم واحتیاط اختیار کرنے کے لیے عبد کی بہن حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اس سے پردہ کرو۔''

اور عورت مفروشہ تبھی بنتی ہے جب اس سے اس کے شوہر یا مالک نے صحبت کی ہو یا کم از کم صحبت کا امکان ہو، اگر

صحبت کا امکان نہیں ہے۔ نکاح کے بعد رخصتی نہیں ہوئی اور نہ ان کے ملاپ کا امکان ہے، نکاح کے وقت مرد امریکہ میں ہے اور عورت پاکستان میں۔ تو اس کے بعد جب مرد پاکستان آیا نہیں اور عورت امریکہ گئی نہیں لیکن اس کے باوجود عورت کو بچہ پیدا ہو گیا، تو وہ بچہ ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کے نزدیک خاوند کا تصور نہیں ہو گا۔ لیکن احناف کے نزدیک چونکہ فراش ہونے کے لیے صرف نکاح ہی کافی ہے۔ اس لیے اگر صحبت کا امکان نہ بھی ہو تو وہ بچہ خاوند کا قرار پائے گا بشرطیکہ حمل کا امکان ہو۔

[3614] (. . .) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال انَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا ((وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)).

[3614] امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی سند سے زہری کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا حدیث سے اس حدیث میں یہ فرق ہے کہ معمر اور ابن عیینہ دونوں نے (الولد للفراش) بچہ بستر کے لیے ہے، کے بعد (للعاهر الحجر) زانی کے لیے ناکامی ہے، بیان نہیں کیا۔

[3615] ۳۷۔(۱٤٥٨) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)).

[3615]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑکا بستر کا ہے اور زانی کے لیے ناکامی ہے۔''

[3614] طريق سعيد بن منصور اخرجه البخاري في الخصومات باب: دعوى الوصي للميت برقم (٢٤٢١) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: الولد للفراش برقم (٢٢٧٣) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: فراش الامة برقم (٦/ ١٨١) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الولد للفراش وللعاهر الحجر برقم (٢٠٠٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٣٥) وطريق عبد بن حميد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٦٠)۔

[3615] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: الحاق الولد بالفراش اذا لم ينفعه صاحب الفراش برقم (٦/ ١٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٨٢) وبرقم (١٥٢٧٦)۔

[3616] (. . .) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُالاعلى بْنُ حَمَّادٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا انا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ فَقَالَ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّا عَبْدُالاعْلَى فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ.

[3616] امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن ان میں یہ اختلاف ہے کہ یہ ابو ہریرہ کے کس شاگرد کی روایت ہے سعید بن المسیب کی یا ابوسلمہ کی یا دونوں کی، یا ان میں سے کسی ایک کی۔

۱۱...... بَاب: اَلْعَمَلِ بِاِلْحَاقِ الْقَآئِفِ الْوَلَدَ

باب ۱۱: قیافہ شناس کا بچہ کا نسب کسی سے ثابت کرنا قابل عمل یا معتبر ہے

[3617] ۳۸-(۱۴۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ **((أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ))**.

[3617]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش وخرم تشریف لائے۔ آپ کے

[3616] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الرضاع باب: ما جاء ان الولد للفراش برقم (۱۱۵۷) والنسائی فی (المجتبی) فی الطلاق باب: الحاق الولد بالفراش اذا لم ينفعه صاحب الفراش برقم (٦/ ١٨٠)۔ وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: الولد للفراش وللعاهر الحجر برقم (۲۰۰٦) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۳٤)۔

[3617] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفرائض باب: القائف برقم (٦٧٧٠) وابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: ما جاء فی القافة برقم (۲۲٦٨) والترمذی فی (جامعه) فی الولاء والهبة باب: ما جاء فی القافة برقم (۲۱۲۹) والترمذی فی (المجتبی) فی الطلاق باب: القافة برقم (٦/ ١٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٨١)۔

چہرے کے خطوط دمک رہے تھے، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجزز نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر کہا، یہ قدم ایک دوسرے کا جز اور حصہ ہیں۔"

فائدہ :...... حضرت زید رضی اللہ عنہ کا رنگ گورا تھا اور حضرت اسامہ کا انتہائی سیاہ، اس لیے کافر ان کے نسب پر طعن وتشنیع کرتے تھے، اور نسب کی شناخت میں جاہلیت کے دور میں عرب قیافہ شناس کے قول کو بہت اہمیت دیتے تھے اور عرب بنو مدلج جس سے مجزز تھا اور بنو اسد کی قیافہ شناسی کے معترف تھے، اس لیے جب حضرت زید اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے قدموں کو دیکھ کر قیافہ شناس مجزز مدلجی نے ان کے نسب کی تصدیق کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے انتہائی خوشی ہوئی کہ ان عرب کافروں کے اپنے معیار اور ضابطہ کی رو سے بھی اسامہ کا حضرت زید کا بیٹا ہونا ثابت ہوگیا ہے، اس لیے اب ان کے لیے حضرت اسامہ کے نسب پر طعن کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ امام شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر ہے، امام مالک کے ایک قول کے مطابق لونڈیوں کی اولاد میں معتبر ہے اور آزاد عورت کی اولاد کے بارے میں معتبر نہیں اور دوسرے قول کے مطابق، دونوں کے حق میں معتبر ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ، صاحبین اور امام اسحاق کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر نہیں ہے، لیکن آپ کی مسرت اور شادمانی اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے اشتباہ اور اختلاف کو دور کیا جاسکتا ہے، کیونکہ بچے کے نین ونقش اور اس کی جسمانی بناوٹ اس کے والدین یا اس کے ننھیال یا ددھیال سے ملتی جلتی ہوتی ہے، جس کا ایک ماہر قیافہ شناس پتہ چلا لیتا ہے۔ عویمر عجلانی کے واقعہ میں آپ نے باہمی مشابہت کی نشاندہی فرمائی تھی، اسی طرح اعرابی کے واقعہ میں جس نے بچہ کے سیاہ رنگ کا ہونے کی بنا پر تعجب کا اظہار کیا تھا۔ اس میں بھی لعل ابنك هذا نزعه عرق، تیرے اس بچے کو کسی رگ ننھیال یا ددھیال کی نے اپنی طرف کھینچ لیا ہے، اس مشابہت کی طرف صریح اشارہ موجود ہے اور اس سے قیافہ شناس استدلال کرتا ہے، کیونکہ قیافہ نام ہے اعتبار الشبه بالحاق النسب، نسب کے الحاق کے لیے مشابہت کا اعتبار کرنا۔ (تکملہ فتح الملہم، ج:۱، ص:۸۴)

[3618] ۳۹۔(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ يَا عَائِشَةَ أَلَمْ

[3618] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفرائض باب: القائف برقم (٦٧٧١) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: من القافة برقم (٢٢٦٧) والترمذي في (جامعه) في الولاء والهبة باب: ما جاء في القافة برقم (٢١٢٩م) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: القافة برقم (٦/ ١٨٥) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: القضاء بالقرعة برقم (٢٣٤٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٣٣)۔

تَرَى اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِلَّى دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

[3618]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوش تشریف لائے۔اور فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہوا ہے کہ میرے پس مجزز مدلجی آیا اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، انہوں نے اپنے سر ایک چادر سے ڈھانپے ہوئے تھے اور ان کے پاؤں ننگے تھے۔تو اس نے کہا، یہ پاؤں ایک دوسرے کا جز ہیں۔''

[3619] ٤٠۔(. . .) وحَدَّثَنَاه مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

[3619]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک قیافہ شناس، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آیا، جبکہ اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما دونوں لیٹے ہوئے تھے، تو اس نے کہا، یہ پاؤں ایک دوسرے کا جز ہیں، اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور آپ کو یہ بات اچھی لگی، اور آپ نے اس کی اطلاع عائشہ کو دی۔

[3620] (. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح قَالَ وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا.

[3620] امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ کی سندوں سے زہری کی سند ہی سے بیان کرتے ہیں، اور یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ مجزز قیافہ شناس تھا۔

۱۲...... بَاب: قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزِّفَافِ

باب ۱۲: شب زفاف (رخصتی) کے بعد باکرہ (کنواری) اور بیوہ دلہن کے پاس خاوند کس قدر ٹھہرے گا

[3621] ٤١۔(١٤٦٠) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ

[3619] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب زید بن حارثة مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برقم (٣٧٣١) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٠٢)۔

[3620] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٣٨)۔

[3621] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی باب: المقام عند البکر برقم (٢١٢٢) وابن ماجه فی ←

لِأَبِيكُرٍ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ **((إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَآئِي))**.

[3621] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سند سے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت ام سلمہ سے شادی کی تو اس کے ہاں تین دن ٹھہرے اور فرمایا: ''تم اپنے شوہر کی نظروں میں کم تر نہیں ہو، یا تیری وجہ سے تیرے خاندان کی حیثیت کم نہ ہوگی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن ٹھہروں گا اور اگر تمہارے ہاں سات دن قیام کروں گا تو اپنی دوسری بیویوں کو بھی سات دن دوں گا۔''

[3622] ٤٢.(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ

أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا **((لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ))**.

[3622] ۔ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور اس کے ہاں ٹھہرے، تو اسے صبح فرمایا: ''تم اپنے خاوند کے نزدیک کم رتبہ نہیں ہو، اگر تم چاہو تو تمہارے ہاں سات دن تک ٹھہروں اور چاہو تو تین دن ٹھہر کر باری شروع کر دوں۔'' انہوں نے عرض کیا: تین دن ہی دیجیے (تاکہ باری جلد آ سکے۔)

[3623] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ))**.

←(سننه) في النكاح باب: الاقامة على البكر والثيب برقم (١٩١٧) انظر (التحفة) برقم (١٨٢٢٩)۔

[3622] تقدم تخريجه برقم (٣٦٠٦)۔

[3623] تقدم تخريجه برقم (٣٦٠٦)۔

[3623] ابوبکر بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ان کے ہاں گئے، پھر ان کے ہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا، تو انہوں نے آپ کا کپڑا تھام لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو تمہیں اور وقت دے دیتا ہوں اور میں اس کا حساب رکھوں گا، کیونکہ کنواری کو نکاح سے سات راتیں ملتی ہیں اور شوہر دیدہ کو تین۔''

[3624] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ انا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[3624] امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[3625] ٤٣۔(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هٰذَا فِيهِ قَالَ ((إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ وَأُسَبِّعَ لِنِسَآئِي وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي)).

[3625] ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی کی، اور اس سلسلہ میں ابوبکر بن عبد الرحمٰن نے کچھ باتیں بیان کی، ان میں یہ بھی بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو کہ میں تمہیں سات راتیں دوں تو دوسری بیویوں کو بھی سات راتیں دوں گا۔ کیونکہ اگر میں تمہیں سات راتیں دوں، تو دوسری بیویوں کو بھی سات راتیں دوں گا۔''

[3626] ٤٤۔(١٤٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهٗ رَفَعَهٗ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ.

[3624] تقدم تخريجه برقم (٣٦٠٦)۔

[3625] تقدم تخريجه برقم (٣٦٠٦)۔

[3626] اخرجه البخارى فى (صحيحة) فى النكاح باب: اذا تزوج البكر على الثيب برقم (٥٢١٣) وفى باب: اذا تزوج الثيب على البكر برقم (٥٢١٤) وابو داود فى (سننه) فى النكاح باب: فى المقام عند البكر برقم (٢١٢٤) والترمذى فى (جامعه) فى النكاح باب: ما جاء فى القسمة للبكر والثيب برقم (١١٣٩) وابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: الاقامة على البكر والثيب برقم (١٩١٦) انظر (التحفة) برقم (٩٤٤)۔

[3626]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر شوہر دیدہ کے بعد کنواری سے شادی کرے تو اس کے ہاں سات دن قیام کرے اور اگر کنواری کے بعد شوہر دیدہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں تین دن ٹھہرے، خالد کہتے ہیں اگر میں کہوں کہ انس رضی اللہ عنہ اس قول کو آپ کی طرف منسوب کیا، تو میں سچا ہوں گا، لیکن انہوں نے کہا تھا سنت یہی ہے۔

[3627] ٤٥-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3627]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سنت یہ ہے کہ کنواری کے ہاں سات دن ٹھہرے، خالد کہتے ہیں، اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں۔ انہوں نے اس کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی۔

فائدہ:...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تین دن کو پسند کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ تین دن باری میں شمار نہیں ہوں گے۔ اور پھر باری جلدی آ جائے گی، اور دوسری حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ نئی دلہن اگر کنواری ہو تو اس کو باری سے الگ سات دن ملیں گے، پھر باری شروع ہوگی اور اگر شوہر دیدہ ہو تو تین دن کے بعد باری کا آغاز ہو جائے گا۔ امام مالک، شافعی، احمد، اسحاق، شعبی اور نخعی وغیرہم جمہور علماء کا یہی موقف ہے، امام سعید بن المسیب حسن بصری، نافع اور اوزاعی کے نزدیک کنواری کے لیے تین دن اور بیوہ کے لیے دو دن زائد ہوں گے۔ لیکن احناف کے نزدیک پہلے دن سے ہی باری ہوگی، کوئی زائد دن نہیں ملے گا، پھر نئی دلہن کے پاس جتنے دن ٹھہرے گا بعد میں ہر بیوی کے ہاں اتنے ہی دن ٹھہرے گا۔ لیکن یہ بات حدیث کے منافی ہے۔ نیز جب صحابی من السنۃ کا لفظ استعمال کرے تو یہ جمہور محدثین کے نزدیک حکماً مرفوع ہے، اور خالد راوی نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

١٣...... بَاب: الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا

باب ۱۳: بیویوں کے درمیان تقسیم، سنت یہ ہے کہ ہر بیوی کو ایک رات، دن دے

[3628] ٤٦-(١٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

[3627] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦١١)۔
[3628] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤١٧)۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هٰذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَتَا وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذٰلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَى الصَّلٰوةِ وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَتَصْنَعِينَ هٰذَا

[3628]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی (وفات کے وقت) نو بیویاں تھیں، آپ جب ان میں باری تقسیم کرتے تو پہلی باری والی بیوی کے پاس نوویں رات پہنچتے۔ اور وہ سب ہر رات اس بیوی کے ہاں اکٹھی ہوجاتیں، جس کی باری ہوتی تھیں، ایک دن آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے (ان کی باری تھی)، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا آ گئیں۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یہ زینب رضی اللہ عنہا ہیں، آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ تو دونوں میں تکرار ہوگئی، حتی کہ شور پیدا ہوگیا، اور نماز کی اقامت ہوگئی۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور انہوں نے دونوں کی آوازیں سن لیں تو عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! نماز کے لیے تشریف لائیے، اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دیجیے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں (دل میں) ابھی نبی اکرم ﷺ نماز ادا کریں گے تو ابوبکر ان کے ساتھ آ جائیں گے اور مجھے ہی سرزنش وتوبیخ کریں گے، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کر لی تو عائشہ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہیں سخت سرزنش کی اور کہا: کیا تم یہ حرکت کرتی ہو؟

مفردات الحدیث

☆ استخبتا، سخب ہے شور وشرابہ، آوازوں کا ٹکراو۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ جب تک مکہ مکرمہ میں رہے ہیں، تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی تک، دوسری شادی نہیں کی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی شوہر دیدہ بیوی تھیں جس کے ساتھ آپ نے پچیس سال کی عمر میں جبکہ ان کی عمر چالیس سال ہوچکی تھی شادی کی۔ ان کی وفات کے بعد ۱۰ نبوت کے بعد حضرت سودہ سے شادی کی کیونکہ امور خانہ داری میں دقت پیش آ رہی تھی۔ پھر ہجرت مدینہ کے بعد جب اسلام پھیلنے لگا تو آپ نے دینی ضرورتوں کے تحت کہ آپ کے مختلف خاندانوں سے قریبی مراسم قائم ہوں اور وہ آپ کا دست وبازو بنیں، نیز آپ کی گھریلو زندگی کے تمام حالات امت کے سامنے آ جائیں اور ازواج کے ذریعہ عورتوں میں دین کی اشاعت وترویج ہو، آپ نے

مختلف قبائل کی شوہر دیدہ عورتوں سے، ان کی دلجوئی اوران کے خاندانوں کی انست ومحبت کے حاصل کرنے کے لیے مختلف اوقات میں نکاح کیے، حضرت سودہ کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پھر ۳ ہجری میں حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی سال حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جو کہ تین ماہ زندہ رہیں، پھر ان کے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور پھر زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے، ان کے بعد ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے، پھر جویریہ رضی اللہ عنہا سے، پھر صفیہ رضی اللہ عنہا پھر آخر میں میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ آپ نے کوئی شادی جنسی ہوس پوری کرنے کے لیے نہیں کی، کیونکہ اگر آپ نعوذ باللہ جنس پرست ہوتے تو جوانی میں چالیس سال کی بیوہ کے ساتھ شادی کرکے، جوانی اور ادھیڑ عمر کے پچیس سال اس کی رفاقت میں نہ گزارتے، آپ پر باری فرض نہ تھی اس کے باوجود آپ نے باری مقرر کی اور اس کی پابندی کی عام طور پر جس بیوی کی باری ہوتی تمام ازواج مغرب کے بعد اس کے ہاں جمع ہو جاتیں، ایک دن یہ عجیب واقعہ پیش آ گیا کہ رات کی تاریکی کی وجہ سے کیونکہ چراغ کا رواج عام نہ تھا) آپ نے زینب رضی اللہ عنہا کی آمد پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھایا، لیکن انہوں نے بتایا زینب رضی اللہ عنہا آ چکی ہیں، اس لیے ان کی موجودگی محبت و پیار کا اظہار مناسب نہیں ہے، یا زینب رضی اللہ عنہا کی طرف ہاتھ بڑھایا یہ سمجھ کر کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں تو عائشہ نے عرض کی، وہ تو زینب ہے اور آج باری میری ہے۔ اس پر باہمی تکرار ہو گیا، جس سے آوازیں بلند ہوگئیں، اور یہ شور جاری تھا کہ نماز عشاء کا وقت ہو گیا اور اسی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا انہوں نے عرض کیا حضور ان کو سختی سے روک دیں اور نماز کے لیے تشریف لائیں۔ پھر نماز کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اندیشہ کے مطابق انہیں جا کر سرزنش وتوبیخ کی۔

۱۴...... بَاب: جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضَرَّتِهَا

باب ۱٤: اپنی باری، اپنی سوکن کو دینا جائز ہے

[3629] ٤٧-(١٤٦٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

[3629]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا، جس جیسا میں ہونا پسند کرتی، سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے۔ وہ ایک ایسی عورت تھی جس میں تیزی (حدت) تھی یعنی وہ گرم مزاج تھیں۔

[3629] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٧٧١)-

جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو اس نے اپنی باری جو انہیں رسول اللہ ﷺ سے حاصل تھی، مجھے دے دی۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے آپ ﷺ سے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی، اس لیے رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو دن دیتے تھے۔ اس کا اپنا اور سودہ رضی اللہ عنہا کا۔

مفردات الحدیث ✿ مسلاخ: جلد، چمڑا یعنی میری آرزو اور تمنا یہ تھی۔ میں ان جیسی ہو جاؤں، کیونکہ وہ انتہائی متین اور سنجیدہ تھیں، نہایت سخی اور صابرہ وعبادت گزار تھیں۔

فائدہ :...... حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے محسوس کیا کہ آپ اسے طلاق دے دیں گے اور واقعی آپ نے طلاق دے دی، اور پھر ان کی خواہش پر کہ میں چاہتی ہوں کہ میں قیامت کے دن آپ کی بیویوں میں اٹھوں۔ آپ نے رجوع فرمالیا، شاید اس کی یہ حکمت ہوئی کہ آپ عملاً اس آیت مبارکہ کی تفسیر بیان کرنا چاہتے تھے کہ اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی زیادتی یا روگردانی کا خطرہ ہو تو ان دونوں پر کوئی حرج نہیں کہ وہ آپس میں صلح کر لیں۔ (نساء:۹، ۱۲۸) نیز عملاً طلاق دینے اور رجوع کرنے کا امت کے لیے اسوہ چھوڑیں، کیونکہ معلم کتاب تھے۔ چونکہ حضرت سودہ کو کبر سنی کی بنا پر مردوں کی خواہش نہیں رہی تھی۔ اس لیے انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی کیونکہ وہ محبوبہ رسول تھیں، جس سے معلوم ہوا عورت اپنی باری سوکن کو دے سکتی ہے، کیونکہ یہ اس کا حق ہے لیکن خاوند کی رضامندی ضروری ہے۔ اگر خاوند کو باری چھوڑ دے تو پھر خاوند جس کو چاہے دے سکتا ہے۔ شوافع اور حنابلہ کا یہی موقف ہے اور احناف میں علامہ ابن الہمام اور شامی نے اس موقف کو اختیار کیا ہے، لیکن اگر دونوں کا دن متصل نہ ہو تو باقی ازواج کی رضا کے بغیر اس کو متصل نہیں کیا جا سکتا۔

[3630] ۴۸-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي.

[3630]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سند سے ہشام ہی کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہوگئیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور شریک کی روایت میں یہ اضافہ ہے وہ پہلی عورت تھیں جس سے آپ نے میرے بعد شادی کی۔

[3630] طريق ابي بكر بن ابي شيبة اخرجه ابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: المرأة تهب يومها لصاحبتها برقم (١٩٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٧١٠١) وطريق عمرو الناقد اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح برقم (٥٢١٢) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٩٧) وطريق مجاهد بن موسى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٥٤)۔

فائدہ:...... حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ نے کس عورت سے شادی کی، تو بقول عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے پہلے شادی کی لیکن بعض حضرات کا خیال ہے کہ سودہ سے پہلے شادی کی۔ لیکن رخصتی تو بالاتفاق سودہ کی پہلے ہوئی ہے۔

[3631] ۴۹۔(۱۴۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ [الاحزاب: ۵۱] قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

[3631]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے ان عورتوں پر غصہ آتا تھا جو اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کر دیتی تھیں، اور میں کہتی، کیا کوئی عورت اپنے آپ کو ہبہ کرنا گوارا کر سکتی ہے؟ تو جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: ''آپ اپنی ازواج میں سے جسے چاہیں پیچھے ہٹا دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں، اور جسے اپنے سے علیحدہ کر دیا اگر اس کو بلانا چاہیں (تو آپ کو کوئی حرج نہیں)۔'' (احزاب: ۵۱) تو میں نے کہا، اللہ کی قسم! میرے خیال میں آپ کا رب آپ کی خواہش بہت جلد پوری کر دیتا ہے۔

فائدہ:...... وہ عورتیں، جنہوں نے اپنا آپ نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کرنا چاہا تھا وہ بقول حافظ ابن حجر تین تھیں۔ خولہ بنت حکیم، فاطمہ بنت شریح اور لیلیٰ بنت الحلیم رضی اللہ عنہن، لیکن آپ نے کسی کی پیشکش قبول نہیں فرمائی۔ ترجی اور تووی کی علماء نے مختلف تفسیریں کی ہیں: (۱) جمہور کے نزدیک آپ پر باری لازم نہ تھی، جس کو چاہیں اپنے پاس بلائیں اور جس کو چاہیں نہ بلائیں۔ (۲) جسے چاہیں طلاق دے دیں اور جس کو چاہیں اپنے نکاح میں رکھیں۔ (۳) اس آیت کا تعلق ان عورتوں سے ہے جنہوں نے اپنے آپ کو ہبہ کیا تھا کہ آپ کو اختیار ہے کہ آپ ان کی پیشکش قبول فرما لیں چاہیں تو رد کر دیں اور حضرت عائشہ کے نظریہ کے مطابق اس کا تعلق تیسرے قول ہی سے ہے، لیکن بالاتفاق آپ نے باری کی پابندی کی ہے اور اس رخصت پر عمل نہیں کیا۔

[3631] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: قوله عزوجل: ﴿ترجي من تشاء منهن وتؤوي اليك من تشاء ومن ابتغيت ممن عزلت فلا جناح عليك﴾ برقم (٤٧٨٨) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: ذكر امر رسول الله ﷺ في النكاح وازواجه وما اباح الله عزوجل لنبيه ﷺ وحظره على خلقه زيادة في كرامته وتنبيها لفضيلته برقم (٦/ ٥٤). انظر (التحفة) برقم (١٦٧٩٩)

[3632] ٥٠۔(...) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

[3632]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں کہا کرتی تھی کیا وہ عورت جو اپنا نفس کسی کو ہبہ کرتی ہے اسے شرم نہیں آتی؟ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''آپ بیویوں میں سے جسے چاہیں دور کریں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں۔'' تو میں نے کہا، آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

[3633] ٥١ - (١٤٦٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا وَلَا تُزَلْزِلُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ.

[3633]۔ عطاء بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس کے ساتھ، نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں مقام سَرِف میں حاضر تھے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ہیں، تو جب تم ان کی چارپائی کو اٹھاؤ تو اسے جھٹکے نہ دینا اور نہ ہی زیادہ حرکت دینا، اور آرام وسکون کے ساتھ چلنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، آپ آٹھ کو باری دیتے تھے اور ایک کو باری نہیں دیتے تھے۔ عطاء کہتے ہیں، جس کو باری نہیں دیتے تھے وہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا تھیں۔

فائدہ:...... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں۔ سب ازواج کے بعد عمرۃ القضاء ۷ ہجری میں ذوالقعدہ میں آپ نے مقام سرف پر ان سے شادی کی تھی۔ پہلے ان کا نام برہ تھا۔ سرف جو مکہ مکرمہ سے

[3632] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: هل للمرأة ان تهب نفسها لاحد برقم (٥١١٣). تعليقا۔ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: التي وهبت نفسها للنبي ﷺ برقم (٢٠٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٤٩)۔

[3633] اخرجه البخاري في (صحيحه) في باب: كثرة النساء برقم (٥٠٦٧) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: ذكر امر رسول الله ﷺ في النكاح وازواجه وما اباح الله عزوجل لنبيه ﷺ وحظره على خلقه زيادة في كرامته وتنبيها لفضيلته برقم (٦/ ٥٣) انظر (التحفة) برقم (٥٩١٤)

نو (۹) میل یا اس سے کم وبیش فاصلہ پر ہے، ہی پر سب ازواج سے آخر میں ٦١ ہجری وفات پائی۔ لیکن یہ عطاء کا وہم ہے کہ آپ صفیہ ؓ کو باری نہیں دیتے تھے۔ آپ نے سب کی باری مقرر فرمائی تھی۔ آخر میں صرف سودہ ؓ نے اپنی باری حضرت عائشہ ؓ کو ہبہ کر دی تھی، لیکن ان کی باری تو بہر حال تھی۔ اس لیے آپ ان کے پاس بھی جاتے تھے۔ لیکن رات عائشہ ؓ کے ہاں ٹھہرتے تھے۔

[3634] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَآءٌ كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ.

[3634]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں جس میں یہ اضافہ ہے عطاء نے کہا۔ وہ سب سے آخر میں فوت ہوئی تھیں اور انہوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

فائدہ:...... حضرت میمونہ ؓ کی وفات مدینہ میں قرار دینا کسی راوی کا وہم ہے۔ کیونکہ سرف جگہ مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ پر اب بھی موجود ہے اور حضرت میمونہ ؓ کی قبر بھی وہاں موجود ہے۔

١٥...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّيْنِ

باب ١٥: دیندار عورت سے نکاح کرنا مستحب ہے

[3635] ٥٣-(١٤٦٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِيسَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ**)).

[3635]۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار بنیادوں یا اسباب کی بنا پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کی بنا پر، اس کے حسب و خاندان کی بنا پر، اس کے حسن و جمال کی خاطر اور اس کی دین داری کے سبب۔ تم دین دار عورت سے شادی کر کے کامیابی حاصل کرو۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔''

[3634] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٦١٨)۔

[3635] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى النكاح باب: الاكفاء فى الدين برقم (٥٠٩٠) وابو داود فى (سننه) فى النكاح باب: ما يؤمر به من تزويج ذات الدين برقم (٢٠٤٧) والنسائى فى ←

فائدہ:...... لوگ عام طور پر نکاح کرتے وقت عورت کے حسن و جمال اور مال و خاندان کو دیکھتے ہیں اس کے

دین واخلاق کی باری بالکل آخر میں آتی ہے، حالانکہ اسلامی رو سے اصل چیز عورت کا دین وایمان اور اس کا اخلاق ہے، دین کی بنیاد پر اگر دوسری چیزیں بھی موجود ہوں تو نور علی نور ہے، لیکن دین کو چھوڑ کر باقی خصائل یا وجوہ واسباب کو اختیار کرنا، مرد کے لیے پریشانی کا باعث ہے، جیسا کہ آپ کا فرمان ہے: ''عورت سے شادی محض حسن وجمال کی بنا پر نہ کرو کیونکہ ان کا حسن، ان کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ نہ مال کی خاطر شادی کرو۔ مال سرکش اور طغیان کا سبب بن جاتا ہے۔ لیکن دین کی بنیاد پر شادی کرو، دیندار سیاہ اور بدسلیقہ لونڈی بھی افضل ہے۔''

[3636] ٥٤-(٧١٥) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ

عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ)) قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ ((فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ ((فَذَاكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)).

[3636]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت سے شادی کی، پھر میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی تو آپ نے پوچھا: ''اے جابر! شادی کر لی ہے؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری ہے یا بیوہ؟'' میں نے کہا، شوہر دیدہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا، اس سے اٹھکیلیاں کرتے؟'' میں نے عرض کیا، میری بہت سی ہمشیرگان ہیں، مجھے اندیشہ پیدا ہوا کہیں وہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہی نہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: ''تب ٹھیک ہے۔'' کیونکہ عورت سے شادی اس کے دین، اس کے مال، اور اس کے حسن وجمال کی خاطر کی جاتی ہے۔ تم دیندار کو لازم پکڑو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔''

← (المجتبى) فى النكاح باب: كراهة تزويج الزناة برقم (٦/ ٦٨) وابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: تزويج ذات الدين برقم (١٨٥٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٠٥)۔

[3636] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى النكاح باب: على ما تنكح المرأة برقم (٦/ ٦٥) وابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: تزويج الابكار برقم (١٨٦٠) انظر (التحفة) برقم (٢٤٣٦)۔

۱۶...... بَاب :اِسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ

باب ۱٦: کنواری دوشیزہ سے نکاح کرنا مستحب ہے

[3637] ٥٥-(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ((هَلْ تَزَوَّجْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا)) قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ ((فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى وَلِعَابِهَا)) قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَإِنَّمَا قَالَ ((فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)).

[3637]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے ایک عورت سے شادی کی، اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تو نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے پوچھا: ''کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟'' میں نے کہا، بیوہ سے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم کنواری لڑکیوں اور ان کی ملاعبت (ہنسی مذاق) سے کیوں غافل رہے؟'' شعبہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کو سنائی تو اس نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، آپ ﷺ نے تو فرمایا تھا: ''دوشیزہ سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔''

مفردات الحدیث ✲ عذارىٰ: عذراء کی جمع ہے۔ کنواری دوشیزہ کو کہتے ہیں، لعاب کے لام پر اگر کسرہ (زیر) پڑھیں تو یہ لاعب کا ملاعبہ کے معنی میں مصدر ہوگا۔ مراد باہمی پیار و محبت کا اظہار ہے اور اگر لام پر پیش پڑھیں تو مراد ہوگا بوس و کنار۔ اس کا لعاب دہن چوسنا، لیکن معلوم ہوتا ہے، عمرو بن دینار سے اس کو لعاب ہی قرار دیا تھا۔ اس لیے اس پر اعتراض کیا اور اپنے الفاظ سنائے۔ اور یہ عورت حضرت سہلہ بنت مسعود رضی اللہ عنہا تھیں جو انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتی تھیں اور یہ واقعہ غزوۂ تبوک یا ذات الرقاع سے واپسی پر پیش آیا۔ (یعنی سوال، جواب کا)

[3638] ٥٦-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

[3637] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: تزويج الثيبات برقم (٥٠٨٠) انظر (التحفة) برقم (٢٥٨٠)۔

[3638] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النفقات باب: عون المرأة زوجها في ولده برقم (٥٣٦٧) وفي الدعوات باب: الدعاء للمتزوج برقم (٦٣٨٧) والترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء في تزويج الابكار برقم (١١٠٠) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: نكاح الابكار برقم (٦/ ٦١) انظر (التحفة) برقم (٢٥١٢)۔

عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ)) قَـالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)) أَوْ قَالَ ((تُـضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ)) قَـالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ وَإِنِّـى كَـرِهْـتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُـصْـلِـحُـهُـنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ ((تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)) ((وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ)).

[3638]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ فوت ہو گئے اور نو یا سات بیٹیاں چھوڑ گئے تو میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کر لی، اور مجھے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''اے جابر! تو نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے جواب دیا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کنواری ہے یا بیوہ؟'' میں نے کہا: وہ تو بیوہ ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ''دوشیزہ سے شادی کیوں نہ کی، تو اس سے کھیلتا وہ تم سے کھیلتی یا آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس سے ہنستا مسکراتا وہ تم سے ہنستی مسکراتی۔'' میں نے آپ سے عرض کیا۔ عبداللہ نے وفات کے وقت نو یا سات بیٹیاں چھوڑیں، اور میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان کے پاس ان جیسی نوعمر بیاہ لاؤں، اور اس بات کو پسند کیا، ان کے پاس ایسی عورت لاؤں جو ان کی خبر گیری اور اصلاح کرے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تمہیں برکت دے۔'' یا آپ نے میرے لیے خیر کے کلمات کہے، ابوربیع کی روایت میں ہے: ''تم اس سے کھیلتے، وہ تم سے کھیلتی، تم اس سے خوش طبعی کرتے وہ تم سے خوش مذاقی کرتی۔''

فائدہ:...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کنواری عورت سے شادی کرنا بہتر ہے، کیونکہ اس کا کسی پہلے خاوند سے واسطہ نہیں پڑا ہوتا، جس کے ساتھ بسا اوقات اس کا دل ملا ہوتا ہے اور اس کی محبت اس کے دل میں جاگزیں ہوتی ہے، جس کے سبب وہ دوسرے خاوند کو پورا پورا مقام نہیں دے سکتی، لیکن کسی مصلحت اور حکمت کے تحت بیوہ سے شادی کرنا بہتر ہے۔ حضرت جابر کی سات یا چھ بہنیں کنواری تھیں اور دو یا تین شادی شدہ تھیں اس لیے بعض جگہ نو آیا ہے اور بعض جگہ سات یا چھ۔

[3639] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

[3639] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: قوله تعالى: ﴿اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (٤٠٥٢) انظر (التحفة) برقم (٢٥٣٥)۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ قَالَ ((أَصَبْتَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[3639] یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''اے جابر! تو نے نکاح کر لیا ہے؟'' لیکن روایت صرف یہاں تک بیان کی ہے۔ ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کرے اور انہیں کنگھی کرے۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے ٹھیک کام کیا۔'' بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[3640] ٥٧-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ ((أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا)) قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا ((قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ ((أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ)) قَالَ وَقَالَ ((إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ)).

[3640] ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو جب ہم واپس آئے، تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز کرنا چاہا۔ تو مجھے پیچھے سے ایک سوار ملا، اور اس نے اپنی چھڑی سے اسے کچوکا لگایا، تو میرا اونٹ انتہائی تیز رفتاری سے چلنے لگا۔ جتنا تیز رفتار اونٹ کبھی تو نے چلتے دیکھا ہوگا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کو پایا۔ آپ نے پوچھا: ''اے جابر! تمہیں تیزی کیوں ہے؟'' میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟'' میں نے کہا، بلکہ بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''دوشیزہ سے کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی؟'' جب ہم مدینہ پہنچے اور گھروں میں داخل ہونے لگے، تو آپ نے فرمایا: رک جاؤ تاکہ ہم رات

[3640] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: تزويج الثيبات برقم (٥٠٧٩) وفي باب: طلب الولد برقم (٥٢٤٥) وبرقم (٥٢٤٦) وفي باب: تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة برقم (٥٢٤٧) واخرجه مسلم في (صحيحه) في الامارة باب: كراهة الطروق وهو الدخول ليلا لمن ورد من سفر برقم (٤٩٤١) وبرقم (٤٩٤٢) وبرقم (٤٩٤٣) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الطروق برقم (٢٧٧٨) انظر (التحفة) برقم (٢٣٤٢)۔

کو داخل ہوں، پراگندہ بال، کنگھی کر سکے اور جس عورت کا خاوند گھر سے باہر ہے وہ زیر ناف بال صاف کر لے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جب گھر پہنچو، تو دانش مندی اور سمجھ داری سے کام لینا۔''

مفردات الحدیث ❶ **قطوف**: ست رفتار۔ ❷ **شعثة**: پراگندہ بال۔ ❸ **مغیبة**: جس کا شوہر غائب ہو۔ ❹ **الکیس**: جماع، اولاد طلب کرنا، عقل و دانش، حزم و احتیاط اور نرمی وقناعت اور سکون وٹھہراؤ۔

فائدہ:...... حضرت نبی اکرم ﷺ نے چھڑی حضرت جابر ہی سے لی تھی، اس پر کچھ پڑھا تھا اور اس کے منہ پر پانی بھی چھڑکا تھا، اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر خاوند کچھ مدت کے بعد گھر آئے اور اس کی آمد کا وقت معلوم نہ ہو تو وہ آمد کی اطلاع دے کر کچھ توقف کرے تاکہ عورت کو اپنے بناؤ سنوار کا موقع مل جائے، اس صورت میں رات کو بھی گھر جا سکتا ہے، اگر آنے کا وقت معلوم ہو تو پھر توقف اور انتظار کی ضرورت نہیں ہے اور کسی وقت بھی گھر میں داخل ہو سکتا ہے اور بیوی کے پاس جاتے وقت حزم و احتیاط اور سکون واطمینان کو اختیار کرے گا۔ عجلت بازی اور تیزی اختیار نہیں کرے گا کیونکہ اصل مقصد اولاد کا حصول ہوگا محض پانی کا بہانا مقصد نہیں ہوگا۔

[3641] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتٰى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) قُلْتُ أَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ((ارْكَبْ)) فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَتَزَوَّجْتَ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ((أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا)) فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ ((فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)) قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ ((أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَتَبِيعُ جَمَلَكَ)) قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((آلْآنَ حِينَ قَدِمْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ((ادْعُ لِي جَابِرًا)) فَدُعِيتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ ((خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ)).

[3641] تقدم تخريجه في صلاة المسافرين وقصرها برقم (١٦٥٥)۔

[3641] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا میرا ونٹ سست رفتار چلنے لگا، میرے پاس رسول اللہ ﷺ پہنچے، تو آپ نے پوچھا: ''جابر ہو؟'' میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے پوچھا: ''کیا معاملہ ہے؟'' میں نے عرض کیا، میرا اونٹ آہستہ آہستہ چلنے لگا ہے وہ تھک گیا ہے اس لیے میں پیچھے رہ گیا ہوں، آپ سواری سے اترے اور اسے خمیدہ چھڑی سے کچوکا لگایا، پھر فرمایا: ''سوار ہو جا'' تو میں سوار ہو گیا، اور میں اپنے اونٹ کو آپ سے آگے بڑھنے سے روک رہا تھا، آپ نے پوچھا: ''کیا تو نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے جواب دیا، جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے کہا، بلکہ وہ ثیب (بیوہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: ''دوشیزہ سے کیوں نہیں، تم باہمی اٹھکیلیاں کرتے؟'' میں نے عرض کیا، میری بہنیں ہیں، اس لیے میں نے چاہا ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں اپنے دامن میں لے، ان کی کنگھی پٹی کرے اور ان کی دیکھ بھال رکھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب تم پہنچ رہے ہو، تو جب گھر پہنچو، عقل اور احتیاط سے کام لینا۔'' پھر آپ نے پوچھا: ''کیا اپنا اونٹ بیچو گے؟'' میں نے کہا (آپ کے اصرار کے بعد) جی ہاں، تو آپ نے مجھ سے اسے ایک اوقیہ (چالیس درہم) میں خرید لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ (مدینہ) پہنچے اور صبح کو میں بھی (اپنے محلّہ سے) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں مسجد میں آیا اور آپ کو میں نے مسجد کے دروازہ پر پایا۔ آپ نے پوچھا: ''ابھی پہنچے ہو؟'' میں نے کہا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے اونٹ کو چھوڑ دے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ۔'' میں نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی اور پھر واپس آ گیا، آپ ﷺ نے بلال کو حکم دیا کہ وہ مجھے چالیس درہم تول دے، بلال نے مجھے چاندی تول دی اور ترازو جھکایا، میں لے کر چل دیا۔ جب میں نے پشت پھیری، تو آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جابر کو بلاؤ۔'' مجھے بلایا گیا تو میں نے سوچا، اب آپ میرا اونٹ واپس کر دیں گے، اور مجھے اس سے زیادہ ناپسند کوئی اور چیز نہ تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ لے لو، اور تمہیں اس کی قیمت بھی دی۔''

فائدہ :...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس یہی ایک اونٹ تھا جس سے وہ پانی ڈھونے کا کام لیتے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے تکرار واصرار پر آپ کو بیچ دیا، آپ نے اس کی بہت قیمت دی، اس لیے اب اس کو واپس لینا پسند نہیں تھا اور یہ خطرہ بھی تھا کہ اس کی سست رفتاری لوٹ نہ آئے، یا وہ سمجھتے تھے، آپ اونٹ کے ساتھ قیمت بھی دیں گے اور دونوں چیزیں لینا مناسب نہیں ہے۔ اور آپ نے انہیں جو ایک قیراط زیادہ دلوایا تھا وہ اس کو ہمیشہ اپنی تھیلی میں رکھتے تھے، حتی کہ وہ واقعہ حرہ میں ضائع ہو گیا۔

[3642] ۵۸۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ

[3642] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشروط باب: اذا اشترط البائع ظهر الدابة الى مكان مسمى جاز برقم (۲۷۱۸) تعليقا۔ ومسلم في (صحيحه) في المساقاة باب: بيع البعير ←

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ نَخَسَهُ أُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتّٰى إِنِّي لَأَكُفُّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ)) قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ ((أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ)) قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ وَقَالَ لِي ((أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((ثَيِّبًا أَمْ بِكْرًا)) قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ ((فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا)) قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ.

[3642]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں چل رہے تھے اور میں پانی پلانے والے اونٹ پر سوار تھا۔ جو سب لوگوں کے پیچھے تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسی چیز سے جو آپ کے پاس تھی مارا یا کچوکا لگایا تو وہ اس کے بعد سب لوگوں سے آگے نکلنے لگا۔ وہ میرے روکنے پر مجھ سے کشمکش کرتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تم مجھے یہ اتنی اتنی قیمت پر دیتے ہو، اور اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔'' میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! وہ آپ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے یہ اتنی اتنی قیمت پر بیچتے ہو؟ اللہ تمہیں معاف فرمائے۔'' میں نے عرض کیا وہ آپ کا ہے۔ اے اللہ کے نبی! اور آپ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا اپنے باپ کے بعد تو نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے کہا، جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''بیوہ سے یا کنواری سے؟'' میں نے عرض کیا، بیوہ سے، آپ نے فرمایا: ''کنواری سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے خوش طبعی کرتے وہ تم میں سے خوش گپی کرتی، وہ تم سے دل لگی کرتی تم اس سے دل لگی کرتے؟'' ابونضرہ کہتے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ محاورہ اور روزمرہ کا معمول تھا یا تکیہ کلام تھا۔ وہ کہتے یہ یہ کام کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔

فائدہ :...... حضرت جابر کے واقعہ نکاح سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں مجلس نکاح قائم کرنے اور اس میں دوست واحباب یا علماء اور مشائخ کو دعوت دینے کا رواج اور اہتمام نہ تھا، اس لیے آپ نے جابر سے پوچھا، تم نے شادی کر لی ہے؟ آپ کا حضرت جابر سے خصوصی تعلق اور رابطہ تھا اور آپ نے شادی کی خبر سن کر ان کے لیے دعائے خیر بھی کی، اور آپ سے زیادہ صحابہ کرام کے نزدیک کوئی محبوب اور محترم اور بابرکت شخصیت نہ تھی۔ اور آپ نے بھی جابر سے یہ نہیں فرمایا: بھئی تم نے مجھے کیوں دعوت نہ دی۔ اگر یہ شرعاً مطلوب ہوتا تو آپ اس کے اہتمام کی

← واستثناء رکوبہ برقم (۴۰۷۸) والنسائی فی (المجتبی) فی البیوع برقم (۷/ ۲۹۹، ۷/ ۳۰۰) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی التجارات برقم (۲۲۰۵) انظر (التحفة) برقم (۳۱۰)۔

تلقین وتاکید فرماتے۔ اسی طرح آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے جسم یا کپڑوں پر زرد رنگ کی چھاپ دیکھ کر پوچھا: اور ان کے بتانے پر اس کو برکت کی دعا دی، کیونکہ شریعت میں اصل مطلوب نکاح میں سہولت اور آسانی پیدا کرنا ہے اور فریقین کو خرچہ کی مشقت سے بچانا ہے۔

۱۷...... بَاب: الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَآءِ

باب ۱۷: عورتوں کے بارے میں خیر خواہی اور ہمدردی کی تلقین

[3643] ۵۹۔(. . .) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا))

[3643]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت کی سرشت میں کجی ہے وہ ایک رویہ پر قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو کجی کو برداشت کر کے فائدہ اٹھا لو اور اگر اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔''

[3644] ۶۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَآءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا)).

[3644]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ جب کسی معاملہ سے دوچار ہو کوئی بات پیش آئے تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے، اور عورتوں سے خیر خواہی کرو، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور پسلی کا اوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو گے اس کو توڑ دو گے۔ اور اگر اس کو چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھا ہی رہے گا۔ عورتوں سے خیر خواہی کرو۔

فائدہ:...... عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، کے دو معنی بن سکتے ہیں: (۱) عورت میں طبعی اور فطری طور پر کچھ

[3643] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۰۱)۔
[3644] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء برقم (۳۳۳۱) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۳۴)

قصور اور کجی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿خلق الانسان من عمل﴾ (انبیا:۳۷) انسان جلد باز ہے دوسرا معنی ہے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿خلقکم من نفس واحدۃ﴾ انسانوں کو ایک ہی جان (آدم) سے پیدا کیا ہے۔ ﴿خلق منھا زوجھا﴾ اس سے اس کی بیوی (حوا) کو پیدا کیا۔ (نساء:۱) اگر حوا، آدم کی بائیں پسلی سے پیدا نہیں ہوئی، تو پھر انسانوں کی تخلیق ایک نفس کی بجائے دو نفسوں سے ہوئی ہے، حالانکہ قرآن مجید نے ایک نفس سے تخلیق قرار دی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حوا کی تخلیق جب آدم علیہ السلام سوئے ہوئے تھے تو ان کی بائیں چھوٹی پسلی سے ہوئی، پسلی کا اوپر کا حصہ زیادہ کج ہوتا ہے، اس لیے عورت میں زیادہ کجی اس کی زبان میں ہوتی ہے۔ اور استوصوا بالنساء خیرا کے تین مفہوم مراد لیے گئے ہیں ان کے بارے میں اپنے نفسوں سے خیر خواہی اور ہمدردی چاہو، (۲) ان کے بارے میں خیر خواہی کی نصیحت قبول کرو، (۳) ان کے بارے میں ایک دوسرے کو خیر خواہی کی تلقین کرو، اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ عورت اگر چہ پسلی کے اعلیٰ اور زیادہ کج حصہ سے پیدا کی گئی ہے۔ اس کا یہ مقصد نہیں ہے ان کی اصلاح کی کوشش نہیں کرنی چاہیے یا انہیں خیر کی تلقین اور بھلائی کا حکم نہیں دینا چاہیے، بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ ان سے پیار و محبت اور رفق وملائمت کا رویہ اختیار کر کے ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے، تشدد اور انتہاء پسندی اختیار نہیں کرنی چاہیے، اس لیے امام بخاری نے باب قوا انفسکم واھلیکم قائم کیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔ اور قرآن مجید میں ہے ﴿فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن﴾ (نساء) انہیں نصیحت کرو، ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو، اور ان کو مارو۔ لیکن ضرب شدید نہ ہو یا معاملہ طلاق تک نہ پہنچے کہ گھر کا نظام ہی بکھر جائے۔

[3645] ٦١-(١٤٦٨) وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ)).

[3645]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن مرد، مومن بیوی سے بغض وعناد نہ رکھے، اگر وہ اس کی کسی عادت کو ناپسند کرتا ہے، تو دوسری خصلت کو پسند کر سکتا ہے۔'' یا آپ نے آخر کی بجائے غیرہ فرمایا۔

مفردات الحدیث ❋ فرك (س) فرکا: بغض وعناد رکھنا، یہ لفظ صرف میاں بیوی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[3646] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ

[3645] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٢٦٨)۔
[3646] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٢٦٨)۔

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3646] امام صاحب اپنے دوسرے استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......شوہر کو بیوی کے بارے میں دل میں بغض وعناد نہیں رکھنا چاہیے، اگر اس کی بعض عادات ناپسندیدہ ہیں تو اس میں پسندیدہ عادات بھی تو ہوں گی، ان کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے، کہ یہ بھی ممکن ہے اور صبر وشکیب کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس سے نجیب وسعید اولاد عنایت فرما دے، جو انسان کے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور بنے، اور اس کا نام روشن کردے۔

۱۸...... بَاب لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

باب ۱۸: اگر حوا نہیں ہوتی تو کبھی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی

[3647] ۶۲-(۱۴۶۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ)).

[3647]۔حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر حوا (خیانت کرتی) تو کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی خیانت نہ کرتی۔''

فائدہ :......حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا گیا تھا۔شیطان نے اپنی چکنی چپڑی باتوں سے حوا کو اپنے پیچھے لگا لیا۔ اور پھر انہوں نے آدم کو بھی اکسایا اور درخت کا پھل کھانے کی ترغیب دلائی، ان کا شیطان کے وسوسہ کو قبول کرکے، آدم کو اس کام کے لیے آمادہ کرنا ہی ان کی خیانت تھی، قرآن مجید میں ہے: ﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ﴾ پھر شیطان نے ان کے لیے وسوسہ ڈالا۔ ﴿وَقَاسَمَهُمَا﴾ اور دونوں سے بار بار قسم اٹھا کر کہا۔لیکن شارحین حدیث امام نووی، حافظ ابن حجر نے یہی لکھا ہے کہ شیطان کے وسوسے میں پہلے حوا آئیں اگر چہ کوشش تو دونوں کو بہلانے پھسلانے کی تھی جدید شارحین نے یہی نقل کیا ہے۔(دیکھئے منۃ المنعم فی شرح صحیح مسلم، ج:۲، ص:۲۲۷ تکملۃ فتح الملہم، ج:۱، ۱۲۶) اور تمام عورتیں چونکہ حوا کی اولاد ہیں، اس لیے ان کے اندر بھی یہ کمزوری موجود ہے کہ وہ جلد راہ راست سے بہک جاتی ہیں اور اپنے خاوند کو بھی اپنے پیچھے لگانے کی کوشش کرتی ہیں، اور اس کے لیے نقصان وخرابی کا باعث بنتی ہیں، اس لیے شوہر کو غضبناک ہونے کی بجائے حزم واحتیاط اختیار کرتے ہوئے ان کی خواہشات پر قابو پانا چاہیے، یہ ایسے ہی جیسا کہ دوسری حدیث ہے۔آدم نے (بھول کر) انکار کیا، اور اب انکار کی عادت اس کی اولاد میں بھی موجود ہے۔

[3647] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٤٨١)۔

[3648] ٦٣-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْلَا بَنُو إِسْرَآئِيلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ)).

[3648]۔امام صاحب صحیفہ ہمام بن منبہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت بدبودار نہ ہوتا، اور اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔''

فائدہ:......بنواسرائیل سے پہلے لوگوں کے اندر کھانے کا ذخیرہ کرنا گوشت کو اٹھار کھنے کا رواج نہ تھا، اس لیے کھانا خراب نہیں ہوتا تھا اور گوشت کے اندر بدبو پیدا نہیں ہوتی، لیکن بنواسرائیل نے کھانا رکھنا شروع کر دیا اور گوشت کو بھی رکھنے لگے اور ان سے یہ عادت بعد والی اقوام میں سرایت کر گئی اور اس کا چلن عام ہو گیا۔اس لیے کھانا خراب ہو جاتا ہے اور گوشت میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے، لیکن اب نئی ایجادات کے نتیجہ میں امیر لوگ اس سے بچنے لگے ہیں۔

١٩...... باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة

باب ۱۹: دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے

[3649] ٦٤-(١٤٦٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ. حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ. حَدَّثَنَا حَيْوَةُ. أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)).

[3649]۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا متاع ہے (چند روزہ سامان ہے) اور دنیا کا بہترین متاع (فائدہ بخش سامان) نیک عورت ہے۔''

فائدہ:......علامہ تقی عثمانی نے مختلف احادیث کی روشنی میں عورت میں مطلوبہ صفات مندرجہ ذیل ذکر کی ہیں۔

[3648] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله عزوجل: ﴿وواعدنا موسى ثلاثين ليلة واتممناها بعشر فتم ميقات ربه اربعين ليلة وقال موسى لاخيه هارون خلفني في قومي واصلح ولا تتبع سبيل المفسدين ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه قال رب ارني انظر اليك قال لن تراني﴾ الى قوله ﴿وانا اول المومنين﴾ برقم (٣٣٩٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٣)۔

[3649] اخرجه النسائي في (المجتبى) في المرأة الصالحة برقم (٦/ ٦٩)۔ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: افضل النساء برقم (١٨٥٥) انظر (التحفة) برقم (٨٨٤٩)۔

(۱) دین دار ہو، (۲) حسب ونسب والی ہو، (۳) کنواری ہو، (۴) پیار ومحبت کرنے والی بچے جننے والی ہو، (۵) امور خانہ داری کا سلیقہ رکھتی ہو، (۶) خاوند کی اطاعت گزار اور فرمانبردار ہو، (۷) پاکدامن ہو، (۸) حسن وجمال سے متصف ہو، (۹) بہت زیادہ غیرت مند ہو، (۱۰) سادہ مزاج ہو تکلفات کی رسیا نہ ہو، اس سے نکاح کے لیے مشقت وکلفت نہ اٹھانی پڑے۔ احادیث کے لیے دیکھئے (تکملہ، ج:۱، ص: ۱۲۰، ۱۲۱)

۲۰......بَابُ: الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

باب۲۰: عورتوں کے بارے میں تلقین

[3650] ٦٥ ـ (١٤٧٠) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ)).

[3650] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی طرح ہے اگر اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے۔ اور اگر اسی طرح چھوڑ دو گے، تو اس کی کجی اور ٹیڑھ پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکو گے۔''

مفردات الحدیث ⁕ عِــوَج: نظر آنے والی چیزوں کی کجی اور ٹیڑھ کو کہتے ہیں اور غیر مادی اشیاء میں کجی کو عِوَج کہتے ہیں۔

فائدہ ......آپ نے عورت کو پسلی کے ساتھ تشبیہ دے کر، انتہائی بلیغ اور مؤثر طریقہ سے، یہ بات سمجھا دی ہے کہ جس طرح پسلی کو سیدھا کرنا ممکن نہیں ہے، اسی طرح عورت کو بالکل سیدھا کر دینا کہ اس کی کجی اور نقص مکمل طور پر دور ہو جائے ممکن نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے طبعی اور فطرتی طور پر اس کی سرشت میں کچھ درشتی اور بداخلاقی رکھی ہے اس کو گوارا کرنا چاہیے۔ اور اس کی کجی کو مکمل طور پر دور کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، وگرنہ اس کا نتیجہ ناچاقی اور طلاق نکلے گا۔

[3651] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

[3651] امام صاحب دوسرے استاد سے اوپر والی حدیث نقل کرتے ہیں۔

[3650] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٣)۔

[3651] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الطلاق باب: ما جاء في مداراة النساء برقم (١١٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٤٧)۔

حدیث نمبر 3652 سے 3742 تک

١٩...... كِتَابُ الطَّلَاق

١٩. طلاق کا بیان

١...... بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَأَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا

باب ۱: حائضہ عورت کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینا حرام ہے، اگر وہ مخالفت کرے تو دینے کی صورت میں واقع ہوجائے گی اور خاوند کو رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا

[3652] ١ ـ(١٤٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)).

[3652]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیوی کو حیض کی حالت میں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر بن الخطاب نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے (عورت کی طرف مراجعت کرے) پھر اسے چھوڑ دے حتی کہ وہ پاک ہوجائے (حیض بند ہوجائے) پھر اسے حیض آئے، پھر پاک ہوجائے، اس کے بعد اگر چاہے تو روک لے اور چاہے تو اس کے قریب جانے سے پہلے طلاق دے دے، یہ وہ وقت ہے، جس میں اللہ عزوجل نے طلاق دینے کی اجازت دی ہے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ طلاق طہر میں دی جائے۔

[3652] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطلاق باب: قوله تعالی: ﴿یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن واحصوا العدة﴾ برقم (٥٢٥١) وابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: فی طلاق السنة برقم (٢١٧٩)۔ والنسائی فی (المجتبی) فی الطلاق باب: وقت الطلاق للعدة التی امر الله عزوجل ان یطلق لها النساء برقم (٦/ ١٣٨) انظر (التحفة) برقم (٨٣٣٦)۔

مفردات الحدیث

☼ **الطلاق:** اگر یہ باب (ن۔ک) سے ہو تو معنی ہوگا عورت کا الگ ہو جانا یا جدا ہو جانا۔ اور اگر باب تفعیل سے ہو تو معنی ہوگا خاوند کا بیوی کو بندھن سے کھول دینا۔

فائدہ:...... یہودیوں کے ہاں طلاق صرف تحریری دی جا سکتی ہے اور طلاق کے بعد عورت کسی سے بھی شادی کر سکتی ہے، اور آئندہ کبھی بھی کسی صورت میں پہلے خاوند کی بیوی نہیں بن سکتی۔ خاوند کو طلاق دینے کی مکمل آزادی ہے، لیکن اب بعض پابندیاں لگ چکی ہیں۔ عیسائیوں کے اصل دین کے مطابق مرد کسی صورت میں عورت کو طلاق نہیں دے سکتا، لیکن اب طلاق کا مسئلہ عیسائیوں اور ان کے ہاں بازیچہ اطفال بن چکا ہے، مرد اور عورت میں ہر ایک ایک دوسرے کو معمولی بات پر طلاق دے سکتے ہیں۔ اور ہندوستان کے جنوبی علاقہ کے اکثر لوگ طلاق کے قائل ہو چکے ہیں اور شمالی علاقہ میں بھی آغاز ہو چکا ہے۔ اور دین اسلام کی رو سے ناگزیر حالات میں خاوند، اس طہر میں جس میں بیوی کے قریب نہ گیا ہو ایک طلاق دے سکتا ہے، لیکن بیوی کو طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر خاوند طلاق دینا چاہتا ہے تو طہر کی حالت میں صرف ایک طلاق دے پھر رجوع نہ کرے تو عورت عدت (تین حیض یا وضع حمل یا اگر حیض نہ آ رہا ہو تو تین ماہ) کے بعد اس سے جدا ہو جائے گی۔ بعض لوگ رجوع کیے بغیر ہر طہر میں ایک ایک طلاق دے کر تین طلاقیں پوری کرتے ہیں یہ قرآن مجید کے حکم ﴿فامساك بمعروف او تسريح باحسان﴾ کے خلاف ہے۔ بیک وقت تین طلاقیں دینا جائز نہیں ہے۔ اس طرح حیض میں طلاق دینا جائز نہیں ہے۔ اگر حیض کی حالت میں طلاق دے گا تو امام مالک، احناف اور داؤد ظاہری کے نزدیک رجوع کرنا لازم ہے اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک رجوع مستحب ہے اور حنابلہ کا مختار قول یہی ہے۔ اسی طرح اگر خاوند ہر طہر میں طلاق دیتا ہے تو جمہور کے نزدیک یہ طلاق ہو جائے گی کیونکہ وہ ابھی تک خاوند کی قید سے مکمل آزاد نہیں ہوئی۔

[3653] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ قُتَيْبَةُ نَا لَيْثٌ وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَّاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ))** وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ

[3653] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: ﴿وبعولتهن احق بردهن﴾ برقم (٥٣٣٢) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: في طلاق السنة برقم (٢١٨٠) انظر (التحفة) برقم (٨٢٧٧)۔

ذٰلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِم جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَّاحِدَةً.

[3653] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔الفاظ یحییٰ کے ہیں،حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی،تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے پھر اسے طہر تک روکے رکھے۔ پھر اسے اس کے ہاں دوسرا حیض شروع ہو جائے تو وہ اسے اس حیض سے پاک ہونے تک مہلت دے۔ پھر اگر اس کو طلاق دینا چاہے،تو وہ جب پاک ہو جائے تو اس کے قریب جانے سے پہلے اسے طلاق دے، یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ ابن رمح کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو وہ سوال کرنے والے کو کہتے اگر تو نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں،تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کا (رجوع کا) حکم دیا تھا۔ اور اگر تو نے تیسری طلاق دی ہے تو وہ تم پر اس وقت تک حرام ہو چکی ہے، جب تک وہ تیرے سوا کسی اور خاوند سے قربت نہ کر لے، اور بیوی کو طلاق دینے کے بارے میں جو اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اس کی تو نے نافرمانی کی ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں: امام لیث نے ”تطليقة واحدة“ ایک طلاق کے لفظ کو خوب محفوظ رکھا ہے۔

فائدہ: ......امام لیث کے سوا عام راویوں نے طلاق کی مقدار کہ ابن عمر نے کتنی طلاقیں دی تھیں کو نظر انداز کر دیا ہے اور بعض نے غلطی سے اس کو تین قرار دیا ہے۔لیکن امام لیث نے نظر انداز بھی نہیں کیا اور غلطی بھی نہیں کی بلکہ صحیح طور پر مقدار کو یاد رکھا اور اس کا تذکرہ کیا، اور آپ ﷺ نے حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دینے کی اجازت نہیں دی تا کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ رجوع طلاق دینے کے لیے کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک عرصہ تک پاس رہنے کی وجہ سے شاید باہمی پیار و محبت پیدا ہو جائے اور حالات سازگار ہونے سے طلاق کی نوبت نہ آئے۔ اور یہ بھی ممکن ہے یہ حیض میں طلاق دینے کے جرم و گناہ کی سزا کے طور پر ہو اس لیے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اس حیض سے متصل طہر میں طلاق دینا جائز نہیں ہے۔لیکن مالکیہ اور حنابلہ کے ہاں یہ بہتر ہے لازم نہیں ہے، اور امام طحاوی کا قول بھی یہی ہے، اور جمہور کے نزدیک اس طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی ہے جائز نہیں ہے۔

[3654] ٢۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

[3654] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٨٢)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)) قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ اعْتَدَّ بِهَا.

[3654] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رجوع کا حکم دو، پھر وہ پاک ہونے تک اسے چھوڑ دے، پھر اسے ایک اور حیض آنے دے، پھر جب اس دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو اس سے قربت سے پہلے، اسے طلاق دے دے یا روک لے، (طلاق نہ دے) کیونکہ یہی عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔'' عبید اللہ کہتے ہیں، میں نے نافع سے سوال کیا، اس طلاق کا کیا بنا، اس نے کہا، ایک طلاق شمار ہوئی۔

[3655] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللَّهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيَرْجِعْهَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا.

[3655] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں، عبید اللہ کے نافع سے سوال کا ذکر نہیں کرتے۔ ابن المثنی کی روایت یرجعھا ہے اور ابوبکر کی روایت یراجعھا، معنی دونوں کا رجوع کرنا ہے۔

[3656] ۳۔(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا

[3655] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: الرجعة برقم (٦/ ٢١٢۔ ٢١٣)۔ وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: طلاق السنة برقم (٢٠١٩) انظر (التحفة) برقم (٧٩٢٢)۔

[3656] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: الرجعة برقم (٦/ ٢١٣۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٤٤)۔

سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ.

[3656]۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو حضرت عمر نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا، آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ رجوع کرے، پھر اسے ایک اور حیض کے آنے تک مہلت دے، پھر اسے حیض سے پاک ہونے کی مہلت دے، پھر اسے صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے، یہ وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے، اور جب ابن عمر رضی اللہ عنہ اس مرد کے بارے میں سوال کیا جاتا، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے، تو وہ فرماتے۔ اگر تو نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے رجوع کا حکم دیا تھا۔ پھر یہ کہ اسے ایک اور حیض آنے تک کی مہلت دوں۔ پھر حیض سے پاک ہونے کی مہلت دوں، پھر قربت سے پہلے اسے طلاق دوں، اور اگر تو نے تیسری طلاق دی ہے تو تو نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی مخالفت کی ہے، جو اس نے تجھے بیوی کو طلاق دینے کے بارے میں دیا تھا اور وہ تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔

فائدہ: ...... **اگر طلاق پہلی یا دوسری حیض کی حالت میں دی گئی ہو، تو چونکہ ان کے بعد رجوع ہو سکتا ہے، اس لیے خاوند کو رجوع کرنا ہوگا۔ لیکن اگر تیسری طلاق حیض میں دی ہے، تو تیسری کے بعد رجوع کا امکان نہیں ہے اس لیے یہ جرم اور گناہ تو ہے لیکن رجوع نہیں کر سکے گا اور اس کی بیوی عدت گزرنے کے بعد آگے شادی کرے گی۔ اس سے دوبارہ شادی نہیں کر سکے گی۔**

[3657] ٤۔(. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((**مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى مُسْتَقْبَلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَا لَهُ**)) أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ ((**يَمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ**)) وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً

[3657] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦٩٢٢)-

وَّاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُاللّٰهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

[3657] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے۔ پھر فرمایا: ''اسے رجوع کا حکم دو، حتی کہ اسے نئے سرے سے، پہلے حیض کے سوا جس میں طلاق دی ہے اور حیض آنے لگے، پھر اگر وہ چاہے تو اس حیض سے پاک ہونے پر صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دے یہ طلاق اس عدت کے مطابق ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔'' اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیوی کو ایک طلاق دی تھی، تو وہ طلاق شمار ہوئی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق رجوع کر لیا۔

[3658] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقْتُهَا.

[3658]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے زہری کی سند کے مطابق بیان کرتے ہیں۔مگر اس میں یہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے بیوی سے رجوع کر لیا اور میں نے اس طلاق کو جو اسے دی تھی طلاق شمار کیا۔

فائدہ:......حیض کی حالت میں طلاق دینا تو جائز نہیں ہے۔لیکن اگر کسی نے یہ حرکت کی تو ائمہ اربعہ کے نزدیک وہ طلاق شمار ہوگی، لیکن حافظ ابن حزم کے نزدیک یہ طلاق شمار نہیں ہوگی اور حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو ترجیح دی ہے کہ طلاق نہیں ہوگی۔لیکن صاحب واقعہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کا تقاضا یہی ہے کہ یہ طلاق شمار ہوگی۔جیسا کہ اگر کوئی انسان قربت وصحبت کے بعد طلاق دیتا ہے تو یہ حرکت ناجائز ہے، لیکن طلاق شمار ہوتی ہے اور حضور اکرم ﷺ کی ناراضی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب حالت حیض میں تعلقات قائم نہیں ہو سکتے تو اس سے یہ بھی پتہ نہیں چل سکتا کہ واقعی میاں بیوی کا نباہ نہیں ہو سکتا۔اس کا پتہ حالت طہر سے چل سکتا ہے جس میں میاں بیوی میں قربت ہو سکتی ہے۔اس لیے اس میں طلاق کی اجازت کا نہ ہونا واضح تھا۔یا کم از کم اس کا تقاضا یہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کر لیتے۔

[3659] ٥۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ

[3658] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: وقت الطلاق للعدة التي امر الله عزوجل ان يطلق لها النساء برقم (٦/ ١٣٩) انظر (التحفة) برقم (٦٩٢٧)۔

[3659] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطلاق باب: في طلاق السنة برقم (٢١٨١) والترمذي ←

قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((**مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا**)).

[3659] ۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اس سے رجوع کرنے کا حکم دو، پھر وہ اسے طہر یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔''

فائدہ: ......**اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حمل کی صورت میں تعلقات کے بعد بھی طلاق دینا جائز ہے۔ ابن الہمام حنفی ابواسحاق شیرازی اور ابن قدامہ حنبلی نے اس کو اختیار کیا ہے، لیکن بعض مالکیہ کے ہاں حمل کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں ہے۔**

[3660] ٦۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((**مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقْ بَعْدُ أَوْ يُمْسِكْ**)).

[3660] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رجوع کرنے کا حکم دو حتی کہ وہ پاک ہوجائے، پھر اسے ایک اور حیض آئے، پھر وہ پاک ہوجائے، پھر بعد میں طلاق دے دے یا روک لے۔''

[3661] ٧۔(. . .) وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ

← فی (جامعه) فی الطلاق واللعان باب: ما جاء فی طلاق السنة برقم (١١٧٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الطلاق باب: ما يفعل اذا طلق تطليقة وهی حائض برقم (٦/ ١٤١)۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الطلاق باب: الحامل كيف تطلق برقم (٢٠٢٣) انظر (التحفة) برقم (٦٧٩٧)۔

[3660] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٨٧)۔

[3661] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطلاق باب: اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق برقم (٥٢٥٢) وفی باب: من طلق وهل يواجه الرجل امرأته بالطلاق برقم (٥٢٥٨) ←

امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يَرْجِعَهَا قَالَ قُلْتُ أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

[3661] ۔امام ابن سیرین رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بیس برس تک ایک قابل اعتماد شخص یہ بیان کرتا رہا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں تین طلاقیں دی تھیں، تو انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا گیا تو میں ان کو متہم قرار نہیں دیتا تھا لیکن مجھے حدیث کے معنی ومفہوم کا پتہ نہیں چلتا تھا۔حتی کہ میری ملاقات ابوغلاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی جو ثقہ تھا تو اس نے مجھے بتایا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو آپ نے رجوع کا حکم دیا، ابوغلاب نے پوچھا تو کیا وہ شمار ہوئی؟ انہوں نے کہا، یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں یا شمار کیوں نہیں ہوگی، اگر وہ عاجز آ گیا (اور صحیح طریقہ سے طلاق نہ دے سکا) اور اس نے بے وقوفوں والا کام کیا (اور حالت حیض میں طلاق دے دی)؟ یا اگر وہ عاجز آ گیا (رجوع نہ کیا) اور دیوانوں والا کام کیا (آپ کے حکم پر عمل نہ کیا)؟ (تو کیا طلاق نہ ہوگی)۔

[3662] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا حَمَّادٌ

عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ.

[3662] امام صاحب یہی روایت اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، تو آپ نے اسے حکم دیا۔

[3663] ٨۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي

عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ

← وفي باب: مراجعة الحائض برقم (٥٣٣٣) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: في طلاق السنة برقم (٢١٨٣) وبرقم (٢١٨٤) والترمذي في (جامعه) في الطلاق واللعان باب: ما جاء في طلاق السنة برقم (١١٠٧٥) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: الطلاق لغير العدة وما يحتسب منه على المطلق برقم (٦/ ١٤١، ٦/ ١٤٢) وفي باب الرجعة برقم (٣٥٧٧) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: طلاق السنة برقم (٢٠٢٢) انظر (التحفة) برقم (٨٥٧٣)۔

[3662] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦٤٦)۔

[3663] تقدم تخرجه برقم (٣٦٤٦)۔

يُرَاجِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ ((يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا)).

[3663]۔ امام صاحب نے اپنے ایک اور استاد سے، ایوب کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے اسے رجوع کرنے کا حکم دیا، حتی کہ وہ اسے طہر میں قربت کیے بغیر طلاق دے، اور آپ نے فرمایا: ''وہ اسے عدت کے آغاز کے لیے طلاق دے۔'' یعنی عدت کے شروع میں طلاق دے۔

فائدہ:...... امام نووی اور حافظ ابن حجر نے، اسی لفظ سے استدلال کیا ہے کہ عدت طہر شمار ہوں گے اور قروء سے مراد طہر ہے حیض نہیں۔ امام سرخسی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ عدتیں دو ہیں، مردوں کے اعتبار سے عدت تطلیق کہ شوہر ایسے طہر میں طلاق دے جس میں بیوی کے قریب نہیں گیا، اور عدت نساء کہ وہ حیض کے اعتبار سے تین حیض انتظار وتوقف کریں، امام طحاوی نے بھی اس کو اختیار کیا ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ قروء سے یہاں مراد حیض ہے۔ اگرچہ یہ لغوی طور پر طہر کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

[3664] ۹-(...) وحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

[3664]۔ یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، ایک آدمی نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے۔ تو انہوں نے کہا، کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے واقف ہو؟ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے دریافت کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجوع کرنے کا حکم دیا، پھر عدت کا آغاز کرکے یعنی اسی حیض سے عدت شمار نہ کرے، بلکہ طہر میں طلاق دے کر عدت کا آغاز کرے، میں نے ان سے پوچھا، اگر مرد اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دے، تو کیا وہ اس طلاق کو شمار کرلے گا؟ انہوں نے جواب دیا، رک جاؤ، کیا اگر وہ عاجز آ گیا اور حماقت کا کام کیا؟ یعنی اس کا عجز اور حماقت طلاق کے شمار میں حائل نہیں ہوگا۔

[3664] تقدم تخريجه برقم (٣٦٤٦)۔

[3665] ١٠-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا**)) قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسَبْتَ بِهَا قَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

[3665]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''وہ رجوع کر لے۔تو جب پاک ہوجائے،تو چاہے تو طلاق دے دے۔'' یونس بن جبیر کہتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ نے اس طلاق کو شمار کیا تھا۔انہوں نے جواب دیا، انہیں کون سی چیز اس سے روکتی تھی، بتاؤ اگر وہ عاجز آتا اور حماقت سے کام لیتا تو طلاق شمار نہ ہوتی؟''

[3666] ١١-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((**مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا**)) قَالَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا قُلْتُ فَاعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِيَ لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

[3666]۔انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی اس بیوی کے بارے میں، جسے انہوں نے طلاق دی تھی؟ تو انہوں نے کہا، میں نے اس کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی، اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا:''اسے اس سے رجوع کرنے کا حکم دو تو جب وہ پاک ہوجائے، تو وہ طہر کے آغاز میں طلاق دے دے۔'' تو میں نے اس سے رجوع کرلیا۔پھر اسے طہر کے شروع میں طلاق دے دی، میں ے پوچھا، کیا جو طلاق آپ نے حیض کی حالت میں دی تھی، آپ نے اسے شمار کیا؟ انہوں نے جواب دیا، میں اس کو شمار کیوں نہ کرتا؟ اگر میں عاجز آ گیا تھا، اور میں نے حماقت سے کام لیا تھا۔(اسے صحیح وقت کی بجائے غلط وقت میں طلاق دی۔)

[3665] تقدم تخريجه برقم (٣٦٤٦)۔

[3666] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق برقم (٥٢٥٣) انظر (التحفة) برقم (٦٦٥٣)۔

[3667] ١٢-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((**مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا**)) قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسَبْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ.

[3667]۔ انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے پاس جا کر آپ ﷺ کو بتا دیا، آپ نے فرمایا: ''اسے رجوع کرنے کا حکم دو، پھر جب پاک ہو جائے تو طلاق دے دے۔'' میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ ﷺ نے اس طلاق کو شمار کیا؟ انہوں نے کہا، تو اور کیا کیا۔''

[3668] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا ((**لِيَرْجِعْهَا**)) وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ.

[3668]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے شعبہ کی مذکورہ سند سے بیان کرتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ اس میں یراجع کی جگہ یرجع ہے اور یہ کہ میں نے ان سے پوچھا، کیا آپ اس کو طلاق شمار کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا، تو اور کیا ہوگا۔

[3669] ١٣-(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ لِأَبِيهِ.

[3669]۔ طاؤس سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا،

[3667] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٣٦٥١)۔

[3668] تقدم تخريجه برقم (٣٦٥١)۔

[3669] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الطلاق باب: الرجعة برقم (٦/ ٢١٣) انظر (التحفة) برقم (٧١٠١)۔

جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی؟ انہوں نے کہا، کیا عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا، جی ہاں۔ تو انہوں نے کہا، اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی، تو عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو اس واقعہ کی خبر دی، آپ نے اسے، اس سے رجوع کرنے کا حکم دیا، ابن جریج کہتے ہیں، طاؤس نے اپنے بیٹے کو اس قدر حدیث سنائی یا طاؤس کا بیٹا کہتا ہے، میں نے اپنے باپ سے اس سے زیادہ حدیث نہیں سنی۔

[3670] ١٤۔(. . .) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذٰلِكَ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ﴾ [الطلاق: ١].

[3670]۔ ابوزبیر کہتے ہیں، میں نے عزۃ کے آزاد کردہ غلام، عبدالرحمٰن بن ایمن کو سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کر رہے تھے، اور میں بھی سن رہا تھا، آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی؟ تو انہوں نے جواب دیا، ابن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ عرض کیا، عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''وہ اس سے رجوع کرلے'' تو اس نے لوٹا لیا اور فرمایا: ''جب پاک ہوجائے، تو طلاق دے دے یا روک لے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اے نبی! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دینا چاہو، تو عدت کا آغاز کرنے کے لیے دو۔'' (طلاق:۱)

فائدہ:...... ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم لعدتھن کی تفسیر وتوضیح کے لیے شاگردوں کو قبل عدتھن بتاتے تھے۔

[3670] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: فی طلاق السنة برقم (٢١٨٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الطلاق باب: وقت الطلاق للعدة التی امر الله عزوجل ان یطلق لها النساء برقم (٦/ ١٣٩) انظر (التحفة) برقم (٧٤٤٣)۔

اس لیے یہ کلمہ تفسیر کے لیے ہے یہ قرآن کا حصہ یا جز نہیں ہے۔ اس لیے ابن مسعود تفسیر کے لیے اس کو قبل طهرهن (طہر کے شروع میں) پڑھتے۔

[3671] (. . .) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ.

[3671] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی واقعہ بیان کرتے ہیں۔

[3672] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلٰى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِم أَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ.

[3672] امام صاحب ایک اور استاد سے، حجاج کی مذکورہ بالا روایت کی طرح، حدیث بیان کی ہے۔ اور اس میں کچھ اضافہ ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں، راوی نے غلطی سے مولیٰ عروہ کہا ہے حالانکہ وہ عزۃ کا آزاد کردہ غلام ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث میں مذکورہ اضافہ، امام صاحب نے عمداً حذف کر دیا ہے، جس کو امام ابوداؤد نے بیان کر کے فرمایا ہے۔ یہ ٹکڑا تمام احادیث کے مخالف ہے، یعنی فردها ولم يرها شيئا۔ آپ نے میری بیوی لوٹا دی، اور اس طلاق کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

۲...... بَاب: طَلَاقِ الثَّلَاثِ

باب ۲: تین طلاقیں

[3673] ۱۵۔(۱۴۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ.

[3671] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦٥٥)۔

[3672] تقدم تخريجه برقم (٣٦٥٥)۔

[3673] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطلاق باب: نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث برقم (٢٢٠٠) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: طلاق الثلاث المتفرقة قبل الدخول بالزوجة برقم (٦/ ١٤٥) انظر (التحفة) برقم (٥٧١٥)۔

[3673]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں، ابوبکر کے زمانہ میں اور حضرت عمر کی خلافت میں دو سال تک، تین طلاقیں (جو بیک وقت دی گئیں) ایک شمار ہوتی تھیں، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے ایک ایسے کام میں جلد بازی شروع کر دی ہے، جس میں ان کے لیے مہلت اور ڈھیل تھی۔ تو اگر ہم اس کو نافذ کر دیں (تو وہ باز آ جائیں گے) تو انہوں نے اس کو نافذ کر دیا۔

[3674] ١٦۔(. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ.

[3674]۔طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا آپ کو علم ہے کہ تین طلاقوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے دور میں اور تین سال تک عمر کی خلافت میں، ایک ہی قرار دیا جاتا تھا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، ہاں۔

[3675] ١٧۔(. . .) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ

أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ أَلَمْ يَكُنْ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ.

[3675]۔طاؤس سے روایت ہے کہ ابوصہباء نے حضرت ابن عباس سے کہا، اپنی نئی چیزوں یا انوکھی چیزوں میں سے کوئی چیز بتائیں، کیا تین طلاقیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے دور میں ایک شمار نہیں ہوتی تھیں تو انہوں نے فرمایا: ایسا ہی تھا۔ تو جب حضرت عمر کا دور آیا تو لوگوں نے مسلسل طلاقیں دینا شروع کر دیا تو انہوں نے انہیں ان پر لاگو کر دیا۔

فوائد :...... ❶ امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک طہر میں یا ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا بدعت اور حرام ہے اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے، حضرت عمر، علی، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا قول بھی یہی ہے

[3674] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦٥٨)۔
[3675] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٩٣)۔

(تکملہ: ج۱،ص:۱۵۲)۔ اور امام شافعی کے نزدیک ناجائز نہیں ہے لیکن بہتر یہی ہے، ایک طہر میں تین طلاقیں نہ دے۔ اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے، اور حضرت عمر بھی اس کو ناجائز خیال کرتے تھے۔ (تکملہ فتح الملہم، ج:۱،ص: ۱۵۲)۔ اور حضرت عمر اس پر سزا بھی دیتے تھے۔ مجمع الانہر، ص: ۳۸۲ پر لکھا ہے، ابتدائی دور میں حضرت عمر کے دور تک جب کوئی شخص بیک وقت تین طلاقیں دے دیتا تو انہیں ایک قرار دیا جاتا، لیکن جب لوگوں میں بکثرت ساتھ یہ کام ہونے لگا، تو انہوں نے تہدید یعنی سرزنش اور توبیخ کے لیے ان کو تین ہی نافذ کر دیا، اس سے معلوم ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کام ایک انتظامی تدبیر کی خاطر کیا تھا تاکہ لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں، یہ کوئی مستقل اور ہمیشہ کے لیے فیصلہ نہیں تھا، اور نہ ہی وہ اس کے مجاز تھے، اس لیے صحابہ کرام نے بھی اس کو ایک عارضی اور وقتی حکم سمجھ کر قبول کر لیا، جیسا کہ حج تمتع کے سلسلہ میں عام طور پر ان کے حکم کو قبول کر لیا گیا تھا۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر ندامت کا اظہار بھی کیا تھا۔ (اغاثة اللهفان، ص: ۱۸۱، ۱۸۲) ❷ بیک وقت تین طلاقوں کے وقوع کے بارے میں تین، چار نظریات یا اقوال ہیں: (۱) ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔ اگرچہ امام شافعی اور امام احمد کے ایک قول کے مطابق جائز اور لازم ہے اور امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد کے دوسرے کے مطابق حرام اور واقع ہے۔ (۲) بیک وقت تین طلاقیں دینا حرام ہے، لیکن طلاق ایک ہی واقع ہوگی، امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے بعض اصحاب کا قول یہی ہے۔ بعض صحابہ اور تابعین سے بھی منقول ہے۔ حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم نے اس کو ترجیح دی ہے۔ اور دلائل سے ثابت کیا ہے۔ (۳) بعض معتزلہ اور بعض شیعہ کا یہ قول ہے کہ اس سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی اور بقول امام نووی، حجاج بن ارطاة، ابن مقاتل اور محمد بن اسحاق کا قول یہی ہے۔ لیکن الفروع من الکافی جو شیعہ کی مستند کتاب ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں یہ ایک طلاق ہوگی۔ حافظ ابن تیمیہ نے ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین اور ان کے بیٹے جعفر سے یہی قول نقل کیا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:۳۳،ص: ۰۹ے) چوتھا موقف یہ ہے عورت اگر مدخولہ ہے تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق ہوگی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے ایک مجلس میں تین طلاقیں اور اس کا شرعی حل حافظ صلاح الدین یوسف۔

٣...... بَاب: وُجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلٰى مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ

باب ۳: جو شخص اپنی بیوی کو اپنے لیے حرام قرار دیتا ہے لیکن طلاق کی نیت نہیں کرتا، اس پر کفارہ واجب ہوگا

[3676] ١٨ ـ (١٤٧٣) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي الدَّسْتَوَائِيَّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

[3676] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾۔

[3676]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیوی کو کہنا تو مجھ پر حرام ہے، قسم ہے، اس پر قسم کا کفارہ ہے۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

فوائد:...... ❶ اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو کہتا ہے تو مجھ پر حرام ہے، اس میں فقہاء کا بہت اختلاف ہے۔(۱) امام شافعی کے نزدیک اگر اس نے طلاق یا ظہار کی نیت کی تو اس کو نیت پر محمول کیا جائے گا۔اور اگر طلاق یا ظہار کی نیت کے بغیر اس عورت کو حرام قرار دیا تو یہ اگرچہ قسم نہیں ہے، لیکن اس لفظ پر قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اگر کوئی نیت ہی نہیں کی اور یہ لفظ کہا، تو امام شافعی کے صحیح قول کے مطابق اسے قسم کا کفارہ دینا ہوگا۔دوسرا قول یہ ہے کہ یہ لفظ لغو ہے اور اس پر کوئی شرعی حکم مرتب نہیں ہوگا۔ ❷ امام مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ اس لفظ سے تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ۔لیکن اگر اس نے تین سے کم کی نیت کی ہے تو صرف غیر مدخولہ کے بارے میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔حضرت علی کا بھی یہی قول ہے۔ ❸ حنابلہ کے نزدیک، ایک قول کے مطابق ظہار ہے۔دوسرے قول کے مطابق یہ تین طلاقیں ہیں۔تیسرے قول کے مطابق اگر بغیر کسی نیت کے کہا تو قسم ہے، اگر طلاق یا ظہار کی نیت کی تو نیت کے مطابق عمل ہوگا۔ ❹ احناف کے نزدیک اس سے نیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، اگر نیت ایلاء یا ظہار یا ایک بائنہ طلاق یا تین طلاقوں کی، تو نیت کا اعتبار ہوگا۔اگر کوئی نیت نہ کی، تو متقدمین احناف کے نزدیک ایلاء ہوگا اور متاخرین کے نزدیک طلاق بائنہ ہوگی، اور اس پر فتویٰ ہے۔اگر اس نے کہا، میں نے یہ لفظ جھوٹ موٹ کہا تھا تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہوگا۔متقدمین احناف کے نزدیک یہ ایلاء تھا اور متاخرین اس کو طلاق بائنہ قرار دیتے ہیں۔اور اگر اس نے دو طلاقوں کی نیت کی۔تو یہ ایک بائنہ طلاق ہوگی لیکن امام زفر کے نزدیک دونوں واقع ہوجائیں گی۔ ❺ امام شعبی اور امام مسروق کے نزدیک یہ کلام اس طرح لغو ہے، جس طرح امام مالک، امام شافعی بلکہ جمہور کے نزدیک یہ کہنا لغو ہے کہ یہ کھانا مجھ پر حرام ہے یا یہ پانی یا کپڑا حرام ہے، اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔اس طرح امام نووی نے، چودہ مذاہب بیان کیے ہیں۔چونکہ سورہ تحریم کی آیت حرمت شہد کے بارے میں نازل ہوئی اور اس میں سے ﴿قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم﴾ بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کردیا ہے اس سے حضرت ابن عباس کے موقف کی تائید ہوتی ہے۔

← لك تبتغي مرضات ازواجك والله غفور رحيم﴾ برقم (٤٩١١) وفي الطلاق باب: ﴿لم تحرم ما احل الله لك﴾ برقم (٥٢٦٦) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: الحرام برقم (٢٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (٥٦٤٨)۔

[3677] ١٩۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ

ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ لَقَدْ ﴿كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

[3677]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اگر انسان اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دیتا ہے، تو یہ قسم ہے اس کو کفارہ قسم ادا کرنا ہوگا اور کہا، تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

[3678] ٢٠۔(١٤٧٤) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ

عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((**بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ**)) فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ [التحريم:١] إِلَى قَوْلِهِ إِنْ تَتُوبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

[3678]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرتے اور وہاں شہد پیتے۔ تو میں نے اور حفصہ نے ایکا (اتفاق) کیا کہ ہم سے جس کے ہاں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ کہے۔ مجھے آپ سے مغافیر کی بو محسوس ہوتی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ تو آپ ہم میں سے ایک کے ہاں تشریف لائے تو اس نے آپ سے یہ بات کہی، تو آپ نے فرمایا: ''بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے

[3677] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦٦١)۔

[3678] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك تبتغي مرضات ازواجك والله غفور رحيم﴾ برقم (٤٩١٢) وفي الطلاق باب: ﴿لم تحرم ما احل الله لك﴾ برقم (٥٢٦٧) وفي الايمان والنذور باب: اذا حرم طعاما برقم (٦٦٩١) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: شراب العسل برقم (٣٧١٤)۔ والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: تاويل هذه الآية على وجه آخر برقم (٦/ ١٥١۔١٥٢) وفي الايمان والنذور باب: تحريم ما احل الله عزوجل برقم (٧/ ١٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٢٢)۔

ہاں شہد پیا ہے اور آئندہ نہیں پیوں گا۔'' اس پر یہ آیت اتری: ''آپ وہ چیز کیوں حرام ٹھہراتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال قرار دی ہے۔'' ان تتوبا (عائشہ وحفصہ) تک تحریم (آیت: ۱-۴) اور جب نبی اپنی کسی بیوی سے راز کی بات کہی کہ میں نے شہد پیا ہے۔ (آیت: ۳)

مفردات الحدیث ✲ **مغافیر**: مغفور کی جمع ہے۔ یہ عرفط نامی بوٹی کا ایک قسم کا پھول ہے جس سے بدبو پھوٹتی ہے۔

فائدہ: ......حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کو چونکہ یہ بات معلوم تھی کہ آپ حضرت زینب کے ہاں شہد پیتے ہیں اور شہد کی مکھیاں علاقہ کی جڑی بوٹیوں سے رس چوس کر شہد تیار کرتی ہیں، اور مدینہ کے علاقہ میں عرفط بوٹی تھی، جس کے پھول سے بدبو پھوٹتی تھی۔ اس لیے دونوں نے توریہ وتعریض سے کام لیتے ہوئے۔ سوالیہ انداز میں پوچھا کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے، تاکہ رس کی بدبو کی طرف اشارہ کیا جاسکے اور آپ بو کو ناپسند فرماتے تھے۔ اس طرح آپ شہد پینے کے لیے حضرت زینب کے ہاں زیادہ قیام نہیں کریں گے اور ان کا یہی مقصود تھا، اور آیت میں راز کی بات کہی، اس لیے فرمایا گیا ہے کہ بخاری شریف میں ہے: قد حلفت میں نے قسم اٹھائی ہے۔ و لا تخبری بذالك احدا۔ تم کسی کو اس کی خبر نہ دینا، اور ایک اور روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے آپ ﷺ نے حضرت حفصہ کی باری کے دن، حضرت حفصہ کے گھر میں، حضرت ماریہ قبطیہ کو بلا لیا تھا، کیونکہ حضرت حفصہ آپ سے اجازت لے کر اپنے باپ کے گھر کچھ وقت کے لیے چلی گئی تھیں، واپسی پر انہوں نے، جب رسول اللہ ﷺ کو غسل کیے ہوئے دیکھا تو اعتراض کیا، تو آپ نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا، اور فرمایا اس کی اطلاع کی دوسری بیوی کو نہ دینا لیکن حضرت حفصہ نے درمیانی دیوار پر ہاتھ مار کر حضرت عائشہ کو متوجہ کر کے انہیں بتا دیا۔ اور ان دونوں واقعات کے بعد سورہ تحریم کی ابتدائی آیات کا نزول ہوا، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی بنیاد یہی دوسرا واقعہ ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اس کو قسم قرار دیا گیا ہے کہ ﴿قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم﴾ (التحریم: ۲) اللہ تعالیٰ نے تم پر قسموں کو کھول ڈالنا لازم ٹھہرایا ہے۔

[3679] ۲۱-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

[3679] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاطعمة باب: الحلوی والعسل برقم (۵۴۳۱) وفی الاشربة باب: الباذق ومن نهی عن كل مسكر من الاشربة برقم (۵۵۹۹) وفی الطب باب: الدواء بالعسل برقم (۵۶۸۲) وابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی شراب العسل برقم (۳۷۱۵) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی حب النبی ﷺ الحلواء والعسل برقم (۱۸۳۱) وابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: الحلواء برقم (۳۳۲۳) انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۹۶)۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَآئِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذٰلِكَ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا سَوَآءً.

[3679]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو شیرینی اور شہد پسند تھا اور آپ جب عصر کی نماز سے فارغ ہوتے تو تمام بیویوں کے ہاں چکر لگاتے اور ان کے قریب بیٹھتے۔ ایک دفعہ حضرت حفصہ کے ہاں گئے اور عام معمول سے زیادہ ان کے پاس رک گئے۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو مجھے بتایا گیا۔ ان کی قوم کی کسی عورت نے انہیں شہد کا ایک کپا ہدیہ کے طور پر دیا ہے۔ تو انہوں نے آپ کو وہ پلایا ہے تو میں نے دل میں کہا، ہم اللہ کی قسم! اس کے لیے کوئی تدبیر اختیار کریں گے۔ میں ے اس کا تذکرہ سودہ سے کیا اور انہیں کہا، جب وہ آپ کے ہاں آئیں گے تو آپ کے قریب بیٹھیں گے، تو ان سے کہنا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ تو آپ فوراً فرمائیں گے نہیں، تو ان سے کہنا، یہ بو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ یہ بات انتہائی ناگوار تھی کہ آپ سے بو آئے۔ تو آپ یقیناً یہ فرمائیں گے، حفصہ نے مجھے کچھ شہد پلایا ہے۔ تو ان سے کہنا، اس کی مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہے، اور میں بھی آپ سے یہی کہوں گی۔ اور تو بھی اے صفیہ، یہی کہنا۔ تو جب

آپ سودہ کے ہاں آئے، تو سودہ بیان کرتی ہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قریب تھا کہ میں آپ کو بلند آواز سے وہ بات کہوں جو آپ نے (عائشہ نے) مجھے کہی تھی۔ حالانکہ آپ ابھی دروازہ پر تھے، تیرے ڈر کی خاطر، جب رسول اللہ ﷺ قریب پہنچے سودہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ انہوں نے کہا، یہ بو کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: (حفصہ نے تھوڑا سا شہد پلایا ہے) انہوں نے کہا، شہد کی مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہے، جب آپ میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے بھی آپ کو اسی طرح کہا، پھر صفیہ کے ہاں گئے۔ انہوں نے بھی ایسے ہی کہا، تو جب حفصہ کے ہاں پہنچے، انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو اس سے (شہد سے) نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔'' حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، سودہ نے کہا سبحان اللہ! ہم نے آپ کو اس سے محروم کر دیا ہے، تو میں نے اسے کہا، خاموش رہو۔

مفردات الحدیث ✲ **عرفط**: ایک کانٹے دار درخت ہے، جس کی گوند کو مغافیر کہتے ہیں یا یہ ایک بوٹی ہے، جو کانٹے دار ہے اور زمین پر پھیل جاتی ہے، اور اسے سفید پھل لگتا ہے۔

فائدہ: ......عورتوں کے اندر چونکہ غیرت طبعی طور پر سوکن کے خلاف زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے وہ یہ برداشت نہیں کر سکتیں کہ خاوند کسی سوکن کے ہاں ان سے زیادہ ٹھہرے، اسی طبعی تقاضا کے تحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تدبیر سوچی اور توریہ کے ذریعہ اس پر عمل کیا، اور اس لیے آپ نے اس کو گوارا فرمایا۔ اور کسی رد عمل کا اظہار نہ فرمایا، اور شہد پینے کا واقعہ کس کے ہاں پیش آیا۔ صحیحین کی روایات کی رو سے، یہ دو بیویوں کے ہاں پیش آیا۔ حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہما۔ حافظ ابن حجر، علامہ عینی اور امام کرمانی وغیرہم کے نزدیک پہلے آپ نے حضرت حفصہ کے ہاں شہد پیا، تو آپ نے شہد پینا چھوڑ دیا لیکن حرام نہیں ٹھہرایا۔ پھر آپ نے زینب کے ہاں پیا۔ یہ سمجھ کر ضروری نہیں ہے۔ ہر شہد میں عرفط کے پھل یا گوند کی آمیزش ہو یا اس کو بو ہو، کیونکہ اگر اس کی مقدار معمولی ہو تو اس کا اثر نمایاں ہوگا۔ جب آپ نے زینب کے ہاں پیا اور دوبارہ پہلے والی صورت حال پیش آئی۔ تو آپ نے سمجھ لیا، مدینہ کے ہر شہد میں عرفط کے پھل یا گوند کی بساند موجود ہے، اس لیے آپ نے اس کو حرام ٹھہرا لیا۔ اپنی حد تک کہ میں اس کو استعمال نہیں کروں گا۔ وگرنہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو مطلقاً حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لیے اس کے بارے میں یہ کہنا کہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا، درست نہیں ہے اور اس بنیاد پر مذکورہ تطبیق پر اعتراض نہیں ہوسکتا، چونکہ حرمت کا باعث زینب والا واقعہ بنا ہے، جس میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے ایکا کیا تھا۔ اس لیے قرآن مجید میں ان دونوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن قاضی عیاض امام قرطبی اور امام نووی نے حضرت زینب والے واقعہ کو ترجیح دی ہے اور اس کے لیے کچھ وجوہ ترجیح علماء نے بیان کی ہیں، جن کا جواب دیا جا سکتا ہے۔

[3680] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3680] ۔امام مسلم کی صحیح مسلم کے راوی ابواسحاق ابراہیم مذکورہ بالا روایت امام صاحب کے ہم پلہ ہوکر ابواسامہ سے ایک واسطہ سے بیان کرتے ہیں، اورامام مسلم اپنے دوسرے استاد سے بھی ہشام بن عروہ کی ہی سند سے بیان کرتے ہیں۔

۴...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ طَلَاقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ!

باب ٤: نیت کے بغیر محض بیوی کو اختیار دینے سے طلاق واقع نہیں ہوگی

[3681] ۲۲۔(۱٤۷٥) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ

عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ ((**إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ**)) قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ ((**إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا**)) [الاحزاب: ۲۸، ۲۹] قَالَتْ فَقُلْتُ فِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

[3680] تقدم

[3681] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: ﴿وقل لازواجك ان كنتن تردن الحياة الدنيا وزينتها امتعكن واسرحكن سراحا جميلا﴾ برقم (٤٧٨٥) وفی باب: ﴿وان كنتن تردن الله ورسوله والدار الآخره فان الله اعد للمحسنات منكن اجرا عظيما﴾ برقم (٤٧٨٦) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة الاحزاب برقم (٣٢٠٤) والنسائی فی (المجتبی) فی النكاح باب: ما افترض الله عزوجل علی رسوله ﷺ وحرمه علی خلقه ليزيده ان شاء الله قربة اليه برقم (٦/ ٥٥) وفی الطلاق باب: التوقيت فی الخيار برقم (٦/ ١٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٧٦٧)۔

[3681]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور یہ الفاظ حرملہ بن یحییٰ تجیبی کے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اپنی بیویوں کو (دنیا اور آخرت میں سے ایک کے انتخاب کا) اختیار دے دیں، آپ نے ابتدا مجھ سے کی اور فرمایا: ''میں تم سے ایک معاملہ کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ تم پر کوئی تنگی نہیں ہے اگر (اس کے بارے میں فیصلہ کرنے میں) جلد بازی سے کام نہ لو۔ حتی کہ اپنے والدین سے صلاح و مشورہ کرلو۔ وہ بیان کرتی ہیں آپ کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دیجیے، اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کی خواہاں ہو، تو آؤ۔ میں تمہیں دنیا کا ساز و سامان دوں اور بڑے اچھے طریقہ سے تمہیں رخصت کروں، اور اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کی خواہاں ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم خوب کاروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' (سورۃ احزاب: ۲۸، ۲۹) تو میں نے عرض کیا، اس میں کون سی بات ہے جس کے لیے والدین سے مشورہ کروں؟ کیونکہ میں تو اللہ اس کے رسول اور دار آخرت کی خواہاں ہو، وہ بیان کرتی ہیں پھر تمام ازواج نے وہی فیصلہ کیا جو میں نے کیا تھا۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ مختلف اسباب و وجوہ کی بنا پر ازواج مطہرات سے ناراض ہوئے، جو پے در پے، یکے بعد دیگرے پیش آئے، پہلے شہد والا واقعہ پیش آیا، اس کے بعد ماریہ قبطیہ کا واقعہ رونما ہوا۔ پھر ازواج مطہرات نان ونفقہ میں اضافہ کے مطالبہ پر متفق ہو گئیں، اس طرح کچھ امور پیش آئے، جو آگے آ رہے ہیں، جن کی بنا پر آپ نے ایک ماہ ایلا کرتے ہوئے ازواج سے علیحدگی اختیار کرلی، اور ایلا کے خاتمہ پر آیت تخییر نازل ہوئی۔ جس کی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے ازواج کو اپنے پاس رہنے اور جدا ہونے کا اختیار دیا۔ اور آغاز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیونکہ وہی سب سے زیادہ محبوبہ تھیں، اور چونکہ آپ ان کو اپنے سے جدا نہیں کرنا چاہتے تھے، اس لیے ان کی خیر خواہی کے پیش نظر، ان کی نوخیزی اور ناتجربہ کاری سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے یہ مشورہ بھی دیا کہ فیصلہ کرنے میں عجلت سے کام نہ لینا۔ پہلے اپنے والدین سے مشورہ کرلینا، جو آپ کے جانثار تھے اور وہ حضرت عائشہ آپ سے علیحدگی گوارا نہیں کرسکتے تھے، لیکن حضرت عائشہ نے اپنی کمال ذہانت وفطانت اور اصابت فکر کی بنا پر، مشورہ کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی اور فوراً آپ کے ساتھ زندگی گزارنے کو ترجیح دی، یہ واقعہ ۹ ہجری میں پیش آیا، جس سے معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت تک ان کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا بقید حیات تھیں اور باقی ازواج نے بھی اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کا انتخاب کیا۔ اور اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ آپ نے انہیں طلاق تفویض کی تھی کہ وہ طلاق لینے کا حق رکھتی ہیں یا آپ نے طلاق دینے کا وعدہ اس شرط پر کیا تھا، جب وہ دنیا کو اختیار کرلیں گی، امام مجاہد اور شعبی، تفویض کے قائل ہیں اور امام حسن بصری اور قتادہ وعدہ کے۔

[3682] ٢٣-(١٤٧٦) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي.

[3682]۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی بیوی کی باری ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت لے کر دوسری کے پاس جاتے، حالانکہ یہ آیت نازل ہوچکی تھی۔ ان میں سے جس کو چاہیں الگ رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس جگہ دیں۔ (سورۂ احزاب: ۵۱) تو معاذہ ؒ نے ان سے پوچھا، تو آپ جب رسول اللہ ﷺ آپ سے اجازت طلب کرتے تھے۔ کیا جواب دیتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں کہتی تھی، اگر یہ معاملہ میرے بس میں ہے تو میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتی۔

فائدہ:......حضرت عائشہ ؓ کا مقصد یہ تھا۔ آپ کی وضاحت و معاشرت اور آپ کی خدمت اور آپ سے استفادہ کی جو برکات اور خیرات ہیں ان سے میں محروم ہونا نہیں چاہتی۔

[3683] (. . .) وحَدَّثَنَاه الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ انا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ انا عَاصِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3683]امام مذکورہ بالا روایت ایک دوسرے استاد کی سند سے، عاصم ہی سے بیان کرتے ہیں۔

[3684] ٢٤-(١٤٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا.

[3682] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿ترجي من تشاء منهن وتووي اليك من تشاء ومن ابتغيت ممن عزلت فلا جناح عليك﴾ برقم (٤٧٨٩) وابو داود في (سننه) في النكاح باب: في القسم بين النساء برقم (٢١٣٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٦٥)۔

[3683] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦٦٦)۔

[3684] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: من خير ازواجه برقم (٥٢٦٣) والترمذي في (جامعه) في الطلاق باب: ما جاء في الخيار برقم (١١٧٩) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: ما افترض الله عزوجل على رسوله ﷺ وحرمه على خلقه ليزيده ان شاء الله قربة اليه برقم (٦/ ٥٦) وفي الطلاق باب: في المخيرة تختار زوجها برقم (٦/ ١٦١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٢٤)۔

[3684] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا (کہ نکاح میں رہیں یا نہ رہیں) تو ہم نے اس اختیار دینے کو طلاق شمار نہیں کیا۔

فائدہ :......ائمہ اربعہ اور جمہور صحابہ وتابعین اور فقہاء کے نزدیک، بیوی کو اختیار دینا، جبکہ اس نے خاوند کو اختیار کرلیا، طلاق نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسن بصری کے نزدیک محض اختیار دینے سے طلاق رجعی واقع ہوجائے گی، اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور امام لیث کے نزدیک طلاق بائنہ جس سے رجوع نہیں ہوسکتا واقع ہوجائے گی اور امام خطابی نے غلط طور پر اس کی نسبت امام مالک کی طرف بھی کی ہے، لیکن قاضی عیاض مالکی نے اس سے انکار کیا ہے۔ صحیح احادیث کی رو سے جمہور کا موقف ہی صحیح ہے۔

[3685] ٢٥۔(...) وحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفَكَانَ طَلَاقًا.

[3685] ۔امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں جب بیوی نے مجھے پسند کرلیا تھا تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں نے بیوی کو ایک کا اختیار دیا تھا یا سو کا یا ہزار کا۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرچکا ہوں انہوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا یہ طلاق تھی؟

[3686] ٢٦۔(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيَّرَ نِسَائَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

[3686] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تھا تو یہ طلاق نہیں تھی۔

[3687] ٢٧۔(...) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا.

[3687] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا، ہم نے آپ کو اختیار کیا

[3685] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٦٦٨)۔
[3686] تقدم تخريجه برقم (٣٦٦٨)۔
[3687] تقدم تخريجه برقم (٣٦٦٨)۔

تو آپ نے اس کو طلاق شمار نہیں کیا۔

[3688] ۲۸۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ (قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ) عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعْدُدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

[3688]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کیا، تو آپ نے اس کو ہمارے لیے کچھ شمار نہیں کیا۔

[3689] (. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

[3689] امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3690] ۲۹۔(۱۴۷۸) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ ((هُنَّ حَوْلِي كَمَا

[3688] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: من خير ازواجه برقم (۵۲۶۲) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: في الخيار برقم (۲۲۰۳) والترمذي في (جامعه) في الطلاق باب: ما جاء في الخيار برقم (۱۱۷۹م) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: ما افترض الله عزوجل على رسوله ﷺ وحرمه على خلقه ليزيده ان شاء الله قربة اليه برقم (۶/ ۵۶) وفي الطلاق باب: في المخيرة تختار زوجها برقم (۶/ ۱۶۱) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: الرجل يخيره امرأته برقم (۲۰۵۲) انظر (التحفة) برقم (۱۷۶۳۴)۔

[3689] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۳۶۷۲)۔

[3690] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۱۰)۔

تَرٰی يَسْأَلُنِي النَّفَقَةَ)) فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلٰى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلٰى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ ((يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا)) قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ لَّا تَعْجَلِي فِيهِ حَتّٰى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكِ)) قَالَتْ وَمَا هُوَ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ قَالَتْ أَفِيكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ قَالَ ((لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا)).

[3690]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ ﷺ سے باریابی کی اجازت طلب کی اور لوگوں کو دیکھا، وہ آپ کے دروازہ پر بیٹھے ہیں، ان میں سے کسی کو اجازت نہیں دی گئی، حضرت جابر کہتے ہیں۔ ابوبکر کو اجازت مل گئی، تو وہ اندر چلے گئے، پھر حضرت عمر آئے اور اجازت طلب کی، انہیں بھی اجازت مل گئی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ کے گرد وپیش آپ کی بیویاں تھیں اور آپ غمزدہ، خاموش تھے۔ تو حضرت ابوبکر سے دل میں سوچا، میں ایسی بات کہوں گا۔ جس سے حضور اکرم ﷺ کو ہنس آجائے گی، تو کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! اے کاش آپ (میری بیوی) خارجہ کی بیٹی کی حالت دیکھتے! اس نے مجھ سے نان ونفقہ کا سوال کیا۔ تو میں نے کھڑے ہو کر اس کا گلا دبوچ لیا، اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: یہ میرے گرد ہیں، جیسا کہ دیکھ رہے ہو اور مجھ سے نفقہ کا سوال کر رہی ہیں۔'' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اس کا گلہ دبانا شروع کر دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اس کا گلا گھونٹنا شروع کر دیا دونوں کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز مانگ رہی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے، تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! یہ آپ سے کبھی بھی ایسی چیز کا سوال نہیں کریں گی، جو آپ کے پاس نہیں ہوگی، پھر آپ ان سے ایک ماہ یا انتیس دن الگ تھلگ رہے، پھر آپ یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! اپنی بیویوں کو فرما دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے تم خوب کاروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے، تک۔'' تو آپ نے حضرت عائشہ سے ابتدا کی اور فرمایا: ''اے عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک معاملہ پیش کرنا چاہتا ہوں، میں اس بات کو پسند کرتا ہوں، تم اس میں جلد بازی سے کام نہ لینا، حتی کہ اپنے والدین سے مشورہ کرلو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، وہ کیا ہے؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ نے اسے آیت سنائی، اس نے جواب دیا کیا آپ کے بارے

میں۔ اے اللہ کے رسول! اپنے والدین سے مشورہ لوں؟ بلکہ میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ میری بات کو اپنی کسی بیوی کو نہ بتائیں، آپ نے فرمایا: ''ان میں سے جو بھی پوچھے گی، میں اس کو بتا دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دشواری پیدا کرنے والا اور لغزشوں کا خواہاں بنا کر نہیں بھیجا، لیکن مجھے تعلیم دینے والا اور آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ **معنت:** مشقت اور دشواری میں ڈالنے والا۔ ❷ **متعنت:** لغزش اور غلطی کا طالب۔

فائدہ ...... اللہ تعالیٰ نے طبعی طور پر عورتوں کے دل میں زیورات اور بہترین لباس کی خواہش رکھی ہے، اور جب فتح خیبر کے بعد حالات بہتر ہو گئے تو ازواج مطہرات کے دل میں بھی ان چیزوں کی خواہش پیدا ہوئی، لیکن آپ چاہتے تھے، آپ کے گھر میں سادگی اور زہد وقناعت ہی رہے۔ اور ازواج کے دل میں دنیا کی محبت پیدا نہ ہو، اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی آپ کی موافقت کی اور اپنی اپنی بیٹی کو دبوچ لیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مار پیٹ سے منع فرما دیا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی طبعی غیرت کے تحت کہ آپ ہی کی طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ رہے، یہ درخواست کی کہ میری بات کسی اور بیوی کو نہ بتائیں، ممکن ہے کوئی آپ سے فراق کو پسند کر لے، لیکن آپ نے ان کی درخواست کو قبول نہیں کیا۔ کیونکہ آپ نہیں چاہتے تھے کہ ان میں کوئی ایک دنیا کی زیب وزینت کی طرف مائل ہو۔ اگر کوئی عورت تفویض طلاق کو استعمال کرتے ہوئے علیحدگی کو پسند کر لیتی ہے، تو امام مالک اور لیث کے نزدیک یہ تین ہوں گی امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک بائنہ طلاق ہوگی، خاوند کو حق رجوع حاصل نہیں رہے گا اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک ایک رجعی طلاق ہوگی۔ خاوند کو حق رجوع حاصل ہوگا اور طلاق شریعت میں دراصل رجعی ہی ہے۔ اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تخییر کا تعلق اسی مجلس سے ہے، جس میں اختیار دیا گیا ہے، الا یہ کہ خاوند سوچ و بچار کے لیے کچھ مہلت دے دے۔ ہنسانے والی بات بعض روایات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئی ہے لیکن حدیث میں لو رایت بنت خارجہ کا لفظ ہے۔ یہ ابوبکر کی بیوی ہے، حضرت عمر کی کوئی بیوی بنت خارجہ نہیں یا بنت زید نہیں ہے اس لئے صحیح یہی ہے کہ یہاں ابوبکر ہی مراد ہیں اس لئے ابوبکر نے ہی عمر سے پہلے اپنی بیٹی عائشہ کا گلا دبوچا تھا۔

٥...... بَابُ: فِي الْإِيلَاءِ وَاعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَتَخْيِيرِهِنَّ، وَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ: وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ

باب ٥: ایلاء اور عورتوں سے الگ ہو کر ان کو اختیار دینا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

''اگر تم دونوں اس کے خلاف متحد ہو جاؤ گی''

[3691] ٣٠-(١٤٧٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي

[3691] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٤٩٨)

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ نِسَآئَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصٰى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نِسَائَهُ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَآءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا عَلٰى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلٰى نَقِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللّٰهِ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْمَأَ إِلَيَّ أَنْ ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ فَأَدْنٰى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ **((مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ))** قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرٰى فِيهَا إِلَّا مَا أَرٰى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفْوَتُهُ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ **((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا))** قُلْتُ بَلٰى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرٰى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَآءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ

مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ اللَّهَ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيرِ عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرٌ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلٰى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَّقْتَهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ بِالْحَصٰى يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِسَائَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتّٰى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَنَزَلْتُ فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ قَالَ ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ)) فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِي لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِسَائَهُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلٰى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ﴾ [النساء:۸۳] فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ.

[3691] ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی بیویوں زمین سے علیحدگی اختیار کی تو میں مسجد میں داخل ہوا، اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریوں کے ساتھ زمین پر نکتے لگا رہے ہے یعنی زمین کھود رہے ہیں (غم اور فکر کی بنا پر) اور کہہ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے اور یہ پردہ اترنے سے پہلے کی بات ہے۔ ابھی انہیں پردے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ عمر کہتے ہیں، میں نے دل میں کہا، میں آج اس معاملہ کو جان کر رہوں گا۔ تو میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور پوچھا، اے ابوبکر کی بیٹی! کیا تیری یہ حالت ہوگئی کہ تو رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائے؟ تو اس نے کہا، تیرا مجھ سے کیا واسطہ۔ اے خطاب کے بیٹے! تم اپنی گٹھڑی (سامان دان) کی خبر لو (اپنی بیٹی سے پوچھو) تو میں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، اور اس سے پوچھا، اے حفصہ! کیا تم اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ رسول اللہ ﷺ کو دکھ پہنچاؤ؟ اللہ کی قسم! تجھے خوب معلوم ہے، اللہ کے رسول ﷺ تجھ سے محبت نہیں رکھتے، اور اگر میرا پاس نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ تجھے طلاق دے

دیتے۔ تو وہ زور وشور سے رونے لگیں۔ تو میں نے اس سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ اس نے کہا، وہ اپنے گودام میں، اپنے چبارے میں ہیں۔ میں داخل ہوا تو دیکھا آپ کے غلام رباح، بالا خانہ کی چوکھٹ پر بیٹھے ہیں اور اپنے دونوں پاؤں کھدی ہوئی لکڑی پر لٹکائے ہوئے ہیں اور وہ کھجور کا تنہ تھا جس پر رسول اللہ ﷺ چڑھتے اور اترتے تھے، یعنی سیڑھی تھی۔ میں نے آواز دی، اے رباح! مجھے رسول اللہ ﷺ سے حاضر ہونے کی اجازت لے دو، تو رباح نے بالا خانہ کی طرف دیکھا، پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا، میں نے پھر (کچھ وقفہ کے بعد) کہا، اے رباح! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ تو رباح نے بالا خانہ کی طرف دیکھا، پھر میری طرف دیکھا اور کچھ نہ کہا، پھر میں نے اپنی آواز بلند کرتے ہوئے کہا، اے رباح! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضری کی اجازت لے دو، کیونکہ میں یہ خیال کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ کا تصور یہ ہے کہ میں حفصہ کی خاطر آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ مجھے اس کی گردن اڑا دینے کا حکم دیں تو میں اس کی گردن مار دوں گا۔ اور میں نے اپنی آواز بلند کی تو اس نے مجھے اشارہ کیا، چڑھ آؤ۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، تو میں بیٹھ گیا، اور آپ نے اپنی تہبند اپنے اوپر کر لی اور آپ کے پاس اس کے سوا کوئی کپڑا نہ تھا، اور چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال رکھے تھے، میں نے اپنی نظر رسول اللہ ﷺ کے خزانہ (گودام) میں دوڑائی، تو میں نے چند مٹھی جو دیکھے جو ایک صاع کے بقدر تھے، اور ایک کونے میں اتنی ہی کیکر کی چھال تھی اور ایک کچا چمڑا لٹکا ہوا تھا، تو میری آنکھیں بہہ پڑیں، مجھے رونا آ گیا، آپ نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ اے خطاب کے بیٹے! میں نے کہا، اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں، اس چٹائی کے آپ کے پہلو پر نشان بن گئے ہیں، اور یہ آپ کا خزانہ ہے اور اس میں وہی کچھ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں اور وہ قیصر و کسریٰ پھلوں اور نہروں میں زندگی گزار رہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول اور اس کے برگزیدہ ہیں اور یہ آپ کا یہ خزانہ ہے، آپ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس پر مطمئن اور راضی نہیں ہو کہ ہمیں آخرت ملے اور انہیں دنیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں آپ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھ رہا تھا۔ تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کو بیویوں کے معاملہ میں کیا دشواری ہے؟ اگر آپ نے انہیں طلاق دے دی ہے، تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے، اور جبرائیل اور میکائیل، اور میں اور ابوبکر اور مومن آپ کے ساتھ ہیں، اور کم ہی میں نے گفتگو کی ہے۔ مگر...... میں اللہ کی حمد کرتا ہوں...... میں نے امید رکھی کہ اللہ میری اس گفتگو کی جو میں نے کی ہے تصدیق فرمائے گا۔ اور یہ آیت، آیت تخییر نازل ہوئی، امید ہے اس کا رب، اگر وہ تمہیں طلاق دے دے، تو وہ اسے

تمہارے بدلہ میں تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا اور اگر تم دونوں اس کے خلاف متحد ہو گئیں، تو اللہ اس کا (اپنے نبی کا) کارساز ہے اور جبرئیل اور نیک مومن اور مزید برآں فرشتے اس کے معاون ہیں۔ (سورۃ تحریم: ۴) عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے تمام نبی کی بیویوں پر زور ڈالا تھا، میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ان کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں مسجد میں داخل ہوا، تو لوگ (غم اور فکر سے) زمین پر کنکریوں کے ساتھ نکتے لگا رہے تھے، کہتے تھے۔ اللہ کے رسول نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ کیا میں ان کے پاس اتر کر انہیں خبر دوں کہ آپ نے انہیں طلاق نہیں دی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اگر تم چاہو۔'' تو میں آپ سے گفتگو کرتا رہا حتی کہ چہرے سے غصہ زائل ہو گیا، حتی کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے اور آپ ہنس پڑے، اور آپ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے زیادہ حسین تھی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور میں بھی اترا، میں کھجور کے تنے کو پکڑے ہوئے اترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہاتھ لگائے بغیر اس طرح اترے گویا زمین پر چل رہے ہیں، میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! آپ بالا خانہ میں انتیس دن رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔'' تو میں نے بلند آواز سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی، اور یہ آیت اتری: ''جب ان کے پاس امن یا جنگ کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول یا اصحاب امر (سوچ و بچار کے اہل) کے پاس لے جاتے تو ان میں سے جو استنباط کی صلاحیت رکھتے ہیں (بات کی تہہ تک پہنچ سکتے ہیں) تو وہ اس کی حقیقت کو جان لیتے۔ (نساء: ۸۳) تو میں نے اس معاملہ کی حقیقت کو نکالا اور اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر نازل فرمائی۔

مفردات الحدیث

❶ **ينكتون بالحصى:** زمین پر فکر مند اور غمزدہ ہو کر کنکریوں کے ساتھ نکتے لگا رہے تھے۔ ❷ **عليك بعيبتك:** عيبة: اس برتن یا ہتھیلی کو کہتے ہیں جس میں انسان اپنے بہترین کپڑے اور قیمتی اشیاء محفوظ کرتا ہے، مراد اپنی اصل دلچسپی کی چیز ہے یعنی اپنی بیٹی حفصہ کو وعظ و نصیحت کرو۔ ❸ **لو لا انا لطلقتك رسول الله:** میرے لحاظ اور رعایت کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق نہیں دے رہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت حفصہ کو طلاق دے دی تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خاطر اور ان کے روزہ دار اور تہجد گزار ہونے کی بنا پر، اللہ کی طرف سے آپ کو رجوع کا حکم ملا تھا۔ ❹ **مشربة:** مشروب خانہ، مَشرَبة: بالا خانہ۔ ❺ **اسكفة:** چوکھٹ، دہلیز۔ ❻ **قرظ:** کیکر کے پتے، جن سے کچے چمڑے رنگے جاتے ہیں۔ رفيق: وہ چمڑا جو ابھی پوری طرح رنگا نہ گیا ہو۔ ❼ **وان تظاهرا عليه:** اے عائشہ وحفصہ! اگر تم دونوں ایک ایسے کام پر ایکا اور اتفاق کرلو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تکلیف دہ ہے اور اس کا راز ظاہر کردو، تو تم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ، جبریل، مومن اور فرشتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون و مددگار ہیں۔ ❽ **تحسر الذهب**

عن وجهه: آپ کے رخ انور سے غصہ کے آثار مٹ گئے۔ ⑨ **کشر**: مسکراہٹ سے دانت ظاہر ہو گئے۔ ⑩ **اتشبث بالجذع** (میں گرنے کے خوف سے) تنے کو پکڑ کر اتر رہا تھا۔ ⑪ **وما یمسه بیده**: اور آپ انتہائی اعتماد و وثوق سے بلا خوف وخطر، بغیر سہارا لیے (ہاتھ لگائے) اتر رہے تھے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات کو تخییر دینے کا واقعہ پردہ کے احکام نازل ہونے سے پہلے پیش آیا ہے۔ حالانکہ واقعہ تخییر کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ میں موجود تھے، اور وہ اپنے والدین کے ساتھ فتح مکہ ۸ ہجری کے بعد مدینہ منورہ آئے ہیں اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی آپ کے نکاح میں آ چکی تھیں اور پردہ کے احکام انہیں کی شادی کے موقع پر ان کے ولیمہ میں ۴ ہجری یا ۵ ہجری میں نازل ہو چکے تھے۔ اس لیے واقعہ تخییر کو پردہ کے احکام نازل ہونے سے پہلے قرار دینا محض راوی کا وہم ہے، جو اسے اس لیے پیدا ہو گیا کہ حضرت عمر، حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا، حالانکہ سوال و جواب پس پردہ ہوئے تھے۔ نیز اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آیت ﴿اذا جاء هم امر من الامن او الخوف اذاعوا به﴾ جب امن یا جنگ کی کوئی بات ان کے سامنے آتی ہے، تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں، جبکہ مشہور یہ ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت کا نزول جنگی معاملات کی تشہیر، جو منافق غلط طریقہ سے مسلمانوں میں بددلی پھیلانے کے لیے کرتے تھے، کہ سلسلہ میں ہوا ہے، تو یہ دونوں قسم کے واقعات، حالت امن میں غلط طور پر طلاق دینے کی تشہیر اور حالت جنگ میں جھوٹی جنگی خبروں کی تشہیر کے سلسلہ میں نازل ہوئی یا دونوں اس کا مصداق ہیں۔ صحابہ کرام جس واقعہ پر کوئی آیت چسپاں ہوتی یا اس پر صادق آتی، اگرچہ وہ نزول کے بعد یا پہلے پیش آ چکا ہوتا، تو کہہ دیتے نزلت فی کذا۔ یہ واقعہ بھی اس کا مصداق ہے۔

[3692] ٣١-(...) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ

[3692] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: ﴿تبتغی مرضات ازواجك والله غفور رحيم قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم﴾ برقم (٤٩١٣) وفی باب: ﴿واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حديثا فلما نبأت به واظهره الله عليه عرف بعضه واعرض عن بعض فلما نبأها به قالت من انبأك هذا قال نبأنی العليم الخبير﴾ برقم (٤٩١٤) وفی باب: ﴿ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبكما﴾ برقم (٤٩١٥) وفی النكاح باب: حب الرجل نساه بعضهن افضل من بعض برقم (٥٢١٨) وفی اللباس باب: ما كان النبی ﷺ يتجوز من اللباس والبسط برقم (٥٨٤٣) وفی اخبار الآحاد باب: ما جاء فی اجازة الخبر الواحد الصدوق فی الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام برقم (٧٢٥٦) وفی باب قوله تعالى: ﴿لا تدخلوا بيوت النبی الا ان يؤذن لكم﴾ برقم (٧٢٦٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٥١٢)

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يُحَدِّثُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَأْتَمِرُهُ إِذْ قَالَتْ لِي امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَمَا لَكِ أَنْتِ وَلِمَا هَاهُنَا وَمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ قَالَ عُمَرُ فَآخُذُ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرُجُ مَكَانِي حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَخَذَتْنِي أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتَى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ آخُذُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يُرْتَقَى إِلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ فَأُذِنَ لِي

قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُورًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أُهُبًا مُعَلَّقَةً فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمَا الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ)).

[3692]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں سال بھر یہ ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آیت کا مفہوم پوچھوں، لیکن ان کی ہیبت کی بنا پر ان سے پوچھ نہ سکا حتی کہ وہ حج کے لیے نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب واپس پلٹے، تو وہ راستہ کے کسی حصہ پر اپنی ضرورت (قضائے حاجت) کے لیے پیلو کے درخت کی طرف ہٹ گئے، (مڑ گئے) میں بھی ان کی فراغت کے انتظار میں ٹھہر گیا۔ پھر ان کے ساتھ چل پڑا۔ تو میں نے کہا، اے امیر المومنین! آپ کی بیویوں میں سے وہ دو کون سی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ایکا یا اتحاد کر لیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا، وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا، اللہ کی قسم! میں ایک سال سے آپ سے اس کے بارے میں پوچھنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ لیکن آپ کے رعب کی بنا پر ہمت نہیں کر سکا، انہوں نے کہا، ایسا مت کرو، جس چیز کے بارے میں تم یہ سمجھو کہ مجھے اس کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لو، اگر مجھے علم ہوگا تو میں تمہیں بتا دوں گا، پھر حضرت عمر کہنے لگے، اللہ کی قسم! ہم جاہلیت کے دور میں عورت کو کسی شمار قطار میں نہیں سمجھتے تھے (انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے) حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں جو اتارنا چاہا، اتارا اور ان کو جو دینا تھا، دیا (ان کے حقوق مقرر فرمائے) اور انہوں نے بتایا۔ اس اثنا میں کہ میں ایک معاملہ پر غور و فکر یا سوچ و بچار کر رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھے کہہ دیا، اگر آپ ایسا، ایسا کر لیں تو بہتر ہے۔ تو میں نے اس سے کہا، تجھے میرے معاملہ سے کیا دلچسپی یا تعلق ہے؟ اور جو کام میں کرنا چاہتا ہوں، تجھے اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے؟ تو اس نے مجھ سے کہا، تم پر حیرت ہے، اے خطاب کے بیٹے! آپ باہمی گفتگو کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، حالانکہ تیری بیٹی رسول اللہ ﷺ کو جواب دے لیتی ہے، جس کی بنا پر آپ دن بھر ناراض رہتے ہیں، عمر کہتے ہیں، میں نے اسی وقت اپنی چادر اٹھائی اور نکل کھڑا ہوا، حتی کہ حفصہ کے پاس پہنچ گیا، اور اس سے پوچھا، اے میری بیٹی! تم رسول اللہ ﷺ کو ایسا جواب دیتی ہو جس سے آپ دن بھر ناراض رہتے ہیں۔ تو حفصہ نے کہا، اللہ کی قسم! ہم آپ کو جواب دے لیتی ہیں۔ تو میں نے کہا، جان لو میں

تمہیں، اللہ کی سزا اور اس کے رسول کی ناراضی سے ڈراتا ہوں۔ اے میری بیٹی! تمہیں یہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) جو اپنے حسن و جمال پر نازاں ہے، دھوکا میں نہ ڈال دے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر میں اس سے نکل کر حضرت ام سلمہ کے پاس گیا۔ کیونکہ وہ میری عزیزہ تھیں، اور میں نے ان سے گفتگو کی۔ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا، تجھ پر تعجب ہے، اے خطاب کے بیٹے! تو ہر چیز میں دخل دیتا ہے، حتی کہ یہ بھی چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیویوں کے درمیان دخل دے۔ حضرت عمر کہتے ہیں، تو اس نے مجھے اس طرح نشانہ بنایا کہ میں دل میں جو پاتا تھا اس سے پھیر دیا گیا۔ میں نے اس سلسلہ میں مزید گفتگو نہ کی۔ اور میں اس کے ہاں سے نکل گیا اور میرا ایک انصاری ساتھی تھا جب میں آپ کی مجلس سے غیر حاضر ہوتا تو وہ آ کر مجھے (دن بھر کی) باتیں بتاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں اسے جا کر باتیں بتاتا۔ اور ہم ان دنوں ایک غسانی بادشاہ سے خوف زدہ تھے، ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ ہم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ اس سے ہمارے سینے خوف سے لبریز (بھرے ہوئے) تھے۔ تو میرا انصاری ساتھی آیا، دروازہ پر دستک دی اور کہا، کھولو، کھولو، میں نے پوچھا کیا غسانیوں نے حملہ کر دیا ہے؟ تو اس نے کہا، اس سے بھی سنگین واقعہ رونما ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے الگ تھلگ ہو گئے ہیں۔ تو میں نے کہا، حفصہ اور عائشہ کا ناک خاک آلود ہو، پھر میں نے اپنے کپڑے لیے اور نکل کھڑا ہوا حتی کہ میں آپ کے ہاں پہنچ گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانہ میں تھے، جس تک میڑھی سے چڑھا جاتا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ فام غلام سیڑھی کے سرے پر بیٹھا تھا۔ میں نے کہا، میں عمر ہوں (اجازت چاہتا ہوں) تو مجھے اجازت مل گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ بات چیت سنائی، تو جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر پہنچا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ اس کے اور آپ کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا، اور آپ کے سر کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، اور آپ کے پاؤں کے پاس کیکر کے پتے جمع تھے، اور آپ کے سر پاس کچے چمڑے لٹک رہے تھے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کے نشان دیکھے اور میں رونے لگا۔ آپ نے پوچھا: ''کیوں روتے ہو؟'' تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ کسریٰ اور قیصر کس قدر آرام و سہولت میں ہیں۔ اور آپ اللہ کے رسول ہیں (اور اس قدر تنگی)۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ان دونوں کو دنیا نصیب ہو اور تمہارے حصہ میں آخرت آئے؟''

مفردات الحدیث ❶ **أتمره:** میں اس کے بارے میں سوچ و بچار میں مشغول تھا۔ ❷ **ان تراجع:** تیری بات کا جواب دیا جائے۔ ❸ **اخذتني اخذا:** مجھے نشانہ بنایا۔ ❹ **كسرتني عن بعض ما اجد:** بعض

باتیں جو میں کہنا چاہتا تھا، ان سے پھیر دیا۔ ان کے کرنے کا موقعہ اور گنجائش نہ چھوڑی۔ ❺ عجلة: سیڑھی۔ مصبور: بندھا ہوا یا جمع شدہ گٹھا۔ ❻ اهب یا اهب: اهاب کی جمع ہے۔ وہ چمڑا جو رنگا نہیں گیا۔

[3693] ٣٢-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ كَنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَزَادَ فِيهِ وَأَتَيْتُ الْحُجَرَ فَإِذَا فِي كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ آلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْهِنَّ.

[3693]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج سے) واپس آیا، حتی کہ جب ہم مر الظہران نامی جگہ پر پہنچے، آگے مذکورہ بالا سلیمان بن بلال کی طویل حدیث بیان کی، ہاں یہ فرق ہے کہ میں نے پوچھا، دو عورتوں کا معاملہ کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، حفصہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ میں (ازواج مطہرات کے) گھروں کے پاس آیا، اور ہر گھر میں رونے کی آواز تھی اور یہ بھی اضافہ، آپ نے ان سے ایک ماہ کا ایلاء کیا تھا۔ تو جب انتیس دن گزر گئے آپ ان کے پاس اتر آئے۔

مفردات الحدیث ❶ حجر: حجرة کی جمع ہے، مراد آپ کی ازواج کے گھر ہیں۔ ❷ آلى ايلاء: قسم اٹھانا۔

فائدہ:...... فقہی طور پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایلاء یہ ہے کہ خاوند یہ قسم اٹھائے کہ میں چار ماہ تک اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ پھر اگر خاوند نے اپنی قسم کی مدت مکمل کرلی اور بیوی سے صحبت نہ کی۔ تو اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی، اور اگر اس مدت کے اندر اندر صحبت کرلی، تو قسم ٹوٹ جائے گی اور قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ اور امام مالک، شافعی، احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک، چار ماہ گزر جانے کے بعد خاوند سے کہا جائے گا، بیوی سے تعلقات قائم کرو یا طلاق دو، محض مدت (چار ماہ) گزرنے پر طلاق واقع نہیں ہوگی، اور ان ائمہ کے نزدیک ایلاء اسی صورت میں ہوگا، جب چار ماہ سے زائد مدت، صحبت نہ کرنے کی قسم اٹھائی ہو، چار ماہ سے کم مدت کی صورت میں فقہی ایلاء نہیں ہوگا، محض قسم ہوگی، اگر پوری کرلی تو کفارہ نہیں ہے اور اگر قسم توڑ دی تو قسم کا کفارہ ہوگا، اور اگر بلاتعیین مدت قسم اٹھائی یا پانچ، چھ ماہ کی مدت مقرر کی تو اسے چار ماہ گزرنے کے بعد صحبت کرنی ہوگی یا طلاق دینی

[3693] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦٧٦)

پڑے گی، اگر ایک ماہ کی قسم اٹھائی اور مہینہ کے پہلے دن کھائی تو پھر اس ماہ کا اعتبار ہوگا، انتیس کا ہو یا تیس کا، اگر درمیان میں قسم اٹھائی تو پھر تیس دن شمار کرنے ہوں گے۔

[3694] ٣٣-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ وَهُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رضی اللہ عنہما.

[3694]- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان عورتوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں (آپ کے خلاف) ایکا اور اتحاد کیا تھا۔ مجھے ایک سال تک اس کا موقع ومحل نہ مل سکا، حتی کہ میں ان کے ساتھ مکہ روانہ ہوا (واپسی پر) جب ہم مرالظہر ان جگہ پر پہنچے وہ قضائے حاجت کے لیے گئے اور کہا تم پانی کا لوٹا لے کر مجھے ملو، میں ان کے لیے پانی کا لوٹا لایا، جب وہ حاجت سے فارغ ہوکر واپس آئے، تو میں ان پر پانی ڈالنے لگا، اور مجھے اپنا سوال یاد آ گیا، تو میں نے پوچھا، اے امیر المومنین! وہ کون سی دو عورتیں ہیں؟ میں نے ابھی اپنی بات بھی مکمل نہیں کی تھی، حتی کہ انہوں نے کہہ دیا، عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما۔
امام سفیان بن عیینہ نے عبید بن حنین کو حضرت عباس کا مولیٰ قرار دیا ہے حالانکہ وہ زید بن خرکاب کا مولیٰ تھا۔

فائدہ:...... حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا آپ کے خلاف ایکا اور اتحاد یہ تھا کہ آپ نے جو بات حضرت حفصہ کو اس ہدایت کے ساتھ بتائی تھی کہ تم نے اسے آگے کسی کو نہیں بتانا، انہوں نے وہ بات بر بنائے محبت واخلاص، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی جب اللہ تعالیٰ نے اس افشائے راز سے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ فرما دیا، اور آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس پر استفسار فرمایا، تو انہوں نے تعجب سے پوچھا آپ ﷺ کو کس نے بتایا۔ آپ ﷺ نے بتا دیا کہ مجھے علیم وخبیر ذات نے اطلاع دی ہے۔ اور انہیں اس حرکت پر تنبیہ کی لیکن انہوں نے اس تنبیہ کو کوئی زیادہ اہمیت نہ دی کہ میں نے یہ بات آپ ہی کی دوسری معتمد اور محبوب بیوی کو بتا کر کوئی سنگین جرم نہیں کیا کہ آپ اس پر میری گرفت فرمائیں، تو انہوں نے اس تدلل وناز اور اعتماد کی بنا پر جو میاں بیوی میں باہمی محبت وپیار کی بنا پر ہوتا ہے، آپ سے خفگی اور کچھ لاتعلقی کا اظہار کیا اور دوسری بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

[3694] تقدم تخریجه برقم (٣٦٧٦)

نے بھی اس خفگی اور ناراضی میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ دیا کہ اگر اس نے مجھے یہ بات بتا دی تو کیا ہوا، آخر میں بھی تو آپ کی بیوی ہی ہوں، کوئی غیر یا اجنبی تو نہیں ہوں۔ تو پھر اس پر عتاب کیوں، اس کا معنی تو یہ ہو۔ آپ نے مجھے غیر خیال کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے بھی آپ سے محبت کے ناز اور تدلل کی بنا پر، ناراضی میں، حضرت حفصہ کا ساتھ دیا۔ تو انہیں بتا دیا گیا اگر تم روٹھ جاؤ گی تو یہ نہ سمجھو، اس سے رسول اکرم ﷺ کی مجلس سونی ہو جائے گی، پیغمبر کی دلچسپی اور توجہ کا اصل مرکز تو اللہ تعالیٰ ہے جو ان کا مولیٰ اور مرجع ہے۔ پھر جبریل امین آپ کے ساتھ ہیں، جو آپ کے پاس وحی لاتے ہیں۔ پھر مومنین صالحین ہیں، جن کی آپ تربیت اور تزکیہ فرماتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے، آپ کے ہر مشکل میں رفیق اور معاون و مددگار ہیں۔ اس لیے اللہ کا رسول ان کی محبت و رفاقت کا محتاج نہیں ہے بلکہ وہ اس کی محبت اور رفاقت و معیت کی محتاج ہیں۔

[3695] ٣٤۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا وَقَالَ إِسْحٰقُ انَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحريم: ٤] حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ عُمَرُ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا

[3695] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی العلم باب: التناوب فی العلم برقم (٨٩) وفی المظالم باب: الغرفة والعلية المشرفة وغير المشرفة فی السطوح وغيرها برقم (٢٤٦٨) وفی النكاح باب: موعظة الرجل ابنته لحال زوجها برقم (٥١٩١) وفی الادب باب: التكبير والتسبيح عند التعجب برقم (٦٢١٨) تعليقا۔ والترمذی فی (جامعه) فی صفة القيامة باب (٢٧) برقم (٢٤٦١) والنسائی فی (المجتبی) فی عشرة النساء باب: هجرة المرأة زوجها برقم (١/ ١٤٨) وفی الصيام باب: كم الشهر وذكر الاختلاف على الزهری فی الخبر عن عائشة برقم (٤/ ١٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٠٧)۔

يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكِ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَآتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُونَا فَنَزَلَ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَائِنًا حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطَلَّقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ ((لَا)) فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ

تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمُ مِنْكِ وَأَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((نَعَمْ)) فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أُهُبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ **((أَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا))** فَقُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

[3695]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کافی عرصہ سے خواہش مند (آرزومند) تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی ان دو بیویوں کے بارے میں دریافت کروں۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اگر تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو تو میں تمہارے لیے زیبا ہے، تمہارے دل تو اللہ کی طرف مائل ہو ہی چکے ہیں۔'' (تحریم:۴) حتی کہ حضرت عمر حج کے لیے نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا، تو جب راستہ کے ایک حصہ پر پہنچے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستہ سے ایک طرف ہٹے اور میں بھی پانی لے کر ان کے ساتھ ایک طرف ہوگیا۔انہوں نے قضائے حاجت کی، پھر میرے پاس آ گئے، تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کیا، تو میں نے پوچھا، اے امیر المومنین! نبی اکرم ﷺ کی وہ دو کون سی بیویاں ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اگر تم اللہ کی طرف رجوع کرو، تو یہی تمہارے شایانِ شان ہے، تمہارے دل تو مائل ہو ہی چکے ہیں؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم پر تعجب ہے، اے ابن عباس! زہری کہتے ہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے سوال کو ناپسند کیا، اور جواب کا کتمان نہیں کیا، کہا وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما ہیں، پھر واقعہ سنانے لگے، کہا، ہم قریش کی جماعت، ایسے لوگ تھے جو عورتوں پر غالب تھے، تو جب ہم مدینہ پہنچے، ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑا، جن پر ان کی عورتیں غالب تھیں، تو ہماری عورتیں بھی ان کی عورتوں سے ان کی عادت سیکھنے لگیں (ان کی راہ پر چل پڑیں) اور میرا گھر بالائی علاقہ بنو امیہ بن زید میں تھا۔ایک دن میں اپنی بیوی سے ناراض ہوا، تو وہ مجھے جواب دینے لگی، میں نے اس کے جواب دینے کو معیوب سمجھا (اس کو برا مانا) تو اس نے کہا، میرے جواب دینے میں

کون سی برائی؟ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی بیویاں آپ کو جواب دے لیتی ہیں اور ان میں سے بعض آپ کو رات تک چھوڑ بھی دیتی ہیں (آپ سے دور ہو جاتی ہیں) تو میں گھر سے چلا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گیا، اور میں نے پوچھا، کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو؟ اس نے کہا، جی ہاں، تو میں نے پوچھا، تم میں سے کوئی دن سے لے کر رات تک آپ سے الگ بھی ہو جاتی ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں، میں نے کہا، تم میں سے جس نے یہ حرکت کی وہ نامراد اور ناکام ہوگئی (نقصان اٹھایا) کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئی ہو کہ اس پر اللہ ناراض ہو جائے کیونکہ اس کا رسول ﷺ ناراض ہے۔ وہ تو تباہ و برباد ہوگئی۔ تو رسول اللہ ﷺ کو جواب نہ دینا اور نہ آپ سے کچھ مانگنا، جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے مانگ لینا، یہ بات تجھے فریب میں نہ ڈال دے کہ تیری سوکن یعنی عائشہ تجھ سے زیادہ وحسین وجمیل اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے (اس لیے ناز و تدلل میں مبتلا ہے) کہا، میرا ایک انصاری پڑوسی تھا، اور ہم باری باری (اپنے محلّہ سے) اتر کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ اترتا اور دوسرے دن میں اترتا اور وہ مجھے آ کر وحی وغیرہ کی خبر دیتا، اور اس طرح میں اس کو آگاہ کرتا، اور ہم باہم گفتگو کرتے تھے کہ غسانی گھوڑوں کو کھریاں لگوا رہے ہیں (حملہ کی تیاری کر رہے ہیں) تا کہ ہم پر حملہ کریں۔ میرا ساتھی اترا، پھر شام کو میرے ہاں آیا، میرا دروازہ کھٹکھٹایا، پھر مجھے آواز دی، تو میں نکل کر اس کے پاس آیا، اس نے کہا، ایک انتہائی ناگوار واقعہ پیش آ گیا ہے، میں نے پوچھا، کون سا؟ کیا غسانی آ گئے ہیں؟ کہا، نہیں بلکہ اس سے سنگین تر اور بڑا، نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ تو میں نے کہا، حفصہ نامراد ہوگئی اور نقصان سے دوچار ہوئی۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ کام ہو کر رہے گا حتی کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھ لی تو اپنے کپڑے پہن لیے، پھر اترا اور حفصہ کے پاس پہنچ گیا اور وہ رو رہی تھی، تو میں نے پوچھا، کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے۔ اس نے کہا، مجھے پتہ نہیں، آپ ادھر بالا خانہ میں الگ تھلگ ہو چکے ہیں، تو میں آپ کے سیاہ فام غلام کے پاس آیا اور کہا، عمر کے لیے اجازت طلب کرو، وہ گیا، پھر میری طرف آ گیا اور بتایا، میں نے آپ کا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ خاموش رہے، میں وہاں سے چلا حتی کہ منبر کے پاس جا کر بیٹھ گیا، تو وہاں میں نے ایک گروہ بیٹھا ہوا پایا، ان میں بعض رو رہے تھے، میں کچھ دیر بیٹھا رہا، پھر پریشانی نے غلبہ کیا، تو میں غلام کے پاس آیا اور کہا، عمر کے لیے اجازت مانگ، تو وہ اندر گیا پھر میرے پاس آیا اور کہا میں نے تیرا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ چپ رہے ہیں۔ تو میں پشت پھیر کر واپس لوٹ آیا، تو اچانک غلام مجھے آواز دینے لگا اور کہا، داخل ہو جائیے آپ کو اجازت مل گئی ہے۔ تو میں نے داخل ہو کر رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا، اور آپ کو دیکھا کہ آپ چٹائی کے بان پر آرام فرما رہے تھے، جس نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیے تھے۔ تو میں نے پوچھا، کیا آپ نے اے اللہ کے رسول! اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپ نے اپنا سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: ''نہیں'' تو میں نے (تعجب وحیرت اور خوشی سے) کہا، اللہ اکبر، اگر

آپ اے اللہ کے رسول! ہمارے حالات سے آگاہ ہوں، اور ہم قریش کا گروہ یا خاندان، ایسے لوگ ہیں جو عورتوں پر غالب تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے ایسے لوگوں کو پایا جن پر ان کی عورتوں کا غلبہ ہے، تو ہماری عورتیں بھی، ان کی عورتوں سے ان کی عادات سیکھنے لگیں، میں اپنی بیوی پر ایک دن ناراض ہوا تو اس نے فوراً ہی مجھے جواب دیا، میں نے اسے جواب دینے پر ٹوکا۔ تو اس نے کہا، تم میرے جواب دینے میں کیا برائی پاتے ہو؟ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں، اور ان میں سے کوئی ایک دن بھر شام تک آپ سے الگ ہو جاتی ہے، تو میں نے کہا، ان میں سے جس نے یہ حرکت کی وہ نامراد ہوئی اور نقصان اٹھایا، کیا ان میں سے کوئی ایک اس بات سے بے خوف ہو سکتی ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے کیونکہ اس کا رسول ناراض ہو گیا ہے، تو وہ تو ہلاک ہو گئی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا، تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں حفصہ کے پاس گیا اور اس سے کہا، تمہیں یہ چیز دھوکا میں مبتلا نہ کرے کہ تیری سوکن تجھ سے خوب صورت ہے اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیاری ہے۔ (اس لیے اس ثمرہ کی بنا پر وہ یہ کام کر لیتی ہے) تو آپ دوبارہ مسکرائے، تو میں نے آپ کا دل بہلانے کے لیے کہا (کچھ باتیں عرض کروں) اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''ہاں'' تو میں بیٹھ گیا اور اپنا سر (نظر) گھر میں دوڑائی، اللہ کی قسم! میں نے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر پڑے سوائے تین کچے چمڑوں کے، تو میں نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیے۔ اے اللہ کے رسول ...... کہ وہ آپ کی امت کے لیے فراوانی فرمائے، اس نے فارسیوں اور رومیوں کو کشادگی عنایت فرما رکھی ہے، حالانکہ وہ اللہ کے عبادت گزار نہیں ہیں، تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''کیا تم شک میں مبتلا ہو؟ اے خطاب کے بیٹے، وہ ایسے لوگ ہیں کہ انہیں عمدہ چیزیں جلدی ہی دنیوی زندگی میں دے دی گئی ہیں۔'' میں نے کہا، میرے لیے بخشش طلب کیجیے، اے اللہ کے رسول! اور آپ نے قسم اٹھائی تھی۔ ان سے انتہائی ناراضی کی بنا پر، کہ ان کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔

فائدہ:...... امام زہری کا یہ کہنا، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سوال کو ناپسند کیا، مگر جواب نہیں چھپایا درست نہیں ہے۔ کیونکہ تعجب کا اظہار سوال کی ناپسندیدگی پر نہیں تھا، سوال کی تو ترغیب اور حوصلہ افزائی کی ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ تعجب اس بات پر کیا کہ حضرت عمر انہیں علم و فضل میں بلند مقام پر فائز سمجھتے تھے اور علم تفسیر میں وہ بہت شہرت رکھتے تھے۔ تو ان پر یہ بات کیسے مخفی رہ گئی اور آج تک انہوں نے کیوں نہ پوچھا۔

[3696] ٣٥-(١٤٧٥) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا وقَالَ إِسْحٰقُ انَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ

[3696] تقدم تخريجه في الصيام باب: الشهر يكون تسعا وعشرين برقم (٢٥١٦)

عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ ((**إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ** ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ **إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ**)) ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ حَتَّى بَلَغَ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ وَاللهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَوَ فِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرْ نِسَائَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((**إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِي مُتَعَنِّتًا**)) قَالَ قَتَادَةُ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا مَالَتْ قُلُوبُكُمَا.

[3696]۔ امام زہری بیان کرتے ہیں، مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بتایا کہ جب انتیس راتیں گزر گئیں (دن سمیت) تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے، ابتدا مجھ سے کی، تو میں نے پوچھا (آپ کہیں بھول تو نہیں گئے) اے اللہ کے رسول! آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ ﷺ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہیں آئیں گے اور آپ انتیسویں دن تشریف لے آئے ہیں۔ میں انہیں (بڑی بے صبری سے) گنتی رہی ہوں، آپ نے فرمایا: ''یہ مہینہ انتیس کا ہے۔'' پھر فرمایا: ''اے عائشہ! میں تجھے ایک بات بتانے لگا ہوں تم پر کوئی تنگی نہیں ہے، اگر اس کے جواب میں جلد بازی نہ کرو، حتی کہ اپنے والدین سے مشورہ کرلو۔'' پھر آپ نے مجھے آیت سنائی: ''اے نبی! اپنی بیویوں کو فرما دیجیے، سے لے کر اجراً عظیماً تک۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، آپ کو خوب علم تھا...... اللہ کی قسم...... کہ میرے والدین، مجھے آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے، تو میں نے کہا، کیا اس معاملہ میں اپنے والدین سے مشورہ لوں، میں تو اللہ اس کے رسول اور دارِ آخرت کی خواہاں ہوں۔ معمر کہتے ہیں، مجھے ایوب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں خبر دی کہ اس نے کہا، اپنی بیویوں کو نہ بتایئے کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام رساں بنا کر بھیجا ہے اور لوگوں کی لغزشوں کا طالب بنا کر نہیں بھیجا۔'' قتادہ کہتے ہیں صغت قلوبکما کا معنی ہے۔ تمہارے دل جھک چکے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ، انصاری کی بات سننے کے بعد صبح کی نماز کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے گفتگو کی۔ پھر اس دن کے بعد بھی، وقتاً فوقتاً آپ کی خدمت میں حاضری دیتے رہے۔ جب انتیسویں دن حاضر ہوئے تو حضور بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی نیچے اتر آئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بالا خانہ میں انتیس دن ٹھہرے ہیں آپ نے تو ایک ماہ کی قسم اٹھائی تھی اور یہی بات جب آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے عرض کی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عمر کو آپ کی بیویوں سے الگ ہونے کا علم تو پہلے ہی

ہو، جیسا کہ حدیث نمبر ۳۰ سے معلوم ہوتا ہے اور اٹھائیسویں دن انصاری سے طلاق دینے کی اطلاع دی ہو، تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انتیسویں دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے طلاق دینے کے بارے میں سوال کیا، یہی بات ازواج تک بھی پہنچ چکی تھی، اس لیے حضرت حفصہ رو رہی تھیں۔ آپ نے جب یہ جواب دیا۔ میں نے طلاق نہیں دی، تو حضرت عمر نے خوشی سے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا، جس کو ازواج مطہرات نے اپنے گھروں میں سنا، تو انہیں حضرت عمر کے سوال اور آپ کے جواب کا پتا چل گیا۔ اور پھر آپ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر کے ساتھ نیچے اترے، تو انہوں نے آپ سے مہینے کے بارے میں سوال کیا، اور شام کے بعد جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے بھی آپ سے یہی سوال کیا کہ کہیں آپ بھول تو نہیں گئے، آپ نے تو قسم ایک ماہ کے لیے اٹھائی تھی۔

٦...... بَابُ: الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا

باب ٦: جسے تین طلاقیں مل چکی ہوں، اس کو نان ونفقہ نہیں ملے گا

[3697] ٣٦-(١٤٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ ((**تِلْكِ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي**)) قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ**)) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ ((**انْكِحِي أُسَامَةَ**)) فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ.

[3697] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطلاق باب: في نفقه المبتوتة برقم (٢٢٨٤) وبرقم (٢٢٨٥) وبرقم (٢٢٨٦) وبرقم (٢٢٨٧) وبرقم (٢٢٨٩) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: خطبة الرجل اذا ترك الخاطب او اذن له برقم (٦/ ٧٤) وفي باب: اذا استشارت المرأة رجلا فيمن يخطبها هل يخبرها بما يعلم برقم (٦/ ٧٥) وفي الطلاق باب: الرخصة في ذلك برقم (٦/ ١٤٥) وفي باب: الرخصة في خروج المبتوتة من بيتها في عدتها لسكناها برقم (٦/ ٢٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٨٠٣٨)

[3697] ۔حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے اسے الگ کرنے والی طلاق دے دی یعنی تیسری طلاق دے دی، اور وہ خود غیر حاضر تھا۔ اس لیے اس کے وکیل نے، اس کے پاس کچھ جو بھیجے، جو اس (فاطمہ) نے پسند نہ کیے، تو وکیل نے کہا، اللہ کی قسم! تیرا ہمارے ذمہ کوئی حق نہیں ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: ''تیرا نان ونفقہ خاوند کے ذمہ نہیں ہے۔'' اور اسے فرمایا: اپنی عدت ام شریک کے گھر پوری کر۔ پھر فرمایا: ''وہ ایک ایسی عورت ہے، جس کے پاس میرے ساتھی جمع ہوجاتے ہیں، ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزار لے کیونکہ وہ نابینا آدمی ہے، وہاں (پردہ کے) کپڑے اتار سکو گی، تو جب عدت پوری ہو جائے، تو مجھے آگاہ کرنا۔'' جب میری عدت پوری ہو گئی، تو میں نے آپ کو بتایا، معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجھے پیغام بھیجا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوجہم تو اپنے کندھے سے اپنی لاٹھی نہیں اتارتا اور معاویہ تو فقیر (تنگدست) ہے۔ اس کے پاس مال نہیں ہے، تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لے۔'' میں نے اس کو ناپسند کیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''اسامہ سے نکاح کر لے۔'' تو میں نے (آپ کے کہنے پر) اس سے نکاح کر لیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت خیر پیدا کی اور مجھ پر رشک ہونے لگا۔

مفردات الحدیث ✲ **فلا یضع عصاہ عن عاتقہ** کی تفسیر وتشریح دوسری روایت کر رہی ہے کہ وہ ضراب۔ (للنساء) وہ عورتوں کو بہت مارتا ہے یا یضرب النساء: وہ عورتوں کو مارتا ہے، اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ وہ ہر وقت سفر پر رہتا ہے۔ **صعلوك**: فقیر وتنگدست (جبکہ تم مال کی حریص اور خواہشمند ہو۔)

فائدہ: ...... اگر عورت کو طلاق رجعی ملی ہو، یعنی خاوند رجوع کر سکتا ہو، تو وہ اس کو نان ونفقہ اور رہائش دینے کا پابند ہے، لیکن اگر خاوند رجوع نہیں کر سکتا، تو پھر حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کی رو سے وہ نان ونفقہ اور مسکن (رہائش) دینے کا پابند نہیں ہے۔ الا یہ کہ وہ حاملہ ہو اور قرآن سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، اور ائمہ کا اس میں اختلاف ہے، احناف ائمہ کے نزدیک مطلقہ ثلاثہ اور مبتوتہ کو ہر صورت میں وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ نفقہ اور مسکن ملے گا۔ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا موقف بھی یہی تھا۔ امام مالک اور شافعی کے نزدیک سکن (رہائش) ہر صورت میں دینا ہوگی، اور نفقہ اس صورت میں دینا ہوگا۔ جب حاملہ ہو، امام لیث اور اوزاعی وغیرہ کا یہی نظریہ ہے، امام احمد، اسحاق اور محدثین کے نزدیک نان ونفقہ اور مسکن صرف حاملہ ہونے کی صورت میں ملے گا۔ اس کے بغیر نہیں، امام شعبی، حسن بصری وغیرہما کا یہی مسلک ہے اور یہی درست ہے۔

[3698] ۳۷۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَيْهِمَا

[3698] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦٨١)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ (يعنى اِبْنَ أَبِي حَازِمٍ) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُونَ فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنٰى

[3698]۔حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس کے خاوند نے اسے نبی اکرم ﷺ کے دور میں طلاق دے دی، اور اسے کم تر نفقہ دیا، تو جب اس نے یہ معاملہ دیکھا تو کہا، اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو بتاؤں گی، اگر میرے لیے نفقہ ہوا تو اپنی حیثیت کے مطابق لوں گی اور اگر میرے لیے نفقہ نہ ہوا، تو کچھ نہ لوں گی، تو میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے نفقہ اور مسکن دونوں ہی نہیں ہیں۔''

[3699] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبٰى أَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَائَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نَفَقَةَ لَكِ فَانْتَقِلِي فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ)).

[3699]۔ابوسلمہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے مخزومی خاوند نے، مجھے طلاق دے دی، اور پورا خرچ دینے سے انکار کر دیا، تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے نفقہ نہیں ہے، خاوند کے گھر سے منتقل ہو جا، اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں چلی جا، اور وہاں رہ، کیونکہ وہ نابینا آدمی ہے، تو وہاں اپنا پردے کا کپڑا اتار سکے گی۔''

فائدہ:...... جس قدر مرد کے لیے عورت کو دیکھنے کی پابندی ہے، اسی قدر شدت کے ساتھ عورت پر پابندی نہیں ہے۔ اس لیے آپ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارنے کی تلقین کی۔ کیونکہ وہ اندھا ہونے کی وجہ سے اس کو دیکھ نہیں سکیں گے۔ اس لیے وہ وہاں پردہ اتار سکے گی اور وہ خود ان کو نظر شہوت سے نہ دیکھے اور فتنہ انگیز نظر نہ ڈالے۔

[3699] تقدم تخريجه برقم (٣٦٨١)

[3700] ٣٨-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصٍ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **((لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَّعَلَيْهَا الْعِدَّةُ))** وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا **((أَنْ لَّا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ))** فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

[3700]۔ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا کہ ابوحفص ابن مغیرہ مخزومی نے اسے تیسری طلاق دے دی، پھر یمن چلا گیا، اور اس کے گھر والوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہا، تیرا نفقہ ہمارے ذمہ لازم نہیں ہے، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کچھ ساتھیوں کے ساتھ چلا، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ گئے، اور پوچھا، ابوحفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، تو کیا اس کو خرچ ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے خرچ نہیں ملے گا اور اس کو عدت گزارنی ہوگی۔'' اور آپ نے فاطمہ کو پیغام بھیجا: **''مجھے اطلاع دیے بغیر یا مجھ سے پوچھنے سے پہلے اپنے بارے میں (نکاح کا) فیصلہ نہ کرنا۔''** اور اسے حضرت ام شریک کے گھر منتقل ہونے کا حکم دیا، پھر اسے پیغام بھیجا: **''ام شریک کے ہاں مہاجرین اولین آ جاتے ہیں، ابن ام مکتوم نابینا کے ہاں چلی جاؤ، کیونکہ تو وہاں جب اپنا دوپٹہ اتارے گی تو وہ تمہیں دیکھ نہیں سکے گا۔''** وہ ان کے ہاں چلی گئی اور جب اس کی عدت گزر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نکاح اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔''

[3701] ٣٩-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

[3700] تقدم تخريجه برقم (٣٦٨١)
[3701] تقدم تخريجه برقم (٣٦٨١)

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ح وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا أَبُوسَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذٰلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَىٰ أَهْلِهِ أَبْتَغِي النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَىٰ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ((لَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ)).

[3701] ۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سند سے ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے براہِ راست سن کر نوشتہ لکھا، اس نے بتایا، میں بنومخزوم کے ایک فرد کی بیوی تھی، اس سے مجھے قطعی (الگ کرنے والی) طلاق دے دی، میں نے اس کے خاندان والوں کو نفقہ کے حصول کے لیے پیغام بھیجا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ لا تسبقینی کی جگہ لا تفوتینا ہے (مقصد دونوں کا ایک ہی ہے۔)

[3702] ٤٠ ۔ (. . .) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى فَأَبٰى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا و قَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

[3702] ۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کو بتایا کہ میں ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کی بیوی تھی، اس نے تین طلاقوں کی آخری طلاق دے دی، تو وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، اپنے خاوند کے گھر سے نکلنے کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوئی، تو آپ نے اسے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے ہاں منتقل ہونے کا حکم دیا۔ مروان نے مطلقہ کے خاوند کے گھر سے نکل جانے کے بارے میں (ابوسلمہ) کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا، اور عروہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا، (کیونکہ وہ مسکن کی قائل تھیں۔)

[3703] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ

[3702] تقدم تخريجه برقم (٣٦٨١)

[3703] تقدم تخريجه برقم (٣٦٨١)

ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ.

[3703]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث، عروہ کے قول سمیت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... ابوعمرو، جس کو ابوحفص بھی کہتے ہیں، اور اس کے باپ کو حفص بن مغیرہ اور عمرو بن مغیرہ کہتے ہیں، حضرت خالد بن ولید کا چچا زاد بھائی تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو پہلے دو طلاقیں الگ الگ دے کر رجوع کر لیا تھا۔ پھر بعد میں تیسری بھی دے دی جس کے بعد رجوع نہیں ہوسکتا، اس لیے بعض راویوں نے اس کو البتہ سے تعبیر کیا۔ بعض نے طلقها کہا اور بعض نے طلقها ثلاثا کہا، اور درحقیقت یہ آخری تیسری طلاق تھی، جس کے بعد رجوع کی گنجائش نہیں رہتی۔ جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں صراحت ہے کہ یہ تین طلاقوں میں سے آخری طلاق تھی۔

[3704] ٤١۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ

أَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللّٰهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)) وَكَانَ أَعْمٰى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنَ امْرَأَةٍ سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ((لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ)) [الطلاق:۱] الْآيَةَ قَالَتْ هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا.

[3704]۔عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن حفص بن مغیرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن روانہ ہوا، اور اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو آخری طلاق جو باقی رہ گئی تھی بھیج دی اور حارث بن ہشام اور

[3704] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: فی نفقة المبتوتة برقم (٢٢٩٠) والنسائی فی (المجتبی) فی النكاح باب: تزوج المولی العربية برقم (٦/ ٦٢-٦٣) وفی الطلاق باب: نفقة الحامل المبتوتة برقم (٦/ ٢١٠-٢١١) انظر (التحفة) برقم (١٨٠٣١)

عیاش بن ابی ربیعہ کو اسے نفقہ دینے کا کہہ دیا، تو ان دونوں نے اسے کہا، اللہ کی قسم! تجھے صرف حاملہ ہونے کی صورت میں نفقہ ملے گا، تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کی بات آپ کو بتائی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے خرچ نہیں ملتا۔'' تو اس نے آپ سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ اس نے عرض کیا، کہاں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''ابن ام مکتوم کے ہاں۔'' وہ نابینا تھے، وہ وہاں پردہ کے کپڑے اتار سکتی تھیں اور وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے، جب اس کی عدت پوری ہوگئی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا نکاح اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔ مروان نے اس کے (فاطمہ کے) پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ وہ اس سے اس واقعہ کے بارے میں دریافت کرے، اس نے اسے یہ واقعہ سنا دیا، مروان کہنے لگا۔ ہم نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے۔ اور ہم اس موقف کو اپنائیں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے، تو جب فاطمہ تک مروان کی بات پہنچی، اس نے کہا میرے اور تمہارے درمیان قرآنِ مجید فیصل ہے، اللہ کا فرمان ہے: ''ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو۔'' (سورہ طلاق: ۱) کہنے لگیں یہ آیت اس عورت کے بارے میں ہے جس کا خاوند رجوع کا حق رکھتا ہے اور تیسری طلاق کے بعد کون سا معاملہ پیش آ سکتا ہے؟ اور تم یہ کیوں کہتے ہو، اگر وہ حاملہ نہیں ہے، تو اس کو نفقہ نہیں ملے گا؟ اسے کس بنا پر روکتے ہو؟

فائدہ:...... عام لوگوں کا نظریہ یہ تھا کہ مطلقہ ثلاثہ کو سکنیٰ ملے گا اور نفقہ نہیں ملے گا، اس لیے حضرت فاطمہ نے کہا اس کو نفقہ نہیں ملنا ہے، تو پھر روکنے کا سبب کیا ہے۔ اور سکنیٰ اور نفقہ میں فرق کرنے کی دلیل کون سی ہے؟ اور آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ آیت کا آخری حصہ، گھر میں روکنے کا سبب یہ بیان کرتا ہے، ممکن ہے، ایک گھر میں رہنے سے رجوع کی صورت بن سکے اور تیسری طلاق کے بعد تو رجوع کا امکان ہی نہیں رہتا، اس لیے سکنیٰ اس کو کس بنیاد پر ملے گا۔

[3705] ٤٢-(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَحُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ وَأَشْعَثُ وَمُجَالِدٌ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَدَاوُدُ كُلُّهُمْ

[3705] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: من انكر ذلك علی فاطمة بنت قيس رقم (٢٢٩١) والترمذی فی (جامعه) فی الطلاق واللعان باب: ما جاء فی المطلقة ثلاثا لا سكنی لها ولا نفقة برقم (١١٨٠) والنسائی فی (المجتبی) فی الطلاق باب: الرخصة فی ذلك برقم (٦/ ١٤٤) وفی باب: الرخصة فی خروج المبتوتة من بيتها فی عدتها لسكناها برقم (٦/ ٢٠٨، ٦/ ٢٠٩) وابن ماجه فی (سننه) فی الطلاق باب: من طلق ثلاثا فی مجلس واحد برقم (٢٠٢٤) وفی باب: المطلقة ثلاثا هل لها سكنی ونفقة برقم (٢٠٣٦) انظر (التحفة) برقم (١٨٠٢٥)

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَقَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

[3705] ۔امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف جو فیصلہ دیا اس کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میرے خاوند نے مجھے فیصلہ کن طلاق دے دی۔تو میں نفقہ اور سکنٰی کے بارے میں اس کے خلاف مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئی۔تو آپ نے مجھے نہ سکنٰی دلوایا اور نہ ہی نفقہ اور مجھے عدت ابن ام مکتوم کے گھر گزارنے کا حکم دیا۔

[3706] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمٰعِيلَ وَأَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ.

[3706] امام شعبی سے روایت ہے کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3707] ۴۳۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا

الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي.

[3707] ۔امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، تو انہوں نے ابن طاب نامی کھجوروں سے ہماری ضیافت کی اور بہترین جو کے ستوؤں سے ہماری تواضع کی تو میں نے ان سے پوچھا، جسے تین طلاقیں مل چکی ہوں وہ عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے جواب دیا، میرے خاوند نے مجھے تیسری طلاق دے دی، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے خاندان میں عدت گزارنے کی اجازت دے دی۔

[3708] ۴۴۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ

[3706] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣٦٨٩)

[3707] تقدم تخریجه برقم (٣٦٨٩)

[3708] تقدم تخریجه برقم (٣٦٨٩)

سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ ((لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ)).

[3708] ۔حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا مطلقہ ثلاثہ کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے نہ سکنیٰ ہے اور نہ نفقہ ہے۔''

[3709] ٤٥۔(. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ)).

[3709] ۔حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند نے مجھے تینوں طلاقیں دے دیں تو میں نے اس کے ہاں سے منتقل ہونا چاہا، اس لیے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو آپ نے فرمایا: ''اپنے چچا زاد عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جا اور اس کے ہاں عدت گزار۔''

[3710] ٤٦۔(. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ((لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ)). [الطلاق:١]

[3710] ۔ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں (کوفہ کی) بڑی مسجد میں اسود بن یزید کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور شعبی رحمہ اللہ بھی ہمارے ساتھ تھے، تو شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث سنائی، کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو رہائش اور نفقہ نہ دلوایا، تو اسود نے کنکریوں کی مٹھی لے کر اس پر ماری، اور کہا، تم پر افسوس! تو ایسی حدیث بیان کرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ حدیث سن کر) کہا تھا۔ ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی اکرم ﷺ کی سنت

[3709] تقدم تخريجه برقم (٣٦٨٩)

[3710] تقدم تخريجه برقم (٣٦٨٩)

ایک عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑیں گے، ہمیں معلوم نہیں ہے، شاید اس نے حدیث یاد رکھی ہے یا بھول گئی ہے۔ اس کے لیے رہائش اور نفقہ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں الا یہ کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔'' (سورۃ طلاق:۱)

[3711] (. . .) عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ.

[3711]۔ امام صاحب مذکورہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی رو سے کتاب وسنت کے مطابق چونکہ مطلقہ ثلاثہ کو نفقہ اور سکنیٰ ملتا ہے۔ اس لیے انہوں نے حضرت فاطمہ کے بارے میں فرمایا، شاید وہ واقعہ کی پوری تفصیل یاد نہیں رکھ سکیں، اور انہوں نے یہی بات حضرت عمار کے واقعہ تیمم کے بارے میں کہی تھی، جب کہ اصل بات یہ ہے کہ صاحب واقعہ کا واقعہ بھول جانا، بہت شاذ ونادر ہے، اس لیے جس طرح حضرت عمار اور تیمم کا واقعہ بیان کرتے تھے اور محدثین نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ اس طرح حضرت فاطمہ بھی اپنا واقعہ پورے یقین کے ساتھ بیان کرتی تھیں اور حضرت عمر کی پیش کردہ آیت کو اپنے حق میں دلیل تصور کرتی تھیں، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

[3712] ٤٧-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي)) فَآذَنْتُهُ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ)) فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَّكِ)) قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ.

[3712]۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند نے مجھے تیسری طلاق دے دی۔ تو مجھے

[3711] تقدم تخريجه برقم (٣٦٨٩)

[3712] اخرجه الترمذي في (جامعه) في النكاح باب: ما جاء ان لا يخطب الرجل على خطبة اخيه برقم (١١٣٥) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: ارسال الرجل الى زوجته بالطلاق برقم (٦/ ١٥٠) وفي باب: النفقة البائنة برقم (٦/ ٢١٠) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: المطلقة ثلاثا هل لها سكنى ونفقة برقم (٢٠٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٨٠٣٧)

رسول اللہ ﷺ نے سکنیٰ اور نفقہ نہ دلوایا، وہ بیان کرتی ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تیری عدت گزر جائے، تو مجھے اطلاع دینا۔'' میں نے آپ کو اطلاع دی، اور مجھے معاویہ، ابوجہم اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے نکاح کا پیغام بھیجا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ تو فقیر آدمی ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں ہے، اور رہا ابوجہم تو وہ عورتوں کو بہت مارنے والا آدمی ہے، لیکن اسامہ بن زید ٹھیک ہے۔'' تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے کراہیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا، اسامہ! اسامہ رضی اللہ عنہ (یعنی وہ کم تر حیثیت کا مالک ہے اور میں خاندانی ہوں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت تیرے حق میں بہتر ہے۔'' وہ بیان کرتی ہیں، آپ کے کہنے پر میں نے اس سے شادی کر لی اور قابل رشک بن گئی۔''

[3713] ٤٨-(. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي وَأَرْسَلَ مَعَهُ بِخَمْسَةِ آصُعِ تَمْرٍ وَخَمْسَةِ آصُعِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا هٰذَا وَلَا أَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((كَمْ طَلَّقَكِ)) قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ ((صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ اِعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي)) قَالَتْ فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيفُ الْحَالِ وَأَبُو الْجَهْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ)).

[3713]۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ نے عیاش بن ابی ربیعہ کے ذریعہ مجھے طلاق بھیجی اور اس کے ہاتھ پانچ صاع کھجور اور پانچ صاع جو بھی بھیجے، میں نے پوچھا، کیا مجھے یہی خرچ ملے گا؟ اور میں تمہارے مکان میں عدت نہیں گزار سکوں گی، اس نے جواب دیا، نہیں، تو میں اپنے کپڑے درست کیے، اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو آپ نے پوچھا: ''اس نے تمہیں کتنی طلاقیں دی ہیں؟'' میں نے کہا، تین، آپ نے فرمایا: ''اس نے ٹھیک کہا، تجھے نفقہ نہیں ملے گا۔ اپنے چچا زاد ابن ام مکتوم کے ہاں اپنی عدت گزار، کیونکہ وہ نابینا ہے۔ تو وہاں اپنے پردہ کے کپڑے اتار سکے گی، اور جب تیری عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا۔'' وہ بیان کرتی ہیں، مجھے پیغام نکاح بھیجنے والوں نے پیغامِ نکاح بھیجا۔ ان

[3713] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٦٩٦)

میں معاویہ اور ابوجہم بھی تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ تو فقیر اور پتلے حال والا ہے اور ابوجہم عورتوں سے سختی سے پیش آتا ہے یا عورتوں کو مار پیٹ یا اس قسم کا کام کرتا ہے۔ لیکن تو اسامہ بن زید کو قبول کر لے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، یہ بات معروف تھی کہ مطلقہ ثلاثہ کے لیے، نفقہ اور سکنیٰ نہیں ہے، اس لیے یہ بات عیاش بن ابی ربیعہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہی، اور اس کے مکان چھوڑنے کا اشارہ کرنے پر وہاں سے منتقل ہونا چاہا۔ اس لیے یہ کہنا وہ تیز طبیعت کی مالک تھی یا زبان دراز تھی، یا اپنے دیوروں کو تنگ کرتی تھی۔ اس لیے آپ نے اس کو رہائش چھوڑنے کا حکم دیا۔ درست نہیں ہے، اگر یہ سبب تھا تو پھر اس بات کی شکایت خاوند کے گھر والوں کو کرنی چاہیے تھی، مزید برآں اس کا مکان الگ تھا جیسا کہ حدیث نمبر ۵۳ سے محسوس ہوتا ہے، اس لیے یہ سبب کیسے بن گیا۔

[3714] ۴۹۔(...) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللّٰهُ بِأَبِي زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللّٰهُ بِأَبِي زَيْدٍ.

[3714]۔ ابوبکر بن ابی جہم بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور ان سے سوال کیا، تو اس نے جواب دیا، میں ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی، اور وہ نجران کی لڑائی میں شرکت کے لیے چلا گیا۔ اور آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا، تو میں نے اسامہ سے شادی کر لی، اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوزید کے ذریعہ مقام شرف و مرتبہ بخشا اور اللہ نے مجھے ابوزید کے ذریعہ عزت بخشی (ابوزید حضرت اسامہ کی کنیت ہے۔)

[3715] ۵۰۔(...) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[3715]۔ ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔

[3714] تقدم تخريجه برقم (٣٦٩٦)

[3715] تقدم تخريجه برقم (٣٦٩٦)

تو اس نے ہمیں بتایا۔ اس کے خاوند نے اسے طلاق بتہ (کاٹنے والی) دے دی۔ آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[3716] ٥١۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْبَهِيِّ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً.

[3716] ۔حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے خاوند نے مجھے تینوں طلاقیں دے دیں، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہ کیا (کچھ بھی نہ دلوایا۔)

[3717] ٥٢۔(١٤٨١) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

[3717] ۔حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی سے شادی کی۔ اور اسے طلاق دے کر اپنے ہاں سے نکال دیا۔ حضرت عروہ نے ان پر اعتراض کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کے گھر سے چلی گئی تھی۔ عروہ نے کہا، تو میں نے حضرت عائشہ کو آ کر خبر دی، تو انہوں نے کہا، فاطمہ بنت قیس کے حق میں اس واقعہ کو بیان کرنا اچھا نہیں ہے (کیونکہ حضرت عائشہ کے نزدیک یہ حضرت فاطمہ کے مخصوص حالات کی بنا پر ہوا تھا۔)

[3718] ٥٣۔(١٤٨٢) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

[3716] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٠٢٩)

[3717] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٤٤)

[3718] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: الرخصة في خروج المبتوتة من بيتها في عدتها لسكناها برقم (٦/ ٢٠٨) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: هل تخرج المرأة في عدتها برقم (٢٠٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٠٣٢)

[3718]۔حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول، میرے خاوند نے مجھے تینوں طلاقیں دے دی ہیں۔ اور مجھے خطرہ ہے کہ مجھ پر ہجوم کیا جائے گا (کوئی اچانک گھس آئے گا) تو آپ نے اسے مکان بدلنے کا حکم دیا۔

[3719] ٥٤۔(١٤٨١) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا قَالَ تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ.

[3719]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں فاطمہ کے لیے یہ بیان کرنا کہ اس کے لیے نہ رہائش ہے اور نہ نفقہ بہتر نہیں ہے۔

[3720] (. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَمَا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذٰلِكَ.

[3720]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، فاطمہ کے حق میں یہ بات بیان کرنا بہتر نہیں ہے۔ یعنی (مطلقہ ثلاثہ کے لیے) نہ رہائش ہے اور نہ خرچہ۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کیا آپ کو حکم کی فلاں بیٹی کی حرکت کا علم ہے؟ اس کے خاوند نے اسے طلاق بتہ دے دی تو وہ اس کے گھر سے چلی گئی۔ تو انہوں نے کہا، بہت برا کام کیا، عروہ نے پوچھا۔ کیا آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات نہیں سنی؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں، اس کے حق میں یہ بیان کرنا بہتر نہیں ہے۔ (کیونکہ اگر میں اس کی وجہ بیان کروں گی، تو اسے تکلیف ہوگی۔)

فائدہ:...... **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا موقف یہ تھا کہ حضرت فاطمہ کو اپنے خاوند کے گھر سے منتقل ہونے کی اجازت خاص اسباب کی بنا پر تھی۔ اس لیے مخصوص حالات کی بات کو عام نہیں کیا جا سکتا اور اگر فاطمہ یہ حدیث بیان کریں گی تو ہمیں ان حالات سے پردہ اٹھانا پڑے گا جو ان کے حق میں بہتر نہیں ہوگا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ موقف**

[3719] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: قصة فاطمة بنت قيس وقوله: ﴿واتقوا الله ربكم لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة وتلك حدود الله﴾ الى قوله: ﴿عسر يسرا﴾ برقم (٥٣٢٣) وبرقم (٥٣٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٩٢)

[3720] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: قصة فاطمة بنت قيس وقوله: ﴿واتقوا الله ربكم لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة وتلك حدود الله﴾ الى قوله: ﴿عسر يسرا﴾ برقم (٥٣٢٤) وبرقم (٥٣٢٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٨٠)

درست نہیں کیونکہ حضرت فاطمہ کے اندر کوئی قابل اعتراض بات نہ تھی، جیسا کہ حافظ ابن قیم نے زاد المعاد، ج ۵، ص ۵۳۸ تفصیل سے لکھا ہے۔

۷...... بَاب: جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا

باب ۷: طلاق بائن کی عدت اور شوہر کی وفات کی عدت میں، عورت ضرورت کے تحت، دن کو گھر سے نکل سکتی ہے

[3721] ۵۵-(۱۴۸۳) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قال ابْنُ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا)).

[3721]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، الفاظ ہارون بن عبداللہ کے ہیں، کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میری خالہ کو طلاق مل گئی، تو اس نے نخلستان سے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا۔ تو اسے ایک آدمی نے گھر سے نکلنے پر ڈانٹا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اپنی کھجوریں توڑ، کیونکہ ہوسکتا ہے، تم صدقہ کرو یا کوئی اور نیکی کرو۔''

فائدہ:...... عدت وفات میں ائمہ اربعہ اور اکثر علماء کے نزدیک عورت دن کے وقت اپنے گھر سے نکل سکتی ہے اور عدت طلاق میں بھی ائمہ ثلاثہ، مالک، شافعی، احمد اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک، عورت ضرورت کے تحت گھر سے نکل سکتی ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے، اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہیں نکل سکتی کیونکہ قرآن مجید کا حکم ہے، لا یخرجن وہ نہ نکلیں، حالانکہ یہاں نکلنے سے مراد، خاوند کے گھر سے چلے جانا ہے، مزید برآں، عدت وفات میں احناف نکلنے کی اجازت اس لیے دیتے ہیں کہ بیوہ کا نان ونفقہ خاوند کے ذمہ نہیں ہے۔ اس لیے وہ نفقہ کی تلاش میں دن کو نکل سکتی ہے۔ اسی طرح طلاق بائن کی صورت میں بھی نفقہ خاوند کے ذمہ نہیں ہے، جیسا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ کا یہی موقف ہے۔

[3721] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: فی المبتوتة تخرج بالنهار برقم (۲۲۹۷) والنسائی فی (المجتبى) فی الطلاق باب: خروج المتوفى عنها بالنهار برقم (۶/ ۲۰۹) وابن ماجه فی (سننه) فی الطلاق باب: هل تخرج المرأة فی عدتها برقم (۴/ ۹۰-۹۱) انظر (التحفة) برقم (۲۷۹۹)

٨...... بَاب: انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

باب ٨: حاملہ کی عدت، عدت وفات ہو یا عدت طلاق، وضع حمل ہے

[3722] ٥٦-(١٤٨٤) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ انا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرٰى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنْ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ.

[3722]۔ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جا کر، ان سے پوچھو کہ تمہارا واقعہ کیا ہے اور جب تو نے رسول اللہ ﷺ

[3722] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: (١٠) برقم (٣٩٩١) تعليقا وفي الطلاق باب: ﴿واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن﴾ برقم (٥٣١٩) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: في عدة الحامل برقم (٢٣٠٦) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها برقم (٦/ ١٩٥-١٩٦) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت حلت للازواج برقم (٢٠٢٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٩٠)

سے مسئلہ پوچھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا جواب دیا تھا۔ تو عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ جو بنو عامر بن لوی کے فرد تھے، کی بیوی تھی، اور وہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے۔ تو وہ حجۃ الوداع کے موقع پر، جبکہ وہ حاملہ تھی، وفات پا گئے۔ ان کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد ہی اس نے بچا جنا، اور جب وہ نفاس سے نکلی، تو اس نے منگنی کا پیغام دینے والوں کی خاطر بناؤ سنگھار کیا، تو اس کے پاس بنو عبدالدار کے فرد ابوسنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ آئے، اور اس سے پوچھا، کیا بات ہے میں تمہیں بنی سنوری دیکھ رہا ہوں؟ شاید تم نکاح کرنا چاہتی ہو، یقیناً اللہ کی قسم! تو اس وقت تک نکاح نہیں کرسکتی جب تک تم پر چار ماہ اور دس دن نہ گزر جائیں، سبیعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، جب اس نے مجھے یہ بات کہی تو میں نے شام کو اپنے کپڑے اوڑھے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئی؟ تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا، کہ جب میں نے وضع حمل کیا تھا، اس وقت سے شادی کے قابل ہو چکی ہوں، اور آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا، کہ اگر میں چاہوں تو شادی کرسکتی ہوں۔ ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں، میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وضع حمل کے بعد عورت شادی کر لے۔ اگرچہ ابھی ولادت کا خون جاری ہو۔ ہاں اس کا خاوند جب تک وہ خون سے پاک نہ ہو جائے، اس سے تعلقات قائم نہ کرے۔

مفردات الحدیث

(1) **لم تنشب**: اس پر زیادہ مدت نہ گزری، یعنی تھوڑے ہی عرصہ کے بعد۔ (2) **فلما تعلت من نفاسها**: جب وہ ولادت کے خون سے پاک ہوگئی، نفاس بند ہو گیا۔

فائدہ:...... حضرت ابوسنابل رضی اللہ عنہ نے حضرت سبیعہ اسلمیہ کو منگنی کا پیغام دیا تھا، اور ان کے بعد ابوبشر بن حارث رضی اللہ عنہ نے پیغام دیا۔ جو حضرت ابوسنابل کے مقابلہ میں جوان تھا۔ اس لیے انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ وہ اس کی طرف مائل ہوگی اور اس کا ولی بھی، موجود نہیں تھا، اس لیے وہ سمجھتے تھے، ولی مجھے ترجیح دے گا۔ اس لیے کہنے لگے تم ابھی شادی نہیں کرسکتی ہو، لیکن مسئلہ یہ ہے جس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے اور جمہور صحابہ وتابعین کا یہی نظریہ ہے کہ جب عورت، خاوند کی وفات کے وقت یا طلاق کے وقت حاملہ ہو، تو وضع حمل ہوتے ہی، اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ چاہے حمل چند دن کے بعد وضع ہو جائے یا نو، دس ماہ کے بعد، لیکن حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف یہ تھا کہ وضع حمل اور چار ماہ دس دن میں سے، جو بھی بعد میں ہو، اس کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ مثلاً اگر وضع حمل پانچ ماہ کے بعد ہو، تو اس کا اعتبار ہوگا، اور اگر چار ماہ دس دن سے پہلے وضع حمل ہو جائے۔ تو چار ماہ دس دن کا اعتبار ہوگا۔ اس طرح جمہور فقہاء کے نزدیک بچہ جننے کے بعد، ولادت کے خون کے دوران ہی عورت شادی کرسکتی ہے، ہاں خاوند، صحبت خون سے پاک ہونے کے بعد کر سکے گا۔ لیکن حسن بصری، شعبی اور ابراہیم نخعی کے نزدیک، نفاس سے پاک ہونے کے بعد شادی کر سکے گی۔

[3723] ٥٧-(١٤٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي

سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا يَتَنَازَعَانِ ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ وَإِنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

[3723]۔سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے بیٹھے ہوئے، اس عورت کے بارے میں باہمی گفتگو کر رہے تھے، جو اپنے خاوند کی وفات کے چند راتیں بعد بچہ جنتی ہے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، عدت وفات اور عدت حمل میں سے جو بعد میں آئے گی، وہی اس کی عدت ہوگی، اور ابوسلمہ رحمہ اللہ نے کہا، وہ (وضع حمل سے) عدت سے گزر گئی ہے۔تو وہ اس میں اختلاف کرنے لگے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کا ہم نوا ہوں، تو انہوں نے حضرت ابن عباس کے مولیٰ کریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا، تو اس نے آ کر انہیں بتایا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے خاوند کی وفات کے چند راتوں بعد بچہ جنا اور اس نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ نے اسے شادی کرنے کی اجازت دے دی۔

[3724] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا.

[3723] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن ومن يتق الله يجعل له من امره يسرا﴾ برقم (٤٩٠٩) والترمذي في (جامعه) في الطلاق، برقم (١١٩٤) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق، برقم (٦/ ١٩٢-١٩٣) وبرقم (٣٥١٢) وبرقم (٣٥١٣) وبرقم (٣٥١٤) وبرقم (٣٥١٥) انظر (التحفة) برقم (١٨٢٠٦)

[3724] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٠٧)

[3724]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن لیث کی روایت میں بھیجنے والے کا نام نہیں بیان کیا گیا کہ وہ کریب تھا۔

فائدہ :...... کسی مسئلہ میں دلیل کی روشنی میں چھوٹا بڑے سے اختلاف کرسکتا ہے، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن تابعی ہیں اور حضرت ابن عباس صحابی سے اختلاف کر رہے ہیں، اگر دلیل کی روشنی میں صحابی کا قول چھوڑا جا سکتا ہے، تو کسی امام کی مخالفت کرنا کیونکر جرم ہے، نیز یہاں آپ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا کو شادی کی اجازت دی ہے، تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ عورت خود اپنا نکاح کرسکتی ہے، یا اس کو ولی کی ضرورت نہیں ہے، نکاح تو اپنے معروف طریقہ کے مطابق ہی کرنا ہوگا۔

۹...... بَاب: وُجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

باب ۹: عدت وفات میں سوگ ضروری ہے اور اس کے سوا تین دن کے سوا ناجائز ہے

[3725] ۵۸۔(۱۴۸۶) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُوسُفْيَانَ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ **((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا))**.

[3725]۔ حمید بن نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے یہ تین احادیث بیان کیں، حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ

[3725] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: احداد المرأة على زوجها برقم (۱۲۸۰۔۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲) وفي الطلاق وفي الطلاق باب: مراجعة الحائض برقم (۵۳۳۵) وفي برقم (۵۳۳۸) وفي الطب باب: الاثمد والكحل من الرمد برقم (۵۷۰۶) وابو داود في (سننه) في الطلاق برقم (۲۲۹۹) والترمذي في (جامعه) في الطلاق، برقم (۱۱۹۵) وبرقم (۱۱۹۶) وبرقم (۱۱۹۷) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق، برقم (۶/ ۱۸۸، ۶/ ۱۸۹)

فوت ہوئے تو میں ان کے پاس گئی، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی، وہ خلوق تھی یا کوئی اور اور ایک بچی کو لگائی، پھر اپنے رخساروں پر ہاتھ مل لیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر بات یہ ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا ہے، ''جو عورت اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کرے، مگر خاوند پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرنا ہوگا۔''

[3726] (١٤٨٧) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)).

[3726]۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی فوت ہوئے، تو میں ان کے پاس گئی، تو انہوں نے خوشبو منگوا کر، ملی، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں ہے مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے، کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ جائز نہیں ہے، مگر خاوند پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرنا ہوگا۔''

[3727] (١٤٨٨) قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَآءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "لَا" مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا ثُمَّ قَالَ: "إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ

[3727]۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی ہے، کیا ہم اسے سرمہ ڈال دیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں'' دو یا تین مرتبہ فرمایا نہیں، پھر فرمایا: ''یہ تو بس چار ماہ دس دن ہیں، اور تم میں سے ہر ایک جاہلیت کے دور میں سال گزرنے پر مینگنی پھینکا کرتی تھیں۔''

[3728] (١٤٨٩) قَالَ حُمَيْدٌ: قُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ:

[3726] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٠٩)
[3727] تقدم
[3728] تقدم

كَانَتِ الْمَرْأَةُ، إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا، وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ، حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

[3728] ۔حمید کہتے ہیں میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے پوچھا، سال گزرنے پر مینگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے؟ تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا، جب عورت کا شوہر فوت ہو جاتا، تو وہ ایک کٹیا میں داخل ہو جاتی اور اپنے بدترین کپڑے پہن لیتی اور خوشبو یا اس قسم کی کوئی چیز استعمال نہ کرتی، حتی کہ اس پر سال گزر جاتا، پھر اس کے پاس کوئی جاندار، گدھا یا بکری یا پرندہ لایا جاتا، اور وہ اسے اپنی شرمگاہ سے ملتی، اور جس جانور کو بھی ملتی وہ کم ہی زندہ رہتا، پھر وہ کٹیا سے نکلتی، تو اسے ایک مینگنی دی جاتی اور وہ اسے پھینک دیتی (کہ اتنا حق بھی ادا نہیں ہوا) اس کے بعد جو خوشبو وغیرہ استعمال کرنا چاہتی، کر لیتی۔

مفردات الحدیث ✵ تفتض: عدت کو ختم کرتی، جس کی صورت یہ ہوتی کہ ایک سال صفائی اور ستھرائی نہ کرنے کی بنا پر اس کی شکل وصورت، خوفناک ہو جاتی اور پانی استعمال نہ کرنے کی وجہ سے جسم میں زہرناکی پیدا ہو جاتی، اسے کوئی جاندار پیش کیا جاتا، جسے وہ اپنے مخصوص حصہ کے ساتھ ملتی، تو وہ جانور مر جاتا اور یہ اس کے عدت کے خاتمہ کا اعلان ہوتا۔ اور وہ اس کے بعد فوراً گھر جا کر نہاتی دھوتی، اور ایک مینگنی پھینک کر اس طرف اشارہ کرتی کہ خاوند کے سوگ کا کچھ حق بھی ادا نہیں ہو سکا۔

فوائد:...... ❶ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا جو بھائی رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بعد فوت ہوا، وہ ابو احمد تھا کیونکہ عبداللہ جنگ احد میں شہید ہو گیا تھا، اور عبیداللہ بن جحش جو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا خاوند تھا، وہ مرتد ہو گیا تھا اور حبشہ میں مر گیا تھا۔ ❷ سوگ کا معنی ہے کہ عورت اپنی عدت میں زیب وزینت اور ہار سنگھار استعمال نہیں کر سکتی، اپنی پوری مدت میں اس طرح رہے گی کہ ایسی شکل وصورت اور لباس وہیئت سے اس کی بیوگی اور غمزدگی کا اظہار ہوگا، شوخ وشنگ اور خوبصورت رنگین کپڑے، جو زیب وزینت کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اسی طرح زیورات، ہار سنگھار، اور بناؤ وسنوار میک اپ (غازہ، پاؤڈر وغیرہ) کا استعمال جائز نہیں ہے، اور بغیر انتہائی شدید ضرورت کے سرمہ استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ شدید ضرورت کی صورت میں رات کو سرمہ استعمال کیا جائے گا اور دن کو اسے صاف کر دیا جائے گا۔ جمہور کا یہی موقف ہے، لیکن اہل ظاہر کے نزدیک، سرمہ لگانا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ زینت کی چیز ہے۔ اگر دوا ایسی ہو جو زینت کا باعث نہیں ہے، تو پھر درست ہے۔

❸ ہر بیوہ عورت پر سوگ کرنا واجب ہے، چاہے وہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، چھوٹی ہو یا بڑی، مسلمہ ہو یا اہل کتاب سے، آزاد ہو یا لونڈی (جبکہ نکاح میں ہو) جمہور کا یہی نظریہ ہے، لیکن احناف اور بعض مالکیہ کے نزدیک سوگ مسلمان بالغہ پر ہے، بچی ذمی عورت پر نہیں ہے مطلقہ ثلاثہ کے سوگ میں اختلاف ہے، امام مالک اور شافعی کے

نزدیک اس پر سوگ نہیں ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر بھی سوگ ہے اور شوہر کے علاوہ کسی دوسرے عزیز، مثلاً باپ، بھائی یا بیٹا۔ اس کے انتقال پر اگر کوئی عورت اپنا دلی صدمہ سوگ کی صورت میں ظاہر کرے، تو اس کی صرف تین دن تک کے لیے اجازت ہے۔ اس سے زیادہ سوگ منانا ناجائز ہے۔

[3729] ٥٩۔(١٤٨٦) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ، فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

[3729]۔ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا کوئی عزیز فوت ہوگیا۔ تو انہوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے اپنے بازوؤں پر ملا، اور فرمایا: میں یہ اس کے لیے کر رہی ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو عورت اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہے، اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زائد سوگ منائے، مگر شوہر پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرنا ہوگا۔''

[3730] (١٤٨٨ / ١٤٨٧) وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا، وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[3730]۔ حمید بن نافع کو حضرت زینب بنت ام سلمہ نے اپنی والدہ اور نبی اکرم ﷺ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے یا ازواج مطہرات میں سے کسی بیوی سے روایت سنائی۔

[3731] ٦٠۔(١٤٨٨) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)).

[3731]۔ حمید بن نافع کو حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ سے روایت سنائی کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا، تو اس کے گھر والوں کو اس کی آنکھوں کے بارے میں خطرہ محسوس ہوا، تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت

[3729] تقدم

[3730] تقدم

[3731] تقدم

میں حاضر ہوئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت طلب کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ایک بدترین گھر میں، ٹاٹ یا جھل پہن کر، یا بدترین کپڑا پہن کر اپنے گھر میں ایک سال رہتی تھی، اور جب اس کے سامنے سے کتا گزرتا (ایک سال کے بعد) تو مینگنی پھینک کر (کتیا سے) نکلتی۔ تو کیا اب چار ماہ اور دس دن گزارنا مشکل ہے؟'' حلس: احلاس، ٹاٹ، بچھونا جو فرش پر بچھایا جاتا ہے۔

[3732] (. . .) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرٰى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ.

[3732]۔ حمید بن نافع دونوں حدیثیں، ام سلمہ کی سرمہ لگانے والی حدیث اور ام سلمہ اور نبی اکرم ﷺ کی کسی دوسری بیوی کی حدیث سنائی، لیکن زینب کا نام نہیں لیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، سرمہ لگانے سے گریز کرنا ہی بہتر ہے۔

[3733] ٦١ـ(١٤٨٨/ ١٤٨٦) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بِنْتًا لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ)).

[3733]۔ حمید بن نافع کو حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنائی کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو بتایا، اس کی بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھ درد کرتی ہے، تو وہ چاہتی ہے اسے سرمہ ڈال دے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ایک سال گزرنے پر، مینگنی پھینکتی تھی اور اب تو صرف چار ماہ اور دس دن ہیں۔''

[3734] ٦٢ـ(١٤٨٦) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ

[3732] تقدم تخريجه برقم (٣٧٠٩)
[3733] تقدم تخريجه برقم (٣٧٠٩)
[3734] تقدم تخريجه برقم (٣٧٠٩)

الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هٰذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)).

[3734]۔حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے تیسرے دن زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے اپنے بازوؤں اور رخساروں پر ملا اور فرمایا، مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ خاوند فوت ہو چکا ہے، جس کے لیے زینت کرنی ہوتی ہے)۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو عورت اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے تین دن سے زائد سوگ کرنا جائز نہیں ہے، مگر خاوند پر وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔''

[3735] ٦٣-(١٤٩٠) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ

عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا)).

[3735]۔نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید نے اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یا دونوں سے روایت سنائی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے یا اللہ اور اس کے رسول کو مانتی ہے۔ اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ منانا جائز نہیں ہے، مگر خاوند پر سوگ ہوگا۔''

[3736] (...) وحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ.

[3736]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3737] ٦٤-(...) وحَدَّثَنَاه أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ

[3735] طريق صفية عن عائشة تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٨٦٦) وطريق صفية عن حفصة اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: عدة المتوفى عنها زوجها برقم (٦/ ١٨٩) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق برقم (٢٠٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٨١٧)

[3736] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧١٥)

[3737] تقدم تخريجه برقم (٣٧١٥)

عَـنْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

[3737]۔صفیہ بنت ابی عبید بیان کرتی ہیں، میں نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی بیوی سے، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا، جس میں اوپر والی حدیث میں یہ اضافہ ہے ''وہ شوہر پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرے گی۔''

[3738] (. . .) وحَـدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

[3738]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت نبی ﷺ کی کسی بیوی کا نام لیے بغیر، اپنے دو استادوں سے بیان کرتے ہیں۔

[3739] ٦٥۔(١٤٩١) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا**)).

[3739]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ میت پر خاوند کے سوا تین دن سے زائد سوگ منائے۔''

[3740] ٦٦۔(٩٣٨) وحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ**)).

[3740]۔حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت میت پر تین دن سے زائد سوگ نہ منائے، مگر خاوند پر چار ماہ اور دس دن (سوگ منائے) اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے الا یہ کہ اس کا دھاگا

[3738] تقدم تخريجه برقم (٣٧١٥)

[3739] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: باب هل تحد المرأة على غير زوجها برقم (٢٠٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٤١)

[3740] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحيض باب: الطيب للمراة عند غسلها من المحيض برقم (٣١٣) وفي الطلاق باب: تلبس الحادة ثياب العصب برقم (٥٣٤٢) وابو داود ←

ہی رنگا گیا ہو، اور نہ سرمہ لگائے، اور نہ کسی قسم کی خوشبو استعمال کرے، مگر جب حیض سے پاک ہو تو کچھ قسط یا اظفار نامی خوشبو استعمال کر لے (کیونکہ ان میں مہک نہیں ہوتی)۔

فائدہ:...... رنگ دار کپڑے سے مراد وہ کپڑا ہے جس کے رنگ میں خوشبو کی آمیزش ہوتی ہے یا شوخ وشنگ ہونے کی بنا پر وہ زیب وزینت کا باعث بنتا ہے، پرانا رنگدار کپڑا جس میں خوبصورتی اور کشش باقی نہیں ہے اور نہ ہی وہ آرائش وزیبائش کے لیے ہوتا ہے، اس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[3741] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا ((عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ))

[3741]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے: ''طہر کے آغاز میں تھوڑا سے قسط یا اظفار سے پاکیزگی حاصل کر لے۔''

[3742] ٦٧-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُوالرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طُهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

[3742]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ منانے سے منع کیا جاتا تھا، مگر خاوند پر چار ماہ اور دس دن کا سوگ تھا، اور نہ سرمہ لگائیں اور نہ خوشبو لگائیں اور نہ ہی رنگا ہوا کپڑا پہنیں اور عورت کو حیض سے پاک ہوتے وقت رخصت تھی کہ جب وہ غسل حیض کرے تو تھوڑا سا قسط یا اظفار استعمال کر لے۔

←فی (سننه) فی الطلاق برقم (٢٣٠٢) وبرقم (٢٣٠٣) والنسائی فی (المجتبی) فی الطلاق باب: ما تجتنب الحادة من الثیاب المصبغة برقم (٦/ ٢٠٣)

[3741] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٧٢٠)

[3742] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحيض باب: الطيب للمراة عند غسلها من المحيض برقم (٣١٣) وفی الطلاق برقم (٥٣٤١) انظر (التحفة) برقم (١٨١١٧)

حدیث نمبر 3743 سے 3769 تک

٢٠...... كِتَابُ اللِّعَانِ
٢٠. لعان کے بارے میں

[3743] ١-(١٤٩٢)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَآءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِي عَنْ ذٰلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسَآئِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَآئَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا))** قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ .

[3743] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: من جواز الطلاق الثلاث لقوله تعالى: ﴿فامساك بمعروف او تسريح باحسان﴾ برقم (٥٢٥٩) وفي اللعان برقم (٥٣٠٨) وفي التلاعن في المسجد برقم (٥٣٠٩) وفي الصلاة باب: القضاء واللعان في المسجد بين الرجال والنساء برقم (٤٢٣) وفي التفسير باب: ﴿والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شركاء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين﴾ برقم (٤٧٤٥) وفي باب: ﴿والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين﴾ برقم (٤٧٤٦) وفي الحدود باب: من اظهر الفاحشة واللطخ والتهمة بغير بينة برقم (٦٨٥٤) وفي الاحكام باب: من قضى ولا عن في ←

[3743]۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ، حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا، اے عاصم! آپ مجھے بتائیں، اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے اور تم اسے (قاتل کو) قتل کر دو؟ یا وہ کیا کرے؟ تو آپ میری خاطر رسول اللہ سے پوچھ کر بتائیں، اے عاصم! تو عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، آپ نے ایسے مسائل (جو ابھی پیش نہیں آئے) کے بارے میں پوچھنا ناپسند کیا، اور اس کی مذمت کی، حتی کہ عاصم نے جو کراہت وناپسندیدگی، رسول اللہ ﷺ سے سنی، وہ اس پر شاق گزری، تو جب عاصم گھر واپس ان کے پاس حضرت عویمر آئے، اور پوچھا، اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کیا جواب دیا؟ حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا، تو میرے لیے خیر کا سبب نہیں بنا، وہ مسئلہ جس کے بارے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا آپ نے ناپسند فرمایا۔ حضرت عویمر نے کہا، اللہ کی قسم! جب تک اس مسئلہ کے بارے میں، میں آپ سے دریافت نہ کرلوں، میں باز نہیں آؤں گا۔ تو حضرت عویمر چلے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگوں کے درمیان میں پہنچ گئے، اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں، ایک آدمی دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے پاس پاتا ہے تو کیا اسے قتل کر دے تو آپ اس کو قتل کر دیں گے؟ یا وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہو چکا ہے، تم جا کر اسے لے آؤ۔'' حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، تو ان دونوں نے لعان کیا، اور میں بھی لوگوں کے ساتھ، آپ کی مجلس میں حاضر تھا، تو جب میاں بیوی لعان سے فارغ ہو گئے، تو حضرت عویمر نے کہا، اے اللہ کے رسول! اگر اب میں اس کو اپنے پاس رکھوں، تو میں نے اس کے بارے میں جھوٹ بولا ہے، اس لیے پیش ازیں کہ آپ اسے حکم دیتے اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، امام ابن شہاب کہتے ہیں، لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ جاری ہو گیا (کہ لعان سے دونوں میں تفریق ہو جاتی ہے)۔

مفردات الحدیث ❊ **لعان: ملاعنة اور تلاعن کا معنی ہوتا ہے، خاوند بیوی کا ایک دوسرے پر لعنت بھیجنا اور شرعی طور پر اس کا معنی یہ ہے کہ ایک مرد اپنی بیوی پر زنا کرنے کی تہمت لگاتا ہے، لیکن اس کے پاس چار گواہ نہیں ہیں تو وہ شرعی قاضی کے پاس جاتا ہے، تو قاضی دونوں کو بلا کر تلقین و نصیحت کرتا ہے، اگر دونوں اپنی اپنی بات پر**

←المسجد برقم (٧١٦٥) وفی الاعتصام بالکتاب والسنة باب: ما یکره من التعمق والتنازع والغلو فی الدین والبدع برقم (٧٣٠٤) وابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: فی اللعان برقم (٢٢٤٥ و ٢٢٤٧ و ٢٢٤٨ و ٢٢٤٩ و ٢٢٥٠ و ٢٢٥١) والنسائی فی (المجتبی) فی الطلاق باب: الرخصة فی ذلك برقم (٦/ ١٤٣-١٤٤) وابن ماجه فی (سننه) فی الطلاق باب: اللعان برقم (٢٠٦٦) انظر (التحفة) برقم (٤٨٠٥)

اصرار کریں، تو پھر وہ ان سے گواہیاں لیتا ہے، اور آغاز مرد سے کرتا ہے، وہ چار بار کہتا ہے، میں اللہ تعالیٰ کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ اس نے فلاں مرد سے زنا کیا ہے اور میں اس بات میں سچا ہوں اور پانچویں بار کہے گا، اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، اس کے بعد عورت چار بار الگ الگ کہے گی، میں اللہ کو گواہ بناتی ہوں کہ میرا خاوند، مجھ پر تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے گی، اگر میرا خاوند اس تہمت لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو، لعان سے وہ عورت، اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی، اور اب ان میں کسی صورت میں بھی نکاح کی گنجائش نہیں رہے گی اور اگر عورت حاملہ ہو تو بچہ عورت کی طرف منسوب ہوگا، باپ کا وارث نہیں ہوگا اور نہ اس کی طرف منسوب ہوگا اور چونکہ گواہیوں کا آغاز مرد کرتا ہے اور اس کی حیثیت مضبوط ہے، وہی لعان کرتا ہے اور اپنی پانچویں گواہی میں، اپنے لیے لعنت کی بددعا کرتا ہے، اس لیے، اس شہادت کو لعان کا نام دیا گیا ہے، اور لعان کا یہ واقعہ پہلی دفعہ شعبان ۱۰ ہجری میں پیش آیا ہے، ائمہ احناف کے نزدیک لعان، ان گواہیوں کا نام ہے جن کو اللہ کی قسم کے ذریعہ مؤکد کیا گیا ہے جن میں لعنت ہے اور ائمہ ثلاثہ مالک، شافعی اور احمد کے نزدیک، ان قسموں کا نام ہے جن کو شہادت کے لفظ سے مؤکد کیا گیا ہے۔ اس لیے اہلیت قسم ہونے کے سبب، مسلمان اور اس کی کافر بیوی، اور کافر میاں بیوی میں لعان ہو سکتا ہے، لیکن احناف کے نزدیک اس کے لیے اہلیت شہادت کا ہونا ضروری ہے اور یہ اہلیت مسلمان، بالغ، عاقل، اور ان کے بقول جس پر حد قذف نہ لگ چکی ہو، پائی جاتی ہے۔ اس لیے صرف مسلمان میاں بیوی میں ہی مذکورہ شروط کی موجودگی میں لعان ہو سکے گا۔

فوائد :...... ❶ حضرت عاصم بن عدی، حضرت عویمر کے باپ کے چچا زاد تھے، اور عجلان قبیلہ کے سربراہ تھے۔ اور عویمر کی بیوی، حضرت عاصم کی بیٹی یا بھتیجی تھی، اس لیے عویمر نے سوال کے لیے ان کا انتخاب کیا۔ ❷ حضور اکرم ﷺ نے اس سوال کو اس لیے ناپسند فرمایا کہ آپ سمجھتے تھے یہ واقعہ پیش نہیں آیا ہے، اس لیے یہ سوال بلا ضرورت اور بلا محل ہے، اور بلاوجہ کسی مسلمان مرد اور عورت کی پردہ دری ہے اور اس سے بے حیائی کی اشاعت کا موقع پیدا ہوتا ہے۔ ہاں ایسا سوال جو کسی پیش آمدہ واقعہ کے بارے میں ہو، محض تکلف اور بال کی کھال اتارنے کے لیے نہ ہو، تو وہ پوچھنا چاہیے۔ اس لیے آپ ایسے سوالات کے بلا تکلف جوابات مرحمت فرماتے تھے۔ اس لیے جب عویمر نے آپ ﷺ کو بتا دیا کہ حضور میں اس سے دوچار ہو چکا ہوں، تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ اور یہ واقعہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پیش آ چکا تھا۔ اس لیے، اس نے بھی آپ ﷺ سے سوال کیا، جیسا کہ آگے آ رہا ہے، اس کے بعد ان آیات کا نزول ہوا، تو جب دوبارہ عویمر آئے، اس وقت آیات نازل ہو چکی تھیں، اس لیے یہ آیات دونوں کے واقعہ پر چسپاں ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ یکساں ہیں، اس لیے دونوں کو سبب نزول ٹھہرانا درست ہے۔ ❸ حضرت عویمر کا تصور یہ تھا کہ لعان کرنے سے میاں بیوی میں جدائی نہیں ہوتی، اس لیے انہوں نے تفریق پیدا کرنے کی خاطر بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اور نبی اکرم ﷺ نے اس پر انکار اس لیے نہ کیا کہ

اس کی ضرورت نہ تھی۔ اس لیے بعض حضرات کا یہ کہنا کہ لعان سے تفریق نہیں ہوتی، جب تک کہ خاوند طلاق نہ دے، درست نہیں ہے۔ لعان ہی تفریق کا باعث ہے۔ ④ لعان کا یہ واقعہ مسجد نبوی میں، جمعہ کے دن، عصر کے بعد ہوا۔

[3744] ٢-(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

[3744]۔ حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عویمر انصاری رضی اللہ عنہ جو بنو عجلان سے تعلق رکھتے تھے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن یہاں حدیث میں زہری کا قول، کہ اس کا اپنی بیوی سے الگ ہوجانا، بعد میں، لعان کرنے والوں میں رائج ہوگیا، داخل کر دیا گیا ہے، اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے وہ عورت حاملہ تھی، اور اس کا بیٹا، اپنی ماں ہی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا، پھر اس پر عمل جاری ہوگیا۔ کہ بیٹا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں کو اس سے وہ حصہ ملے گا، جو اللہ نے ماں کے لیے مقرر کیا ہے۔

فائدہ:...... لعان کی صورت میں بچہ ماں کی طرف منسوب ہوگا، ائمہ اربعہ اور جمہور صحابہ وتابعین کا یہی نظریہ ہے، اس لیے باپ کی طرف اس کی نسبت نہیں ہوگی، اور وراثت صرف ماں کی طرف سے جاری ہوگی، یعنی ماں کی طرف سے بہن، بھائی ہی اس کے وارث ہوں گے۔ اس لیے اگر اس کی وارث صرف اس کی ماں ہے، تو اس کو اصحاب فروض کی حیثیت سے تہائی حصہ لگے گا۔ اور باقی امام مالک، امام شافعی کے نزدیک بیت المال میں چلا جائے گا، اور ایک قول امام احمد کا یہ ہے کہ باقی، ماں کے عصبات کو ملے گا، اور دوسرا قول یہ ہے کہ ماں ہی اس کی عصبہ ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک باقی مال بھی ماں کی طرف لوٹایا جائے گا۔

[3745] ٣-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

[3744] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٢٣)

[3745] تقدم تخريجه برقم (٣٧٢٣)

فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ)).

[3745] - ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن شہاب نے، لعان کرنے والوں اور اس کے طریقہ کے بارے میں حضرت سہل بن سعد، جو بنو ساعدہ کے فرد ہیں، کی حدیث کی روشنی میں بتایا کہ ایک انصاری آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! بتایئے، ایک آدمی نے دوسرے مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ پایا ہے؟ اور آگے مذکورہ بالا واقعہ بیان کیا، اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے، تو دونوں نے میری موجودگی میں مسجد میں لعان کیا، اور حدیث میں یہ بھی بیان کیا، خاوند نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنے طور پر، اسے تین طلاقیں دے دیں، اور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں ہی اس سے جدائی اختیار کر لی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لعان کرنے والوں کے درمیان اس طرح جدائی ہوگی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، مجلس لعان ہی میں، لعان کی بنا پر، میاں بیوی میں تفریق ہو جائے گی۔ امام مالک، امام شافعی کا یہی نظریہ ہے اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے۔ احناف کے نزدیک، تفریق، قاضی کے حکم سے ہوگی، حالانکہ یہاں آپ ﷺ نے حکم نہیں دیا، اور علامہ تقی صاحب لکھتے ہیں، ہمارے نزدیک تفریق، طلاق سے ہوگی یا حکم حاکم سے۔ (تکملة فتح الملهم، ج:١، ص: ٢٤٠)

[3746] ٤-(١٤٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح قَالَ وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللهِ مَا جَاءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي

[3746] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الطلاق باب: ما جاء في اللعان برقم (١٢٠٢) وفي التفسير باب: ومن سورة النور برقم (٣١٧٨) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: عظة الامام الرجل والمرأة عند اللعان برقم (٦/ ١٧٥ - ١٧٦) انظر (التحفة) برقم (٧٠٥٨)

سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ [النور:٦.٩] فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

[3746]۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے مصعب ابن زبیر کے دور حکومت میں لعان کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا ان کے درمیان تفریق کردی جائے گی؟ تو پتہ نہ چلا، کہ میں اس کا کیا جواب دوں، اس لیے میں مکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف چلا، اور (جا کر) غلام سے کہا، میرے لیے اجازت طلب کرو، اس نے کہا، وہ قیلولہ کررہے ہیں، تو انہوں نے میری آواز سن لی، پوچھا، ابن جبیر ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں، کہا، آ جاؤ۔ اللہ کی قسم! تم اس وقت کسی ضرورت کے تحت ہی آئے ہو۔ تو میں اندر داخل ہوگیا۔ تو وہ ایک آ تھر (چٹائی)، پر لیٹے ہوئے تھے، اور ایک تکیہ کا سہارا لیا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا، اے ابوعبدالرحمان! کیا لعان کرنے والوں میں تفریق پیدا کردی جائے گی؟ انہوں نے (حیرت واستعجاب سے) کہا، سبحان اللہ! ہاں، سب سے پہلے اس مسئلہ کے بارے میں فلاں بن فلاں نے پوچھا تھا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! بتایئے، ہم میں سے کوئی اگر بیوی کو بے حیائی کا کام کرتے ہوئے پائے، تو کیا کرے؟ اگر وہ کسی سے کلام کرے گا، تو انتہائی ناگوار بات کرے گا اور اگر خاموشی اختیار کرے گا تو بھی ایسی ہی صورت حال ہوگی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے، اور اسے کوئی جواب نہ دیا تو وہ اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی، جس مسئلہ کے بارے میں، میں نے آپ سے دریافت کیا تھا، میں اس میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیات اتاریں: ''اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں'' (آیت:٦ سے لے کر آیت:٩ تک)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاوت فرمائی اور اسے وعظ ونصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب (حد قذف، اسّی کوڑے) آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں بہت ہلکا ہے۔ اس نے کہا، نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، میں نے اس پر جھوٹ نہیں باندھا، پھر آپ نے اس کی بیوی کو بلایا اور اسے نصیحت وتذکیر کی، اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب (سنگسار

کرنا) آخرت کے مقابلہ میں ہلکا ہے عورت نے کہا، نہیں، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ وہ (خاوند) جھوٹا ہے تو آپ نے مرد سے ابتدا فرمائی۔ اس نے چار مرتبہ گواہی دی، اللہ کی قسم، میں سچا ہوں، اور پانچویں بار گواہی دی اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں، تو مجھ پر اللہ کی پھٹکار۔ پھر دوسری بار، عورت کو بلایا، تو اس نے اللہ کی قسم اٹھا کر چار گواہیاں دیں، میرا خاوند جھوٹا ہے، اور پانچویں شہادت یہ دی اگر وہ سچا ہو تو اس پر (مجھ پر) اللہ کا عذاب نازل ہو، پھر آپ نے ان کے درمیان تفریق پیدا کردی۔ حضرت مصعب بن زبیر اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے دور میں عراق کے گورنر تھے۔

[3747] (. . . .) وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلاعِنَيْنِ، زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ: فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ الْمُتَلاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3747] سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، مجھ سے مصعب بن زبیر کے عہد میں، لعان کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو مجھے پتہ نہ چل سکا کہ میں کیا جواب دوں، تو میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، بتایئے کیا لعان کرنے والوں میں تفریق کی جائے گی آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

فائدہ: ...... مالکیہ کے نزدیک تفریق، عورت کی گواہیوں کے بعد ہوگی، شوافع اور سحنون مالکی کے نزدیک، خاوند کی شہادت کے بعد ہی ہوجائے گی، اور احناف کے نزدیک امام یا قاضی تفریق کرے گا۔ حالانکہ اس حدیث کا معنی ہے کہ لعان کے سبب آپ نے ان میں تفریق کردی، یعنی ان کو بتا دیا کہ لعان ہی سے تمہارے درمیان تفریق ہو چکی ہے۔

[3748] ٥-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا

[3747] تقدم

[3748] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطلاق باب: صداق الملاعنة برقم (٥٣١١) وفی باب: قول الامام للمتلاعنين ان احدكما كاذب فهل منكما من تائب برقم (٥٣١٢) وفی باب: المهر للمدخول عليها وكيف الدخول او طلقها قبل الدخول والميس برقم (٥٣٤٩) وابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: فی اللعان برقم (٢٢٥٨) والنسائی فی (المجتبى) فی الطلاق باب: استتابة المتلاعنين بعد اللعان برقم (٦/ ١٧٧) انظر (التحفة) برقم (٧٠٥٠)

كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا)) قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

[3748]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور الفاظ یحییٰ کے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں کو فرمایا: ''تمہارا محاسبہ اللہ کرے گا اور تم میں سے ایک بہر حال جھوٹا ہے، اب تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں ہے۔'' اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا کوئی مال نہیں ہے، اگر تم نے اس کے بارے میں سچ بولا ہے تو وہ اسے ملے گا کیونکہ تم نے اس کی شرم گاہ کو اپنے لیے روا کر لیا ہے (اس سے فائدہ اٹھا چکے ہو) اور اگر تم نے اس پر افترا باندھا ہے، تو اس کے سبب تم اس سے بہت دور ہو چکے ہو۔ زہیر کی روایت میں عمرو کے سعید سے اور سعید کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کی تصریح ہے، عنعنہ نہیں ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ لعان کی صورت میں، مرد اپنی بیوی سے مہر واپس نہیں لے سکتا۔ کیونکہ اگر وہ اپنے الزام میں سچا ہے تو وہ اس سے اس کے عوض فائدہ اٹھا چکا ہے۔ اور اگر الزام میں جھوٹا ہے تو پھر تو مہر کے مطالبہ کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ اگر وہ غیر مدخولہ ہے تو پھر جمہور کے نزدیک مطلقہ کی طرح آدھا مہر ملے گا، ابو زناد، حماد اور حکم کے نزدیک پورا مہر ملے گا، امام زہری اور امام مالک کے نزدیک کچھ نہیں ملے گا۔

[3749] ٦ـ(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ ((اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)).

[3749]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عجلان کے میاں اور بیوی میں تفریق کر دی اور فرمایا: ''اللہ جانتا ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے کے لیے تیار ہے؟''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے لعان سے فراغت کے بعد، دوبارہ انہیں تلقین کی اور توبہ کی ترغیب دلائی، اگر ان میں سے کوئی اعتراف کرے گا تو اس پر حد جاری ہوگی۔

[3750] (...) وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ

[3749] تقدم

[3750] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٢٨)

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3750]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر کہتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لعان کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[3751] ۷۔(۔ ۔ ۔ ۔) وحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ الْمُثَنَّى قَالُوا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقْ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلانِ.

[3751]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، الفاظ مسمعی اور ابن مثنی کے ہیں، سعید بن جبیر کہتے ہیں، مصعب نے لعان کرنے والوں میں تفریق نہ کی۔ سعید کہتے ہیں، اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے بنو عجلان کے بھائیوں، یعنی میاں بیوی کے درمیان تفریق کر دی تھی۔

[3752] ۸۔(۱۴۹۴) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ ح و قَالَ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ قَالَ نَعَمْ.

[3752]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں اپنی بیوی سے لعان کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں جدائی ڈال دی اور بچے کو ماں کے ساتھ ملایا، امام مالک نے نافع سے اس روایت کے سماع کی تصدیق کی، اس لیے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

[3751] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: التفريق بين المتلاعنين برقم (٦/ ١٧٦۔١٧٧) انظر (التحفة) برقم (٧٠٦١)

[3752] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: يلحق الولد بالملاعنة برقم (٥٣١٥) وفي الفرائض باب: ميراث الملاعنة برقم (٦٧٤٨) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: في اللعان برقم (٢٢٥٩) والترمذي في (جامعه) في الطلاق باب: ما جاء في اللعان برقم (١٢٠٣) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: نعني الولد باللعان والحاقه بامه برقم (٦/ ١٧٨) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: اللعان برقم (٢٠٦٩) انظر (التحفة) برقم (٨٣٢٢)

[3753] ۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

[3753] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری مرد اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا اور ان میں جدائی ڈال دی۔

[3754] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3754] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[3755] ۱۰۔(۱۴۹۵) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ رضی اللہ عنہ إِنَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ هٰذِهِ الْآيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَهْ)) فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ ((لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا)) فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

[3753] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۸۶۰) برقم (۷۹۸۳)

[3754] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: التفريق بين المتلاعنين برقم (۵۳۱۴) انظر (التحفة) برقم (۸۱۶۰)

[3755] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطلاق باب: اللعان برقم (۲۲۵۳) وابن ماجه في (سننه) في الطلاق باب: اللعان برقم (۲۰۶۸) انظر (التحفة) برقم (۹۴۲۵)

[3755] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، الفاظ زہیر کے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کی رات مسجد میں حاضر تھے کہ ایک انصاری آدمی آیا اور اس نے پوچھا، اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو دیکھے اور اس کے بارے میں زبان کھولے تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے اور اگر قتل کر دے تو تم اسے قتل کر دو گے اور اگر کوئی چپ رہے، تو غیظ وغضب کے ساتھ چپ رہے گا۔ اللہ کی قسم! میں یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر رہوں گا، تو جب اگلا دن ہوا، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے دریافت کیا اور کہا، اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے اور اس کے بارے میں گفتگو کرے تو آپ ﷺ اسے کوڑے لگائیں گے اور اگر قتل کر دے، تو آپ ﷺ اسے قتل کر دیں گے یا غیظ وغضب کے ساتھ چپ رہے، تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ، اس مسئلہ کا حکم واضح فرما۔'' اور دعا فرمانے لگے، تو آیت لعان اتری اور جو خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، اپنے سوا کوئی گواہ نہیں ہے'' یہ ساری آیات اتریں۔ اور لوگوں میں وہی انسان اس مسئلہ سے دوچار ہوا، تو وہ اور اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لعان کیا، مرد نے اللہ کے نام کی چار شہادتیں دیں کہ وہ سچا ہے (سچوں میں سے ہے) پانچویں دفعہ لعنت بھیجی کہ اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو (جھوٹا ہو) تو اس پر اللہ کی پھٹکار، وہ عورت بھی لعان کرنے لگی تو آپ نے فرمایا: ''رک جا، باز رہ۔'' اس نے انکار کر دیا اور لعان کیا، تو جب میاں بیوی پشت پھیر کر چل دیئے، آپ نے فرمایا: ''شاید، بچہ سیاہ فام، گھٹے جسم کا پیدا ہوگا'' تو وہ سیاہ، گھٹے جسم والا پیدا ہوا۔

فائدہ: ...... معلوم ہوتا ہے کہ یہ انصاری آدمی ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ تھے، کیونکہ اس کی بیوی نے کچھ پس وپیش کرتے ہوئے قسمیں اٹھائی تھیں، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: جس مرد سے اس نے حرکت کی ہے، اس کے مشابہ بچہ پیدا ہوگا، اور ایسا ہی پیدا ہوا، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا، اگر لعان کے ضابطہ کے تحت اس کو سزا مل سکتی ہوتی تو پھر میں اس کا انتظام کرتا اور اس کو سبق سکھاتا، لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔

[3756] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا
عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3756] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت کرتے ہیں۔

[3757] ١١-(١٤٩٦) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ

[3756] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٣٤)

[3757] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: اللعان في قذف الرجل زوجته برجل ←

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ)) قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ.

[3757]۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیونکہ میں سمجھتا تھا انہیں اس کا علم ہے، انہوں نے بتایا، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ غلط کاری کی تہمت لگائی۔ جو براء بن مالک کا اخیافی (ماں کی طرف سے) بھائی تھا۔ یہ پہلے شخص تھے، جنہوں نے اسلام کے دور میں لعان کیا، اس نے بیوی سے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت پر نظر رکھنا، اگر اس نے بچہ، سفید اور کھلے بالوں والا اور خراب آنکھوں والا جنا تو وہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کا ہے، اور اگر بچہ سرمئی آنکھوں والا، گھنگھریالے بالوں والا، باریک پنڈلیوں والا جنا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔'' تو مجھے بتایا گیا کہ اس نے سرمئی آنکھوں والا، گھنگھریالے بالوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تھا۔

مفردات الحدیث ❶ **جعد:** گھٹے اور مضبوط جسم والا یا گھنگھریالے بالوں والا، یا پستہ قد، بخیل۔ ❷ **سبط:** کھلے بالوں والا۔ ❸ **تام الخلقت:** پورے جسم والا۔ ❹ **قضیء العینین:** جس کی آنکھوں میں، آنسوؤں کی کثرت یا سرخی سے خرابی اور بگاڑ ہو۔ ❺ **حمش الساقین:** پتلی پنڈلیوں والا۔ ❻ **حموشہ:** باریکی کو کہتے ہیں۔

[3758] ١٢-(١٤٩٧) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ

← بعينه برقم (٦/ ١٧١) وفي باب: كيف اللعان برقم (٦/ ١٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٦١)

[3758] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: قوله ﷺ: (لو كنت راجما بغير بينة) برقم (٥٣١٠) وفي باب: قول الامام: اللهم بين برقم (٥٣١٦) وفي الحدود باب: من اظهر الفاحشة واللطخ والتهمة بغير بينة برقم (٦٨٥٦) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: قول الامام: اللهم بين برقم (٦/ ١٧٣، ٦/ ١٧٤) وبرقم (٦/ ١١٧٤، ٦/ ١٧٥) انظر (التحفة) برقم (٦٣٢٨)

عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ))** فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ))** فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

[3758] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے لعان کا ذکر چھڑا تو عاصم نے اس کے بارے میں گفتگو کی، پھر مجلس سے چلے گئے۔تو ان کے پاس ان کی قوم کا ایک آدمی یہ شکایت لے کر آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کو پایا ہے۔تو عاصم نے کہا، میں اس معاملے سے اپنی بات کی بنا پر دوچار ہوا ہوں۔تو وہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کو اس کی بیوی کی صورتِ حال کی خبر دی، اور وہ آدمی (عویمر) زرد اور دبلا پتلا اور کھلے بالوں والا تھا۔اور جس آدمی کے بارے میں دعویٰ کیا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ پایا ہے، وہ بھری پنڈلیوں والا، گندمی رنگ والا اور بہت موٹا تازہ تھا۔تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! واضح فرما۔'' تو اس نے اس مرد کے مشابہ بچہ جنا، جس کے بارے میں اس کے خاوند نے بتایا تھا کہ وہ اس عورت کے پاس تھا۔رسول اللہ ﷺ نے دونوں میں لعان کروایا تو مجلس میں سے ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا اس عورت کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو گواہوں کے بغیر رجم کرتا، تو اس کو رجم کر دیتا؟ ابن عباس نے جواب دیا۔نہیں، وہ ایسی عورت تھی جو مسلمان ہو کر بے حیائی کے کام کرتی تھی۔یعنی اس کی چال ڈھال اور ہیئت سے اس کے فاحشہ ہونے کا پتہ چلتا تھا۔لیکن اس کے بارے میں گواہ موجود نہیں تھے۔

فوائد:...... ❶ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لعان بچہ جننے کے بعد ہوا، لیکن دوسری روایات سے یہ ثابت ہے کہ لعان پہلے ہوا تھا۔ ❷ کسی عورت کو فحش گفتگو یا حرکات سے، زنا کے ثبوت کے بغیر، رجم نہیں کیا جا سکتا۔اس لیے آپ نے اس عورت پر محض قرائن اور تشہیر سے حد نافذ نہیں فرمائی۔ ❸ حضرت عاصم نے جب پہلی مرتبہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تھا، اس وقت ان کو واقعہ کا پتا نہیں تھا۔آیات کے نزول کے بعد انہیں پتا چلا۔کیونکہ عویمر نے بتا دیا تھا۔اور یہ تینوں افراد عویمر، ان کی بیوی اور جس سے اس

نے زنا کیا تھا۔ تینوں ان کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لیے کہا میں یہ مسئلہ پوچھنے پر اس واقعہ سے دوچار ہوا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے ہلال بن امیہ اور عویمر رضی اللہ عنہما دونوں کی بیویوں کے ساتھ شریک بن سحماء ہی ملوث تھا۔ (فتح الباری، ج:۹، ص: ۵۵۵، مکتبہ دار السلام)

[3759] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا.

[3759] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے لعان کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا، جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گزرا ہے۔ اس حدیث میں کثیر اللحم بہت گوشت والا کے بعد ہے جعدا قططا، انتہائی گھنگھریالے بالوں والا۔ قطط: انتہائی گھنگھریالے، حبشیوں کی طرح۔

[3760] ۱۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

[3760] ۔عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے لعان کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا تو ابن شداد نے پوچھا، کیا یہ وہی دو ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا، تو اس عورت کو رجم کرتا۔'' تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں۔ وہ عورت کھلم کھلا فحش حرکات کرتی تھی۔ ابن ابی عمرو کی روایت میں قاسم بن محمد، براہ راست ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کی تصریح کرتے ہیں۔

[3759] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٣٧)

[3760] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: من اظهر الفاحشة واللطخ والتهمة بغير بينة برقم (٦٨٥٥) وفي التمني باب: ما يجوز من اللو وقوله تعالى: ﴿لو ان لي بكم قوة﴾ برقم (٧٢٣٨) وابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: من اظهر الفاحشة برقم (٢٥٦٠) انظر (التحفة) برقم (٦٣٢٧)

[3761] ١٤-(١٤٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا قَالَ)) سَعْدٌ بَلٰى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِسْمَعُوا إِلٰى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ)).

[3761]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! بتائیے ایک آدمی، دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ پاتا ہے۔کیا اس کو قتل کردے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، کیوں نہیں؟ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سردار کی بات سنو، وہ کیا کہتا ہے۔''

فائدہ :......حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بلٰی کیوں نہیں، کا لفظ آپ کی بات کا انکار کرنے کے لیے نہیں کہا تھا۔ان کا مقصد یہ تھا کہ اس کی اجازت ہونی چاہیے۔کون غیرت مند، جواں ہمت یہ کرسکتا ہے کہ اس وقت اپنے آپ پر قابو پائے اور گواہوں کی تلاش میں نکلے، اس لیے آپ نے فرمایا، اس غیرت مند کی بات سنی ہو، اس میں کس قدر غیرت وحمیت ہے۔وہ اس قدر غیرت مند تھے کہ باکرہ دوشیزہ ہی سے شادی کرتے تھے اور اگر کسی بیوی کو طلاق دے دیتے تھے تو ان کی غیرت سے خوفزدہ ہوکر کوئی اس سے شادی کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

[3762] ١٥-(...) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَؤُمْهِلُهُ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ.

[3762]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! اگر میں کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو کیا اسے چار گواہوں کے لانے تک، مہلت دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[3763] ١٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ

[3761] اخرجه ابو داود في (سننه) في الديات باب: في من وجد مع اهله رجلا ايقتله برقم (٤٥٣٢) وابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: الرجل يجد مع امرأته رجلا برقم (٢٦٠٥) انظر (التحفة) برقم (٢٦٩٩)

[3762] اخرجه ابو داود في (سننه) في الديات باب: في من وجد مع اهله رجلا ايقتله برقم (٤٥٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٣٧)

[3763] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٧٧)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي)).

[3763]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا،حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا،اے اللہ کے رسول! اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو میں اسے اس وقت تک کچھ نہ کہوں (ہاتھ نہ لگاؤں) یہاں تک کہ چار گواہ لے آؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ہاں۔''اس نے کہا،ممکن نہیں ہے،اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے۔میں تو یقیناً اس کے اس سے پہلے ہی تلوار کا نشانہ بناؤں گا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اپنے سردار کی بات پر کان دھرو۔وہ بلاشبہ غیرت مند ہے،اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیور ہے(اس کے باوجود اس کا قانون یہی ہے۔)

[3764] ١٧۔(١٤٩٩) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)).

[3764]۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا،اگر میں کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو بغیر اس کے تلوار کو چوڑائی میں کروں یا اس سے درگزر کروں،اس کی گردن اڑا دوں گا۔رسول اللہ ﷺ تک ان کا قول پہنچا،تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت و تعجب ہے؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں،اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے،اللہ نے غیرت کی بنا پر ہی،

[3764] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: من راى مع امرأته رجلا فقتله برقم (٦٨٤٦) وفي التوحيد باب: قوله ﷺ: (لا شخص اغير من الله) برقم (٧٤١٦) انظر (التحفة) برقم (١١٥٣٨)

بے حیائی کے کاموں سے منع فرمایا۔ بے حیائی کھلی ہو یا چھپی، اور اللہ تعالیٰ سے کوئی شخص زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی شخص کو معذرت پسند نہیں ہے، اس لیے اس نے رسولوں کو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی شخص کو تعریف و مدح پسند نہیں ہے۔ اس لیے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

[3765] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ.

[3765]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں غَيْرَ مُصْفِحٍ کے بعد عنه کا لفظ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ✻ مصفح: ف پر اگر زبر ہو تو معنی ہوگا، تلوار کو چوڑائی سے نہیں ماروں گا، بلکہ سیدھی دھار سے گردن اڑاؤں گا اور اگر ف پر زیر ہو تو معنی ہوگا۔ میں چشم پوشی اور درگزر سے کام نہیں لوں گا۔

فوائد :...... ❶ اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت وحقیقت کو اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت وحقیقت ہی کی طرح جاننا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے ہم صفت غیرت اور صفت حب سے اللہ تعالیٰ کو متصف مانیں گے، لیکن اس کی حقیقت اور ماہیت کے بارے میں گفتگو نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت اور حب اس کی شان ہی کے مطابق ہوگی۔
❷ اگر کوئی انسان کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے دیکھتا ہے، اور اس کو قتل کر دیتا ہے، تو یہ بات اللہ کے ہاں تو اگر زانی شادی شدہ ہو عذر مقبول ہوگا اور آخرت میں اس پر مواخذہ نہیں ہوگا، لیکن دنیوی قانون اور ضابطہ کی رو سے جمہور فقہاء کے نزدیک اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ الا یہ کہ وہ زنا کے ثبوت پر چار گواہ پیش کر دے، یا زانی کے ورثاء اس بات کا اعتراف کریں کہ اس نے اس حرکت کا ارتکاب واقعی کیا ہے۔ اور اگر گواہ دو پیش کرے، تو جمہور کے نزدیک پھر بھی اس سے قصاص لیا جائے گا۔ لیکن امام احمد اور اسحاق کے نزدیک اس صورت میں قصاص نہیں ہوگا، اور بعض حضرات کے نزدیک امام کی اجازت کے بغیر قتل کرنے کے باعث ہر صورت میں قتل کر دیا جائے گا۔ اور بعض کے نزدیک اگر قرائن سے اس کا سچا ہونا ثابت ہو جائے، تو پھر تعزیر کافی ہوگی، قتل نہیں کیا جائے گا۔ ❸ لاشخص احب اليه العذر من الله. اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ کسی کے پاس عذر اور بہانہ یا حجت نہ ہو، جس کی بنا پر وہ معذور قرار پائے۔ اس لیے انبیاء ورسل کو مبعوث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شخص کا استعمال، اس کی شان کے مطابق ہے، جیسا کہ انسان کی شخصیت اس کی شان کے مطابق ہے۔

[3765] تقدم تخرجه برقم (٣٧٤٣)

[3766] ١٨ـ(١٥٠٠) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ **((فَمَا أَلْوَانُهَا))** قَالَ حُمْرٌ قَالَ **((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ))** قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ **((فَأَنّٰى أَتَاهَا ذٰلِكَ))** قَالَ **((عَسٰى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ))** قَالَ وَهٰذَا عَسٰى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ.

[3766] ۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور الفاظ قتیبہ کے ہیں۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنوفزارہ کا ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، میری بیوی نے سیاہ بچہ جنا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا، جی ہاں۔آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کس رنگ کے ہیں؟'' اس نے کہا، سرخ رنگ کے۔آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ان میں کوئی خاکستری (مٹیالا) کا بھی ہے؟'' اس نے کہا، ان میں خاکستری بھی ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ان میں کہاں سے آ گئے؟'' اس نے کہا، ہوسکتا ہے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو بھی ممکن ہے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔''

مفردات الحدیث ❶ اورق جمع ورق: خاکستری، مٹیالا۔ ❷ عــرق: جڑ، اصل، رگ، مقصود خاندانی نسبت ہے۔

فائدہ:...... بنوفزارہ کے فرد ضمضم بن قتادہ نے اپنی رنگت کا لحاظ کرتے ہوئے، بیٹے کی سیاہ رنگت پر ناپسندیدگی اور تعجب کا اظہار کیا۔اور آپ سے اس کا تذکرہ، آپ نے بات سمجھانے کے لیے ایک تشبیہ اور تمثیل پیش کی تھی کہ بات ذہن نشین ہوجائے۔یہ قیاس اصطلاحی نہیں ہے کہ اس کو دلیل قیاس بنایا جاسکے، لیکن بہرحال اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، محض اختلاف رنگت سے بچے کا انکار نہیں کیا جاسکتا، اور اس طرح بچے کی رنگت پر تعجب اور ناپسندیدگی کا اظہار الزام تراشی اور تہمت قرار نہیں دیا جائے گا۔یا قذف میں تعریض واشارہ پر حد نہیں ہے تصریح کی صورت میں ہی قذف شمار ہوگا اور جمہور کا یہی موقف ہے۔

[3766] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الطلاق باب: اذا شك فی الولد برقم (٢٢٦٠) والنسائی فی (المجتبى) فی الطلاق باب: اذا عرض بامرأته وشكت فی ولده واراد الانتفاء منه برقم (٦/ ١٧٨) وابن ماجه فی (سننه) فی النكاح باب: الرجل يشك فی ولده برقم (٢٠٠٢) انظر (التحفة) برقم (١٣١٢٩)

[3767] ١٩-(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ جَمِيعًا

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَّنْفِيَهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ.

[3767]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت چار اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن معمر زہری سے اس طرح بیان کرتے ہیں، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میری بیوی نے سیاہ بچہ جنا ہے، اور وہ اس طرح اس کے اپنا ہونے کی نفی کی طرف اشارہ اور تعریض کر رہا تھا، اور حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے بچے کی اپنا ہونے کی نفی یا انکار کی اجازت نہیں دی۔

[3768] ٢٠-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((مَا أَلْوَانُهَا)) قَالَ حُمْرٌ قَالَ ((فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَأَنّٰى هُوَ)) قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((وَهٰذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ)).

[3768]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا،

[3767] طريق اسحاق بن ابراهيم اخرجه ابو داود في (سننه) في الطلاق باب: اذا شك في الولد برقم (٢٢٦١) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: اذا عرض بامرأته وشكت في ولده واراد الانتفاء منه برقم (٦/ ١٧٨، ٦/ ١٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٧٣) وطريق ابن رافع تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٢٥٢)

[3768] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: من شبه اصلا معلوما باصل مبين وقد بين النبي ﷺ حكمهما ليفهم السائل برقم (٧٣١٤) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: اذا شك في الولد برقم (٢٢٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٥٣١١)

اے اللہ کے رسول! میری بیوی نے سیاہ فام بچہ جنا ہے، اور میں اسے انوکھا محسوس کرتا ہوں یا مجھے اس پر حیرت وتعجب ہے (میں اجنبیت اور بیگانگی محسوس کرتا ہوں) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے جواب دیا، سرخ رنگ ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ان میں کوئی مٹیالا بھی ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''وہ کہاں سے آ گیا؟'' اس نے کہا، شاید وہ اے اللہ کے رسول! اس کی کسی اصل نے اسے کھینچ لیا ہو۔'' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''اس کو بھی شاید اس کے کسی اصل (دادا، نانا) نے کھینچ لیا ہو۔''

فائدہ:...... **انی انکرته**: میں اس کا انکار کرتا ہوں، معنی کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تو صریح قذف ہے، حالانکہ آپ نے اس کو قذف قرار نہیں دیا۔

حضرت ابراہیم نے جب فرشتوں کو دیکھا، تو **نکرهم**: ان کو اجنبی اور بیگانہ نہ پایا اور حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو فرمایا: **انكم قوم منكرون**. تم اجنبی اور بیگانہ لوگ ہو۔

[3769] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[3769]۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ہمیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کرتے تھے۔

فائدہ:...... امام ابن شہاب یہ روایت اوپر حضرت سعید بن المسیب اور حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، دونوں کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کر چکے ہیں۔

کتاب اللعان کے تحت کوئی باب قائم نہیں کیا گیا، اس لیے ہم نے باب کا اضافہ نہیں کیا، پچھلی کتاب کے باب کے نمبر کو ہی درج کیا ہے، نمبر بڑھایا نہیں ہے۔

مولانا صفی الرحمان رحمہ اللہ نے یہاں سترہ (۱۷) باب قائم کیے ہیں جن کی روشنی میں احادیث کا الگ الگ مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔

[3769] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٩٨)

اُردو زبان میں پہلی مرتبہ مکمل تحقیق و تخریج شدہ ایڈیشن
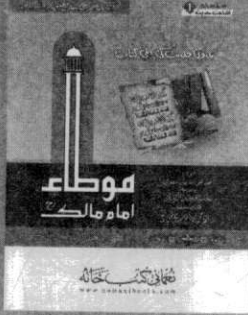
تحقیق و تخریج احمد علی سلیمان مصری

فوائد و ترجمہ: علامہ وحید الزمان

تخریج و تسہیل

حافظ عمران ایوب لاہوری

تالیف اِمَامُ مَالِكِ بن اَنَس رحمۃ اللہ علیہ

❀ مختلف ادوار میں مختلف کتب حدیث مرتب کی گئیں مگر موطا کو سلسلہ تدوین حدیث میں اوّلین کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس کتاب کے مرتب امام مالکؒ ہیں جن کا مکمل نام "مالک بن انس بن عامر بن مالک" ہے۔ پہلی مرتبہ ذخیرہ احادیث کو فقہی انداز میں مرتب کرنے کی سعادت آپ ہی کے حصے میں آئی، جو موطا کی صورت میں آج ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

❀ موطا کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ امام مالکؒ نے اس میں صرف صحیح احادیث کو ہی نقل کرنے کی سعی جمیل فرمائی ہے، جیسا کہ شاہ ولی اللہؒ نے اس پر محدثین کا اتفاق نقل فرمایا ہے۔ اس کی اسی اہمیت کے باعث ہر دور میں اکابرِامت نے اپنے اپنے حلقہ ہائے تدریس میں اس سے استفادہ کیا اور مختلف ادوار میں مختلف دوَلِ اسلامیہ میں اس کی شروحات و تعلیقات بھی تحریر کی گئیں۔

❀ موطا اور اس کی شروحات چونکہ عربی میں تھیں اس لیے اردو دان طبقہ کو اس سے استفادہ کرنے میں مشکلات پیش آئیں تو علامہ وحید الزمانؒ نے شب و روز کی محنت سے نہ صرف اسے اردو قالب میں ڈھالا بلکہ ساتھ ہی ساتھ مختصر حواشی بھی قلمبند فرما دیئے۔ گویا اپنے وقت کا معرکۃ الآراء کام تھا مگر چونکہ روشنی حاصل کرنے کے لیے چراغ میں مسلسل تیل مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے ضرورت اس اَمر کی تھی کہ موطا کے اس ترجمہ و حواشی کو بھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ اور احادیث کو جدید اسلوب تخریج سے آراستہ کیا جائے تاکہ تشنگانِ علم کی تشفی و تسکین کا مزید سامان فراہم ہو سکے۔

❀ الحمد للہ (نعمانی کتب خانہ) علم حدیث کے اس بیش قیمت سرمائے کو اپنے روایتی طباعتی معیار کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

❀ موطا کے اس نسخے میں حسبِ امکان احادیث کی تخریج میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔

❀ احادیثِ موطا کے اطراف کی فہرست تیار کی گئی ہے تاکہ کسی بھی حدیث کی تلاش میں آسانی رہے۔

❀ متعدد مقامات پر علامہ البانی اور دیگر کبار محققین کی تحقیق نقل کی گئی ہے۔

❀ تخریج کے سلسلہ میں معیاری نمبرنگ کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور جہاں کہیں ضرورت تھی وہاں اس کے ترجمہ و حواشی کو بھی درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کوشش کے باعث اردو زبان میں موطا کا یہ نسخہ عصرِ حاضر میں دیگر تمام موطا کے نسخوں میں ممتاز نظر آنے کی وجہ سے ہر گھر اور ہر لائبریری کی زینت بننے کا مستحق ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے امۂ اسلامیہ کے لیے نافع بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

ہر گھر کی ضرورت ہر لائبریری کی زینت

نعمانی کتب خانہ

حدیث نمبر 3730 سے 3800 تک

۲۱...... كِتَاب الْعِتْقِ

۲۱. آزادی اور حریت

۱...... بَابُ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ

باب ۱: جس نے کسی غلام کی ملکیت میں سے اپنا حصہ آزاد کیا

[3770] ۱-(۱۵۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَائَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)).

[3770]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا، اور اس کے پاس اتنا مال ہے، جو غلام (کے باقی حصہ) کی قیمت ادا کر سکتا ہے، تو اس کی خاطر منصفانہ قیمت لگائی جائے گی، اور وہ اپنے حصہ داروں کو ان کے حصے (کی رقم) ادا کر دے گا، اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا، اگر اس کے پاس قیمت نہ ہو، تو اس نے جتنا حصہ آزاد کیا ہے اتنا آزاد ہو گیا۔

مفردات الحدیث ❶ عِتْق: عتق کا لفظ مختلف معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے، کرم، جمال، شرف و نجابت، آزادی اور حریت، اور جب کہیں أَعْتَقَ العبد فلان تو معنی ہوگا، اس نے غلام کو آزاد کر دیا۔ ❷ شِرْكٌ حصہ۔

فائدہ:...... اسلام نے جنگی قیدیوں کو پہلے سے موجود اور رواج پذیر، نظریہ کے مطابق ان کی بہتری اور تعلیم و

[3770] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: اذا اعتق عبدا بين اثنين او امة بين الشركاء برقم (۲۵۲۲) ومسلم في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: من اعتق شركاً له في عبد برقم (۴۳۰۱) وابن ماجه في (سننه) في العتق باب: من اعتق عبدا واشترط خدمته برقم (۲۵۲۸) انظر (التحفة) برقم (۸۳۲۸)

تربیت کی خاطر ان کو غلام بنانے کی اجازت دی ہے لیکن ان کو یونانیوں، رومیوں اور مغربی اقوام کے دستور کے مطابق ڈھورڈنگروں کی طرح نہیں رکھا، اور ان کو شرف انسانیت سے محروم نہیں کیا، ان کو شرف انسانی بخشا اور ان کے حقوق بیان کیے، بلکہ ان کو بھائی قرار دیا، ان سے حسن سلوک کی تعلیم دی، آپ نے فرمایا: اکرموهم کرامة اولادکم ، ان کو اپنی اولاد کی طرح عزت وشرف دو۔ اور فرمایا: کوئی انسان، عبدی (میرا غلام) امتی (میری لونڈی) نہ کہے، اور مملوک اپنے آقا کو ربی نہ کہے، اور آپ ﷺ نے زندگی کے آخری سانس کے وقت فرمایا: الصلاة وما ملكت ايمانكم ، نماز اور اپنے مملوکوں کا دھیان رکھنا، اس لیے مختلف طریقوں سے ان کو آزاد کرنے کی ترغیب دلائی، اس اصول کے مطابق اگر کوئی مشترکہ غلام میں اپنا حصہ آزاد کرتا ہے اور اس کو باقی حصہ آزاد کرنے کی توفیق حاصل ہے، تو اس کو یہی حکم دیا کہ وہ باقی حصہ بھی آزاد کرے۔

[3771] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

[3771] امام صاحب مذکورہ بالا حدیث اپنے دس اساتذہ کی سند سے، نافع کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔

[3771] طريق قتيبة بن سعيد اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى العتق باب: اذا اعتق عبدا بين اثنين او امة بين الشركاء برقم (٢٥٢٥) تعليقا۔ ومسلم فى (صحيحه) فى الايمان باب: من اعتق شركا له فى عبد برقم (٤٣٠٤) انظر (التحفة) برقم (٨٢٨٣) وطريق شيبان بن فروخ اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى العتق باب: كراهية التطاول على الرقيق وقوله عبدى او امتى برقم (٢٥٥٣) ومسلم فى (صحيحه) فى الايمان باب: من اعتق شركاً له فى عبد برقم (٤٣٠٣)، انظر (التحفة) برقم (٧٦١٠) وطريق ابى الربيع اخرجه البخارى فى صحيحه فى الشركة باب: تقويم الاشياء بين الشركاء بقيمة عدل برقم (٢٤٩١) وفى العتق باب: اذا اعتق شركا له فى عبد برقم (٤٣٠٤) انظر (التحفة) برقم (٧٥١١) ـ وطريق ابن نمير اخرجه مسلم فى (صحيحه) فى الايمان باب: من اعتق شركا له فى عبد برقم (٤٣٠٢) انظر (التحفة) برقم (٧٩٩٠) ←

٢...... بَابُ ذِكْرِ سِعَايَةِ الْعَبْدِ

باب ٢: غلام سے محنت ومزدوری کروانا

[3772] ٢-(١٥٠٢) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ ((يَضْمَنُ)).

[3772]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، وہ غلام جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہے اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے، تو وہ دوسرے کے حصہ کا ضامن ہوگا۔

[3773] ٣-(١٥٠٣) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ **((مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).**

[3773]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا، تو اس کو آزاد اس کے مال سے کیا جائے گا اگر وہ مال دار ہے اگر اس کے پاس مال نہیں ہے، تو غلام سے محنت ومزدوری (کمائی) کرائی جائے گی لیکن اس کو مشقت میں نہیں ڈالا جائے گا۔

مفردات الحدیث ❶ **شِقْصٌ**: حصہ، اس کو شقیص بھی کہتے ہیں۔ ❷ **اُسْتُسْعِيَ**: اس سے محنت ومزدوری

← انظر (التحفة) برقم (٧٤٩٧) وطريق هارون بن سعيد الايلي اخرجه مسلم في (صحيحه) في الايمان باب: من اعتق شركا له في عبد برقم (٤٣٠٤) انظر (التحفة) برقم (٧٤٨١) وطريق محمد بن رافع اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: اذا اعتق عبدا بين اثنين او امة بين الشركاء برقم (٢٥٢٥) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٣١)

[3772] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشركة باب: تقويم الاشياء بين الشركاء بقيمة عدل برقم (٢٤٩١) وفي باب: الشركة في الرقيق برقم (٢٥٠٤) وفي العتق، برقم (٢٥٢٦) وبرقم (٢٥٢٧) ومسلم في (صحيحه) في الايمان، برقم (٤٣٠٧) برقم (٤٣٠٨) وبرقم (٤٣٠٩) وبرقم (٤٣١٠) وابو داود في (سننه) في العتق باب: فيمن اعتق نصيبا له في مملوك برقم (٣٩٣٤) وبرقم (٣٩٣٥) وبرقم (٣٩٣٦)

[3773] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٥١)

کروائی جائے گی، تاکہ دوسرے حصہ دار کے حصہ کی رقم اس کو ادا کر دی جائے۔ ③ **غیر مشقوق علیه:** بغیر اس کے کہ اس کو مشقت اور کلفت میں ڈالا جائے، آسانی اور سہولت سے وہ کما کر دے دے۔

فائدہ: ...... اگر ایک غلام میں، ایک سے زائد حصہ دار ہیں اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے، تو باقی حصہ کے بارے میں کیا ہوگا، اس کے بارے میں مشہور اقوال تین ہیں: (۱) امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کرنے والا مال دار ہے تو اس کا حصہ آزاد ہوگیا، اور اس کے شریک کو اختیار ہے، چاہے تو اپنا حصہ آزاد کر دے، یا غلام سے محنت و مزدوری کروا کر اپنے حصہ کی منصفانہ قیمت وصول کر لے اور غلام مکاتب کے حکم میں ہوگا، اور ان دونوں صورتوں میں ولاء (نسبت) حصہ داروں میں مشترک ہوگی، یا آزاد کرنے والے کو باقی حصہ کا ضامن ٹھہرایا جائے گا، اور اس سے عادلانہ قیمت وصول کر لی جائے گی۔ اور ولاء صرف آزاد کرنے والے کے لیے ہوگی، اگر آزاد کرنے والا مال دار نہیں ہے تو مذکورہ پانچ صورتوں پر عمل ہوں گا، امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اگر آزاد کرنے والا مال دار ہے تو پورا غلام آزاد ہو جائے گا۔ اور وہ دوسرے حصہ دار کو عادلانہ قیمت ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا، اور اگر وہ غریب ہے تو رقم غلام سے محنت و مزدوری کروا کر ادا کرے گا، اور دونوں صورتوں میں ولاء کا حق دار وہی ہوگا۔ (۳) امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اگر اپنا حصہ آزاد کرنے والا مال دار ہے، تو غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور وہ اپنے شریک کو اس کے حصہ کی منصفانہ قیمت دے گا، اور اگر وہ غریب ہے تو غلام کا اتنا حصہ آزاد ہوگا، جتنا اس نے آزاد کیا ہے، باقی حصہ غلام ہے اور شریک اس سے اپنے حصہ کے بقدر خدمت اور کام لے سکے گا، امام مالک کا موقف بھی یہی ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ ان کے نزدیک مال دار ہونے کی صورت میں جب وہ اپنے حصہ دار کو رقم ادا کر دے گا تو اس کے بعد غلام مکمل آزاد ہوگا، محض ضمانت پر آزاد نہیں ہوگا۔

[3774] ٤-(. . .) وحَدَّثَناه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ قُوِّمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

[3774]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس صورت میں غلام کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی، پھر جس نے حصہ آزاد نہیں کیا اس کی خاطر محنت و مزدوری کروائی جائے گی، بغیر اس کے کہ اس کو مشقت میں ڈالا جائے۔

[3775] (. . .) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَنْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ.

[3774] تقدم تخريجه برقم (۳۷۵۱)
[3775] تقدم تخريجه برقم (۳۷۵۱)

[3775]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں قوم علیہ کے بعد، عبد کا لفظ نہیں ہے۔

٣...... بَاب: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

باب ٣: ولاء آزادی دینے والے کو ملے گی

[3776] ٥-(١٥٠٤) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((**لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ**)).

[3776]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کرنے کے لیے خریدنے کا ارادہ کیا، تو اس کے مالکوں نے کہا، ہم آپ کو اس شرط پر بیچیں گے کہ اس کی نسبت آزادی ہماری طرف ہوگی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی شرط تمہیں آزادی دینے سے نہ روکے، کیونکہ ولاء تو صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے۔

[3777] ٦-(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ**)).

[3776] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: اذا اشترط شروطا في البيع لا تحل برقم (٢١٦٩) وفي المكاتب باب: ما يجوز من شروط المكاتب ومن اشترط شرطا ليس في كتاب الله برقم (٢٥٦٢) وفي الفرائض باب: اذا اسلم على يديه برقم (٦٧٥٧) وابو داود في (سننه) في الفرائض باب: في الولاء برقم (٢٩١٥) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: البيوع يكون فيه الشرط الفاسد فيصح البيع ويبطل الشرط برقم (٧/ ٣٠٠) انظر (التحفة) برقم (٨٣٣٤)

[3777] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المكاتب باب: ما يجوز من شروط المكاتب ومن ←

[3777]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بریرہ ان کے پاس اپنی مکاتبت کی رقم کی ادائیگی کے سلسلہ میں مدد لینے کے لیے آئی، اور اس نے اپنی مکاتبت کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کہا، اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ چاہیں تو میں تمہارا تمام بدل کتابت ادا کر دیتی ہوں اور تیری نسبت آزادی میری طرف ہوگی، میں رقم دے دیتی ہوں، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ اپنے مالکوں سے کیا، تو انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور کہا، اگر وہ تمہیں رقم دے کر ثواب لینا چاہتی ہے، تو وہ ثواب کمائے (نسبت اس کی طرف نہیں ہوگی) نسبت آزادی ہماری ہی طرف ہوگی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: اسے خرید لے، نسبت تو صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کے قانون، حکم کی رو سے درست نہیں، جس نے ایسی شرط لگائی، جو اللہ کے حکم میں روا نہیں ہے، تو وہ اس کا مطالبہ نہیں کر سکے گا، اگرچہ سو دفعہ شرط لگا لے، اللہ کی شرط ہی صحیح ہے اور مضبوط ہے۔

فوائد:...... ❶ ایسی شرط جو شرعی حکم کے منافی ہو، اور وہ حکم شرعی واضح ہو تو ایسی شرط لغو ہوگی، اس کا لگانا اور نہ لگانا برابر ہے اور وہ کالعدم ہوگی، کیونکہ ایسی شرط کا پورا کرنا شرعی طور پر ان کے بس میں نہیں۔ ❷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ میں تمہارا بدل کتابت ادا کر دیتی ہوں، اس سے ان کا اصل مقصد، بریرہ کو خرید کر آزاد کرنا تھا، جیسا کہ پہلی روایت میں، ارادت ان تشتری جارية تعتقها، کہ آزاد کرنے کے ارادہ سے لونڈی خریدنی چاہی، کیونکہ اگر مقصود محض بدل کتابت کی ادائیگی ہوتا، تو یہ تو محض ایک نیکی اور تبرع کا کام ہوتا، اور اس صورت میں نسبت آزادی، مکاتبت کرنے والے مالک کی طرف ہوتی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابتاعی فاعتقی، خرید کر آزاد کرو۔ ❸ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مکاتب، غلام یا لونڈی، اگر اس بات پر آمادہ ہو کہ اس کو دوسرا فرد خرید کر آزاد کر دے، تو اس کو خریدنا جائز ہے۔ امام احمد، مالک اور امام ابو نخعی کا یہی موقف ہے، امام شافعی، اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک، مکاتب غلام یا لونڈی کو خریدنا جائز نہیں ہے جب تک وہ بدل کتابت کی ادائیگی سے عاجز ہو کر دوبارہ غلام نہ بن جائے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر غلام، بیع پر آمادہ ہو تو پھر جائز ہے، وگرنہ نہیں۔ ❹ ليس فی كتاب الله کا معنی ہے، شرط جو اللہ کے قانون اور حکم کے منافی ہو، وہ حکم قرآنی سے ثابت ہو یا سنت سے یا جس کا جواز اللہ کے حکم سے ثابت نہ ہو۔

← اشترط شرطا ليس فى كتاب الله برقم (٢٥٦١) وفى الشروط باب: الشروط فى البيوع برقم (٢٧١٧) وابو داود فى (سننه) فى العتق باب: فى بيع المكاتب اذا فسخت الكتابة برقم (٣٩٢٩) والترمذى فى (جامعه) فى الوصايا باب: ما جاء فى الرجل يتصدق او يعتق عند الموت برقم (٢١٢٤) والنسائى فى (المجتبى) فى البيوع كتاب: بيع المكاتب برقم (٧/ ٣١٦) وفى باب: المكاتب يباع قبل ان يقضى من كتابته شيئا برقم (٧/ ٣٠٥، ٧/ ٣٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٨٠)

[3778] ٧-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ ((لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ)).

[3778] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہنے لگی، اے عائشہ! میں نے اپنے مالکوں سے ۹ اوقیہ پر کتابت کی، ہر سال ایک اوقیہ (چالیس درہم) ادا کرنا ہوگا، آگے اوپر والی حدیث اور اس میں یہ اضافہ ہے (ان کا شرط لگانا، تمہیں خریدنے سے نہ روکے، خرید اور آزاد کر دے) پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں خطاب کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: امابعد۔

[3779] ٨-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُونِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ ((لَا هَا اللّٰهِ)) إِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ((اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ فُلَانًا)) وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

[3779] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہا، میرے مالکوں نے میرے

[3778] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المكاتب باب: المكاتب ونجومه في كل سنة نجم برقم (٢٥٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٠٢)

[3779] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المكاتب باب: استعانة المكاتب وسواله الناس برقم (٢٥٦٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١٣)

ساتھ، نو سال کے عرصہ کے لیے نو اوقیہ پر کتابت کی ہے، ہر سال ایک اوقیہ دینا ہوگا، آپ میرا تعاون فرمائیں، تو میں نے اسے جواب دیا، اگر تیرے مالک چاہیں تو میں ساری رقم یکمشت ادا کر کے تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور نسبت آزادی میری طرف ہوگی، تو میں ایسا کر دیتی ہوں، اس نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا انہوں نے ولاء اپنے لیے لیے بغیر، اس سے انکار کر دیا، تو اس نے آ کر مجھے بتایا تو میں نے اس کی سرزنش کی، اور کہا، اللہ کی قسم! تب نہیں ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے بھی بات سن لی اور مجھ سے پوچھا، تو میں نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: خرید لو اور اسے آزاد کر دو، اور ان کی ولاء کی شرط مان لو، ولاء تو اس کو ملنی ہے، جس نے آزادی دی۔ تو میں نے ایسا کیا، پھر شام کو آپ نے خطاب فرمایا: اللہ کی حمد وثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: امابعد! لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جن کی اللہ کے حکم میں گنجائش نہیں ہے؟ جو شرط بھی ایسی ہوگی، جس کی اللہ کے قانون میں گنجائش نہیں، تو وہ باطل ہے، اگرچہ سو شرط ہوں، اللہ کا حکم ہی صحیح ہے اور اللہ کی شرط ہی مستحکم ہے، تم میں سے کچھ مردوں کو کیا ہوگیا ہے، ان میں سے کوئی کہتا ہے تم فلاں کو آزاد کر دو اور نسبت آزادی میری طرف ہوگی، ولاء تو بس آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

مفردات الحدیث ☼ **كاتبوني: کتابت معنی ہے کہ غلام اپنے آقا کو کہتا ہے، میں آپ کو اتنی رقم، اتنی قسطوں میں، اتنے عرصہ میں ادا کروں گا اور آپ مجھے آزاد کر دیں، قسطوں کی مکمل ادائیگی کے بعد غلام آزاد ہو جائے گا، اگر آقا نے اس کی بات کو مان لیا، آقا خود بھی یہ پیشکش کر سکتا ہے۔**

فائدہ :...... **آپ کسی کی غلطی اور گناہ پر، تمام کے سامنے روبرو، نام لے کر آگاہ نہیں کرتے تھے، بلکہ نام لیے بغیر، اس کام سے ٹوک دیتے تھے، اور آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شرط کے قبول کر لینے کا حکم اس لیے دیا، تاکہ اس طرح، اس سے روکنے اور سب کو آگاہ کرنے کی صورت پیدا ہو جائے، اور پھر وہ خود بخود ہی اس شرط سے دستبردار ہو جائیں گے، اس کا مطالبہ چھوڑ دیں گے، اور لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ اللہ کے حکم کے منافی شروط کالعدم ہیں، ان کے لگانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔**

[3780] ٩-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ ((أَمَّا بَعْدُ)).

[3780] طريق ابى بكر بن ابى شيبة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٠٣) وطريق ابى ←

[3780] ۔امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی اسناد سے ہشام بن عروہ کی سند سے ہی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ہشام کے شاگرد جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، اور بریرہ کا خاوند غلام تھا، اس لیے (بریرہ کی آزادی پر) آپ نے اسے اختیار دیا (کہ وہ اس کے نکاح میں رہے یا نہ رہے) تو اس نے اپنے لیے علیحدگی پسند کی اور اگر وہ (شوہر) آزاد ہوتا، تو آپ اسے (بریرہ کو) اختیار نہ دیتے، اور ان حضرات کی روایت میں (امابعد) کا لفظ نہیں ہے۔

[3781] ۱۰۔(. . .) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) قَالَتْ وَعَتَقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ)).

[3781] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بریرہ کے سلسلہ میں تین فیصلے ہوئے (تین مقدمات بنے) اس کے مالکوں نے اسے بیچنا چاہا اور اپنے لیے ولاء کی شرط کے ساتھ، میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: اس کو خرید لے اور اسے آزاد کردے، کیونکہ ولاء تو اسے ہی ملے گی جو آزاد کرے گا۔ اور وہ آزاد ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا، (اپنے خاوند مغیث سے علیحدگی اختیار کر لی) اور لوگ اس کو صدقہ دیتے تھے اور وہ اس میں سے ہمیں تحفہ دیتی تھی، میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور تمہارے لیے ہدیہ ہے، اس لیے اسے کھالو۔

[3782] ۱۱۔(. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

← كريب اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: المكاتب برقم (٢٥٢١) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٦٣) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في المكاتب باب: استعانة المكاتب وسؤاله الناس برقم (٢٥٦٣) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: في المملوكة تعتق وهي تحت حر او عبد برقم (٢٢٣٣) والترمذي في (جامعه) في الرضاع باب: ما جاء في المرأة تعتق ولها زوج برقم (١١٥٤) والنسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: خيار الامة تعتق وزوجها مملوك برقم (٦/ ١٦٤-١٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٧٠)

[3781] تقدم تخريجه في الزكاة باب: اباحة الهدية للنبي ﷺ ولبني هاشم وبني المطلب وان كان المهدي ملكها بطريق الصدقة وبيان ان الصدقة اذا قبضها المتصدق عليه زال عنها وصف الصدقة وحلت لكل احد من كانت الصدقة محرمة عليه برقم (٢٤٨٤)

[3782] تقدم تخريجه في الزكاة باب: اباحة الهدية للنبي ﷺ ولبني هاشم وبني المطلب وان ←

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)) وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)).

[3782]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے بریرہ کو انصاریوں سے خریدا، اور انہوں نے ولاء کی شرط لگائی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء اس کے لیے ہے جس نے احسان کیا ہے (آزادی دی ہے) اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا، اور اس کا شوہر غلام تھا، اور اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بطور ہدیہ گوشت دیا، تو اے کاش! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس گوشت سے ہمارے لیے سالن تیار کرتیں؟'' حضرت عائشہ نے کہا: یہ تو بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے لیے تحفہ ہے۔

[3783] ۱۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ)) لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ هَذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)) وَخُيِّرَتْ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي.

[3783]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اس نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا تو انہوں نے اس کی ولاء کی شرط لگائی، تو میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو خرید لے اور اس کو آزاد کر دے، ولاء تو اسے ہی ملے گی جو آزاد کرے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ میں گوشت پیش کیا گیا، اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا یہ بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔'' اور اسے اختیار دیا گیا، اور عبدالرحمٰن نے کہا، اس کا خاوند آزاد تھا، شعبہ کہتے ہیں، پھر میں نے اس سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا؟ تو کہا، مجھے معلوم نہیں ہے۔

← كان المهدى ملكها بطريق الصدقة وبيان ان الصدقة اذا قبضها المتصدق عليه زال عنها وصف الصدقة وحلت لكل احد ممن كانت الصدقة محرمة عليه برقم (٢٤٨٤)

[3783] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٦١)

فائدہ: ...... بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند، جس کا نام مغیث تھا، وہ اس کے پیچھے پیچھے روتا ہوا گردش کر رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر رواں تھے، مجھے یہ منظر اب بھی یاد ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، اے عباس! کیا تمہیں اس پر حیرت نہیں ہو رہی کہ مغیث کو بریرہ سے کس قدر پیار ہے اور بریرہ کو مغیث سے کس قدر نفرت ہے؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بریرہ کو اختیار دینے کا سبب، اس کا غلام ہونا تھا، اگر وہ آزاد ہوتا تو بیوی کو اختیار نہ ملتا، ائمہ ثلاثہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ، نخعی اور شعبی وغیرہ کے نزدیک، لونڈی کو آزاد ہونے پر ہر حالت میں اختیار ملے گا۔ خاوند آزاد ہو یا غلام، اور اہل ظاہر کا موقف بھی یہی ہے اور اس اختلاف کا اصل سبب، مغیث کا آزاد یا غلام ہونا ہے۔ ائمہ ثلاثہ اس کے بریرہ کی آزادی کے وقت غلام ہونے کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ بعد میں وہ بھی آزاد ہو گیا تھا، اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا، جب کسی محتاج اور فقیر کو کوئی چیز صدقہ میں ملے، تو وہ اس کا مالک بن کر جو چاہے، اس میں تصرف کر سکتا ہے اور اب اگر وہ دوسرے کو تحفہ دیتا ہے یا بیچتا ہے، تو وہ صدقہ نہیں رہے گا، اور اس صورت میں اس کو ہاشمی اور مال دار بھی اگر وہ کھانے کی چیز ہے، کھا سکے گا، حضرت بریرہ کے ان تینوں واقعات سے علماء نے چار سو مسائل کا استنباط کیا ہے اور بعض ائمہ نے اس حدیث پر مستقل کتابیں لکھی ہیں اور سنن دارقطنی میں ایک چوتھے فیصلہ کا ذکر ہے کہ آپ نے آزاد عورت والی عدت پوری کرنے کا حکم دیا۔

[3784] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3784] ۔شعبہ نے پہلی سند سے اس طرح روایت بیان کی ہے۔

[3785] ۱۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

[3784] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٦١)

[3785] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: خيار الامة تعتق وزوجها مملوك برقم (٦/ ١٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٥٤)

[3786] تقدم تخريجه في الزكاة باب: اباحة الهدية للنبي صلی اللہ علیہ وسلم ولبني هاشم وبني المطلب وان ← كان المهدي ملكها بطريق الصدقة وبيان ان الصدقة اذا قبضها المتصدق عليه زال عنها وصف الصدقة وحلت لكل احد ممن كانت الصدقة محرمة عليه برقم (٢٤٨٦)

[3785] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے، حضرت عائشہ کی حدیث، عروہ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتے ہیں، بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

[3786] ١٤ ـ(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ عَتَقَتْ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدُمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ((**أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيهَا لَحْمٌ**))فَقَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ((**هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ**))وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا((**إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ**)).

[3786] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ کے واقعات سے، تین رویے (طرز عمل) معلوم ہوئے، جب آزاد ہوئی تو اسے خاوند کے سلسلہ میں اختیار ملا، اور اسے گوشت دیا گیا، اور رسول اللہ ﷺ میرے ہاں آئے جبکہ ہنڈیا چولہے پر تھی تو آپ ﷺ نے کھانا طلب کیا، تو آپ ﷺ کو روٹی اور گھر میں تیار کیا گیا سالن پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے پوچھا، کیا مجھے چولہے پر گوشت والی ہنڈیا دکھائی نہیں دے رہی؟ آپ کو جواب ملا، کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! وہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے، اس لیے ہم نے آپ ﷺ کو اس میں کھلانا پسند نہیں کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ اس پر صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے تحفہ ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہی ہے۔

[3787] ١٥ ـ(١٥٠٥) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَأَبٰى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

[3787] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا، تو لونڈی کے مالکوں نے ولاء اپنے لیے ہونے کے بغیر، اس سے انکار کر دیا، تو اس نے اس

[3787] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٧٨)

[3788] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٨٦)

کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: ''ان کی بیجا شرط تمہیں اس مقصد سے نہ روکے، کیونکہ ولاء تو اس کو ملتی ہے، جس نے آزاد کیا ہے۔

۴...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب ٤: ولاء کو بیچنا اور کسی کو ہبہ کرنا ناجائز ہے

[3788] ١٦ـ(١٥٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ قَالَ مُسْلِم النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

[3788]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا، امام مسلم فرماتے ہیں، اس حدیث کے سلسلہ میں تمام لوگ عبداللہ بن دینار کے محتاج ہیں، (ان کے سوا کسی سے یہ روایت مروی نہیں ہے)۔

مفردات الحدیث ❁ **ولاء:** واؤ پر زبر ہے، نسبت آزادی، جس کی بناء پر آزاد کرنے والا جس کو آزاد کرتا ہے اس کا وارث بنتا ہے، تو جس طرح نسب (خاندان) کی تبدیلی کسی صورت میں ممکن نہیں ہے، یہی حکم ولاء کا ہے۔

فائدہ: ......اس مسئلہ پر اب علماء کا اتفاق ہے کہ جاہلیت کے رواج کے مطابق یا اس پر عمل کرتے ہوئے، ولاء کی خرید و فروخت یا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے، اور بعض صحابہ سے جو اس کے خلاف منقول ہے، تو اس کی وجہ یہ ہے ان تک یہ روایت نہیں پہنچی تھی، اور یہ روایت عام طور پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے ہی مروی ہے، اگرچہ صحیح ابن عوانہ اور ثقات ابن حبان میں، عبداللہ بن دینار کے ساتھ نافع کو بھی شریک کیا گیا ہے۔

[3789] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ إِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ

[3789] طريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الولاء والهبة باب: ما جاء فى النهى عن بيع الولاء وعن هبته برقم (٢١٢٦) انظر (التحفة) برقم (٧١٧١) وطريق يحيى ←

[3789]۔ امام صاحب اپنے نو اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن ایک راوی عبداللہ بن دینار کے شاگرد عبیداللہ سے صرف خرید وفروخت کا ذکر کرتا ہے، ہبہ کا تذکرہ نہیں کرتا۔

٥...... بَاب: تَحْرِيمِ تَوَلِّي الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ

باب ٥: آزاد شدہ غلام کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے آزاد کرنے والے کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے

[3790] ١٧-(١٥٠٧) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ ثُمَّ ((كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَتَوَالَى مَوْلَى رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ)) ثُمَّ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ.

[3790]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہر خاندان پر دیت کو لازم ٹھہرایا، پھر لکھا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام سے اس کی اجازت کے بغیر دوستانہ قائم کرے، پھر مجھے بتایا گیا کہ آپ نے اپنی تحریر میں، ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجی۔

فائدہ:...... اگر توالی سے مراد محض تعاون وتناصر کا تعلق ہے، تو پھر یہ اس کے آقا جس نے آزاد کیا ہے کی اجازت سے جائز ہے اور اگر مراد، نسبت ہے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ آپ نے مولیٰ کو ولاء کے بیچنے یا ہبہ کرنے سے منع کر دیا ہے، اس لیے جب مفہوم مخالف، منطوق کے مخالف ہو تو وہ حجت اور دلیل نہیں ہے۔ اس لیے حدیث سے یہ ثابت کرنا کہ مفہوم مخالف یا دلیل خطاب، حجت نہیں ہے، درست نہیں ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کے سوا جمہور فقہاء (چھ شروط کے ساتھ) مفہوم مخالف کی تمام اقسام سوائے مفہوم لقب کے معتبر مانتے ہیں اور ہر خاندان پر دیت لازم ٹھہرانے کا مقصد یہ ہے کہ قتل خطاء اور شبہ عمد میں، قاتل کے خاندان کے لوگ دیت ادا کریں گے۔

← بن ايوب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٣٢) وطريق ابن نمير اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفرائض، برقم (٦٧٥٦) والترمذی فی (جامعه) فی البيوع، برقم (١٢٣٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الفرائض، برقم (٢٧٤٧) انظر (التحفة) برقم (٧١٥٠) وطريق ابن المثنی اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی البيوع باب: الولاء برقم (٧/ ٣٠٦) انظر (التحفة) برقم (٤٦٧١) وطريق ابن المثنی عن محمد بن جعفر اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی العتق باب: الولاء وهبته برقم (٢٥٣٤)

[3790] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی القسامة باب: صفة شبه العمد وعلى دية الاجنة وشبه العمد وذكر اختلاف الفاظ الناقلين بخبر ابراهيم عن عبيد بن فضيلة عن المغيرة برقم (٨/ ٥٢) انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٣)

[3791] ۱۸-(۱۵۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ**)).

[3791]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے موالی کی اجازت کے بغیر اپنے آپ کو کسی کی طرف منسوب کیا، تو اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت برسے اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

مفردات الحدیث ✲ **عدل** :ناپ، استقامت، بدلہ، فدیہ، ضامن، صرف۔ وزن، قیمت، دیت۔سفارش، رشوت۔

[3792] ۱۹-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ**)).

[3792]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے موالی (آزاد کرنے والے) کی اجازت کے بغیر کس سے اپنی نسبت کی، تو اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن، اس کے فرض قبول ہوں گے نہ نفل۔

[3793] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((**وَمَنْ وَالٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ**)).

[3793]۔ یہی روایت امام صاحب ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں جس میں یہ الفاظ ہیں: جس نے اپنے موالی کے سوا کسی اور کی طرف ان کی اجازت کے بغیر نسبت کی۔

[3794] ۲۰-(۱۳۷۰) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

[3791] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۸۲)

[3792] تقدم تخريجه في الحج باب: فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها برقم (۳۳۱۷)

[3793] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٤۰۹)

[3794] تقدم تخريجه في الحج باب: فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها برقم (۳۳۱٤)

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)).

[3794]۔ ابراہیم تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا جس میں کہا، جس شخص کا گمان یہ ہے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس نوشتہ (صحیفہ) کے سوا کوئی اور پڑھنے کی چیز ہے، تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور نوشتہ ان کی تلوار کی میان کے ساتھ لٹک رہا تھا، اس میں اونٹوں کی عمروں کا ذکر ہے، اور زخموں کے بارے میں کچھ چیزیں ہیں، اور اس میں یہ بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ، عیر سے لے کر ثور تک حرم ہے، تو جس نے اس میں کوئی حرکت کی یا نئی چیز نکالی، یا جرم کے مرتکب اور بدعتی کو پناہ دی، اس پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ قیامت کے دن اللہ اس کے فرض قبول کرے گا، اور نہ نفل، تمام مسلمانوں کا عہد امان برابر ہے، ان کا ادنی (کم درجہ فرد) بھی امان دے سکتا ہے، اور جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی یا موالی کے سوا کسی طرف منسوب ہوا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

فائدہ:...... اس حدیث کی توضیح حدیث نمبر ۱۳۷۰ کے تحت کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

٦...... بَاب: فَضْلِ الْعِتْقِ

باب ٦: آزاد کرنے کی فضیلت

[3795] ٢١-(١٥٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ

[3795] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: في العتق وفضله برقم (٢٥١٧) وفي كفارات الايمان باب: قوله تعالى: ﴿او تحرير رقبة﴾ واي رقبة ازكى برقم (٦٧١٥) والترمذي في (جامعه) في النذور والايمان باب: ما جاء في ثواب من اعتق رقبة برقم (١٥٤١) انظر (التحفة) برقم (١٣٠٨٨)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)).

[3795] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا، اللہ اس کے ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کا عضو آگ سے آزاد کردے گا۔

مفردات الحدیث ❀ إِرْب: جَ اراب، عضو۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فضیلت اور آگ سے آزادی حاصل کرنے کے لیے کامل الاعضاء مسلمان غلام آزاد کرنا ہوگا، وگرنہ یہ فضیلت حاصل نہ ہو سکے گی۔

[3796] ۲۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)).

[3796] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گردن آزاد کی، اللہ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں، اس کے اعضاء میں ایک عضو آگ سے آزاد فرمائے گا، حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کے عوض اس کی شرم گاہ آزاد کرے گا۔

فائدہ :...... جو لوگ، اتنی بڑی بڑی نیکیاں کرتے ہیں یقیناً وہ لوگ اپنی گناہوں کی بخشش کی دعا بھی کرتے رہتے ہیں، اس لیے یہ اشکال بے محل ہے کہ غلام آزاد کرنے سے کیا، مرتکب کبیرہ کی بھی بخشش ہو جاتی ہے جبکہ اس پر اتفاق ہے کہ گناہ کبیرہ، بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

[3797] ۲۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)).

[3797] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان گردن (غلام) آزاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض ایک عضو آگ سے آزاد کرے گا، حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کے عوض اس کی شرم گاہ آزاد کردے گا۔

[3796] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٧٤)

[3797] تقدم تخريجه برقم (٣٧٧٤)

[3798] ٢٤ـ(. . .) وحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ يَعْنِي أَخَاهُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَيُّمَا امْرِءٍ مُّسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُّسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ)) قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

[3798]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان فرد نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض اس کا ایک ایک عضو آگ سے آزاد کرے گا، سعید بن مرجانہ (جو حضرت علی بن حسین زین العابدین کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے) بیان کرتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر چلا اور یہ حدیث حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کو بتائی، تو انہوں نے اپنا وہ غلام آزاد کر دیا جس کے عبداللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے مذکر غلام کو آزاد کرنا بہتر ہے، اور اصل بات یہ ہے اس کا انحصار اس کی افادیت اور قیمت پر ہے، جو اپنی افادیت و منفعت میں بڑھ کر ہے اور زیادہ قیمتی ہے۔ اس کا آزاد کرنا بہتر ہے، غلام ہو یا لونڈی، کیونکہ رقبہ (گردن) کا لفظ عام ہے، اور حدیث کا مخرج ایک ہی ہے۔

٧...... بَاب: فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ

باب ۷: اپنے باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت

[3799] ٢٥ـ(١٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَّالِدًا إِلَّا أَنْ يَّجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ((وَلَدٌ وَّالِدَهُ)).

[3799]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا، الا یہ کہ وہ اسے کسی ملکیت میں پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، (وَلد والدہ) بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

[3798] تقدم تخريجه برقم (٣٧٧٤)

[3799] اخرجه الترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في حق الوالدين برقم (١٩٠٦) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: بر الوالدين برقم (٣٦٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٩٥)

[3800] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ وثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا ((وَلَدٌ وَّالِدَهُ)).

[3800]۔امام صاحب اپنے تین اوراساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، سب نے وَلَدٌ والِدًا، کی بجائے وَلَدَ وَالِدُہٗ کہا ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا، اپنے باپ کا جو اس پر حق ہے، اس کو کسی صورت میں بھی ادا نہیں کرسکتا، کیونکہ عام طور پر یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی کا باپ ہو اور وہ کسی کا غلام بن جائے، تو وہ اس کو خرید کر آزاد کر دے، جمہور کے نزدیک کبھی اگر ایسی صورت پیش آجائے، تو باپ، بیٹے کے خریدنے سے ہی آزاد ہو جائے گا، جبکہ اہل ظاہر کے نزدیک اسے آزاد کرنا ہوگا۔

[3800] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في بر الوالدين برقم (٥١٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٦٠)

پاکستان میں پہلی مرتبہ مکمل تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن
(۴ کلر پرنٹنگ کے ساتھ)
تفسیر ابن کثیر
ترجمہ: مولانا محمد جونا گڑھیؒ
● یہ کتاب حافظ ابن کثیرؒ کا بڑا علمی کارنامہ ہے۔ جسے مولانا محمد جونا گڑھیؒ نے آسان اُردو ترجمہ میں ڈھالا ہے۔
● تفسیر ابن کثیر کو دیگر تفاسیر میں یہ انفرادی مقام حاصل ہے کہ یہ تفسیر بالروایت میں سب سے زیادہ مفید کتاب ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ اس کتاب میں تفسیر القرآن بالقرآن کے اُصول پر سب سے پہلے ایک آیت کی تفسیر اُسی مضمون کی دوسری آیت کی روشنی میں کرتے ہیں۔ پھر محدثین کی مشہور کتابوں سے اُن کے بارے میں جو احادیث مروی ہیں اُن کی اسانید ورجال پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں اور اسکے بعد آثار صحابہؓ وتابعینؒ کو لاتے ہیں۔
● اُردو زبان میں پہلی بار احادیث کی تخریج میں صحیحین (بخاری ومسلم) کے ساتھ ساتھ دیگر کتب احادیث، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مسند احمد بن حنبل، ابن خزیمہ، ابو العلی، بیہقی، طبرانی، طیالسی، مسند الحمیدی، مجمع الزوائد وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے نیز علامہ البانیؒ کی سلسلہ احادیث صحیحہ وضعیفہ کے حوالہ جات بھی نقل کیے گئے ہیں۔
● مارکیٹ میں موجود دیگر شائع شدہ تراجم میں بعض جگہوں پر اصل کتاب سے ترجمہ ہی نہ کیا گیا تھا اور اشخاص اور مقامات کے قدیم ناموں میں اغلاط کی بھرمار تھی جن کو مذکورہ جدید ایڈیشن میں حتی المقدور درست کیا گیا ہے۔
● اُردو ترجمہ میں موجود بعض پرانے الفاظ کو جدید اُردو کے الفاظ میں تبدیل کردیا گیا ہے۔
● تفسیر ابن کثیر کا یہ ایڈیشن جدید اُسلوب میں اعلیٰ تحقیقی معیار اور ۴ کلر کی پرنٹنگ پر انتہائی عمدہ نفیس کاغذ میں مظبوط جلد بندی کے ساتھ نعمانی کتب خانہ کے روایتی طباعتی ذوق کا آئینہ دار ہے۔
● یہ منفرد علمی ذخیرہ منگوانے کے لیے نعمانی کتب خانہ کے قریبی ڈیلروں کے علاوہ ذیلی ایڈریس پر رقم ایڈوانس منی آرڈر ڈاک سے روانہ کی جاسکتی ہے۔
● قیمت عام ایڈیشن 00-1600 روپے بمہ ڈاک خرچ ● قیمت اعلیٰ ایڈیشن 00-2100 روپے بمہ ڈاک خرچ
یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@gmail.com
Tel:042-37321865 Mob: 0334-4229127